

۷۲۷۵

احادیث و معارف نبوی ﷺ کا سدا بہار گلشن

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صَحِيْحُ الْبُخَارِيِّ

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلد دوم ○ حصہ دوم

کتاب الانبیاء

ذکر و تحفہ
پیشکش کنندہ
۱۱۱-۲۱۱۱۱

دارالاشاعت

۴۲۴۵
احادیث و معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

جلد دوم

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری عظمیٰ صاحب دہلی دارالعلوم دیوبند

دارالانشاء

مقابل مولوی مسافر خانہ ۵ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دارالاشاعت دسمبر ۱۹۸۵ء

طباعت:

ناشر:- دارالاشاعت کراچی ۷

ترجمہ کے مجملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۷
مکتبہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۱۴
ادارۃ المعارف کورنگی کراچی ۱۴
ادارۃ اسلامیات ۱۹ انارکلی لاہور ۷

| باب | عنوان | صفحہ | باب | عنوان | صفحہ | باب | عنوان | صفحہ |
|-----|---|------|-----|--|------|-----|-------|------|
| ۳۳۵ | اور ہم نے موسیٰ سے تیس دکن وعدہ کیا | ۳۲۷ | ۳۰۵ | ارشاد الہی کا ارشاد کہ آپ سے | ۳۱۱ | ۲۴۳ | | |
| ۳۳۷ | خضر علیہ السلام کا واقعہ | ۳۲۸ | ۳۰۶ | ذوالقرنین کے متعلق سوال کرتے ہیں | ۳۱۲ | ۲۴۷ | | |
| ۳۳۸ | قرآن مجید میں طوفان سے مراد | ۳۲۹ | ۳۰۷ | ارشاد الہی کہ "اللہ نے ابراہیمؑ | ۳۱۳ | | | |
| ۳۳۹ | سیلاب کا طوفان ہے | ۳۳۰ | ۳۰۸ | کو خلیل بنایا | ۳۱۴ | | | |
| ۳۴۰ | "وہ اپنے تئوں کے پاس (ان کی) | ۳۳۱ | ۳۰۹ | ارشاد الہی: یٰٰزَکَرِیَّا قُوْن رَیْبُ عَلَیْکَ ہُوْنِ | ۳۱۵ | | | |
| ۳۴۱ | عبادت کیلئے) بیٹھتے تھے | ۳۳۲ | ۳۱۰ | اللہ تعالیٰ کا ارشاد "انفیل ابراہیمؑ | ۳۱۶ | | | |
| ۳۴۲ | اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا | ۳۳۳ | ۳۱۱ | کے مہانوں کی خبر دینے | ۳۱۷ | | | |
| ۳۴۳ | موسیٰ کی وفات اور ان کے کبریاات | ۳۳۴ | ۳۱۲ | ارشاد الہی: یاد کرو اسمعیل کے واقعہ کو | ۳۱۸ | | | |
| ۳۴۴ | ارشاد الہی ایمان والوں کے لیے | ۳۳۵ | ۳۱۳ | اسخ بن ابراہیمؑ کا واقعہ | ۳۱۹ | | | |
| ۳۴۵ | بیشک قارون موسیٰ کی قوم کا ایک فرد تھا | ۳۳۶ | ۳۱۴ | کیا تم لوگ اس وقت موجود تھے | ۳۲۰ | | | |
| ۳۴۶ | والی مرین اعابہ شعبا سے اہل دین | ۳۳۷ | ۳۱۵ | جب یعقوب کی وفات ہوئی | ۳۲۱ | | | |
| ۳۴۷ | مراد ہیں | ۳۳۸ | ۳۱۶ | اور لوٹنے جب اپنی قوم سے کہا کہ تم | ۳۲۲ | | | |
| ۳۴۸ | اور بیک یونسؑ رسولوں میں سے تھے | ۳۳۹ | ۳۱۷ | جانتے ہو بھی کہ میں غصہ کا کام کرتے ہو | ۳۲۳ | | | |
| ۳۴۹ | اور ان سے اس بستی کے تعلق پر چھٹے | ۳۴۰ | ۳۱۸ | جب آل لوط کے پاس ہمارے بھیجے | ۳۲۴ | | | |
| ۳۵۰ | "ہم نے داؤد کو زبور دی" | ۳۴۱ | ۳۱۹ | ہوئے فرستے آئے | ۳۲۵ | | | |
| ۳۵۱ | سب سے پسندیدہ نماز اور روزہ | ۳۴۲ | ۳۲۰ | ارشاد الہی: "اور قوم ثمود کے پاس | ۳۲۶ | | | |
| ۳۵۲ | یاد کیجئے ہمارے داؤد کو | ۳۴۳ | ۳۲۱ | ہم نے ایک بھائی صالحؑ کو بھیجا | ۳۲۷ | | | |
| ۳۵۳ | "اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا" | ۳۴۴ | ۳۲۲ | کیا تم موجود تھے جب یعقوب کی | ۳۲۸ | | | |
| ۳۵۴ | ارشاد الہی کہ ہم نے لقمان کو حکمت دی | ۳۴۵ | ۳۲۳ | موت کا وقت آیا | ۳۲۹ | | | |
| ۳۵۵ | اور ان کے سامنے اصحاب قریہ کی | ۳۴۶ | ۳۲۴ | بے شک یوسف اور اس کے بھائیوں | ۳۳۰ | | | |
| ۳۵۶ | شان بیان کیجئے | ۳۴۷ | ۳۲۵ | کے واقعات میں عبرتیں ہیں | ۳۳۱ | | | |
| ۳۵۷ | ارشاد الہی: "پھر دیکھو گار کی رحمت | ۳۴۸ | ۳۲۶ | ارشاد الہی کہ "اور ایوبؑ نے جب | ۳۳۲ | | | |
| ۳۵۸ | اپنے بندے ذکر کیا یہ | ۳۴۹ | ۳۲۷ | اپنے رب کو پکارا | ۳۳۳ | | | |
| ۳۵۹ | "اور اس کتاب میں میری یاد رکھئے" | ۳۵۰ | ۳۲۸ | اور یاد کرو موسیٰؑ کو | ۳۳۴ | | | |
| ۳۶۰ | فرشتوں نے کہا کہ اے مریمؑ بیشک | ۳۵۱ | ۳۲۹ | فرعون کے خاندان کے ایک مومن | ۳۳۵ | | | |
| ۳۶۱ | اللہ تعالیٰ نے آپ کو برگزیدہ کیا ہے | ۳۵۲ | ۳۳۰ | فرد نے کہا | ۳۳۶ | | | |
| ۳۶۲ | ارشاد الہی: "جب ملائکہ نے کہا اے مریمؑ" | ۳۵۳ | ۳۳۱ | ارشاد الہی: "اور کیا آپ کو موسیٰؑ | ۳۳۷ | | | |
| ۳۶۳ | "اے علیؑ کتاب اپنے دین میں غلو نہ کرو" | ۳۵۴ | ۳۳۲ | کا واقعہ یاد ہے؟ | ۳۳۸ | | | |

| باب | عنوان | صفحہ | باب | عنوان | صفحہ | باب | عنوان | صفحہ |
|-----|--|------|-----|---|------|-----|--|------|
| ۳۴۸ | اور اس کتاب میں مریم کا ذکر کیجئے | ۳۵۹ | ۳۶۹ | جس نے اپنے نسب کو ربیہ شتم ہے | ۳۹۸ | ۳۹۱ | ابو الحسن علی بن ابی طالب (ع) رضی اللہ عنہ | ۳۹۱ |
| ۳۴۹ | علی بن مریم کا زود | ۳۶۴ | | بیچنا چاہا | | | رضی اللہ عنہ کے مناقب | ۳۹۱ |
| ۳۵۰ | نبی اسرائیل کے واقعات کا تذکرہ | ۳۶۵ | ۳۷۰ | آپ کے اساتذہ گرامی کے متعلق روایات | ۳۹۲ | ۳۹۲ | جعفر بن ابی طالب کے مناقب | ۳۸۲ |
| ۳۵۱ | نبی اسرائیل کے ابرص، نابینا اور گنجلے کا واقعہ | ۳۶۹ | ۳۷۱ | خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم | ۳۹۹ | ۳۹۳ | عباس بن عبد المطلب کا تذکرہ | ۳۸۳ |
| ۳۵۲ | کیا تھا راجیال ہے اصحاب کف | ۳۷۳ | ۳۷۲ | باب ۳۷۲ | ۳۹۴ | ۳۹۴ | آپ کے رشتہ داروں کے مناقب | ۳۸۳ |
| | درقیم میں؟ | ۳۷۳ | ۳۷۳ | باب ۳۷۳ | ۳۹۵ | ۳۹۵ | زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے مناقب | ۳۸۵ |
| | | | ۳۷۴ | مہر نبوت | ۳۹۶ | ۳۹۶ | طلحہ بن عبید اللہ کا تذکرہ | ۳۸۷ |
| | | | ۳۷۵ | نبی کریم کے اوصاف | ۳۹۷ | ۳۹۷ | سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے مناقب | ۳۸۷ |
| | | | ۳۷۶ | نبی کریم کی آنکھیں سوتی تھیں لیکن | ۳۹۸ | ۳۹۸ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد | ۳۸۸ |
| ۳۵۲ | غار کا واقعہ | ۳۷۷ | ۳۷۷ | قلب بیدار رہتا تھا | ۳۹۹ | ۳۹۹ | نبی کریم کے مولیٰ زید بن حارثہ کے مناقب | ۳۸۹ |
| ۳۵۳ | باب ۳۵۳ | ۳۷۷ | ۳۷۸ | بہشت کے بعد نبوت کی علامات | ۴۰۰ | ۴۰۰ | اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا ذکر | ۳۹۰ |
| ۳۵۴ | مناظرہ مقام | ۳۷۸ | ۳۷۸ | ارشاد الہی "ہل کتاب نبی کو کسی طرح | ۴۰۱ | ۴۰۱ | عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب | ۳۹۲ |
| ۳۵۵ | باب ۳۵۵ | ۳۷۸ | ۳۷۹ | پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو | ۴۰۲ | ۴۰۲ | عمار اور صدیق رضی اللہ عنہما کے مناقب | ۳۹۳ |
| ۳۵۶ | قریش کے مناقب | ۳۷۹ | ۳۸۰ | آپ نے شتی القم کا مجروح دکھایا تھا | ۴۰۳ | ۴۰۳ | ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے مناقب | ۳۹۴ |
| ۳۵۷ | قرآن کا زود قریش کی زبان میں | ۳۸۰ | ۳۸۱ | باب ۳۸۱ | ۴۰۴ | ۴۰۴ | باب | ۳۹۴ |
| ۳۵۸ | باب ۳۵۸ | ۳۸۱ | ۳۸۲ | نبی کریم کے اصحاب کی فضیلت | ۴۰۵ | ۴۰۵ | مسند بن عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ | ۳۹۵ |
| ۳۵۹ | اہل بیت کی نسبت اسمائیل کی طرف | ۳۸۲ | ۳۸۳ | مہاجرین کے مناقب و فضائل | ۴۰۶ | ۴۰۶ | حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے مناقب | ۳۹۵ |
| ۳۶۰ | قبیلہ اسلم، مزینہ، جہیز کا تذکرہ | ۳۸۳ | ۳۸۴ | آپ کا فرمان کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دروازے | ۴۰۷ | ۴۰۷ | ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مناقب | ۳۹۶ |
| ۳۶۱ | کسی قوم کا بھائی یا آزاد کردہ غلام | ۳۸۴ | ۳۸۵ | کو چھوڑ کر کعبہ نبوی کے تمام دروازے | ۴۰۸ | ۴۰۸ | ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ | ۳۹۶ |
| | اسی قوم میں شمار ہوتا ہے | ۳۸۵ | ۳۸۶ | بند کردو | ۴۰۹ | ۴۰۹ | خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مناقب | ۳۹۷ |
| ۳۶۲ | زمرہ کا واقعہ | ۳۸۶ | ۳۸۷ | آپ کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت | ۴۱۰ | ۴۱۰ | ابو ذریفہ کے مولیٰ سالم کے مناقب | ۳۹۸ |
| ۳۶۳ | قطان کا تذکرہ | ۳۸۷ | ۳۸۸ | آپ کا ارشاد کہ اگر میں کسی کو خلیل بناتا | ۴۱۱ | ۴۱۱ | عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب | ۳۹۸ |
| ۳۶۴ | جاہلیت کے دعویٰ کی ممانعت | ۳۸۸ | ۳۸۹ | باب ۳۸۹ | ۴۱۲ | ۴۱۲ | معاویہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ | ۵۰۰ |
| ۳۶۵ | قبیلہ خزاعہ کا واقعہ | ۳۸۹ | ۳۹۰ | باب ۳۹۰ | ۴۱۳ | ۴۱۳ | فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب | ۵۰۰ |
| ۳۶۶ | زمرہ کا واقعہ اور عرب کی جاہلیت | ۳۹۰ | ۳۹۱ | ابو جعفر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مناقب | ۴۱۴ | ۴۱۴ | عائشہ رضی اللہ عنہا کے مناقب | ۵۰۱ |
| ۳۶۷ | جس نے اسلام اور جاہلیت کے | ۳۹۱ | ۳۹۲ | ابو عمر عثمان بن عفان کے مناقب | ۴۱۵ | ۴۱۵ | | ۵۰۱ |
| | زمانہ میں نبی نسبت ابو ابراہیم کی | ۳۹۲ | ۳۹۳ | حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بیعت اور آپ کی | ۴۱۶ | ۴۱۶ | | ۵۰۱ |
| ۳۶۸ | حبشہ کے لوگوں کا واقعہ | ۳۹۳ | ۳۹۴ | خلافت پر اتفاق کا واقعہ | ۴۱۷ | ۴۱۷ | | ۵۰۲ |

| باب | عنوان | صفحہ | باب | عنوان | صفحہ | باب | عنوان | صفحہ |
|-----|---|------|-----|--|------|-----|-----------------------------------|------|
| ۴۱۵ | انصارِ رم کے مناقب | ۵۰۲ | ۴۴۲ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت | ۵۳۳ | ۴۶۵ | باب ۴۶۵ | ۵۸۰ |
| ۴۱۶ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد | ۵۰۵ | ۴۴۳ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو مکرمین شریکین | ۴۶۶ | ۴۶۶ | حبیبہ نبی کریم مدینہ تشریف لائے | ۵۸۱ |
| ۴۱۷ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین کے درمیان | ۵۰۷ | ۴۴۴ | کے اہل حقوں مشکلات کا سامنا | ۴۶۷ | ۴۶۷ | سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا ایمان | ۵۸۲ |
| ۴۱۸ | انصارِ رم کی محبت | ۵۰۷ | ۴۴۴ | ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اسلام | ۵۳۶ | | | |
| ۴۱۹ | انصارِ رم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد | ۵۰۷ | ۴۴۵ | سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا اسلام | ۵۳۷ | | | |
| ۴۲۰ | انصارِ رم کے حلیف | ۵۰۸ | ۴۴۶ | جنوں کا ذکر | ۵۳۸ | | | |
| ۴۲۱ | انصارِ رم کے گھرانوں کی تعریف | ۵۰۸ | ۴۴۷ | ابو ذر رضی اللہ عنہ کا اسلام | ۵۳۹ | | | |
| ۴۲۲ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد و انصارِ رم سے | ۵۱۰ | ۴۴۸ | سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا اسلام | ۵۴۰ | | | |
| ۴۲۳ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا | ۵۱۱ | ۴۴۹ | عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اسلام | ۵۴۱ | | | |
| ۴۲۴ | اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں | ۵۱۱ | ۴۵۰ | شق قمر | ۵۴۲ | | | |
| ۴۲۵ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد | ۵۱۲ | ۴۵۱ | حبیبہ کی ہجرت | ۵۴۳ | | | |
| ۴۲۶ | سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مناقب | ۵۱۳ | ۴۵۲ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات | ۵۴۴ | | | |
| ۴۲۷ | امید بن حفص اور عباد بن بشر کی مناقب | ۵۱۵ | ۴۵۳ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مشرکین کا عہد شکنی | ۵۴۵ | | | |
| ۴۲۸ | معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے مناقب | ۵۱۶ | ۴۵۴ | جناب ابوطالب کا واقعہ | ۵۴۶ | | | |
| ۴۲۹ | سعد بن عباد رضی اللہ عنہ کے مناقب | ۵۱۶ | ۴۵۵ | حدیث معراج | ۵۴۷ | | | |
| ۴۳۰ | ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مناقب | ۵۱۷ | ۴۵۶ | معراج | ۵۴۸ | | | |
| ۴۳۱ | زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مناقب | ۵۱۷ | ۴۵۷ | مکرمین آپ کے پاس انصار کے وفد | ۵۴۹ | | | |
| ۴۳۲ | ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے مناقب | ۵۱۸ | ۴۵۸ | عائشہ رضی اللہ عنہ سے آپ کا نکاح | ۵۵۰ | | | |
| ۴۳۳ | عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے مناقب | ۵۱۸ | ۴۵۹ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی ہجرت | ۵۵۱ | | | |
| ۴۳۴ | خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہ سے آپ کا نکاح اور خدیجہ کی فضیلت | ۵۱۹ | ۴۶۰ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی مدینہ میں آمد | ۵۵۲ | | | |
| ۴۳۵ | جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت | ۵۲۱ | ۴۶۱ | حج کے احوال کی ادائیگی کے بعد | ۵۵۳ | | | |
| ۴۳۶ | حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا ذکر | ۵۲۲ | ۴۶۲ | مہاجر کا مکرمین قیام | ۵۵۴ | | | |
| ۴۳۷ | سہد بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا ذکر | ۵۲۳ | ۴۶۳ | مسلم کی ابتداء کتب سے ہوئی | ۵۵۵ | | | |
| ۴۳۸ | زید بن عمرو بن طفیل کا واقعہ | ۵۲۴ | ۴۶۴ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کہ "اے اللہ میرے | ۵۵۶ | | | |
| ۴۳۹ | کعبہ کی تعمیر | ۵۲۵ | ۴۶۵ | اصحاب کی ہجرت کی تکمیل فرمادیجئے | ۵۵۷ | | | |
| ۴۴۰ | دور جاہلیت | ۵۲۶ | ۴۶۶ | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے درمیان | ۵۵۸ | | | |
| ۴۴۱ | زمانہ جاہلیت میں قسم | ۵۲۷ | ۴۶۷ | بھائی چارہ کس طرح کر لیا تھا | ۵۵۹ | | | |

یا موبیشی کے لئے جو کئے پائے جائیں وہ اس سے مستثنیٰ ہیں :
۵۵۲۔ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ
قَالَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ سَمِعَ سَفِيَانَ
بْنَ أَبِي ذُهَيْرٍ الشَّنَوَيْ أَيْ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا
لَا يَعْنِي عَنْهُ زُرْعًا وَلَا مَتْرَعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ
كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٍ فَقَالَ السَّائِبُ أَنْتَ سَمِعْتَ
هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِئِ وَرَبِّ هَذِهِ الْقِبْلَةَ :

۵۵۲۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یزید بن خصیفہ نے خبر دی کہا کہ مجھے سائب بن یزید نے خبر دی انہوں نے سفیان بن ابی زہیر شنوی رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ بیان فرما رہے تھے کہ جس نے کوئی کتیا لایا، نہ تو پالنے والے کا مقصد کھیت کی حفاظت تھی اور نہ مویشیوں کی، تو روزانہ اس کے عمل خیر میں سے ایک قیراط (ٹوپ) کی کمی ہو جایا کرے گی، سائب نے پوچھا، کیا آپ نے خود یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، انہوں نے فرمایا ہاں، اس قبلہ کے رب کی قسم، (میں نے خود سنا تھا) :

كِتَابُ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ ذِكْرُ أَنْبِيَائِهِمُ السَّلَامِ

۱۔ ۳۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت کی پیدائش (قرآن مجید میں لفظ) صَلَوَاتُ کے معنی ایسی مٹی کے ہیں جس میں بریت ملایا گیا ہو، اور وہ اس طرح بجنے لگے جیسے پکی ہوئی مٹی بجتی ہے مُنْتَنِ بولتے ہیں اور اس سے صَلَّ مراد لیتے ہیں (اور اس کا مضاعف صَلَّصل ہے، اسی کے ہم معنی) کہتے ہیں۔ صر الباب اور صر (مضاعف کر کے) دروازہ بند کرتے وقت

بَابُ ۳۔ خَلَقَ آدَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ
وَذُرِّيَّتَهُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ طِينٌ خُلِطَ بِرَمْلِ
فَصَلَّصَلْ كَمَا يَصْلُصَلُ الْفَخَّارُ وَيُقَالُ
مُنْتَنِ يُرِيدُونَ بِهِ صَلَّ كَمَا يُقَالُ مَرَّ
الْبَابُ وَمَرَّ مَرَّ عِنْدَ الْأَغْلَاقِ مِثْلُ كَبَكْتَهُ
فَمَرَّتْ بِهِ اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَأَتَمَّتْهُ
أَنْ لَا تَسْجُدَ أَنْ تَسْجُدَ :

کی آواز کے لئے، جیسے کبکبتہ، کبکتہ کے معنی میں ہے (تضعیف اور بغیر تضعیف کے)۔ (قرآن مجید میں) مَرَّتَاتِ بہ کے معنی یہ ہیں کہ (تو ان علیہا السلام، ایام حمل گزرتی رہیں یہاں تک کہ دن پورے کر لئے۔ اَنْ لَا تَسْجُدَ معنی میں ان تَسْجُدَ کے ہے :

۲۔ ۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین پر اپنا ایک خلیفہ بنانے والا ہوں"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں) "لَمَّا عَلِيَهَا حَافِظٌ" (اَلَا عَلِيَهَا حَافِظٌ

بَابُ ۳۔ تَوَلَّى اللَّهُ تَعَالَى وَإِذْ قَالَ
رَبُّكَ لِلْمَلَأِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ
خَلِيفَةً قَالُوا ابْنُ عِبَاسٍ - لَمَّا عَلِيَهَا
حَافِظٌ، أَلَا عَلِيَهَا حَافِظٌ. فِي كَبَدٍ - فِي

شَدَّ لَا خَلْقَ وَرِيَاسًا. الْمَالُ وَقَالَ غَيْرُهُ
الرِّيَاسُ وَالرِّيَاسُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ
مِنَ اللِّبَاسِ. مَا تَنْتَوْنَ النُّطْفَةَ فِي
أَرْحَامِ النِّسَاءِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِنَّهُ
عَلَى رَجْعِهِ تَقَادِرُ. النُّطْفَةُ فِي الرِّجْلِ
كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفْعٌ. الشِّمَاءُ
شَفْعٌ وَالْوَتْرُ لَدُنَّ غَرَزٍ وَجَلَّ. فِي أَحْسَنِ
تَقْوِيمِهِ فِي أَحْسَنِ خَلْقٍ. أَسْفَلَ سَائِلِينَ
إِلَّا مَنْ أَمَنَ. خُسْرٍ. ضَلَّالٍ. ثُمَّ اسْتَشْنَى
إِلَّا مَنْ أَمَنَ. لَا رَيْبَ. لَا زُرْمَ. نَنْشِئُكُمْ
فِي آتِي خَلْقٍ نَشَاءُ. نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ
نُعْظِمُكَ. وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ فَتَلَقَّى
أَدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَهُوَ قَوْلُهُ رَبَّنَا
ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا. فَأَزَلَّاهُمَا فَأَسْتَرْكُمَا
وَيَتَسَنَّهُ. يَتَغَيَّرُ. آسِنٌ. مُتَغَيَّرٌ...
وَالْمَسْنُونُ. الْمُتَغَيَّرُ. حَمَاءُ جَمْعُ
حَمَاءٍ وَهُوَ الْبَطِينُ الْمُتَغَيَّرُ. يَخْصِفَانِ
أَخَذَ الْخِصْفَ مِنْ وَرَقِ الْبَخْتِ. يُؤَلِّفَانِ
الْوَرَقَ وَيَخْصِفَانِ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ
سَوَّاهُمَا كِنَايَةً عَنْ قَرَابَتِهِمَا وَمَتَاعٌ
إِلَى حِينٍ هَهُنَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. الْحِينُ
عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ إِلَى مَا لَا يَخْصِي
عَدْدُهَا. قَبِيلُهُ حَيْلُهُ السَّيْءُ
هُوَ مِنْهُمُ :

کے معنی میں ہے (قبیلہ ہند کی زبان کے مطابق) فی
کَبَدٍ۔ بمعنی فی شَدَّ لَا خَلْقَ۔ وَرِيَاسًا (حسن
کی قرأت کے مطابق، قرأت متواترہ وریستہ ہے،
حسن کی قرأت کے مطابق۔ بمعنی مال۔ دوسرے حضرات
نے کہا ہے کہ رِیَاسِش اور ریش ہم معنی ہیں لباس کا جو
حصہ اوپر ہو اس کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ مَا تَنْتَوْنَ
یعنی نطفہ جو عورت کے رحم میں (جاتا ہے) مجاہد نے
”إِنَّهُ عَلَى رَجْعِهِ تَقَادِرُ“ کے متعلق فرمایا
(مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ) نطفہ کو پھر دوبارہ
احلیل ذکر میں (دوبارہ) جفتی چیزیں بھی اللہ تعالیٰ نے
پیدا کیں انہیں جوڑ کر کے پیدا کیا، آسمان کا بھی جوڑا
بنایا (زمین کو) ایک ذات صرف اللہ کی ہے فی أَحْسَنِ
تَقْوِيمِهِ بمعنی سب سے عمدہ پیداؤں میں (اللہ تعالیٰ
انسان کو) امر کے سب سے ناقص حصے (پیری و ضعیفی)
میں پہنچا دیتے ہیں (کہ کوئی کام نہیں کر سکتا اور عسنت
کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے) سوا ان کے جو ایمان لائے
(اور آخر تک اعمال خیر کرتے رہے) (خسر بمعنی گمراہی
اور بے راہی) پھر ”إِلَّا مَنْ أَمَنَ“ سے استثناء
کیا (یعنی مومن اس سے مستثنیٰ ہیں) (لا ریب بمعنی لازم
نَنْشِئُكُمْ یعنی جس صورت و ہیئت میں بھی ہم چاہیں
گے۔ نسبہ بحمدک بمعنی ہم تیری تعظیم و تزیہ کرتے
ہیں، ابو العالیہ نے کہا ہے کہ آیت فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ
رَبِّهِ کَلِمَاتٍ سے مراد کلمات دعا یہ ہیں ”ربنا
ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا“ اَلَمْ قَارَتْهُمَا یعنی انہیں لغزش
اور غلطی پر اکسایا یَتَسَنَّهُ بمعنی یَتَغَيَّرُ، آسِنٌ بمعنی متغیر، مَسْنُونٌ بمعنی متغیر، حَمَاءٌ بمعنی جمع
ہے ایسی مٹی کو کہتے ہیں جس کا رنگ (امتداد زمانہ سے) بدل گیا ہو۔ یَخْصِفَانِ یعنی ملانے لگے، من ورق البخت
مطلب یہ ہے کہ پتوں کو ملا کر ایک کو دوسرے کے ساتھ جوڑنے لگے تھے (تاکہ مترپوشی کر سکیں) سَوَّاهُمَا شمر گاہ
سے کنایہ ہے مُتَتَاعٌ إِلَى حِينٍ سے اس موقع پر مراد قیامت تک کا وقت ہے لفظ ”حِينٌ“ عربی محاورہ میں
تقریبی دیر سے لے کر زمانہ کے غیر متناہی سلسلے تک کے لئے بولا جاتا ہے، قَبِيلُهُ یعنی وہ طبقہ جس سے اس کا

تعلق ہے !!

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا عبد اللہ بن محمد حَدَّثَنَا عبد الرزاق عن معمر عن ہمام عن ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ خَلَقَ اللہُ آدَمَ وَطَوَّلَهُ یَسْتَوْنَ ذَمَاعًا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَسَلَّمَ عَلٰی اَوْلَیْکَ مِنَ الْمَلَائِکَةِ فَاَسْتَمِعَ مَا یَحْیَوْنُکَ تَحَبَّتْکَ وَتَحَبَّتْ دُرَّتِیْکَ فَقَالَ اَسْلَامُ عَلَیْکُمْ فَقَالُوا اَسْلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللہِ فَارَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللہِ فَکُلِّ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ آدَمَ فَلَمْ یَسِرْ الْخَلْقُ یَنْقُصُ حَتّٰی الْاَنَ :

۵۵۳۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے ان سے ہمام نے اور ان سے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ عز و جل نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ بنائی پھر ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور ان ملائکہ کو سلام کرو، دیکھو، کن الفاظ سے وہ تمہارے سلام کا جواب دیتے ہیں کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری ذریت کا سلام و جواب ہوگا، آدم علیہ السلام (گئے اور) کہا السلام علیکم ملائکہ تے جواب دیا، السلام وعلیک ورحمۃ اللہ، گویا انہوں نے "ورحمۃ اللہ علیہ" کا اضافہ کیا۔ پس جو کوئی بھی جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی شکل و صورت میں داخل ہوگا۔ آدم علیہ السلام کے بعد انسانوں میں حسن و جمال اور طول و عرض کی اکمی ہوتی رہی، تاآنکہ نوبت اس دور تک پہنچی۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا قتیبہ بن سعید حَدَّثَنَا جریر عن عمارۃ عن ابی ذرۃ عن ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةِ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ عَلٰی اَمْسَدِ کَوْکَبٍ دُرَّتِیْ فِی السَّمَاءِ اِضَاءَةً لَا یَمُوتُوْنَ وَلَا یَمَعُوْطُوْنَ وَلَا یَفْطَلُوْنَ وَلَا یَنْخَطُّوْنَ اَمْشَاطُهُمُ الْمَدَّحِبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِیْسَلُ وَ مُجَامِرُهُمُ الْاَلْوَقُ الْاَنْجُوْرُ عُوْدُ الطَّیْبِ وَازْدَاجُهُمُ الْحَوْرُ الْعِیْنُ عَلٰی خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰی صُوْرَةِ اَیْبِهِمْ آدَمَ سِیْتُوْنَ ذِمَاعًا فِی السَّمَاءِ :

۵۵۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ نے، ان سے ابی ذرہ نے اور ان سے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے پہلا جو گروہ جنت میں داخل ہوگا ان کی صورتیں ایسی ہونگی جیسے چودھویں کا چاند ہوتا ہے پھر جو لوگ اس کے بعد داخل ہوں گے وہ آسمان کے سب سے زیادہ روشن ستارے کی طرح ہوں گے، نہ تو ان لوگوں کو پیشاب کی ضرورت ہوگی نہ قضائے حاجت کی، نہ وہ تقویں گے نہ ناک سے الانش نکالیں گے ان کے کنگھے سونے کے ہونگے اور پسینہ مشک کی طرح، ان کی انگیٹھوں میں الوہ یعنی انجور پڑا ہوا ہوگا، یہ نہایت پاکیزہ عود ہے ان کی بیویاں بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی، سب کی صورتیں ایک ہونگی یعنی اپنے والد آدم علیہ السلام کی صورت پر، ساٹھ گز لمبی، آسمان سے باتیں کرتی ہوئیں :

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا مسددٌ حَدَّثَنَا یحییٰ عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن زینب بنت ابی سلمۃ عن ام سلمۃ ان ام سلیم قالت ۔

۵۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے، ان سے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! (قرآن مجید میں ہے کہ) اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا، تو کیا اگر عورت کو احتلام ہو تو اس پر بھی غسل

یارسول اللہ۔ اِنَّ اللہَ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلٰی مَرَاَّتِ الْغُسْلِ اِذَا احْتَلَمْتَ قَالَ

واجب ہو جاتا ہے؟ اُن حضوٰر نے فرمایا کہ ہاں بشرطیکہ پانی دیکھ لے! ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اس بات پر مہنسی آگئی اور فرمانے لگیں اچھا، عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ اُن حضوٰر نے

فرمایا (اگر ایسا نہیں ہے) تو پھر بچے میں (ماں کی) شہابت کہاں سے آتی ہے؟

تَعْمَ إِذَا رَأَى الْمَاءَ فَضَحَكَتْ إِمْرَسَلْمَةُ فَقَالَتْ
تَحْتَلِكُمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيمَا يُشْبِهُهُ الْوَلَدُ:

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا

الْفَزَارِيُّ عَنْ حُبَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: بَلَغَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ مُقَدِّمُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ
فَقَالَ لِي سَائِلٌ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ

إِلَّا نَبِيٌّ - أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ - وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ
يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ. وَمِنْ أَيْ شَيْءٍ يَنْزَعُ

الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ وَمِنْ أَيْ شَيْءٍ يَنْزَعُ إِلَى إِخْوَالِهِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَنِي

بِهِنَّ أَنْفَا جَبْرِيلُ فَقَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذَلِكَ عَدُوُّ الْجَنَّةِ
مِنْ الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَخْشَوُ النَّاسَ مِنَ
الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ

الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَيْدِ حَوْتٍ وَأَمَّا أَشْبَهُهُ فِي الْوَلَدِ
فَأَنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ الْمَرْأَةَ تَسْبَقَ بِهَا مَادُّهُ

كَأَنَّ أَشْبَهُهُ لَهُ وَإِذَا سَبَقَ مَادُّهَا كَانَ أَشْبَهُهُ
لَهَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ - ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ

اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بَهْتُونَ إِنْ عَلِمُوا بِأَسْلَامِي قَبْلَ
إِنْ تَسَالَهُمْ يَهْتَوْنَ فِي عِنْدِكَ تَجَازَتْ الْيَهُودَ

وَدَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ الْمَبِيتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى رَجُلٌ فَيَكُمُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ

قَالُوا أَعْلَمْنَا وَابْنُ أَعْلَمْنَا وَأَخْبَرْنَا وَابْنُ أَخْبَرْنَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَأَيْتُمْ

أَنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ قَالُوا أَغَادَا اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ
فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ

۵۵۶۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں فزاری نے

خبر دی، انہیں حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو (جو تورات اور شریعت موسوی کے

نہایت اونچے درجے کے عالم تھے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ تشریف آوری کی اطلاع ملی تو وہ اُن حضوٰر کی خدمت

میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق پوچھوں

گا، جنہیں نبی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، قیامت کی سب سے پہلی

علامت؟ وہ کون کھانا ہے جو سب سے پہلے اہل جنت کو کھانے کے

لئے دیا جائے گا؟ اور کس چیز کی وجہ سے بچہ اپنے باپ کے مشابہ ہوتا

ہے؟ اُن حضوٰر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے ابھی

ابھی مجھے آکر اس کی اطلاع دی ہے اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ بولے

کہ ملائکہ میں یہی تو یہودیوں کے دشمن ہیں، اُن حضوٰر صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ قیامت کی سب سے پہلی علامت ایک آگ کی صورت میں

ظہور پذیر ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔

سب سے پہلا کھانا جو اہل جنت کی ضیافت کے لئے پیش کیا جائے

گا۔ وہ مچھلی کی کلیجی کا ایک منفرد ٹکڑا ہوگا (جو سب سے زیادہ لذیذ

اور پاکیزہ ہوتا ہے) اور بچے کی شہابت کا جہاں تک تعلق ہے تو

جب مرد و عورت کے قریب جاتا ہے اس وقت اگر مرد کی منی سبقت

کر جاتی ہے تو بچہ اس کی شکل و صورت پر ہوتا ہے لیکن اگر عورت کی

منی سبقت کر جاتی ہے تو پھر بچہ عورت کی شکل و صورت پر ہوتا ہے

(یہ سن کر) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بول اٹھے "میں گواہی دیتا

ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں" پھر عرض کیا یا رسول اللہ! یہود و نصاریٰ

انیکڑ حد تک جھوٹی قوم ہے اگر آپ کے دیانت کرنے سے پہلے میرے

اسلام کے متعلق انہیں علم ہو گیا تو آپ کے سامنے مجھ پر ہر طرح کی

تہمتیں دھری شروع کر دیں گے (اس لئے ابھی انہیں میرے اسلام کے

إِلَّا اللَّهُ وَآشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا
شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَدَقَعُوا فِيهِ ۖ

میں عبد اللہ بن سلام کو ن صاحب ہیں؟ سارے یہودی کہنے لگے، ہم میں سب سے بڑے عالم اور ہمارے سب سے بڑے عالم کے صاحبزادے، ہم میں سب سے زیادہ بہتر اور ہم میں سب سے بہتر کے صاحبزادے، آں حضور نے ان سے دریافت فرمایا، اگر عبد اللہ مسلمان ہو جائیں پھر تمہارا کیا طرز عمل ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس سے محفوظ رکھے اتنے میں عبد اللہ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور کہا "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اب وہ سب اپنے متعلق کہنے لگے کہ ہم میں سب سے بدترین اور سب سے بدترین کا بیٹا، وہیں ساری حقیقت کھل گئی۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْرُوفٌ عَنْ هَمَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْوَهُ يَعْنِي تَوْلَادَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْلُقْ اللَّهُ لَهُمْ
وَبَوَارِثًا لَهُمْ نَحْنُ إِنَّمَا رُؤُوسُهُمْ ۖ

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ وَمُوسَى بْنُ
خُزَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ
مَيْسَرَةَ الشَّجْعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَسْتَوُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ النِّسَاءَ
خَلَقْنَهُ مِنْ ضَلَعٍ وَارْتَأَتْ عَجْرَةَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ
فَإِنْ دَهَبَتْ تَقْبِيضُهُ كَسَرَتْهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ
يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوَوْا بِالنِّسَاءِ ۖ

سے بے توجہی برتنے گا اور اسے یونہی چھوڑ دے گا تو پھر وہ ہمیشہ تیزھی ہی رہ جائے گی، پس عورتوں کے بارے میں میری وصیتوں پر ہمیشہ عامل رہنا (کہ ان کے ساتھ معاملے میں میانہ روی اور سوجھ بوجھ کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا)۔

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

سے بنی اسرائیل کو من سلوئی انعام الہی کے طور پر ملا تھا اور انہیں اس کے جمع کر کے رکھنے کی ممانعت کر دی گئی تھی لیکن وہ نہ مانے اور انہوں نے جمع کرنا شروع کر دیا، امرا کے طور پر سلوئی کا گوشت مٹا دیا گیا اسی طرف حدیث میں اشارہ ہے لیکن اسی طرح سب سے پہلے حضرت نوا علیہ السلام نے شیطان کی سازش کے نتیجے میں حضرت آدم علیہ السلام کو جنت کے درخت کے کھانے کی ترغیب دی تھی، یہی عادت ان کی اولاد میں بھی منتقل ہو گئی۔ خیانت سے اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ اِنْ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ اُمَةٍ اَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عِلْقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُهْنَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا يَرْبِعُ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَاَجَلَهُ وَرِزْقَهُ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْقَضُ فِيهِ الرُّوحُ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ يَعْمَلُ اَهْلِي النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ

ہے اور وہ جہنمیوں جیسے اعمال کرنے لگتا ہے اور جنت میں جاتا ہے اسی طرح ایک شخص جہنمیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کی کتاب (تقدیر) سامنے آتی ہے اور وہ دوزخیوں کے اعمال شروع کر دیتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے :

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا ابُو النعمان حَدَّثَنَا

بن زید عن عبید اللہ بن ابی بکر بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اِنَّ اللّٰهَ وَكَلَّ فِي السَّحَرِ مَلَكًا يَقُولُ يَا رَبِّ نَطْفَاةٌ شَقِيٌّ اَوْ سَعِيدٌ فَمَا رَزَقَ فَمَا الْاَجَلَ فَيَكْتُبُ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ اُمَةٍ :

اے رب! یہ عورت ہے؟ اے رب! یہ شقی ہے یا سعید؟ اس کی روزی کیا ہے؟ اور مدت حیات کتنی ہے؟ چنانچہ اسی کے مطابق ماں کے پیٹ ہی میں سب کچھ فرشتہ لکھ لیتا ہے :

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا تَيْس بن حفص حَدَّثَنَا

خالد بن الحارث حَدَّثَنَا شعبة عن ابی عمر الجوفی عن انس بن یزید قال اَنَّ اللّٰهَ يَقُولُ لِاَهْلِ النَّارِ عَذَابًا تَوَاتَّ لَكَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ كُنْتَ تَقْتَدِي بِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ سَأَلْتُكَ مَا هُوَ اَهُونُ مِنْ هَذَا وَاَنْتَ فِي صُلْبِ اَدَمَ اَنْ لَا تَحْشُرَكَ فِي كَائِبَتِ اِلَّا التَّوَلَّى :

حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی اور آپ صادق المصدق تھے کہ انسان کی خلقت اس کے ماں کے پیٹ میں پہلے چالیس دن تک پوری کی جاتی ہے پھر وہ اتنے ہی دنوں تک علقہ و غلظہ اور جامد خون کی صورت میں باقی رہتا ہے پھر اتنے ہی دنوں کے لئے مضغہ (گوشت کا لوتھڑا) کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ پھر چوتھے مرحلہ پر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو چار باتوں کا حکم دے کر بھیجتا ہے پس وہ فرشتہ اس کے عمل اس کی مدت حیات، روزی، اور یہ کہ سعید ہے یا شقی کو لکھ لیتا ہے اس کے بعد اس میں روح پھونکی جاتی ہے چنانچہ انسان دوزندگی بھرا دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کی کتاب (تقدیر) سامنے آجاتی ہے اور وہ جہنمیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کی کتاب (تقدیر) سامنے آتی ہے اور وہ دوزخیوں کے اعمال

۵۶۰۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید

نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن ابی بکر بن انس نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحمہ مادر کے لئے ایک فرشتہ متعین کر دیا ہے، وہ فرشتہ عرض کرتا ہے اے رب! نطفہ ہے، اے رب! مضغہ ہے، اے رب! علقہ ہے، پھر جب اللہ تعالیٰ انہیں پیدا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو فرشتہ پوچھتا ہے اے رب! یہ مرد ہے یا

اے رب! یہ عورت ہے؟ اے رب! یہ شقی ہے یا سعید؟ اس کی روزی کیا ہے؟ اور مدت حیات کتنی ہے؟ چنانچہ اسی کے مطابق

۵۶۱۔ ہم سے تیس بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن

حارث نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو عمران جونی نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ اللہ تعالیٰ اقیامت کے دن اس شخص سے پوچھے گا جسے جسم کا سب سے ہلکا عذاب دیا گیا ہو گا کہ اگر دنیا میں تہماری کوئی چیز ہوتی تو کیا تم اس عذاب سے نجات پانے کے لئے

بِآيَاتِ اللَّهِ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ :

قوم! اگر میرا یہاں ٹھہرنا اور اللہ تعالیٰ کی آیات تمہارے سامنے بیان کرنا تمہیں زیادہ ناگوار ہے " اللہ تعالیٰ کے ارشاد من المسلمین تک۔

۵۳۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ بے شک ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا کہ اپنی قوم کو ڈراؤ، اس سے پہلے کہ انہیں دردناک عذاب آپکرتے آخر سورہ تک :

بَاب ۳۰۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ :

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلَهُ وَقَالَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُمَا قَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَتَيْنِي عَلَى اللَّهِ بَمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمْ كُفُوكُمْ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَهُ قَوْمُهُ لَقَدْ أَنْذَرَ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي أَتَوَلَّى كُفُّهُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقْلَهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْرَضَ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْرَضٍ :

۵۳۳۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی عدوٰی نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطاب فرمایا پہلے اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق ثنا بیان کی پھر دجال کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ میں تمہیں دجال کے فتنے سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا لیکن میں تمہیں اس کے بارے میں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تھی تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ دجال کا نا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے :

۵۳۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو سلمہ نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہ میں تمہیں دجال کے متعلق ایک ایسی بات بتا دوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو اب تک نہیں بتائی تھی، وہ کا نا ہوگا اور جنت اور جہنم جیسی چیز رائے کا پس جسے وہ جنت کہے گا درحقیقت وہی دوزخ ہوگی اور میں تمہیں اس کے فتنے سے اسی طرح ڈراتا ہوں جیسے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا :

۵۳۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن زیاد نے حدیث بیان کی ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن (نوح علیہ السلام بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوں گے اللہ تعالیٰ

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَىٰ عَنْ ابْنِ سُلَيْمَةَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَحَدٌ ثَمَّكُمْ حَدَّثَ عَنْ الدَّجَالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيُّ قَوْمِهِ إِنَّهُ أَعْرَضَ وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ قَالَتِي يَقُولُ إِنَّا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أَنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ :

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ نُوحٌ وَامَّتُهُ يَقُولُ

اللہ تعالیٰ بَلَّغْتَ قِیْقُولُ نَعْمَ اٰی رَبِّ قِیْقُولُ
لَا مَبِیْہَ هَلْ بَلَّغْتُ قِیْقُولُ لَا مَاجَاؤَنَا مِن
نَّبِیِّ قِیْقُولُ لِنُوحٍ مِّنْ یَّشْہَدُ لَكَ قِیْقُولُ مُحَمَّدٌ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَاُمُّہُ فَنَشْہَدُ اَنَّہُ
قَدْ بَلَّغَ وَهُوَ تَوَلَّہُ جَلَّ ذَکْرُہُ وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَا کُمْ
اُمَّةً وَنَسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شَہِدًا عَلٰی النَّاسِ وَالْوَسْطِ
الْعَدْلِ :

دریافت فرمائے گا، کیا (میرا پیغام) تم نے پہنچا دیا تھا۔ نوح علیہ السلام
عرض کریں گے میں نے آپ کا پیغام پہنچا دیا تھا، اے رب العزت ! -
اب اللہ تعالیٰ ان کی امت سے دریافت فرمائیں گے کیا (نوح علیہ السلام
نے) تم تک میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ جواب دیں گے کہ نہیں، ہمارے
پاس آپ کا کوئی نبی نہیں آیا اس پر اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام سے
دریافت فرمائیں گے اس لئے آپ کی طرف سے کوئی گواہی بھی دے سکتا
ہے؟ وہ عرض کریں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت (دکے
لوگ میرے گواہ ہیں) چنانچہ ہم اس بات کی شہادت دیں گے کہ نوح علیہ السلام نے پیغام خداوندی اپنی قوم تک پہنچایا تھا، اور یہی
مفہوم اللہ جل ذکر کے اس ارشاد کا ہے کہ ”اور اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنایا، تاکہ تم لوگوں پر گواہی دو، اور وسط کے معنی درمیان
کے ہیں۔“

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِیْنٍ عَنْ ابْنِ زُرْعَةَ عَنْ ابْنِ
هَرِيرَةَ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی
اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فِي دَعْوَةٍ فَرَفَعَ إِلَیْہِ الذِّرَاعَ
وَكَانَتْ تَعُجْبُہُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَقَالَ اَنَا
مَسْبُوحٌ الْقَوْمِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ هَلْ تَدْرُونَ مَنِ یَجْمَعُ
اللہُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فِی صَعِیدٍ وَاحِدٍ فِیْہُمْ
النَّاطِقُ وَیُسَبِّحُہُمُ الدَّاعِی وَتَدْنُو مِنْہُمْ الشَّمْسُ
قَبْلُ بَعْضُ النَّاسِ الْاٰتِرُونَ اِلٰی مَا اَنْتُمْ فِیْہِ
اِلٰی مَا بَلَّغْتُ الْاَتُنْظَرُونَ اِلٰی مَنْ یَّشْفَعُ لَکُمْ اِلٰی
رَبِّکُمْ قِیْقُولُ بَعْضُ النَّاسِ اَبُوکُمْ اَدُمُ فِیَا تَوَلَّہُ
قِیْقُولُ یَا اَدُمُ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ خَلَقَکَ اللہُ
بِیَدِہٖ وَنَفَخَ فِیْکَ مِنْ رُّوْحِہٖ وَاَمَرَ الْمَلَائِکَةَ
فَسَجَدُوا لِلَّہِ وَاَمْسَلَتْکَ الْجَنَّةُ الْاَتُنْشَقُّ
لَنَا اِلٰی رَبِّکَ الْاَتَسْرِی مَا نَخْنُ فِیْہِ وَمَا بَلَّغْنَا
قِیْقُولُ رَبِّیْ غَضِبَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَہُ مِثْلَہُ
وَلَا یَغْضَبُ بَعْدَہُ مِثْلَہُ وَتَهَا فِی عِیْنِ الشَّجَرَةِ
فَعَصِیْتُہُ نَفْسِی اِذْ هَوَّی اِلٰی غَیْرِی اِذْ هَوَّی اِلٰی
نُوحٍ فِیَا قُوْنُ نُوْحًا قِیْقُولُ یَا نُوحُ اَنْتَ اَوَّلُ

۵۶۶۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبید نے
حدیث بیان کی ان سے ابو حنیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو زرہ
نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ ایک دعوت میں شریک تھے اس حضور کی خدمت
میں دست کا گوشت پیش کیا گیا جو آپ کو بہت مرغوب تھا آپ نے
اس کی ہڈی کا گوشت دانتوں سے نکال کر تناول فرمایا پھر فرمایا کہ میں
قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا انہیں معلوم ہے کہ کس طرح
اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوق کو ایک چٹیل میدان میں جمع
کرے گا اس طرح کہ دیکھنے والا سب کو ایک ساتھ دیکھ سکے گا کیونکہ
جگہ برابر ہوگی اور حجاب کوئی نہ ہوگا آواز دینے والے کی آواز ہر
جگہ سنی جائے گی اور سورج بالکل قریب ہو جائے گا ایک شخص اپنے
قریب کے دوسرے شخص سے کہے گا، دیکھتے نہیں کہ سب لوگ کیسی
پریشانی میں مبتلا ہیں اور مصیبت کس حد تک پہنچ چکی ہے، کیوں
نہ کسی ایسے شخص کی تلاش کی جائے جو رب العزت کی بارگاہ میں ہم
سب کی شفاعت کے لئے جائے کچھ لوگوں کا مشورہ ہو گا کہ جد امجد
آدم علیہ السلام! آپ انسانوں کے جد امجد ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ
کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا تھا، اپنی روح آپ کے اندر پھونکی تھی، ملائکہ
کو حکم دیا تھا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا تھا اور جنت میں آپ
کو (پیدا کرنے کے بعد) بٹھرایا تھا آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری

الرُّسُلِ إِلَىٰ أَهْلِ الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا
تُسَكَّرُ أَمَّا تَرَىٰ إِلَىٰ مَا نَحْنُ فِيهِ إِلَّا تَرَىٰ إِلَىٰ
مَا بَلَّغْنَا إِلَّا تَشْفَعُ لَنَا إِلَىٰ رَبِّكَ فَيَقُولُ رَبِّي
غَضِبَ أَيُّوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ
وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ نَفْسِي نَفْسِي ائْتُوا
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاكُونِي فَأَسْجُدُ
تَحْتَ الْعَرْشِ فَيَقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ
وَأَشْفَعُكَ تَشْفَعُكَ وَسَلِّ تَعْطَلُ قَالَ مُحَمَّدٌ بِنِ
عَبِيدِ اللَّهِ لَا أَحْفَظُ سَائِرَكَ ۝

شفاعت کر دیں آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس درجہ الجھن اور
پریشانی میں مبتلا ہیں وہ فرمائیں گے کہ گناہ گاروں پر اللہ تعالیٰ آج
اس درجہ غضبناک ہیں کہ کبھی اتنے غضبناک نہیں ہوئے تھے، اور
آئندہ کبھی نہ ہوں گے اور مجھے پہلے ہی درخت (جنت) کے کھانے
سے منع کر چکے تھے لیکن میں اس فرمان کو بجالانے میں کوتاہی کر گیا
نقا آج تو مجھے اپنی ہی پڑی ہے (نفسی نفسی) تم لوگ کسی اور کے
پاس جاؤ، یاں نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ سب لوگ
نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور عرض کر نیچے، اے
نوح علیہ السلام! آپ (آدم علیہ السلام کے بعد) روئے زمین پر

سب سے پہلے نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ”عبد الشکور“ کہہ کر پکارا ہے آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ آج ہم کیسی مصیبت و پریشانی
میں مبتلا ہیں آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کر دیجئے، وہ سبھی یہی جواب دیں گے کہ میرا رب آج اس درجہ غضبناک
ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوا تھا اور نہ کبھی اس کے بعد اتنا غضبناک ہو گا، آج تو مجھے خود اپنی ہی فکر ہے (نفسی
نفسی) تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ۔ چنانچہ وہ لوگ میرے پاس آئیں گے میں (ان کی شفاعت کے لئے) عرش
کے نیچے سجدے میں گر پڑوں گا۔ پھر آواز آئے گی، اے محمد! سر اٹھاؤ اور شفاعت کرو، تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی، مانگو تمہیں
دیا جائے گا، محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا کہ ساری حدیث میں یاد نہ رکھ سکا۔

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ نَصْرِ أَخْبَرَنَا
أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سَفِيَّانَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ
بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَؤُلَاءِ
مِنْ مَدَائِرِ مِثْلِ قِرَاءَةِ الْعَائِثَةِ ۝

۵۶۷۔ ہم سے نصر بن علی بن نصر نے حدیث بیان کی انہیں ابو احمد
نے خبر دی، انہیں سفیان نے، انہیں ابواسحاق نے، انہیں اسود
بن یزید نے اور انہیں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے (آیت) ”فَبَلَّغْنَاكَ“ قبل من مذکر مشہور قراءت کے
مطابق تلاوت کی تھی (ادغام کے ساتھ)

بَابُ ۳۰۶ وَارْتِ إِلَىٰ يَاسَ لَيْسَ الْمُؤْمِلِينَ
إِذَا قَالَ يَقُومُهُ لَا تَقُولُونَ أَتَدْعُونَ
بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ اللَّهُ
رَبُّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ فَكَذَّبُوا
فَأَتَاهُمُ الْمُحْضَرُونَ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ
وَمَكَرْنَا عَلَيْهِ فِي الْأَخْرِيَّتِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
يُذَكِّرُ بِخَيْرٍ سَلَامٌ عَلَىٰ آلِ يَاسِينَ
إِذَا كَذَلِكَ تَجْزِي الْمُحْسِنِينَ إِنَّهُ
مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ يُذَكِّرُ عَنْ ابْنِ

۳۰۶۔ اور بے شک الیاس رسولوں میں سے تھے،
جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ تم (خدا کو چھوڑ کر)
بتوں کی عبادت کرنے سے (ڈرتے کیوں نہیں) خدا کے
عذاب سے (تم بعل ربت) کی تو عبادت کرتے ہو۔ اور
سب سے اچھے پیدا کرنے والے کی عبادت سے اعراض
گرتے ہو، اللہ ہی تمہارا رب ہے اور تمہارے آباء اجداد
کا بھی۔ لیکن ان کی قوم نے انہیں جھٹلایا پس بے شک
وہ سب لوگ (عذاب کے لئے) حاضر کئے جائیں گے،
سوال اللہ کے ان بندوں کے جو مخلص تھے (کہ انہیں جنت

مسعود و ابن عباس آت الیاس ہو اور رئیس : میں داخل کیا چائے گا اور ہم نے بعد میں آنے والی امتوں میں ان کا ذکر خیر چھوڑا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (شکوہ مصلیہ فی الاخویہ کے متعلق، فرمایا کہ بھلائی کے ساتھ انہیں یاد کیا جانا رہے گا، سلامتی ہو الیاسین (الیاس علیہ السلام اور ان کے متبعین) پر اے شک ہم اسی طرح غلطیوں کو بدلہ دیتے ہیں اے شک وہ ہمارے غلطیوں میں سے تھے۔ ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ الیاس اور یس علیہ السلام کا نام تھا :

۳۰۷۔ اور یس علیہ السلام کا تذکرہ آپ نوح علیہ السلام کے والد کے دادا تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ خود نوح علیہ السلام کے دادا تھے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اور ہم نے ان کو بلند مکان (آسمان) پر اٹھالیا تھا، عبدان نے کہا کہ ہمیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی اور انہیں زہری نے : ۶

باب ۳۔ وَكُرَّ ادریس عَلَیْهِ السَّلَامُ
وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَهُوَ جَدُّ اَبِی نُوْحٍ وَ
یُقَالُ جَدُّ نُوْحٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَفَعْنَا
مَكَانًا عَلِیَّیًّا قَالَ عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنْ الزَّهْرِیِّ

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا احمد بن صالح حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ
حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُو
كَاتٍ ابُو ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَحْدُثُ اَنْ رَّسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِرَجٌ سَقْفُ بَيْتِی
وَ اَنَا بِمَكَّةَ فَتَزَلَّ جَبْرِیْلُ فَقَرَجَ صَدْرِیْ ثُمَّ
عَسَلَهُ بِسَآءٍ رَّمَزَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ
مَمْلُوءٍ حِكْمَةً وَ اِیمَانًا وَ اَفْرَعَهَا فِی صَدْرِیْ ثُمَّ
اَطْلَقَهُ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِیْ فَخَرَجَ بِنِیِّ اِلَی السَّمَآءِ
فَلَمَّا جَاءَ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا قَالَ جِبْرِیْلُ لِفَاطِمَةَ
السَّمَآءِ اَفْتَحِ قَالَ مَنْ هَذَا جِبْرِیْلُ فَقَالَ مَعَكَ
اَخَذًا قَالَ مَعِی مُحَمَّدٌ قَالَ ارْسِلْ اِلَیْهِ قَالَ
نَعَمْ نَا فَفَتَحَ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَآءِ اِذَا رَجُلٌ عَنِ
یَمِیْنِهِ اَسْوَدَةٌ وَعَنْ یَسَارِهِ اَسْوَدَةٌ فَاِذَا
نَظَرْتُ قَبْلَ یَمِیْنِهِ ضَیْحٌ وَاِذَا نَظَرْتُ قَبْلَ شَمَالِهِ
بُكْیٌ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِیِّ الصَّالِحِ وَالْاَبْنِ الصَّالِحِ
ثَلُثُ مَنْ هَذَا اَبَا جَبْرِیْلُ قَالَ هَذَا اَدَمُ وَ هَذِهِ
الْاَسْوَدَةُ عَنْ یَمِیْنِهِ وَعَنْ شَمَالِهِ تَسَكُّرُ بَنِیِّهِ
فَاَهْلُ الْبَیِّنِ مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوَدَةُ

۵۶۸۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے عبد نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے گھر کی چھت کھولی گئی (شب معراج میں) میرا قیام ان دنوں میں مکہ میں تھا، پھر جبریل اترے اور میرا سینہ چاک کیا اور اسے زمزم کے پانی سے دھویا۔ اس کے بعد سونے کا ایک طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے لبریز تھا، اسے میرے سینے میں اٹھل دیا پھر میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف چلے۔ جب آسمان دینا پر پہنچے، تو جبریل علیہ السلام نے آسمان کے داروغہ سے کہا کہ دروازہ کھولو پوچھا کہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ جبریل! پھر پوچھا کہ آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ جواب دیا کہ میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیا انہیں لانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا؟ جواب دیا کہ ہاں۔ اب دروازہ کھلا، جب ہم آسمان پر پہنچے تو وہاں ایک بزرگ سے ہماری ملاقات ہوئی کچھ انسانی رو میں ان کے دائیں طرف یقین اور کچھ بائیں طرف، جب وہ دائیں طرف دیکھتے تو مسکرا دیتے اور جب بائیں طرف دیکھتے تو رو پڑتے انہوں نے کہا خوش آمدید، صالح بنی اور صالح بیٹے! میں نے پوچھا جبریل! یہ کون صاحب ہیں؟ تو

انہوں نے بتایا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں اور یہ جو انسانی روحیں ان کے دائیں اور بائیں طرف تھیں ان کی اولاد (بنی آدم) کی روحیں تھیں، ان میں جو روحیں دائیں طرف تھیں، وہ جنتی تھیں اور جو بائیں طرف تھیں وہ دوزخی تھیں اس لئے جب وہ دائیں طرف دیکھتے تھے تو وہ مسکراتے تھے اور جب بائیں طرف دیکھتے تھے تو روتے تھے، پھر جبریل علیہ السلام مجھے اوپر لے کر چڑھے اور دوسرے آسمان پر آئے اس آسمان کے داروغہ سے بھی انہوں نے کہا کہ دروازہ کھولو انہوں نے بھی اسی طرح کے سوالات کئے جو پہلے آسمان پر ہو چکے تھے پھر دروازہ کھولا، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بتفصیل بتایا کہ اس حضور نے مختلف آسمانوں پر ادریس، موسیٰ، عیسیٰ اور ابراہیم علیہ السلام کو پایا لیکن انہوں نے ان انبیاء کرام کے مراتب کی کوئی تعیین نہیں کی صرف اتنا کہا کہ اس حضور نے آدم علیہ السلام کو آسمان دنیا پر پہلے آسمان پر پایا اور ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے پر۔ اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر جب جبریل علیہ السلام، ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا، خوش آمدید صالح بنی اور صالح بھائی! میں نے پوچھا، یہ کون صاحب ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ ادریس علیہ السلام ہیں پھر میرا گزرموسیٰ علیہ السلام کے قریب سے ہوا تو انہوں نے بھی کہا کہ خوش آمدید، صالح بنی اور صالح بھائی! میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ موسیٰ علیہ السلام ہیں پھر میں عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا انہوں نے بھی کہا خوش آمدید، صالح بنی اور صالح بھائی! میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ ابراہیم علیہ السلام ہیں، ابن شہاب زہری نے بیان کیا اور مجھے ابن حزم نے خبر دی کہ ابن عباس اور ابو جریہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر مجھے اوپر لے کر چڑھے اور میں اتنے بلند مقام پر پہنچ گیا جہاں سے فلم کے کھینے کی آواز صاف سننے لگا تھا ابن حزم نے بیان کیا

الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا انْظُرْتَ قَبْلَ يَمِينِهِ ضَحِكْتَ وَإِذَا انْظُرْتَ قَبْلَ شِمَالِهِ بَكَى ثُمَّ عَرَجَ فِي جِبْرِيلَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِيَخَارِنَهَا فَفَتَحَ فَقَالَ لَهُ خَارِنَهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ فَقَتَحَ قَالَ أَنَسُ فَقَدَّرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَوَاتِ إِدْرِيسَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمَ وَكَرِهْتُ لِي كَيْفَ مُنَازِلُهُمْ خَيْرًا أَنَّهُ قَدْ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ أَدَمَ فِي السَّمَوَاتِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ وَقَالَ أَنَسُ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ بِإِدْرِيسَ قَالَ مَرْحَبًا يَا نَبِيَّ الصَّالِحِ وَالْآخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِدْرِيسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى فَقَالَ مَرْحَبًا يَا نَبِيَّ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُوسَى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ مَرْحَبًا يَا نَبِيَّ الصَّالِحِ وَالْآخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا عِيسَى ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَرْحَبًا يَا نَبِيَّ الصَّالِحِ وَالْآخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ وَابْخِرِي ابْنَ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابَا حَبِيبَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَجَ فِي حَتَّى طَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ صَوْتَهُ الْأَوَّلَ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ خَمْسِينَ مَلَاةً فَرَجَعْتُ بِنِزَالِكَ حَتَّى امْتَرَبِ مُوسَى فَقَالَ مُوسَى مَا الَّذِي قَرَضَ عَلَيَّ أُمْتِكَ قُلْتُ قَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ مَلَاةً قَالَ فَرَاغِ رَبِّكَ فَإِنْ أُمْتِكَ لَا تَطِيقُ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاغِ رَبِّي فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَايَ رَبِّكَ فَتَبَّكَ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَايَ رَبِّكَ فَتَبَّكَ فَتَبَّكَ أُمْتِكَ لَا تَطِيقُ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاغِ رَبِّي

فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يَبْدُلُ الْقَوْلُ
لَدَيْ قَوْمِي فَقَالَ رَاجِعْ رَجَعْتَ
فَقُلْتُ قَدْ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقْتُ
حَتَّى أَتَى بِي سِدْرَةٌ الْمُنْتَهَى فَعَشَيْتُهَا أَلْوَانُ
لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلَتُ الْجَنَّةَ فَأَذَانِيهَا
خَنَاصِدُ الثَّلَوُ وَإِذَا تَوَلَّيْتُهَا الْمَسْلُكُ

اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے پچاس وقت کی نمازیں مجھ پر فرض کیں میں اس فریضہ کے ساتھ واپس ہوا اور جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے پوچھا کہ آپ کی امت پر کیا چیز فرض کی گئی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ پچاس وقت کی نمازیں ان پر فرض ہوئی ہیں، انہوں نے کہا کہ آپ اپنے رب سے مراجعت کیجئے کیونکہ

آپ کی امت میں اتنی ناراضوں کی طاقت نہیں ہے چنانچہ میں واپس ہوا اور رب العزت کے حضور میں مراجعت کی، اس کے نتیجے میں اس کا ایک حصہ کم ہو گیا پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور اس مرتبہ بھی انہوں نے کہا کہ اپنے رب سے مراجعت کیجئے راہ اور مزید کمی کرائیے پھر انہوں نے (پہلی تفصیلات کا) ذکر کیا کہ رب العزت نے ایک حصہ کی کمی کر دی۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور انہیں خبر کی، انہوں نے کہا کہ اپنے رب سے مراجعت کیجئے، کیونکہ آپ کی امت میں اس کی بھی طاقت نہیں ہے میں پھر واپس ہوا اور اپنے رب سے مراجعت کی، اللہ تعالیٰ نے اس مرتبہ فرمایا کہ نمازیں پانچ وقت کی کر دی گئیں اور ثواب پچاس نمازوں کا ہی باقی رکھا گیا، ہمارا قول بدلا نہیں کرتا، پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے اب بھی اسی پر زور دیا کہ اپنے رب سے آپ کو مراجعت کرنی چاہیے، لیکن میں نے کہا کہ مجھے رب العزت سے شرم آتی ہے (بار بار درخواست کرتے ہوئے) پھر جبریل علیہ السلام مجھے لے کر آگے بڑھے اور سدرة المنتہی کے پاس لائے جہاں مختلف قسم کے رنگ محیط تھے، مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا چیز تھی اس کے بعد مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو میں نے دیکھا کہ موتی کے قبے بنے ہوئے ہیں اور اس کی مٹی مشک کی ہے :

باب ۸۔ قول اللہ تعالیٰ - وَإِلَىٰ عَادِ
آخَاهُمْ هُودٌ أَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ
وَقُولِهِ إِذَا أَنْذَرْتُمْ قَوْمَهُ بِإِلْحَاقِهِ إِلَى
قَوْلِهِ كَذَلِكَ تَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ
فِيهِ عَنْ عَطَاءٍ وَسَلِيمَانَ عَنْ عَائِشَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور قوم عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی ہود کو (نبی بنا کر بھیجا)، انہوں نے کہا، اے قوم اللہ کی عبادت کرو“ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”جب ہود نے اپنی قوم کو ریت کے مرتفع اور متیل سلسلوں میں (جہاں ان کی قوم رہتی تھی) ڈرایا“ اللہ تعالیٰ کے ارشاد یوں ہی ہم بدلہ دیتے ہیں،

محرم قومن کو ”نک“ اس باب میں عطاء اور سلیمان کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس حوالہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہے :

باب ۹۔ قول اللہ عز وجل - وَأَمَّا عَادُ
فَأَهْلِكُوا بِرِيحٍ صَوَّارٍ شَدِيدَةٍ غَارِيَّةٍ
قَالَ ابْنُ عَيْنَةَ - عَمْتُ عَلَى الْخُرَّانِ
سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَلَاثَةَ
آيَاتٍ حُسْرًا مَّا مُتَّبِعَةً فَتَرَى الْقَوْمَ
فِيهَا صَوْرًا كَأَنَّهُمْ أَعْبَارُ نَخْلِ خَاوِيَةٍ

۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”لیکن قوم عاد تو انہیں ایک نہایت سخت قسم کی آذھی سے ہلاک کیا گیا جو بڑی ہی غضب ناک تھی“ ابن عیینہ نے (آیت کے لفظ غاریہ کی تشریح میں فرمایا کہ ای) عمت علی الخُرَّانِ ”جو ان پر متواتر سات رات اور آٹھ دن تک مسلط رہی تھی“ (آیت میں لفظ حُسْرًا بمعنی) متتابعہ

ہے۔ ”پس تو اس قوم کو وہاں یوں گرا ہوا دیکھتا ہے

کہ گویا گری ہوئی کھجور کے نئے پرے ہیں، سو کیا تجھ کو ان میں سے بچا ہوا کچھ نظر آتا ہے“ باقیہ بمعنی یثقیلہ

۵۶۹۔ ہم سے محمد بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (غزوہ خندق کے موقع پر) پروا ہوا سے میری مدد کی گئی اور قوم عاد بچھوا ہوا سے ہلاک کی گئی تھی (مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ابن کثیر نے بیان کیا ان سے سفیان نے ان سے ان کے والد نے ان سے ابن ابی نعیم نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے (میں سے) بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا تو اُن حضور نے اسے چار حضرات میں تقسیم کر دیا، اقرب بن حابس حنظلی ثم الجاشعی، عیینہ بن بدر فرزاری، زید طائی، جو بعد میں بنو نہمان میں شامل ہو گئے تھے اور علقمہ بن علائہ عامری جو بعد میں بنو کلاب میں شامل ہو گئے تھے اس پر قریش اور انصار نے ناگواری محسوس کی اور کہنے لگے کہ اُن حضور نے نجد کے سرداروں کو دیا لیکن ہمیں نظر انداز کر دیا ہے اُن حضور نے فرمایا کہ میں صرف ان کی تالیف قلب کے لئے انہیں دیتا ہوں۔ پھر ایک شخص سامنے آیا، اس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، رخسار مجھ سے طریقے پر ابھرے ہوئے تھے، پیشانی بھی اٹھی ہوئی تھی۔ ”اڑھی بہت گھنی تھی اور سر منڈا ہوا تھا، اس نے کہا اے محمد اللہ سے ڈریئے، صلی اللہ علیہ وسلم اُن حضور نے فرمایا اگر میں ہی اللہ کی نافرمانی کرنے لگوں گا تو پھر اس کی اطاعت کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے مجھے روئے زمین پر آمین بنا کر بھیجا ہے لیکن کیا تم مجھے ایمن نہیں سمجھتے؟ اس شخص کی اس گستاخی پر ایک صحابی نے اس کے قتل کی اجازت چاہی میرا خیال ہے کہ یہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے لیکن اُن حضور نے انہیں اس سے روک دیا۔ پھر جب وہ شخص وہاں سے چلنے لگا تو اُن حضور نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے یا (اُس نے فرمایا کہ) اس شخص کے بعد (اسی کے قوم سے) ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی جو قرآن کی تلاوت تو کرے گی لیکن قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے وہ اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے تیرکمان سے نکل جاتا ہے، یہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے، اگر میری زندگی اس وقت تک باقی رہی تو میں اس کا اس طرح استیصال کروں گا جیسے قوم عاد کا استیصال (عذاب

اصولہا فہل ترمی لہم من باقیۃ بقیۃ

کہ گویا گری ہوئی کھجور کے نئے پرے ہیں، سو کیا تجھ کو ان میں سے بچا ہوا کچھ نظر آتا ہے“ باقیہ بمعنی یثقیلہ

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ نَهَضْتُ بِالْقَبَا وَأَهْلِكَتُ عَادًا لَدَى بَوْرِ

قَالَ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

ابْنِ أَبِي تَعَمَّرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

بَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِنْدُ حَبِيبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَرْبَعَةِ الْأَقْرَبِ

بْنِ حَابِسِ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمَجَاشِعِيِّ - وَعَيَيْنَةُ

بْنِ يَدَارٍ الْقُرَازِيِّ - وَزَيْدِ الطَّلَاحِيِّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي بَنَاتٍ

وَعَلَقَمَةَ بَنِ عِلَاقَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي كَلَابٍ

فَعَقَبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ قَالُوا يَغْطِي مَنَادِيْدُ

أَهْلِ نَجْدٍ وَيدُ عَنَا قَالَ أَنَسًا أَتَاكَ فَهَهُمْ فَأَقْبَلَ

رَجُلٌ غَاثِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفٌ الْوَجْهَتَيْنِ سَاقِي

الْجَبِينِ كَثَّ اللَّحِيْمَةُ مَحْلُوقِ الرَّاسِ فَقَالَ اتَّقِ

اللَّهَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ يُطِيعُ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُ

أَيَا مَنْشِيٍّ اللَّهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَلَا تَأْمَنُونِي فَسَالَهُ

رَجُلٌ قَتَلَهُ أَحْسَبُهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَمَنْعَهُ

فَلَمَّا وَدَّى قَالَ إِنْ مِنْ ضَيْضِي هَذَا أَوْ لِي عَقِبَتْ

هَذَا أَقَوْمٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِرُ جَنَاحَهُمْ

يَتَرْتَوْنَ مِنَ الْمَدِينِ مُرُوقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَةِ

يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدْعُونَ أَهْلَ الْأَدْنَانِ

لَسِنِ ابْنَاءِ أَدْرَكَتْهُمْ لَا قَتْلَتَهُمْ قَتْلَ عَادٍ

الہی سے) ہوا تھا۔

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا اسرئیل عن ابی اسحاق عن الاسود قال سمعت عبد الله قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقر اھل من مَدَکِرُ:

۵۷۰۔ ہم سے خالد بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے اسرئیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے ان سے الاسود نے، کہا کہ میں نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ آیت ”ہل من مَدَکِرُ“ کی تلاوت فرما رہے تھے:

۳۱۰۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”انہوں نے کہا کہ اے ذوالقرنین، یا جوج اور ماجوج زمین پر فساد مچاتے ہیں:

۳۱۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور آپ سے ذوالقرنین کے متعلق یہ لوگ پوچھتے ہیں آپ کہیے کہ ان کا ذکر میں ابھی تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں ہم نے انہیں زمین پر حکومت دی تھی اور ہم نے ان کو ہر طرح کا سامان دیا تھا پھر وہ ایک راہ پر ہوئے“ اللہ تعالیٰ کے ارشاد تم لوگ میرے پاس لوہے کی چادریں لاؤ“ تک ذبہ کا واحد ذبہ ہے اور مکرے کو کہتے ہیں۔ ”یہاں تک کہ جب ان دونوں پہاڑوں کی چوٹیوں کے درمیان کو برابر کر دیا“ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے (ببین الصد فین) کی تفسیر میں (منقول ہے کہ ”دو پہاڑوں کے درمیان“ اور السدین (الصد فین کی دوسری قرأت) بھی الجبلین (دو پہاڑ) کے معنی میں ہے۔ بحر حبا بمعنی بحر عظیم (دونوں پہاڑوں کے سروں کے درمیان کو برابر کرنے کے بعد)“ ذوالقرنین نے (علم سے) کہا کہ اب دھو نکھو، یہاں تک کہ جب اسے آگ بنا دیا تو کہا کہ اب میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ تو ہمیں اس پر ڈال دوں (اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا کے معنی ہیں کہ) میں اس پر پگھلا ہوا سیسہ ڈال دوں (قطر کے معنی)۔ بعض نے لوبے (پگھلے ہوئے) سے کہنے ہیں اور بعض نے پیتل سے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کے معنی تانبا

بَاب ۱۳۔ قِصَّةَ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ : وَقَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى قَالُوا يَا ذَا الْقُرْنَيْنِ، اِنَّا يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ : بَاب ۱۴۔ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقُرْنَيْنِ . قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا إِنَّا مَكْنَانُهُ فِي الْأَرْضِ وَابْتِئْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا فَاتَّبَعْ سَبَبًا إِلَى قَوْلِهِ امْتَوِي زُبُرَ الْحَدِيدِ وَاحِدًا هَا . زُبُرًا وَهِيَ الْقَطْعُ حَتَّى إِذَا سَاوَى بَيْنَ الصَّدْقَيْنِ يَقَالُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الْجَبَلَيْنِ وَالسَّيْدَيْنِ . الْجَبَلَيْنِ . حَوْجًا أَجْرًا قَالِ الْفَخْرُ حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالِ اتَّقِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا . أَصْدَبَ عَلَيْهِ رِصَاصًا وَيُقَالُ الْحَدِيدُ ، وَيُقَالُ الْيَصْفَرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ النَّحَاسُ . فَمَا اسْتَظَامُوا أَنْ يَظْهَرُوا . يَعْلُوهُ اسْتَظَامَ اسْتَظَعَلَ مَنْ اطْعَمَ لَهُ ، فَلِذَلِكَ فَنُفِخَ اسْتَظَامَ يَسْطِيعُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اسْتَظَامَ يَسْطِيعُ وَمَا اسْتَظَامُوا نَقْبًا قَالِ هَذَا رَجْمَةٌ مِنْ رَبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكًا . الدَّكَّ بِالْأَرْضِ . وَنَاقَتَهُ دَكَ . لَسَنَامَ لَهَا وَالِدُكَ دَاكٌ مِنَ الْأَرْضِ مَثَلُهُ عَنِي صَلَبَتْ مِنَ الْأَرْضِ وَتَلَبَّدَ وَكَانَ وَعْدُ

رَبِّي حَقًّا وَتَوَكَّلْ بِغَفْهِمْ يَوْمَئِذٍ يَكُونُ
فِي بَعْضٍ حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَا
جُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ
قَالَ قَتَادَةُ حَدَبٌ أَمَّةٌ قَالَ رَجُلٌ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتَ
الشَّدَّ مِثْلَ الْبَرْدِ الْمَحْبِرِ قَالَ رَأَيْتَهُ

” ” ” ” ” ” ” ” ” ”

بتایا ہے ” سو قوم یا جوج و ما جوج کے لوگ (اس سد کے
بعد) نہ اس پر پڑھ سکتے تھے (بیظہر وہ بمعنی) یعلوہ
استطاع، استطاعت کے سے استفعال کا صیغہ ہے
اسی لئے استطاع یستطیع کے حمزہ کو تاکہ حذف
کے بعد فتح کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، لیکن بعض حضرات
اسے استطاع یستطیع ہی پڑھتے ہیں۔“ اور نہ وہ
اس میں نقب ہی لگا سکتے ہیں، ذوالقرنین نے کہا کہ یہ

بھی میرے پروردگار کی ایک رحمت ہی ہے پھر جب میرے پروردگار کا وعدہ آپسے گا تو وہ اسے ڈھا کر برابر کر دے گا۔
یعنی اسے زمین کے برابر کر دے گا، اسی سے بولتے ہیں ” ناقصہ دکاء“ جس اونٹ کے کوہان نہ ہو، اور الد کدک
میت الارض۔ زمین کی اس ہموار سطح کو کہتے ہیں جو خشک ہو چکی ہو اور کہیں سے اٹھی ہوئی نہ ہو۔“ اور میرے پروردگار
کا ہر وعدہ برحق ہے اور اس روز ہم انہیں ایک کو دوسرے سے گڈمڈ کر دیں گے۔“ یہاں تک کہ جب یا جوج و ما جوج
کھول دیئے جائیں گے اور وہ ہر بندی سے نکلنے لگیں گے؟ قتادہ نے بیان کیا کہ ”حدب“ بمعنی ٹیلہ ہے ایک صحابی نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں نے سید سکندری کو منقش چادر کی طرح دیکھا ہے تو اُن حضوٰر نے
فرمایا، اچھا تم اسے دیکھ چکے ہو۔“

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا
الليث عن عُقَيْلٍ عن ابن شهاب عن عُرْوَةَ
بن الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ
عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ زَيْنَبِ
ابْنَةِ حُجْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَرَعَا يَقُولُ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيُلُ الْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدْ اقْتَرَبَ
فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدَمٍ يَأْجُوجُ وَمَا جُوجُ مِثْلُ
هَذِهِ وَخَلَقَ بِأَصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا
قَالَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ حُجْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَتَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كُنَّ
الْحَبَشَةُ

۵۷۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے
حدیث بیان کی، ان سے عُقَيْل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے
عروہ بن زبیر نے اور ان سے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا
نے حدیث بیان کی، ان سے ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا
نے ان سے زینب بنت حُجْش رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لائے آپ گھرائے ہوئے تھے، پھر
آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، عرب میں اس
شرک کی وجہ سے تباہی پھیل جائے گی جس کے دن اب قریب آنے کو
ہیں آج یا جوج و ما جوج نے دیوار میں اتنا سوراخ کر لیا ہے، پھر
اُن حضوٰر نے انگوٹھے اور اس کے قریب کی انگلی سے حلقہ بنا کر بتایا
ام المؤمنین زینب بنت حُجْش رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے
سوال کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اس کے باوجود ہلاک کر دیئے جائیں
گے کہ ہم میں صالح اصحاب بھی موجود ہوں گے؟ اُن حضوٰر نے فرمایا کہ ہاں، جب فسق و فجور پڑھ جائے گا۔

۵۷۲۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے وہب
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے حدیث بیان کی ان سے

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا
دُحَيْبٌ حَدَّثَنَا اِبْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي

هَرِيرَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَتَعَ اللَّهُ مَنْ رَدَّهَ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلَ هَذَا وَتَقَدَّرَ بِيَدِهِ تَسْعِينَ ۝

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا

أَبُو اسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنِ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدَّارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا آدَمُ يَقُولُ بَنِيكَ وَسَعْدِيكَ وَالْخَيْرُ فِي بَدَنِيكَ يَقُولُ أَخْرَجَ بَعَثَ النَّارَ قَالَ وَمَا بَعَثَ النَّارَ قَالَ مِنْ كُلِّ آفٍ تَسْعِيَاثَةٍ وَتِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ قَعْنَةً لَا تَشْيِبُ الْقَعْنُورُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَيٍّ حِمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارًا وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ دَائِمًا ذَلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ ابْشِرُوا فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا مِنْ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ أَلْفًا ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ نَفْسِي بِيَدِي إِنْ أَرَجُوا أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرَجُوا أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرَجُوا أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّخَرَةِ اسْتَوْدِعَ فِي جِلْدٍ ثَوْرٍ أَبْيَضَ أَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءٍ فِي جِلْدٍ ثَوْرٍ أَسْوَدَ ۝

ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے یاجوج و ماجوج کی دیوار سے اتنا کھول دیا ہے پھر آپ نے اپنی انگلیوں سے نوے کے عدد کی طرح کر کے واضح کیا ۝

۵۷۴۔ مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا، اے آدم، آدم علیہ السلام عرض کریں گے، ہر وقت میں آپ کی اطاعت و بندگی کے لئے حاضر ہوں، ساری بھلائیاں صرف آپ ہی کے قبضے میں ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جہنم میں جانے والوں کو باہر نکالو، آدم علیہ السلام عرض کریں گے، اے اللہ! جہنمیوں کی تعداد کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے! اس وقت (کی حولنا کی کا اور وحشت کا یہ عالم ہو گا کہ) اپنے پورے ہو جائیں گے اور ہر حاملہ عورت اپنا حمل ساقط کر دے گی اس وقت تم (خوف و وحشت کی وجہ سے) لوگوں کو مدہوشی کے عالم میں دیکھو گے حالانکہ وہ مدہوش نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہے "صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! (ایک ہزار میں سے) وہ ایک شخص (جنت کا مستحق) ہم میں سے کون ہو گا؟ آں حضور نے فرمایا کہ تمہیں بشارت ہو وہ ایک آدمی تم میں سے ہو گا اور ایک ہزار (جہنم میں جانے والے) یاجوج و ماجوج کی قوم سے ہوں گے، پھر اُن حضور نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مجھے توقع ہے کہ تم (امت مسلمہ) تمام اہل جنت کے چوتھائی ہوں گے اس پر ہم نے (خوشی میں) اللہ اکبر کہا، پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے توقع ہے کہ تم تمام اہل جنت کا ایک تہائی ہو گے پھر ہم نے اللہ اکبر کہا تو آپ نے فرمایا مجھے توقع ہے کہ تم لوگ تمام اہل جنت کے نصف ہو گے پھر ہم نے اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ دھنسر میں تم لوگ تمام انسانوں کے مقابلے میں اتنے ہو گے جتنے کسی سفیدیل کے جسم پر سیاہ بال ہوتے ہیں یا جتنے کسی سیاہیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں ۝

۳۱۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور اللہ نے ابراہیم کو خلیل بنایا" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "بے شک ابراہیم (تمام عمدہ خصائل کے جامع ہونے کی حیثیت سے)

باب ۳۱۔ قول اللہ تعالیٰ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَقَوْلُهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا قَوْلَهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ

لَا ذَا لَةَ حَلِيمٌ وَقَالَ ابُو مَيْسَرَةَ الرَّحِيمِ
بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ :

ایک امت تھی اللہ تعالیٰ کے مطیع و فرمان بردار اور اللہ
کا ارشاد کہ ”بے شک ابراہیمؑ نہایت نرم طبیعت اور
بڑے ہی بردبار تھے“ ابومیسرہ نے کہا کہ (اواہ) حبشی زبان میں رحیم کے معنی میں استعمال ہوتا ہے :

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي
سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ
حُفَاةٌ عُرَاةٌ غُرَّاءَ قَرَأَ كَمَا بَدَأَ آدَمُ خَلَقَ
نُعِيدُكُمْ وَنَعْدَا عَلَيْكُمْ إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ وَأَوَّلُ مَنْ
يَكْسِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِنَّا مُنَادُونَ
أَصْحَابِي يَوْمَ خُذْ مِنْهُمْ زَاتِ السَّمَائِلِ فَأَقُولُ أَصْحَابِي
أَصْحَابِي يَقُولُونَ إِنَّهُمْ كَذِبٌ أُولُو مُرْتَدٍ مِنْ
عَالِي آعْقَابِهِمْ مِنْذُ قَدْ قَتَلْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ
الْعَبْدُ الْقَصِيرُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ
فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْحَكِيمُ :

۵۷۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر
دی ان سے مغیرہ بن نعمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید بن
جبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ حشر میں ننگے پاؤں ننگے جسم اور
غیر محنتوں اٹھائے جاؤ گے پھر آپؐ نے اس آیت کی تلاوت کی کہ ”جیسا
کہ ہم نے پیدا کیا تھا پہلی مرتبہ ایسے ہی لوٹائیں گے یہ ہماری طرف سے
ایک وعدہ ہے جس کو ہم پورا کر کے رہیں گے“ اور انبیاء میں سب سے
پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا۔ اور میرے اصحاب میں سے
بعض کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا تو میں پکارا اٹھوں گا کہ یہ تو میرے
اصحاب ہیں میرے اصحاب، لیکن مجھے بتایا جائے گا کہ آپؐ کی وفات
کے بعد ان لوگوں نے پھر کفر اختیار کر لیا تھا، اس وقت میں بھی وہی
جملہ کہوں گا جو عبد صالحؑ (عیسیٰ علیہ السلام) کہیں گے کہ ”جب تک میں

ان کے ساتھ تھا ان پر نگران تھا اللہ تعالیٰ کے ارشاد الحکیم تک :

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۵۷۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میرے
بھائی عبد الحمید نے خبر دی، انہیں ابن ابی ذئب نے، انہیں سعید بن قبری
نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام اپنے والد آذر سے قیامت کے دن جب طمس
کے تو ان کے چہرے پر سیاہی اور غبار ہو گا۔ ابراہیم علیہ السلام کہیں گے
کہ کیا میں نے آپؐ سے نہیں کہا تھا کہ میری رسالت کی مخالفت نہ کیجئے

قَالَ أَخْبَرَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدُ عَنْ ابْنِ ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ
الْقَبْرِيِّ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ
أَذَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى وَجْهِهِ آدَرٌ غَمْرَةٌ وَقَبْرَةٌ
يَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِي

سہ یہ دیہات کے وہ سخت دل اور اکھڑ دوی ہوں گے جو برائے نام اسلام میں داخل ہو گئے تھے اور آنحضرتؐ کی وفات کے ساتھ ہی پھر مرتد
ہو گئے تھے اور اسلام کے خلاف صف اُراء ہوئے تھے چنانچہ ایسے بہت سے بدوی عربوں کا ذکر تاریخ میں موجود ہے جو یا تو منافق تھے
اور اسلام کے غلبہ سے خوف زدہ ہو کر اسلام میں داخل ہو گئے تھے یا پھر برائے نام اسلام میں داخل ہو کر مسلمان ہو گئے تھے اور انہوں
نے اسلام سے کبھی کوئی دلچسپی سرے سے لی ہی نہیں تھی ایسے کفر و ایمان مسلمانوں کا ہی ایک طبقہ وہ تھا جو ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات کے ساتھ ہی مرتد ہوا اور خلافت اسلامیہ کے خلاف جنگ کی۔ پھر شکست کھائی یا قتل کئے گئے۔ معتمد اور مشہور صحابہ
میں سے کوئی بھی اس حدیث کا مصداق نہیں اور بحمد اللہ ان میں سے ہر ایک کی زندگی کے اوراق آئینے کی طرح صاف اور
عواضع ہیں :

اُخْتِی حَاقِی سَارَۃَ قَالَ یَا سَارَۃَ کَیْسَ عَلَی وَجْهِ
اَلْاَرْضِ مَوْتٌ غَیْرِی وَغَیْرُکَ وَآتِ هَذَا سَآلَکَی
فَاخْبَرَتْکَ اِنَّکَ اُخْتِی فَلَا تُنْکِحِی بَیْنِی فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا
فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَیْہِ ذَهَبَ بَیْکُتَا وَلَہَا یَدِیۃٌ فَاُخِذَ
فَقَالَ ادْعِی اِلَیّہِ لِی دَرَاۃً اَصْرُکَ فَقَدَعَتْ اَمْلَہُ
فَاَطْلِقِ شُحْرَ تَنَا وَلَہَا الشَّائِئِۃُ فَاُخِذَ مِثْلَہَا
اَوْ اَشَدَّ فَقَالَ ادْعِی اِلَیّہِ لِی دَرَاۃً اَصْرُکَ فَقَدَعَتْ
فَاَطْلِقِ فَقَدَعَا بَعْضُ حَجَبَیْہِ فَقَالَ اَتَکُمُ لَحْمٌ
تَاْتُوْنِی بِاِنْسَانٍ اِنَّمَا اَیْتِیْتُکُمْ فِی سَیِّطَاتٍ فَاُخِذَ مَہَا
ہَا جَرَّ فَآتَتْہُ وَہُوَ قَائِمٌ یُصَلِّی فَاَدْمَاہُ بِیَدِیْہِ
مِہْمًا قَالَتْ سَآدَۃُ اللّٰہِ مَکِیْدَ الْکَافِرِ اَوِ الْفَاجِرِ فِی
خَیْرَہِ وَ اَخَذَہَا جَرَّ قَالَ اَبُو ہُرَیْرَۃٌ سَلَّکَ
اُمِّکُمْ یَا بَنِیْ مَا مَدَّ السَّمَاءُ ۝

نہیں عورت ہے بادشاہ نے ابراہیم علیہ السلام کے پاس اپنا آدمی بھیج کر
انہیں بلوایا اور سارہ رضی اللہ عنہا کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہیں ؟
ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میری بہن (دینی رشتے کے اعتبار سے
پھر آپ سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا کہ اے سارہ! یہاں
میرے اور تمہارے سوا اور کوئی بھی مومن نہیں ہے ۱۱ اور اس بادشاہ
نے مجھ سے پوچھا تو میں نے اس سے کہہ دیا ہے کہ تم میری بہن ہو (دینی
اعتبار سے) اس طرح اب تم کوئی ایسی بات نہ کہنا جس سے میں جھوٹا
بنوں، پھر اس ظالم نے سارہ رضی اللہ عنہا کو بلوایا اور جب آپ اس
کے پاس گئیں تو اس نے آپ کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا، لیکن فوراً ہی
پکڑ لیا گیا (خدا کی طرف سے) پھر وہ کہنے لگا کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے
دعا کرو کہ اس مصیبت سے مجھے نجات دے) میں اب تمہیں کوئی نقصان
نہیں پہنچاؤں گا چنانچہ آپ نے اللہ سے دعا کی اور وہ چھوڑ دیا گیا
لیکن پھر دوسری مرتبہ اس نے ہاتھ بڑھایا اور اس مرتبہ بھی اسی طرح
پکڑ لیا گیا بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت اور کہنے لگا کہ اللہ سے میرے لئے دعا کرو، میں اب تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچاؤں گا حضرت سارہ
نے دعا کی اور وہ چھوڑ دیا گیا اس کے بعد اس نے اپنے کسی حاجب (ایک معزز درباری عہدہ) کو بلا کر کہا کہ تم لوگ میرے پاس کسی انسان
کو نہیں لائے ہو، یہ تو کوئی سرکش جن ہے (جاتے ہوئے) حضرت سارہ کو اس نے حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کے لئے دیا حاجب
حضرت سارہ آئیں تو..... تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے تھے آپ نے ہاتھ کے اشارہ سے ان کا حال
پوچھا انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کافریا دیہ کہا کہ (فاجر کے فریب کو اسی کے منہ پر دے مارا، اور ہاجرہ کو خدمت کے لئے دیا ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے بنی ماد السماء (اہل عرب) تمہاری والدہ یہی (حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا) ہیں ۝

(صغیر موشیہ کا حاشیہ)

۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھرانے کے لوگ انہیں اپنے قومی میلے میں لے جانا چاہتے تھے اس کے علاوہ کہ وہاں مشرکانہ رسوم خود
باعث کوفت تھیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کے بت خانے کے بتوں کو توڑنا بھی چاہتے تھے، ایک خاص مقصد کے پیش نظر اس
لئے آپ نے ان کے ساتھ جانے سے گریز کیا اور فرمایا کہ میں بیمار ہوں واقعہً آپ بیمار نہیں تھے، لیکن دل برداشتہ فروز تھے انتہائی درہر میں
اور اس دل برداشتگی کے لئے آپ نے بیمار کا لفظ استعمال کیا جو ایک حیثیت سے صحیح بھی ہے اگرچہ مخاطب کا ذہنی یقینی طور پر عام قسم کی
بیماری کی طرف ہی منتقل ہو سکتا ہے پھر جب وہ لوگ آپ کو چھوڑ کر چلے گئے تو آپ نے بت خانے کے تمام بتوں کو توڑ ڈالا اور جس کھمارے سے
توڑا تھا اسے سب سے بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا جسے آپ نے مصلحتاً نہیں توڑا تھا پھر جب قوم کے لوگ واپس آئے اور آپ سے پوچھا
تو آپ نے فرمایا کہ ”یہ سارا کام اس بڑے بت کے کیا ہے“ و انفعی کلمہ اڑ بھی اس کے کندھے پر تھا مقصد ان کی بت پرستی کی نامعقولیت
کی طرف توجہ دلائی تھی کہ جن کلمے تم، بجاری ہو ان کی حیثیت صرف اتنی ہے آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ واقعی اور حقیقی جھوٹ کا ان
دونوں باتوں سے کوئی تعلق بھی ہے ۝

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا

ابن سلام عنہ اخبارنا ابن جریج عن عبد العیید بن سعید بن مسیب عن اُمّ شویک رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الوزغ وقال کان یفزع علی ابراہیم علیہ السلام۔

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا

عمر بن حفص بن غیاث حدَّثَنَا ابْنُ حَزْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عُلُقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الَّذِينَ آمَنُوا أَوْ لَمْ يَلْسُوا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ اَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ كَمَا تَقُولُونَ لَمْ يَلْسُوا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ بِشُرْكِ اَوْ لَمْ تَسْمَعُوا اِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ رِبِّهِ يَأْمُرُ بِالْاِشْرَاقِ بِاللَّهِ اِنَّ الشِّرْكَ تَظْلُمٌ عَظِيمٌ

ہے کیا تم نے لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو نصیحت نہیں سنی کہ ”اے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا ہے شرک بہت بڑا ظلم ہے

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا

ابو اسامۃ عن ابی حیان عن ابی زرۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوماً بلحمر فقال اِنَّ اللہَ یَجْمَعُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فِی صَعِیدٍ وَّاحِدٍ یَسْمِعُهُمُ الدَّاعِیَ وَیَنْفِذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَتَذْکُرُ حَیْدَکَ انْشِقَاعَةَ قِیَامَتِ اِبْرٰہِیْمَ فِیَقُولُوْنَ اَنْتَ بَنِیُّ اللّٰهِ وَخَلِیْلُہٗ مِنْ الْاَرْضِ اَشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ فِیَقُوْلُ فَذْکُرْ کَذٰبَکَ تَفْسِیْ تَفْسِیْ اِذْ هَبُّوْا اِلٰی مُوسٰی اَتَابَعَهُ اَنْسَ عَنْ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم

یاد آجائیں گے اور کہیں گے کہ آج تو مجھے اپنی ہی جان کی پڑی ہے تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کے یہاں جاؤ اس روایت کی متابعت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی:

۵۸۵۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی یا ابن سلام نے ہم سے حدیث بیان کی عبید اللہ بن موسیٰ کے واسطے سے انہیں ابن جریج نے خبر دی، انہیں عبد الحمید بن جبر نے، انہیں سعید بن مسیب نے اور انہیں ام شریک رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا تھا اور فرمایا اس نے ابراہیم کی آگ پر بیٹھنا تھا (تاکہ اور بھڑکے، جب آپ کو آگ میں ڈالا گیا تھا)

۵۸۶۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت انزی ”جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی قسم کے ظلم (گناہ) کی آمیزش نہ کی، تو ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم میں کون ایسا ہو گا جس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا ہو گا؟ اُن حضوٰر نے فرمایا کہ واقعہ وہ نہیں جو تم سمجھتے ہو جس نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہ کی“ (میں ظلم سے مراد شرک ہے اے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا ہے شرک بہت بڑا ظلم ہے) ۳۱۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ایزفون یعنی تیز چلتے ہوئے،

۵۸۷۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن نصر نے حدیث بیان کی ان سے ابو حیان نے ان سے ابو زرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتبہ گوشت پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اولین و آخرین کو ایک ہموار اور وسیع علاقے میں جمع کرے گا، اس طرح کہ پکارنے والا سب کو اپنی بات سنا سکے گا، اور دیکھنے والا سب کو ایک ساتھ دیکھ سکے گا (سطح کے ہموار ہونے کی وجہ سے) اور لوگوں سے سورج بالکل قریب ہو جائے گا۔ پھر حدیث شفاء ذکر کی کہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونگے اور عرض کریں گے کہ آپ روئے زمین پر اللہ کے نبی اور اس کے خلیل ہیں، ہمارے بیٹے اپنے رب کے حضور میں شفاعت کیجئے، پھر انہیں اپنے جھوٹ (توہم) یاد آجائیں گے اور کہیں گے کہ آج تو مجھے اپنی ہی جان کی پڑی ہے تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کے یہاں جاؤ اس روایت کی متابعت انس

۵۸۸۔ حَدَّثَنِي - أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ نَوْرًا أَتَمَّاهَا عَجَلْتُ لَكَ أَنْزَمْتُ عَيْنًا مَعِينًا - قَالَ الْإِنصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ مَا كَثُرَ مِنْ كَثِيرٍ فَحَدَّثَنِي قَالَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ ابْنِ سُلَيْمَانَ جُلُوسَ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ فَقَالَ مَا هَكَذَا حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلَ إِبْرَاهِيمَ بِإِسْمَاعِيلَ وَامَهُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَهِيَ تَرْضَعُهُ مَعَهَا شَتَّةٌ لَمْ يَزُفْهُ ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمَ وَبَابْنَهَا إِسْمَاعِيلَ

علیہم السلام کو لے کر آئے، وہ ابھی اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلاتی تھیں اور ان کے بیٹے اسماعیل کو ابراہیم لے کر آئے علیہم السلام کی طرف سے منسوب کر کے نہیں بیان کیا ہے۔ پھر انھیں اور ان کے بیٹے اسماعیل کو ابراہیم لے کر آئے علیہم السلام

۵۸۹۔ حَدَّثَنِي - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ الشَّيْخَانِيَّ وَكَثِيرُ بْنُ كَثِيرٍ مِنَ الْمَطْلَبِ ابْنُ أَبِي وَدَاعَةَ يَزِيدُ أَحْمَدُ هَذَا عَلَى الْأَخْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَوَّلَ مَا أَخَذَ النِّسَاءَ الْمَنْطِقُ مِنْ قَبْلِ أُمِّ إِسْمَاعِيلَ أَخَذَتْ مِنْطَقًا لَتُعْفَى أَثَرُهَا عَلَى سَارَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمَ وَبَابْنَهَا إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تَرْضَعُهُ حَتَّى وَضَعَهَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ دُوحَةِ فَوْقِ كَهْزَمٍ فِي أَعْلَى الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَخَذُوا لَيْسَ بِهَا مَاءٌ فَوَضَعَهَا هُنَا لَمْ يَزُفْهُ إِسْمَاعِيلَ مِنْطَقًا فَجَبَّعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَتْ يَا إِبْرَاهِيمَ ابْنُ تَذَهَبْ وَتَنْزِلُ كُنَّا بِهَذَا الْوَادِي الْغَدِي لَيْسَ فِيهِ نِسَاءٌ وَلَا شَيْءٌ فَقَالَتْ كَذَلِكَ مَرَارًا وَجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا - فَقَالَتْ

۵۸۸۔ مجھ سے ابو عبد اللہ احمد بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جبیر نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے عبد اللہ بن سعید بن جبیر نے ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے عبد اللہ بن سعید بن جبیر نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ پر رحم کرے اگر انہوں نے جلدی نہ کی ہوتی (اور زمزم کے پانی کو پینے سے روک نہ دیا ہوتا) تو زمزم ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا (تمام روئے زمین پر) محمد بن عبد اللہ انصاری نے کہا کہ ہم سے ابن جریر نے حدیث بیان کی، (انہوں نے کہا) کہ کثیر بن کثیر نے مجھ سے جو حدیث بیان کی کہ میں اور عثمان بن ابی سلیمان، سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عباس نے مجھ سے اس طرح حدیث نہیں بیان کی نفی بلکہ انہوں نے بیان کیا تھا کہ ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل اور ان کی والدہ کی طرف سے منسوب کر کے نہیں بیان کیا ہے۔ پھر انھیں اور ان کے بیٹے اسماعیل کو ابراہیم لے کر آئے علیہم السلام

۵۸۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی انہیں سختیانی اور کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ نے۔ دونوں حضرات اضافہ و کمی کے ساتھ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر کے واسطے سے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا (خواتین میں) کام اور مصروفیت کے وقت کمر پر اپکا بانڈھنے کا طریقہ (اسماعیل علیہم السلام کی والدہ) (باہرہ علیہا السلام) سے چلا ہے، سب سے پہلے انہوں نے پیکا اس لئے بانڈھا تھا تاکہ سارہ علیہا السلام کی ناراضگی کو دور کر دیں (پیکا بانڈھ کر خود کو خادمہ کی صورت میں پیش کر کے) پھر انہیں اور ان کے بیٹے اسماعیل کو ابراہیم (علیہم السلام) ساتھ لے کر نکلا، اس وقت ابھی آپ اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلاتی تھیں اور بیت اللہ کے قریب ایک بڑے درخت کے پاس جو زمزم کے

کے اوپر مسجد الحرام کے بالائی حصے میں تھا، انہیں لا کر بٹھا دیا، ان خواتین کو کسی بھی انسان کے وجود سے خالی تھا اور باہرہ کے ساتھ پانی بھی نہیں تھا ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں حضرات کو وہیں چھوڑ دیا، اور ان کے لئے ایک چمڑے کے تھیلے میں کھجور اور ایک مشکیزہ میں پانی

لَهُ اَللّٰهُ الَّذِیْ اَمَرَ لَیْسَ بِهَذَا اَقَالَ نَعَمْ قَالَتْ اِذَنْ لَا یُفْصِحُنَا ثُمَّ رَجَعَتْ فَاَنْطَلَقَ اِبْرَاهِیْمُ حَتّٰی اِذَا كَانَ عِنْدَ الشَّیْئَةِ حِمِثَ لَا یُرَوْنَهَا اَسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَیْتِ ثُمَّ دَعَا بِهَؤُلَاءِ الْكَلَمَاتِ وَرَفَعَ یَدَیْهِ فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ ذُرْعٍ حَتّٰی یَكْفُرُوْنَ وَجَعَلْتَ اِمَامًا سَامِعِیْلَ تَرْضَعُ سَامِعِیْلَ وَتَشْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ حَتّٰی اِذَا لَقِیْتَ مَا فِی السَّعَاءِ عَطِشْتَ وَعَطِشْتَ اِبْنَهَا وَجَعَلْتَ تَنْظُرُ اِلَیْهِ یَتَلَوِّیْ اَوْ قَالَ یَسْكَبُ فَاَنْطَلَقَتْ كَرَاهِیَةً اِنْ تَخْطُرُ اِلَیْهِ فَوَجَدْتَ الصَّفَا اَقْرَبَ جَبَلٍ فِی الْاَرْضِ یَلِیْهَا فِقَامَتْ عَلَیْهِ ثُمَّ اَسْتَقْبَلَتْ الْوَادِیَ تَنْظُرُ هَلْ تَرِیْ اَحَدًا فَلَمْ تَرَ اَحَدًا فَهَبَّتْ مِنَ الصَّفَا حَتّٰی اِذَا بَلَغَتْ الْوَادِیَ رَفَعَتْ طَرَفَ دَرْعِهَا ثُمَّ سَمِعَتْ سَعِیَ الْاِنْسَانِ الْمَجْهُوْرِ حَتّٰی جَاوَزَتْ الْوَادِیَ ثُمَّ اتَتْ الْمَرْوَةَ فِقَامَتْ عَلَیْهَا وَنَظَرَتْ هَلْ تَرِیْ اَحَدًا فَلَمْ تَرَ اَحَدًا فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَاتٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَلَتْ سَعِیَ النَّاسِ بَیْنَهُمَا فَلَمَّا اَشْرَفَتْ عَلَی الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا فَقَالَتْ صَیْرُ تَرِیْدُ نَفْسَهَا ثُمَّ سَمِعَتْ فَسَمِعَتْ اِیضًا فَقَالَتْ قَدْ اَسْمَعْتُ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ غَوَاثٌ فَاِذَا هِیَ بِالْمَلِكِ عِنْدَ مَوْضِعٍ ذَمَّرَ فَبَعَثَ بِعَقِیْبِهِ اَوْ قَالَ بِخَنَاحِهِ حَتّٰی ظَهَرَ الْمَاءُ فَجَعَلَتْ تَحَوِّضُهُ وَتَقُولُ بَیْدَهَا هَكَذَا وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ الْمَاءِ فَمَا سَقَاتُهَا وَهُوَ یُفْرِغُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرْخَمُ اللّٰهُ اُمَّهُ اِسْمَاعِیْلُ لَوُ تَرَكَتْ ذَمَّرَ اَوْ قَالَ لَوُ تَرَكَتْ تَغْرِفُ مِنَ الْمَاءِ كَانَتْ ذَمَّرَ مَعِنَا مَعِنَا قَالَ فَتَشْرَبَتْ وَارْضَعَتْ وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا الْمَلِكُ لَا تَخَانُوا الصَّیْعَةَ قَاتَیْ هُمَا بَیْتُ اللّٰهِ یَسْنِی

رکھ دیا (کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم یہی تھا) پھر ابراہیم علیہ السلام دگر شام آئے تک کے لئے) روانہ ہوئے اس وقت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ان کے پیچھے پیچھے آئیں اور کہا کہ اے ابراہیم! اس آب و گیارہ وادی میں جہاں کوئی بھی متنفس موجود نہیں، آپ ہیں چھوڑ کہاں جا رہے ہیں! انھوں نے بار بار اس جملے کو دہرایا لیکن ابراہیم علیہ السلام ان کی طرف دیکھتے نہیں تھے آخر جگرہ علیہا السلام نے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں، اس پر جگرہ علیہا السلام بول اٹھیں کہ پھر اللہ تعالیٰ ہیں ضائع نہیں کرے گا، چنانچہ وہ واپس آگئیں اور ابراہیم علیہ السلام روانہ ہو گئے جب وہ مقام ثنیۃ پر، جہاں سے یہ لوگ آپ کو دیکھ نہیں سکتے تھے تو آپ نے بیت اللہ کی طرف رخ کر کے ان الفاظ میں دعا کی آپ نے ہاتھ اٹھا کر عرض کی ”میرے رب! میں نے اپنے خاندان کو اس وادی غیر ذی ... زرع میں بٹھرایا ہے“ (قرآن مجید کی آیت) ایشکون تک آپ کے دعاۃ کلمات نقل ہوئے ہیں اسماعیل علیہ السلام کی والدہ انہیں دودھ پلانے لگیں اور خود پانی پیئے لگیں، آخر جب مشککہ کا سارا پانی ختم ہو گیا تو وہ پیاسی رہنے لگیں، اور ان کے صاحبزادے بھی پیاسے رہنے لگے، وہ اب دیکھ رہی تھیں کہ سامنے ان کا لخت جگر پیاس کی شدت سے سرخ و ناب کھا رہا ہے یا کہا کہ زمین پر لوٹ رہا ہے، وہ وہاں سے ہٹ گئیں، کیونکہ اس حالت میں انہیں دیکھنے سے دل بے چین ہوتا تھا صفا پہاڑی، وہاں سے سب سے زیادہ قریب تھی وہ اسی پر بڑھ گئیں (پانی کی تلاش میں) اور وادی کی طرف رخ کر کے دیکھنے لگیں کہ کہیں کوئی متنفس نظر آتا ہے، لیکن کوئی انسان نظر نہ آیا وہ صفا سے اتر گئیں اور جب وادی میں پہنچیں تو اپنا دامن اٹھالیا (تاکہ دوڑتے وقت نہ الجھیں) اور کسی پریشان حال کی طرح دوڑنے لگیں پھر وادی سے نکل کر مڑوہ پہاڑی پر آئیں اس پر کھڑی ہو کر دیکھنے لگیں کہ کہیں کوئی متنفس نظر آتا ہے، لیکن کوئی نظر نہ آیا اس طرح انہوں نے سات مرتبہ کیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (صفا اور مڑوہ کے درمیان) لوگوں کے لئے سعی اسی وجہ سے مشروع ہوئی (ساتویں مرتبہ) جب وہ مڑوہ پر پڑھیں تو انہیں ایک آواز

سنائی دی انہوں نے کہا، خاموش! یہ خود اپنے ہی سے وہ کہہ رہی تھیں اور آواز کی طرف انہوں نے کان لگا دیئے آواز اب بھی سنائی دے رہی تھی پھر انہوں نے کہا کہ تمہاری آواز میں نے سنی اگر تم میری مدد کر سکتے ہو تو کرو کہا، کیا کھیتی ہوں کہ جہاں اب زمزم (کا کنواں ہے) وہیں ایک فرشتہ موجود ہے فرشتے نے اپنی ایڑی سے زمین میں گرٹھا کر دیا یا یہ کہا کہ اپنے بازو سے، جس سے وہاں پانی ظاہر ہو گیا، حضرت ہاجرہ نے اسے حوض کی شکل میں بنا دیا اور اپنے ہاتھ سے اس طرح کر دیا تا کہ پانی بہنے نہ پائے، اور چلو سے پانی اپنے مشکیزہ میں ڈالنے لگیں، جب وہ بھر چکیں تو وہاں سے چشمہ ابل پڑا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ! ام اسماعیل پر رحم کرے اگر زمزم کو انہوں نے یوں ہی چھوڑ دیا ہوتا، یا آپ نے فرمایا کہ چلو سے مشکیزہ بھرا ہوتا تو زمزم (تمام روئے زمین پر) ایک بہتے ہوئے چشمے کی صورت اختیار کر لیتا بیان کیا کہ حضرت ہاجرہ نے خود بھی وہ پانی پیا اور اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو بھی پلایا اس کے بعد ان سے فرشتے نے کہا کہ اپنے فیاض کا خوف برگز نہ کرنا، کیونکہ یہیں خدا کا گھر ہوگا، جسے یحییٰ اور اس کے والد تمیز کریں گے اور اللہ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اب جہاں بیت اللہ ہے، اس وقت وہاں ٹیلے کی طرح زمین اٹھی ہوئی تھی۔ سیلاب کا دھارا آتا اور اس کے دائیں بائیں سے زمین کاٹ کر لے جاتا اس طرح وہاں کے شب و روز گزرتے رہے اور آخر ایک دن قبیلہ جرہم کے کچھ لوگ وہاں سے گزرے یا آپ نے یہ فرمایا کہ قبیلہ جرہم کے چند گھرانے، مقام کداء (مکہ کا بالائی حصہ) کے راستے سے گزر کر مکہ کے نشیبی علاقے میں انہوں نے پڑاؤ کیا (قریب ہی) انہوں نے منڈلاتے ہوئے کچھ پرندے دیکھے ان لوگوں نے کہا کہ یہ پرندہ پانی پر منڈلا رہا ہے، حالانکہ اس سے پہلے جب بھی ہم اس وادی سے گزرے، یہاں پانی کا نام و نشان بھی نہ پایا آخر انہوں نے اپنا ایک آدمی یا دو آدمی بھیجے، وہاں انہوں نے واقعی پانی پایا چنانچہ انہوں نے واپس آکر پانی کی موجودگی کی اطلاع دی اب یہ سب لوگ یہاں آئے بیان کیا کہ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ اس وقت پانی پر ہی بیٹھی ہوئی تھیں ان لوگوں سے کہا کہ کیا آپ ہمیں اپنے

هَذَا الْغُلَامَ وَابْنَهُ وَابْنَةَ لَيْقِيْعٍ اَهْلَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِّنَ الْأَرْضِ كَالرَّابِيعَةِ تَأْتِيهِ السُّيُوفُ فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ فَكَانَتْ كَذَلِكَ حَتَّى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِّنْ جَرَاهِمُ أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ مِّنْ جُرَاهِمُ مُقْبِلِينَ مِّنْ طَرِيقٍ كَذَلِكَ فَتَنَزَّلُوا فِي اسْفَلِ مَسَكَةٍ قَرَأُوا طَائِرًا عَارِضًا فَقَالُوا إِنَّ هَذَا الطَّائِرُ لَيَدُورُ عَلَى مَاءٍ نَعْمَدْنَا بِهِذِهِ الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ فَارْسَلُوا جَرِيًّا أَوْ جَرِيَّتَيْنِ فَادَاهُمَا الْمَاءُ فَرَجَعُوا فَاخْبَرُوهُم بِالْمَاءِ فَاقْبَلُوا قَالُوا مِمَّا سَمِعِلُ عِنْدَ الْمَاءِ فَقَالُوا أَتَأْذِينَنَا نَنَازِلُ نَنْزِلُ عِنْدَكَ فَقَالَتْ نَعَمْ وَلَكِنْ لَّحَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوا نَعَمْ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْفَى ذَلِكَ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تَحِبُّ الْأَرْنَاسَ فَتَنَزَّلُوا وَارْسَلُوا إِلَى أَهْلِهِمْ فَتَنَزَّلُوا مَعَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ يَمْعَاهُ أَهْلُ آيَاتٍ مِنْهُمْ وَشَبَّ الْغُلَامُ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ وَانْفَسَهُمْ وَاعْجَبَهُمْ حِينَ نَشَبَ فَلَمَّا أَدْرَكَ رُوحَهُ امْرَأَةً مِنْهُمْ وَمَاتَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ - فَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ إِسْمَاعِيلُ يُطَالِعُ تَوَكَّتَهُ فَلَمَّ يَجِدُ إِسْمَاعِيلَ نَسَالَ امْرَأَتِهِ عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا ثَمَرًا سَالِحًا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ تَحَبُّ بَشَرًا نَحْنُ فِي ضَيْقٍ وَشِدَّةٍ فَسَكَتَ إِلَيْهِ قَالَ فَاذْوَاجًا زَوْجًا فَاقْرَأِي عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقَوْلِي لَهُ يَغْتَبِرُ عَمَّةُ أَبَاهُ فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ كَانَتْهُ أُنْثَى شَيْئًا فَقَالَ هَلْ جَاءَ كَرَمٌ مِّنْ أَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ جَاءَ نَاسِيخٌ كَذَا وَكَذَا فَسَالْنَا عَنْكَ فَاخْبِرْتَهُ - وَسَلَّامِي كَيْفَ عَيْشُنَا فَاخْبَرْتَهُ أَنَا فِي جَهْدٍ وَشِدَّةٍ قَالَ فَهَلْ أَوْصَاكَ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ أَمْرٌ فِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولَ غَيْرُ

عَبْتَةَ بَابِلَ قَالَ ذَٰلِكَ ابْنِي وَقَدْ اَمَرْتَنِي اَنْ اُخَالِفَ
رَقَّتْ الْحَقُّ بِاَهْلِكَ فَطَلَقَهَا وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ اُخْرٰى
فَلَبِثَ عَنْهُمْ اِبْرَاهِيْمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ - ثُمَّ اَتَاهُم
بَعْدَ فُلْمٍ يَجِدُهُ قَدْ دَخَلَ عَلٰى اِمْرَاتِهِ فَسَالَهَا
عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَسْتَفِي لَنَا قَالَ كَيْفَ اَنْتُمْ وَسَالَهَا
عَنْ عِيَشَتِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِخَيْرٍ
وَسَبْعَةٌ وَ اَسْنَتُ عَلٰى اللّٰهُ فَقَالَ مَا طَعَامُكُمْ قَالَتْ
اللّٰحْمُ قَالَ فَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتْ مَاءٌ قَالَ اللّٰهُمَّ
بَارِكْ لَّهُمْ فِي اللّٰحْمِ وَ الْمَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَ لَوْ كَانَ
لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيْهِ قَالَ فَهَمَا لَا يَخْلُو اَعْلِيَهُمَا
اِحْدٌ بِخَيْرٍ مَّكَهَ اِلَّا لَمْ يُوَافِقَا قَالَا فَاذِ اجَاؤُ زَوْجَكَ
فَاَقْرَبْنِيْ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَ مَرِيَهَ يَثْبُتُ عُقْبَةُ بَابِلَ
فَلَمَّا جَاؤَا اِسْمَاعِيْلَ قَالَ هَلْ اَتَاكُمْ مِنْ اِحْدٍ قَالَتْ
نَعَمْ اَنَّا نَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَ اَسْنَتَتْ عَلَيْهِ نَسَاكِنِيْ
عَنْكَ فَاخْبِرْتَهُ فَسَالَنِيْ كَيْفَ عِيَشَتُنَا فَاخْبَرْتَهُ اَنَا
بِخَيْرٍ قَالَ نَا وَ صَاكَ بَشِيٌّ قَالَتْ نَعَمْ هُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ
اِسْلَامًا وَ يَا مَرَّتْ اَنْ تَثْبُتَ عُقْبَةُ بَابِلَ قَالَ
ذَٰلِكَ ابْنِي وَ اَنْتِ الْعُقْبَةُ اَمَرْتَنِي اَنْ اَمْسِكَ اَتَمَّ
لَيْثَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَاؤَا بَعْدَ ذَٰلِكَ وَ اِسْمَاعِيْلُ
يَجْرِيْ بِنْدًا كَرًّا تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيْبًا مِنْ رَمْزَمَ فَلَمَّا
رَاكَ قَامَ اِلَيْهِ فَصْنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ
بِالْوَالِدِ ثُمَّ قَالَ يَا اِسْمَاعِيْلُ اَنْ اللّٰهُ اَتَاَنِيْ بِاَمْرٍ
قَالَ فَاَصْنَعُ مَا اَمَرَكَ رَبُّكَ قَالَ وَ تَعِيْنِيْ قَالَ
وَعِيْنُكَ قَالَ فَاَنْ اللّٰهُ اَمَرْتَنِي اَنْ اَبْنِي لَهُمَا بَيْتًا
وَ اَشَارَ اِلَى اَكْمَةِ مَرْتَفَعَةٍ عَلٰى مَا حَرَّلَهَا قَالَ فَعِنْدَ
ذَٰلِكَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ فَجَعَلَ اِسْمَاعِيْلُ
يَا تِي بِالْحِجَارَةِ وَ اِبْرَاهِيْمُ يَبْنِيْ حَتّٰى اِذَا رَفَعَا الْبِنَاءَ
جَاؤَا بِهَذِهِ الْحِجَارِ فَوَضَعُوْهُ لَهٗ فَقَامَ عَلَيْهِ وَ هُوَ

پڑوس میں قیام کی اجازت دیں گی؟ ہاجرہ علیہا السلام نے فرمایا کہ
ہاں، لیکن اس شرط کے ساتھ کہ پانی پر تمہارا کوئی حق (ملکیت) کا نہیں
قائم ہوگا، انہوں نے اسے تسلیم کر لیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب ام اسماعیل کو پڑوسی مل
گئے تھے بنی آدم کی موجودگی ان کے باعث انس و دل بستگی تو تھی ہی
چنانچہ ان لوگوں نے خود بھی یہاں قیام کیا اور اپنے قبیلے کے دوسرے
لوگوں کو بھی بلوایا اور سب لوگ بھی یہیں آکر قیام پذیر ہو گئے اس
طرح یہاں ان کے کئی گھر بنے اگر آباد ہو گئے اور پھر (اسماعیل علیہ السلام)
جرہم کے بچوں میں (جوان ہوا اور ان سے عربی سیکھ لی، جوانی میں
اسماعیل علیہ السلام ایسے تھے کہ آپ پر سب کی نظریں اٹھتی تھیں اور
سب سے زیادہ آپ پہلے لگتے چنانچہ جرہم والوں نے آپ کی اپنے
قبیلے کی ایک لڑکی سے شادی کر لی، پھر اسماعیل علیہ السلام کی والدہ
دہاجرہ علیہا السلام کا بھی انتقال ہو گیا حضرت اسماعیل کی شادی کے
بعد ابراہیم علیہ السلام یہاں اپنے چھوٹے ہوئے مریہ کو دیکھنے
تشریف لائے اسماعیل علیہ السلام گھر پر موجود نہیں تھے اس لئے آپ
نے ان کی بیوی سے ان کے متعلق دریافت فرمایا۔ انہوں نے بتایا، کہ
روزی کی تلاش میں کہیں گئے ہیں۔ پھر آپ نے ان سے ان کی معاش
وغیرہ کے متعلق دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا کہ حالت اچھی نہیں
ہے بڑی تنگی ترشی میں گزاراوقات ہوتی ہے اس طرح انہوں نے
شکایت کی ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تمہارا شوہر آئے تو ان
سے میرا سلام کہنا اور یہ بھی کہ وہ اپنے دروازے کی چوٹ کو بدل ڈالیں
پھر جب اسماعیل علیہ السلام واپس تشریف لائے تو جیسے انہوں نے
کچھ انیت سی محسوس کی اور فرمایا کیا کوئی صاحب یہاں آئے تھے؟
ان کی بیوی نے بتایا کہ ہاں ایک بزرگ اس اس صورت کے یہاں آئے
تھے اور آپ کے بارے میں پوچھ رہے تھے میں نے انہیں بتایا کہ آپ
باہر گئے ہوئے ہیں پھر انہوں نے پوچھا کہ تمہاری معیشت کا کیا حال
ہے؟ میں نے ان سے کہا کہ ہماری گزاراوقات بڑی تنگی ترشی سے ہوتی
ہے اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ انہوں نے نہیں کچھ نصیحت بھی کی
تھی؟ ان کی بیوی نے بتایا کہ ہاں، مجھ سے انہوں نے کہا تھا کہ آپ کو

ببینی واسماعیل ینادہ الحجارة وهما یقولون رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ قَالَ فَجَعَلَا یَمِیْنَیْنِ حَتّٰی یَدْرَا اَحَدُ الْاَبِیْتِ وَهَمَا یَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور بنو جریم ہی میں ایک دوسری عورت سے شادی کر لی، جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور نہ رہا، ابراہیم علیہ السلام نے انہیں طلاق دے دی پھر جب کچھ دنوں کے بعد تشریف لائے تو اس مرتبہ بھی وہ اپنے گھر موجود نہیں تھے آپ ان کی بیوی کے یہاں گئے اور ان سے اسماعیل کے متعلق دریافت فرمایا انہوں نے بتایا ہمارے لئے روزی تلاش کرنے گئے ہیں ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا کہ تم لوگوں کا کیسا حال ہے؟ آپ نے ان کی گزر بسر اور دوسرے حالات کے متعلق دریافت فرمایا انہوں نے بتایا کہ ہمارا حال بہت اچھا ہے، بڑی فراخی ہے انہوں نے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی تعریف و ثنا کی۔ ابراہیم علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ کھاتے کیا ہو؟ انہوں نے بتایا کہ گوشت، آپ نے دریافت فرمایا اور پیتے کیا ہو؟ بتایا کہ پانی، ابراہیم علیہ السلام نے ان کے لئے دعا کی، اے اللہ! ان کے گوشت اور پانی میں برکت نازل فرمائیے ان دنوں انہیں اناج میسر نہیں تھا اگر اناج بھی ان کے کھانے میں شامل ہوتا تو ضرور آپ اس میں بھی برکت کی دعا کرتے، اُن حضورؑ نے فرمایا کہ صرف گوشت اور پانی پر خوراک میں انحصار، مداومت کے ساتھ مکہ کے سوا اور کسی خطہ زمین پر بھی موقوف نہیں (مکہ میں اس پر انحصار مداومت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے نتیجے میں موافق آجاتا ہے) ابراہیم نے جلتے ہوئے ان سے فرمایا کہ جب تمہارے شوہر واپس آجائیں تو ان سے میرا سلام کہنا اور ان سے کہہ دینا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو باقی رکھیں جب اسماعیل علیہ السلام تشریف لائے تو پوچھا کہ یہاں کوئی آیا تھا، انہوں نے بتایا کہ جی ہاں، ایک بزرگ، بڑی اچھی وضع و شکل کے آئے تھے، بیوی نے آنے والے بزرگ کی تعریف کی، پھر انہوں نے مجھ سے آپ کے متعلق پوچھا اور میں نے بتا دیا پھر انہوں نے پوچھا کہ تمہارے گزر بسر کا کیا حال ہے تو میں نے بتایا کہ ہم ابھی حالت میں ہیں اسماعیل علیہ السلام نے دریافت فرمایا کیا انہوں نے تمہیں کوئی وصیت بھی کی تھی؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں آپ کو انہوں نے سلام کہا تھا اور حکم دیا تھا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو باقی رکھیں اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بزرگ میرے والد تھے چوکھٹ تم ہو اور آپ مجھے حکم دے گئے ہیں کہ تمہیں اپنے ساتھ رکھوں پھر جتنے دنوں اللہ تعالیٰ کو منظور رہا ابراہیم علیہ السلام ان کے یہاں نہیں تشریف لائے گئے جب تشریف لائے تو دیکھا کہ اسماعیل علیہ السلام نزم کے قریب ایک بڑے درخت کے سائے میں (جہاں ابراہیم علیہ السلام انہیں چھوڑ گئے تھے) اپنے تیر بنا رہے تھے جب اسماعیل علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو سر و قد کھڑے ہو گئے۔ اور جس طرح ایک باپ اپنے بیٹے کے ساتھ معاملہ کرتا ہے وہی طرز عمل ان دونوں حضرات نے ایک دوسرے کے ساتھ اختیار کیا پھر ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اسماعیل! اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک حکم دیا ہے اسماعیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ کے رب نے جو حکم آپ کو دیا ہے آپ اسے ضرور انجام دیجئے۔ انہوں نے فرمایا اور تم بھی میری مدد کر سکو گے؟ عرض کیا کہ میں آپ کی مدد کر دوں گا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اسی مقام پر ایک گھر بناؤں اللہ کا اور آپ نے ایک اونچے ٹیلے کی طرف اشارہ کیا کہ اس کے چاروں طرف اُن حضورؑ نے فرمایا کہ اس وقت ان دونوں حضرات نے بیت اللہ کی بنیاد پر عمارت کی تعمیر شروع کی اسماعیل علیہ السلام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے اور ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے جاتے تھے جب دیواریں بلند ہو گئیں تو اسماعیل علیہ السلام یہ پتھر لائے اور ابراہیم علیہ السلام کے لئے اسے رکھ دیا اب ابراہیم علیہ السلام اس پتھر پر کھڑے ہو کر تعمیر کرنے لگے اسماعیل علیہ السلام پتھر دیتے جاتے تھے اور یہ دونوں حضرات یہ دعا پڑھتے جاتے تھے "ہمارے رب! ہماری طرف سے قبول کیجئے، بے شک آپ بڑے سننے والے بہت جانتے

ولے ہیں، فرمایا کہ دونوں حضرات تعمیر کرتے رہے اور بنیت اللہ کے چاروں طرف گھوم گھوم کر یہ دعا پڑھتے رہے ”ہمارے رب! ہماری طرف سے یہ قبول کیجئے، بے شک آپ بڑے سننے والے بہت جلدنے والے ہیں“

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

ابو عامر عبد الملک بن عمرو قال حدثنا ابراهيم بن نافع عن كثير بن كثير عن سعيد بن جبشير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال لما كان بين ابراهيم وبين اهله ما كان خرج باسماعيل وامر اسماعيل ومعهم سنة فيهما ماء فجعلت امر اسماعيل تشرب من السنة فيدار لبنها على صيها حتى قدم مكة فوضعها تحت دوحه ثم رجع ابراهيم الى اهله فاتبعتهم امر اسماعيل حتى لما بلغوا كذا نادته من ورائه يا ابراهيم انا من تفرنا قال انا اهله فاتبعتهم قالت رضىت يا لله قال فرجعت فجعلت تشرب من السنة واتبعت لبنها على صيها حتى لما فنى الماء قالت لودعت فنظرت على ابي انا قال فذهبت فصعدت اصفا فنظرت ونظرت هل تحس احدى نم تحس احدى فلما بلغت الوادي سعت واتت السرو ففعلت ذلك اشراطا ثم قالت لودعت فنظرت ما فعل تعنى القيتي فذهبت فنظرت فاذا هو على حاله كانه ينسخ للموت فلم تفره نفسها فقالت لودعت فنظرت على ابي انا احدى فذهبت فصعدت الصفا فنظرت ونظرت فلما تحس احدى انا انا سبعا ثم قالت لودعت فنظرت ما فعل فاذا هي بصوت فقالت انا انا عندك خير فاذا جبريل فقال بعقبهم هكذا وغر عتبة على الارض قال فبشق الماء فذا هشت امر اسماعيل فجعلت تحفر قال فقال ابراهيم صلى الله عليه وسلم تو

۵۹۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ابو عامر عبد الملک بن عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم بن منافع نے حدیث بیان کی ان سے کثیر بن کثیر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اہلیہ (حضرت سارہ رضی اللہ عنہا) کے درمیان جو کچھ ہوا تھا حبیب وہ ہوا، تو آپ اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ (حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا) کو لے کر نکلے، ان کے ساتھ ایک مشکیزہ تھا، جس میں پانی تھا۔ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ اسی مشکیزہ کا پانی پیتی رہیں اور اپنا دودھ اپنے بچے کو پلاتی رہیں، جب ابراہیم علیہ السلام مکر پہنچے تو انہیں ایک بڑے درخت کے پاس ٹھہرا کر اپنے گھر واپس آنے لگے، اسماعیل علیہ السلام کی والدہ آپ کے پیچھے پیچھے آئیں (اسماعیل علیہ السلام کو گود میں اٹھائے ہوئے) جب مقام کہ لہو پر پہنچے تو آپ نے پیچھے سے آواز دی کہ اے ابراہیم! ہمیں کس پر چھوڑے جا رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ پر! ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر میں اللہ پر خوش ہوں میان کیا کہ پھر حضرت ہاجرہ اپنی جگہ پر واپس چلی آئیں اور اسی مشکیزے سے پانی پیتی رہیں اور اپنا دودھ بچے کو پلاتی رہیں، جب پانی ختم ہو گیا تو انہوں نے سوچا کہ ادھر ادھر دیکھنا چاہیے ممکن ہے کوئی متشفیٰ نظر آجائے۔ بیان کیا کہ یہی سوچ کر وہ صفا پر پڑھ گئیں اور چاروں طرف دیکھا کہ شاید کوئی نظر آجائے، لیکن کوئی نظر نہ آیا، پھر حبیب وادی میں اتریں تو در در گردہ تک آئیں اسی طرح گئی چکر لگائے۔ پھر سوچا، کہ چلوں، ذرا بچے کو تو دیکھوں کہ کس حالت میں ہے، چنانچہ آئیں اور دیکھا تو بچہ اسی حالت میں تھا، جیسے موت کے لئے تڑپ رہا ہو۔ ان کا دل بہت بے چین ہوا، سوچا، چلوں دوبارہ دیکھوں ممکن ہے کوئی متشفیٰ نظر آجائے۔ آئیں اور صفا پر پڑھ گئیں اور چاروں طرف نظر پھر پھر کر دیکھتی رہیں، لیکن کوئی نظر نہ آیا اس طرح حضرت ہاجرہ علیہ السلام نے سات چکر لگائے پھر سوچا، چلوں دیکھوں بچہ کس حالت میں ہے اسی وقت انہیں ایک آواز سنائی دی انہوں نے آواز سے غافل

تَرَكْتُهُ كَانَتِ الْمَاءُ ظَاهِرًا فَجَعَلْتُ تَشْرِبُ مِنَ الْمَاءِ وَبَدَأَ لَبْسُهَا عَلَى صَبِيهَا قَالِ فَمِنْ أَسْمَاءَ مِنْ جُرْهُمُ بَطْنِ الْوَادِي قَالَا إِذَا هُمْ بِطَيْرٍ كَانَتْهُمْ أَنْكُرُوا ذَلِكَ وَقَالُوا مَا يَكُونُ الطَّيْرُ إِلَّا عَلَى مَاءٍ فَبَعَثُوا رُسُلَهُمْ فَنَظَرُوا فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ فَاتَاهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ فَاتُوا إِلَيْهَا فَقَالُوا يَا أُمَّ إِسْمَاعِيلَ أَتَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ لَكُنْ مَعَكَ أَوْ نَسْكُنَ مَعَكَ فَبَلَغَ ابْنُهَا فَتَنَّهُ فَبَلَغَ امْرَأَةً قَالَتْ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَأَ الْإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لَاهِلِهِ أَتَنِي مُطْلِعٌ تَرَكْتَنِي قَالَتْ فَبَجَاءَ فَسَلِمَ فَقَالَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ ذَهَبَ يَصِيدُ قَالَ قَوْلِي لَمْ إِذَا جَاءَ غَيْرُ عَتَبَةٍ بَابِكَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرْتَهُ قَالَتْ أَنْتَ ذَلِكَ فَادْهَبِي إِلَى أَهْلِكَ قَالَتْ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَأَ الْإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لَاهِلِهِ أَتَنِي مُطْلِعٌ تَرَكْتَنِي قَالَتْ فَبَجَاءَ فَقَالَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ ذَهَبَ يَصِيدُ فَقَالَتْ لَا تَنْزِلْ فَتَقْطَعُ وَتَشْرَبُ فَقَالَ وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتْ طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا الْمَاءُ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ - قَالَ فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةٌ يَدْعُوهُ ابْنُهَا هَيْهَاتَ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَأَ الْإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لَاهِلِهِ أَتَنِي مُطْلِعٌ تَرَكْتَنِي فَبَجَاءَ فَوَافَقَ إِسْمَاعِيلَ مِنْ دَرَاءٍ زَمْزَرَ يَصْلَحُ نَبْلًا لَهُ فَقَالَ يَا إِسْمَاعِيلُ أَنْ رُبُّكَ أَمْرِي أَنْ أَبْنِيَ لَهُ بَيْتًا قَالَ أَطْعِمْ رُبُّكَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ أَمْرَنِي أَنْ تَعِينَنِي عَلَيْهِ قَالَ أَذْنًا أَفْعَلُ أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقَامَا فَبَعَثَ الْإِبْرَاهِيمَ بَنِيَّ وَاسْمَاعِيلَ يَنَادِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قَالَ حَتَّى ارْتَفَعَ الْبَنَاءُ وَضَعُفَ الْإِسْتِغْنَاءُ عَلَى نَقْلِ الْحِجَارَةِ فَقَامَ عَلَى حَجَرٍ الْمَقَامِ فَبَعَثَ يَنَادِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

ہو کر، کہا کہ اگر تمہارے پاس کوئی بھلائی ہے تو میری مدد کرو، وہاں جبریل موجود تھے انہوں نے اپنی ایڑی سے یوں کیا (اشارہ کر کے بتایا) اور زمین ایڑی سے کھودی بیان کیا کہ اس ٹل کے نتیجے میں پانی پھوٹ پڑا۔ ام اسماعیل دہشت زدہ ہو گئیں پھر وہ زمین کھودنے لگیں بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر وہ پانی کو یوں ہی رہنے دیتیں تو پانی پھیل جاتا۔ بیان کیا کہ پھر حضرت ہاجرہ زمرم کا پانی پیتی رہیں اور اپنا دودھ اپنے بچے (حضرت اسماعیل علیہ السلام) کو دلاتی، رہیں۔ بیان کیا کہ اس کے بعد قبیلہ جرہم کے کچھ افراد وادی کے نشیب سے گزرے انہیں وہاں پرندے نظر آئے انہیں کچھ عجیب سا معلوم ہوا (کیونکہ اس سے پہلے انہوں نے کبھی اس وادی میں پانی نہیں دیکھا تھا) انہوں نے آپس میں کہا کہ پرندہ تو صرف پانی ہی پر (اس طرح) منڈلا سکتا ہے، ان لوگوں نے اپنا آدمی وہاں بھیجا اس نے جا کر دیکھا تو واقعی وہاں پانی موجود تھا، اس نے اگر اپنے قبیلہ والوں کو اطلاع دی تو یہ سب لوگ یہاں آگئے اور کہا کہ اے ام اسماعیل! کیا آپ ہمیں اپنے ساتھ رہنے کی یا (یہ کہا کہ) اپنے ساتھ قیام کی اجازت دیں گی؟ پھر ان کے بچے (اسماعیل علیہ السلام) بالغ ہوئے اور قبیلہ جرہم کی ہی ایک لڑکی سے ان کا نکاح ہو گیا، بیان کیا کہ پھر ابراہیم علیہ السلام کے سامنے ایک صورت آئی اور انہوں نے اپنی اہل (سارہ رضی اللہ عنہا) سے فرمایا کہ میں جن لوگوں کو (مکہ چھوڑ آیا تھا ان کی خبر لینے جاؤں گا، بیان کیا کہ پھر ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے اور سلام کر کے دریافت فرمایا کہ اسماعیل کہاں ہیں؟ ان کی بیوی نے بتایا کہ شکار کے لئے گئے ہیں انہوں نے فرمایا کہ جب وہ آئیں تو ان سے کہنا کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ بدل دالیں جب اسماعیل علیہ السلام آئے تو ان کی بیوی نے واقعہ کی اطلاع دی، اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ نہیں ہو (جسے بدلنے کے لئے ابراہیم علیہ السلام کہہ گئے ہیں) اب تم اپنے گھر جا سکتی ہو، میان کیا کہ پھر دوبارہ ابراہیم علیہ السلام کے سامنے ایک صورت آئی اور انہوں نے اپنی اہل سے فرمایا کہ میں جن لوگوں کو چھوڑ آیا ہوں انہیں دیکھنے جاؤں گا، بیان کیا کہ ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ اسماعیل کہاں ہیں؟ ان کی بیوی نے بتایا کہ شکار کے

لئے گئے ہیں انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ آپ ٹھہریں اور کچھ تناول فرمایا لیجئے پھر تشریف لے جایئے گا، ابراہیم علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ کھاتے پیتے کیا ہو؟ انہوں نے بتایا کہ گوشت کھاتے ہیں اور پانی پیٹے ہیں آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! ان کے کھانے اور ان کے پانی میں برکت نازل فرمائیے۔ بیان کیا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کی برکت اب تک چلی آرہی ہے کہ اگر مکہ میں کوئی مسلسل صرف انہیں دونوں چیزوں پر کھانے پینے میں انحصار کرے پھر بھی انہیں کوئی نقصان نہیں ہوتا، بیان کیا کہ پھر (تیسری بار) ابراہیم علیہ السلام کے سامنے ایک صورت آئی اور اپنی اہل سے انہوں نے کہا کہ جن کو میں چھوڑ آیا ہوں ان کی خبر لینے جاؤں گا۔ چنانچہ آپ تشریف لائے اور اس مرتبہ اسماعیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، جو زمزم کے چھپے اپنے تیر چھبک کر رہے تھے ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا، اے اسماعیل! تمہارے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کا ایک گھر بناؤں، بیٹے نے عرض کی کیا کہ پھر اپنے رب کا حکم بجالائیے، انہوں نے فرمایا اور مجھے یہ بھی حکم دیا ہے کہ تم اس کام میں میری مدد کرو۔ عرض کیا کہ میں اس کے لئے تیار ہوں اوکھا قال۔ بیان کیا کہ پھر دونوں حضرات اٹھے اور ابراہیم علیہ السلام روتے رکھتے تھے اور اسماعیل علیہ السلام انہیں پتھر لا کر دیتے تھے اور دونوں حضرات یہ دعا کرتے جاتے تھے ”ہمارے رب! ہماری طرف سے اسے قبول کیجئے، بے شک آپ بڑے سننے والے بہت جانتے والے ہیں“ بیان کیا کہ آخر جب دیوار بلند ہو گئی اور بزرگ (حضرت ابراہیم) کو پتھر (دیوار پر) رکھنے میں دشواری ہوئی تو وہ مقام (ابراہیم) کے پتھر پر کھڑے ہوئے اور اسماعیل علیہ السلام آپ کو پتھر اٹھا اٹھا کر دیتے جاتے تھے اور یہ دعا زبان پر جاری تھی ”اے ہمارے رب! ہماری طرف سے اسے قبول کیجئے بے شک آپ بڑے سننے والے بہت جانتے والے ہیں“

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حدیث بیان کی ان سے عبد الوہد عبد الواحد حدیثنا الاعمش حدیثنا ابراہیم التیمی عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابا ذر رضی اللہ عنہ قال قلت لارسل اللہ اولی قال المسجد الحرام قال قلت ثم ائی قال المسجد الاقصى قلت کم کان بینہما قال اربعون سنۃ ثم ایتسما ودرکتہ الصلاۃ بعد فصلہ فان الفضل فیہ :

۵۹۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے پہلے روئے زمین پر کون سی مسجد تعمیر ہوئی تھی، آنحضرت نے فرمایا کہ مسجد حرام، انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے عرض کیا اور اس کے بعد؟ فرمایا کہ مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) میں نے عرض کی ان دونوں مساجد کی تعمیر کے درمیان کتنا وقفہ رہا ہے؟ آپ حضور نے فرمایا کہ چالیس سال۔ لیکن اب جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے فوراً اسے

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عن مالک عن عمرو بن ابی عمرو مولى المطلب عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑ کی دیکھ کر فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں اے اللہ!... ابراہیم علیہ السلام نے مکہ معظمہ کو باحرمت شہر قرار دیا تھا اور میں مدینہ کے دو پتھر کے علاقے کے درمیان حصے کو باحرمت قرار دیتا ہوں اس کی روایت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بھی بنی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے :

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا
 مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 ابْنِ ابْنِ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا تَرَى
 أَنَّ قَوْمَكَ بَنُوا الْكَعْبَةَ اقْتَصِرُوا عَنْ قَوَاعِدِ
 إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَزِدْهَا عَلَى
 قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ تَوَلَّاهُ حَدَّثَنَا قُوسَلْتُ
 بِالْكَفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو لَنْ كَانَتْ عَائِشَةُ
 سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَا أَرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّمَنِ بْنِ بِلْيَانَ الْحَجَرِ
 إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يَتِمَّ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ وَقَالَ
 إِسْمَاعِيلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ابْنِ بَكْرٍ :

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا
 مَالِكٌ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ابْنِ بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
 عَمْرٍو بْنِ حُزَمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ سَلِيمٍ
 النَّسَبِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو حَمِيدٍ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَصَلِّي عَلَيْكَ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ
 إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ
 كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ :

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ وَمُوسَى

بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ
 حَدَّثَنَا أَبُو قُرَّةٍ مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ
 حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

۵۹۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک
 نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں سالم بن عبد اللہ نے کہ
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ابن ابی بکر نے خبر دی اور انہیں نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہیں معلوم نہیں کہ جب تمہاری
 قوم نے کعبہ کی (نئی) تعمیر کی تو قواعد ابراہیم کو چھوڑ دیا میں نے عرض
 کی یا رسول اللہ! پھر آپ اسے قواعد ابراہیم کے مطابق دوبارہ اس کی
 تعمیر کیوں نہیں کر دیتے۔ اُن حضور نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کا زمانہ
 کفر سے قریب نہ ہوتا تو میں ایسا ہی کرتا (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے
 فرمایا کہ جب یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے سنی ہے تو میرا خیال ہے کہ اُن حضور نے ان دونوں رکنوں
 کے جو مقام ابراہیم کے قریب ہیں، اسلام کو صرف اسی وجہ سے چھوڑا تھا
 کہ بیت اللہ کی تعمیر مکمل طور پر بناء ابراہیم کے مطابق نہیں ہوئی تھی
 اور اسماعیل نے کہا کہ عبد اللہ بن ابی بکر (بجائے ابن ابی بکر کے)

۵۹۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک
 بن انس نے خبر دی انہیں عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے
 انہیں ان کے والد نے انہیں عمرو بن سلیم زرقانی نے اور انہیں ابو حمید
 ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم
 آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ اُن حضور نے فرمایا کہ یوں کہا کرو۔
 ”اے اللہ“ رحمت نازل فرما محمد پر، ان کی ازواج اور ان کی ذریت
 پر، جیسی کہ تو نے اپنی رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر، اور اپنی برکت
 نازل فرما محمد پر، ان کی ازواج اور ذریت پر جیسا کہ تو نے برکت نازل
 فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اے شک تو انتہائی ستودہ صفات ہے
 اور عظمت والا ہے :

۵۹۵۔ ہم سے قیس بن حفص نے اور موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث

بیان کی کہا کہ ہم سے عبد الوحد بن زیاد نے حدیث بیان کی ان سے
 ابو قرہ مسلم بن سالم ہمدانی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبد اللہ
 بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے عبد الرحمن بن ابی ملیح سے

بن ابی یعلیٰ قَالَ لَقِيتُ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ فَقَالَ اِلَا
اَهْدَىٰ لَكَ هَدِيَّةٌ سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلَىٰ فَاَهْدِهَا لِي فَقَالَ سَأَلْنَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ فَاَنْتَ اللَّهُ قَدْ
عَلَّمَنَا كَيْفَ نَسْلَمُ قَالَ فَوُودُوا اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَبِيْدٌ حَبِيْدٌ اَللَّهُمَّ بَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَبِيْدٌ حَبِيْدٌ

نازل فرمائیے محمد پر اور آل محمد پر، جیسا کہ آپ نے برکت فرمائی
۵۹۴۔ حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ ابْنِ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جَوْرِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْيَمْنَالِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقُودُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَ
يَقُولُ اِنَّ اَبَاكُمْ كَانَتْ يَعْقُودُ بِهِمَا اسْمَاعِيْلُ وَاسْحَاقُ
اعْقُودُ بِكَلِمَاتِ اَللّٰهِ الثَّامِنَةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ
وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ رَّائِيَةٍ

ذریعہ ہر جنس کے شیطان سے، ہر زہریلے جانور سے، اور ہر ضرر رساں نظر سے۔

۱۳۴۔ قَوْلُهُ عَقَّوْرَ جَلَدٍ وَنَبَتْهُمْ
عَنْ شَيْفِ اِبْرَاهِيْمَ وَقَوْلُهُ وَالْكَنَانُ لَيْلُ طَمِيْنٍ
قَلْبِي

زندہ کرتے ہیں، ارشاد اور لیکن اس لئے کہ میرا دل مطمئن ہو جائے، تک۔
۵۹۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ
عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْنُ اَحَقُّ بِرَأْسِيْكَ مِنْ
اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تَخْفِي الْمَوْتِ قَالَ

سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے
میری ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا، کیوں نہ میں نہیں (حدیث کا)
ایک ہدیہ پہنچاؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا
میں نے عرض کی، جی ہاں یہ ہدیہ مجھے ضرور عنایت فرمائیے، انہوں نے
بیان کیا کہ ہم نے اس حضور سے پوچھا یا رسول اللہ! آپ پر اور اہلبیت
پر صلاۃ (درد و کس طرح) بھیجیں، اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے کا طریقہ
تو ہمیں خود ہی سکھا دیا ہے (نماز کے قعدہ التیمات میں) اس حضور
نے فرمایا کہ یوں کہا کرو، اے اللہ! اپنی رحمت نازل فرمائیے محمد پر آل
محمد پر جیسا کہ آپ نے اپنی رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم
پر بے شک آپ ستودہ صفات اور عظمت والے ہیں۔ اے اللہ! برکت
۵۹۴۔ ہم سے ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث
بیان کی ان سے منصور نے ان سے منہال نے ان سے سعید بن جبیر نے
اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے لئے پناہ طلب کیا کرتے
تھے اور فرماتے تھے تمہارے جد امجد ابراہیم علیہ السلام بھی ان کلمات
کے ذریعہ اللہ کی پناہ اسامعیل اور اسحاق علیہما السلام کے لئے طلب
کیا کرتے تھے، میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کامل و مکمل کلمات کے

۳۱۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، اور انہیں ابراہیم کے بھانوں
کے واقعہ کی خبر کر دیجئے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، اے
میرے رب مجھے دکھا دیجئے کہ آپ مردوں کو کس طرح

۵۹۷۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب
نے، انہیں ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور سعید بن مسیب نے، انہیں
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم
ابراہیم علیہ السلام کے مقابلے میں شک کے زیادہ مستحق ہیں جب
انہوں نے کہا تھا کہ میرے رب! مجھے دکھا دیجئے کہ آپ مردوں کو کس

اور لَمْ تَوْسِنَ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِنْ لِيُطَهِّرَ قَلْبِي وَيَرْحَمَ
اللَّهُ نُوَظًا لِّقَدَ كَانَتْ يَأْوِي إِلَيَّ رُكْنٌ شَدِيدٌ وَكَوْ
يَمَثْتُ فِي السِّجْنِ طَوْلَ مَا لَيْثَ يُوسُفُ لَا بَهْتُ
شديد کی پناہ چاہی تھی اور اگر میں انہی مدت تک قید خانے میں رہتا جتنی مدت تک یوسف علیہ السلام رہے تھے تو بلانے والے
کی بات ضرور مان لیتا جب وہ بادشاہ کی طرف سے انہیں بلائے آیا تھا؛

باب ۳۱۵۔ قول اللہ تعالیٰ وَاذْكُرْ فِي

الْكِتَابِ اسْمَاعِيلَ اِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدَةِ

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

حاتم عن يزيد بن ابی عبید عن سلمة بن الأكوع
رضي الله عنه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَىٰ نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَتَمَتَّلُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرُمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ قِيَاتَ
أَبَاكَرَ كَانَتْ رَامِيًا وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ قَامَسَتْ
أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِأَيِّدِيهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَتَرَمُونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ نَحْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ أَرُمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ
كُلُّكُمْ

باب ۳۱۶۔ قِصَّةَ اسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِيهِ ابْنُ عُمَرَ وَابُو هُرَيْرَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۳۱۷۔ أَمْرُكُمْ شَهَادَةً إِذْ خَصَرَا

يَعْقُوبَ الْمَوْتَ إِلَى قَوْلِهِ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ

المعتمر عن عبيد الله عن سعيد بن ابی سعيد

المقبري عن ابی هريرة رضي الله عنه قال قيل

لنبي صلى الله عليه وسلم من اكبر الناس

قال اكبرهم اتقاهم قالوا يا بنی الله ليس عن

هذه انسالك قال فاكبرهم الناس يوسف بنی الله

۳۱۵۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور یاد کرو اسماعیل کو

کتاب قرآن مجید میں، بے شک وہ وعدے کے سچے تھے؛

۵۹۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے حاتم نے

حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن اکوع

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ اسلم کی ایک

جماعت سے گزرے جو تیر اندازی میں مقابلہ کر رہی تھی اُن حضور نے

فرمایا، بنو اسماعیل! تیر اندازی کئے جاؤ کہ تمہارے جد امجد بھی تیر انداز

تھے۔ اور میں بنو فلاں کے ساتھ ہوں بیان کیا کہ یہ سنتے ہی دوسرے

فریق نے تیر اندازی بند کر دی اُن حضور نے فرمایا، کیا بات ہوئی تم لوگ

تیر کیوں نہیں چلائے، انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! جب آپ

فریق مقابل کے ساتھ ہو گئے تو اب ہم کس طرح تیر چلا سکتے ہیں اس پر

اُن حضور نے فرمایا کہ اچھا، مقابلہ جاری رکھو میں تم سب کے ساتھ ہوں؛

۳۱۶۔ اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام کا واقعہ اس

سلسلے میں ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی روایت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ہے؛

۳۱۷۔ کیا تم لوگ اس وقت موجود تھے جب یعقوب

کی وفات ہو رہی تھی "اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ"

لَهُ مُسْلِمُونَ تک؛

۵۹۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہوں نے

معتمر سے سنا انہوں نے عبيد اللہ سے، انہوں نے سعيد بن ابی سعيد

مقبري سے اور ان سے ابو هريرة رضي الله عنه نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا سب سے زیادہ شریف کون ہے؟ آنحضورؐ

نے فرمایا کہ جو سب سے زیادہ متقی ہو وہ سب سے زیادہ شریف ہے

صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمارے سوال کا مقصد یہ نہیں ہے

ابن نبی اللہ ابن خلیل اللہ قالوا لیس عن ہذا
نسالت قال فعن معاذ بن العزب تشاؤونی قالوا
نعم قال فحیارکم فی الجاہلیۃ خیارکم فی الاسلام
اذا فقهوا ۛ

آں حضورؐ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ شریف یوسف بن نبی اللہ (یعقوب)
بن خلیل اللہ (ابراہیم علیہم السلام) تھے، صحابہ نے عرض کی کہ ہمارے
سوال کا مقصد یہ بھی نہیں ہے آں حضورؐ نے فرمایا کہ کیا تم لوگ عرب
کے شرفاء کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو؟ صحابہ نے عرض کی کہ جی ہاں۔
آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر جاہلیت میں جو لوگ شریف اور اچھے اخلاق و عادات کے تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی شریف اور اچھے سمجھے
جائیں گے، جب کہ دین کی سمجھ بھی انہیں آجاتی ہے۔

۳۱۸۔ اور لوطؑ نے جب اپنی قوم سے کہا کہ تم جانتے
ہوئے بھی کیوں فحش کام کا ارتکاب کرتے ہو تم آخر کیوں
خورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی شہوت پوری کرتے ہو
کچھ نہیں تم محض جاہل لوگ ہو اس پر ان کی قوم کا جواب
اس کے سوا اور کچھ نہیں ہوا کہ انہوں نے کہا کہ الی لوط
کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ بڑے پاک باز بنتے
ہیں پس ہم نے انہیں اور ان کے قبیلع کو نجات دی
سو ان کی بیوی کے کہ ہم نے اس کے متعلق فیصلہ کر دیا
تھا کہ وہ عذاب میں باقی رہنے والی ہے اور ہم نے ان پر

باب ۳۱۸۔ د لوطا اذ قال یقومہ اتاؤن
انفاحشۃ و انتہم تبصرون ایتکم لتاؤن
الرجال شہوۃ من دون النساء بل
انتہم قوم تبطلون فما کان جواب قومہ
الا ان قالوا اخرجوا الی لوط من قریبتکم
انہم اناس یتطہرون فانجسنا و
اھلنا اذ امراتہ قد راناھما من الغابین
وامطرنا علیھم مطرا فساء مطر
المذنبین ۛ

(مہمروں کی) بارش برساتی، پس درلے ہوئے لوگوں پر بارش (کا عذاب) بڑا ہی بڑا تھا ۛ

۴۰۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے
خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے العرج نے اور
ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام کی مغفرت فرمائے کہ وہ رکن شہید کی
پناہ میں آنا چاہتے تھے ۛ

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا ابُو الزناد عن الاسرج عن ابي هريرة
رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال يغفر الله للوط ان كان كياوي الى ركن
شديد ۛ

۳۱۹۔ ”پھر جب آل لوط کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے
فرشتے آئے تو لوط نے کہا کہ آپ لوگ کسی دوسری جگہ
کے معلوم ہوتے ہیں (موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں)
”برکنہ“ سے مراد وہ لوگ ہیں جو فرعون کے ساتھ تھے،
کیونکہ وہ اس کی قوت بازو تھے ترکنوا بمعنی تمیلوا۔
فانکرھم، انکرھم اور استنکروھم کے معنی ہیں
ایک ہیں یھرعون بمعنی یسرعون۔ واجر بمعنی اخر

باب ۳۱۹۔ فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطِ الْمُرْسَلُونَ
قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّكَرُّونَ بِرُكْنِهِ مِنْ
مَعَهُ لَأَنْهَمُ قُوَّةً تَرْكُنُوا تَيْمِيَا وَأَفَانِكُمْ
وَأَسْتَنْكُرُهُمْ وَاحِدًا يُهْرَعُونَ يُسْرَعُونَ
دَابِرُ آخِرٍ صِيحَّةٌ هَلَكَةٌ لِلْمُتَوَسِّمِينَ
لِلنَّاطِرِينَ لَيْسَبِيلَ لِيَطْرِقَ ۛ

صيحة بمعنى هلكة. للمتوسمين أي للناظرين لبسبيل أي ليطرقي ۛ

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ

حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُسَدِّكَ؟

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْيَوْمُ

أَخَاهُمْ صَالِحًا كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ

الْحِجْرُ مَوْضِعٌ ثَمُودَ وَأَمَّا حَرْتُ حِجْرٍ

حَرَامٌ وَكُلُّ مَنْزِعٍ فَهُوَ حِجْرٌ مَحْجُورٌ

وَالْحِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنِيَتْهُ وَأَمَّا حَرْتُ

عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ وَمِنْهُ

سَيِّئٌ خَطِيئَةُ الْبَيْتِ حَجْرًا كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ

مِنْ مَحْظُومٍ مِثْلُ قَتِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ

وَيُقَالُ لِلنَّاسِ مِنَ الْخَيْلِ الْحَجَرِ وَيُقَالُ

لِلْعَقْلِ حَجْرٌ وَحِجِّيٌّ وَأَمَّا حِجْرُ الْيَمَامَةِ

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا الْحَمِيدُ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

رَمَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَدَكَرَ الْإِذْنَ عَقَرَ النَّاقَةَ قَالَ أُنْتَدَبَ لَهَا رَجُلٌ

ذُو عِزٍّ وَمَنْعَةٍ فِي قُوَّةٍ كَأَنِّي رَمَعَتُهُ

أَوْ لَمْ يَكُنْ كَذَلِكَ كَرِيحًا فَخَدَاكِ بَعْجِي جُوئِي، اس (اؤٹنی کو ذبح کر کے کربے والا، قوم کا ایک ہی بہت با اقتدار اور

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ مَسْلَمَةَ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ بْنِ حَيَّانَ أَبُو كَرِيحًا حَدَّثَنَا

سَلِيمَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَاحِرًا نَزَلَ الْحِجْرَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَمَرَهُمْ

أَنْ لَا يُشْرَبُوا مِنْ بَثْرَها وَلَا يَسْتَقْرِوا مِنْهَا

فَقَالُوا أَدْعَبْنَا مِنْهَا وَاسْتَقَيْنَا فَأَمَرَهُمْ أَنْ

۴۰۱۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے ابو احمد نے حدیث

بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے

ان سے اسود نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "ہل من مسدک" پڑھا تھا۔

۳۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور قوم ثمود کے پاس ہم

نے ان کے (قومی) بھائی صالح کو بیسیا "حجر والوں نے اپنے

بنی کو (جھٹلایا) "حجر، ثمود کی بستی تھی اور حرث حجر کے

معنی حرام کے ہیں۔ ہر منوع چیز کو حجر معجر کہتے

ہیں جو بھی عمارت تم تعمیر کرو اسے حجر کہہ سکتے ہیں۔

اسی طرح جو زمین احاطہ کے ذریعہ گھیر دو اسے بھی حجر

کہتے ہیں گویا وہ مظلوم سے مشتق ہے۔ جیسے قتیل

مقتول سے۔ گھوڑی کو بھی حجر کہتے ہیں۔ عقل کو

حجر کہتے ہیں اور حجی بھی۔ لیکن حجر الیمامۃ

بستی تھی (قوم ثمود کی)

۴۰۲۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث

بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان

کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن زمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ خطہ دے رہے

تھے (اور خطہ کے درمیان) آپ نے اس قوم کا ذکر کیا جنہوں نے

اس (اؤٹنی کو ذبح کر کے کربے والا، قوم کا ایک ہی بہت با اقتدار اور

۴۰۳۔ ہم سے محمد بن مسلمان ابو الحسن نے حدیث بیان کی ان سے

یحییٰ بن حسان بن حیان ابو ذریعہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان

نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن دینار نے ان سے عبد اللہ بن

عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حجر ثمود

کی بستی میں پڑاؤ کیا، غزوہ تبوک کے لئے جاتے ہوئے تو آپ نے

صحابہ کو حکم دیا کہ یہاں کے کنوؤں کا پانی نہ پیئیں اور نہ اپنے برتنوں

میں ساٹھ لیں، صحابہ نے عرض کی کہ ہم نے تو اس سے اپنا آٹا بھی

يَطْرَحُوا ذَلِكَ الْعَجِينَ وَيُهْرِقُوا ذَلِكَ الْمَاءَ وَيُرَوِّى عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ وَابْنِ الشَّسْوَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْقَاءِ النَّطَعَاوِ - وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَجَتَ بَسَاتِيهَ ۚ

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ بْنُ عِيَاضَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَا أَنَّ النَّاسَ تَرَلُّوْا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَ شَمُوْدَ الْحِجَرِ فَاسْتَقُوا مِنْ بَثْرَهَا وَاغْتَجُوا بِهِ قَامَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى يَهْرِيْقُوا مَا اسْتَقُوا مِنْ بَثْرَهَا وَانْ يَعْلِفُوا الْإِبِلَ الْعَجِينَ قَامَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبَيْثْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرُدُّهَا النَّاقَةُ تَابَعَهُ اسَامَةُ عَنْ نَافِعٍ ۚ

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَعْبُرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجَرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بِأَكْيَنَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ تَفْتَحُوا ۚ

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَيْفُتٍ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بِأَكْيَنَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ ۚ

گوندھ لیا اور پانی اپنے برتنوں میں بھی رکھ لیا اس حضور نے انہیں حکم دیا کہ گندھا ہوا آٹا پھینک دیں اور پانی بھادیں اور بسرہ بن معبد اور ابوالشوش کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کو پھینک دینے کا حکم دیا تھا اور ابو ذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ جس نے آٹا اس پانی سے گوندھ لیا ہو (وہ اسے پھینک دے)

۴۰۴۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور انہیں بعد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ صحابہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثمود کی بستی حجر میں پڑاؤ کیا تو وہاں کے کمروں کا پانی اپنے برتنوں میں بھر لیا اور آٹا بھی اس پانی سے گوندھ لیا لیکن اس حضور نے انہیں حکم دیا کہ جو پانی انہوں نے اپنے برتنوں میں بھر لیا ہے اسے انڈیل دیں اور گندھا ہوا آٹا جانوروں کو کھلا دیں اس کے بجائے اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا کہ اس کنویں سے پانی لیں جس سے صالح علیہ السلام کی اوفٹنی پانی پیا کرتی تھی ۚ

۴۰۵۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی انہیں بعد اللہ نے خبر دی انہیں معمر نے ان سے زہری نے بیان کیا انہیں سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور انہیں ان کے والد (عبد اللہ) رضی اللہ عنہم نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مقام حجر سے گزرے تو فرمایا کہ ان لوگوں کی بستی میں جنہوں نے ظلم کیا تھا نہ داخل ہو اس صورت میں تم روتے ہوئے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا۔ پھر آپ نے اپنی چادر چہرہ مبارک پر ڈال لی۔ آپ کجاوے پر تشریف رکھتے تھے۔

۴۰۶۔ محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے وہب نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی انہوں نے یونس سے سنا، انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ تمہیں ان لوگوں کی بستی سے گزرا پڑ رہا ہے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا تو روتے ہوئے گزر دو کہیں تمہیں بس وہ عذاب نہ آپکرتے جس میں ظالم لوگ گرفتار کئے گئے تھے ۚ

باب ۳۲۱۔ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذَا

خَضَرَ يَعْقُوبُ الْمَوْتَ؟

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا اسحاق بن منصور أَخْبَرَنَا

عبد الصمد حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بن عبد الله عن
ابيه عن ابن عُمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عن النبی صَلَّی
اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ
ابْنُ الْكَرِيمِ یُوسُفُ بن یعقوب بن اسحاق بن
إبراهیم عَلَیْهِمُ السَّلَامُ :

باب ۳۲۲۔ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى لَقَدْ كَانَتْ

فِي یُوسُفَ وَإِخْوَاتِهِ آیَاتٌ لِلنَّاسِ لَیُنْذِرُوا

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا عبید بن اسماعیل عن ابی

اسامة عن عبید الله قال أخبرنی سعید بن
ابی سعید عن ابی هريرة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَكْرَمِ
النَّاسِ قَالَ اتَّقَاهُمْ فَلَهُ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا
فَسَأَلْتُ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ یُوسُفُ بْنُ یَسَّى اللهُ
ابْنُ یَسَّى اللهُ ابْنُ خَلِیلِ اللهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا
فَسَأَلْتُ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِ
النَّاسُ مَعَادِنُ خِیَارُهُمْ فِي أَبْجَاهِلِيَّةٍ خِیَارُهُمْ
فِي الْإِسْلَامِ إِذَا انْفَقَهُوا :میں اچھے اور برے ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں جو لوگ تم میں زمانہ جاہلیت میں شریف اور بہتر اخلاق کے نفع اسلام کے بعد بھی وہ
ویسے ہی ہیں، جب کہ دین کی سمجھ بھی انہیں آجائے :

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا محمد أخبرنا عبدة عن

عبید الله عن سعید عن ابی هريرة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : بِهَذَا :

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا بِكَاكُ بْنُ الْخَجَرِ أَخْبَرَنَا

شعبة عن سعد بن إبراهيم قال سمعت عروة
بن الزبیر عن عائشة رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ

۳۲۱۔ کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب کی

موت کا وقت آیا :

۴۰۷۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی انہیں عبد الصمد
نے خبر دی، ان سے عبد الرحمن بن عبد الله نے حدیث بیان کی، ان سے
ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، شریف بن شریف بن شریف بن شریف، یوسف
بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام تھے :

۳۲۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ بے شک یوسف اور

ان کے بھائیوں کے واقعات میں، پوچھنے والوں کے لئے

بھرتی ہیں :

۴۰۸۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ
نے، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، انہیں سعید بن ابی سعید نے خبر
دی انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا گیا، سب سے زیادہ شریف آدمی کون ہے؟ آں حضور نے فرمایا
جو اللہ کا خوف سب سے زیادہ رکھتا ہو۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ ہمارے
سوال کا مقصد یہ نہیں ہے آں حضور نے فرمایا کہ پھر سب سے زیادہ
شریف، اللہ کے نبی یوسف بن نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ ہیں
صحابہؓ نے عرض کی کہ ہمارے سوال کا مقصد یہ بھی نہیں ہے؟ آں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا تم لوگ عرب کے خانوادوں کے متعلق پوچھ
چاہتے ہو، انسانی برادری (سونے چاندی کی) کا فوں کی طرح ہیں کہ ان
میں اچھے اور برے ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں جو لوگ تم میں زمانہ جاہلیت میں شریف اور بہتر اخلاق کے نفع اسلام کے بعد بھی وہ

۴۰۹۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبیدہ نے خبر دی، انہیں

عبید اللہ نے، انہیں سعید نے، انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، اور
انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اسی طرح :

۴۱۰۔ ہم سے بدل بن مجبر نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے خبر دی ان

سے سعد بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے عروہ بن زبیر سے سنا اور انہوں
نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مرفی الموت

میں ان سے فرمایا، ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، عائشہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ وہ بہت رقیق القلب ہیں آپ کی جگہ جب کھڑے ہو گئے تو ان پر برقت طاری ہو جائے گی ان حضور نے انہیں دوبارہ یہی حکم دیا، لیکن انہوں نے بھی دوبارہ یہی عذر بیان کیا، شعبہ نے بیان کیا کہ آں حضور نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا کہ تم لوگ بھی صواب یوسف ہی ہو، ابو بکر سے کہو:

صلى الله عليه وسلم قال لها مري ابا بكر
يُصَلِّيَ بَيْنَ نَاسٍ قَالَتْ اِنَّهٗ رَجُلٌ اَسِيْفٌ مَتَّى يَصِفُ
مَقَامَكَ رَقِي فَقَادَ فَعَادَتْ قَالَتْ شَعْبَةٌ فَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ
او الرابعة اَتَكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ
کیا کہ آں حضور نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا کہ تم لوگ بھی صواب یوسف ہی ہو، ابو بکر سے کہو:

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ
حَدَّثَنَا زَائِدٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ ابْنِ
بُرْدَةَ بْنِ ابْنِ مُوسَى عَنْ ابْنِ قَالٍ مَرُوضِ النَّسَبِيِّ
صلى الله عليه وسلم فقال مروا ابا بكر فليصل
بائناس فقالت عائشة عن ابا بكر رجل فقَالَ
مثله فقال مروؤ فانكن صواحب يوسف فامة ابو بكر
في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم فَقَالَ
حسين عن زائدة رجل رقيق؛

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں امامت کی تھی اور حسین نے زائدہ کے واسطے سے "رجل رقیق" کے الفاظ بیان کیے؛

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا ابُو اَيُّوبَ السَّامِيُّ اخُوَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا ابُو الزَّوَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَللّٰهُمَّ اَنْجِ عِيَّاشَ بْنَ ابِي رَبِيعَةَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ
سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ
اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ
اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مَضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سَيِّئًا

کِسْبِی یُوسُفَ

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
اسماء ابن اخي جويرة حَدَّثَنَا جويرة بن اسماء
عن مالك عن الزهري ان سعيده بن السبيح
واباعبيد اخبراه عن ابني هريرة رضى الله عنه
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَرْحَمُ اللهُ لَوْ مَا لَقَدْ كَانَتْ يَأْدَى إِلَى رُكْنٍ
شَدِيدٍ وَلَوْ كَبِثْتُ فِي السَّجْنِ مَا لَبِثْتُ يُوْسُفَ

۴۱۱۔ ہم سے ربیع بن یحییٰ بصری نے حدیث بیان کی ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن عمیر نے ان سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار پڑے تو آپ نے فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ رقیق القلب انسان ہیں لیکن آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ یہی حکم دیا اور انہوں نے بھی یہی عذر دہرایا آخر آں حضور نے فرمایا کہ ان سے کہو تم لوگ بھی صواب یوسف ہی ہو۔ چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی امامت کی تھی اور حسین نے زائدہ کے واسطے سے "رجل رقیق" کے الفاظ بیان کیے؛

۴۱۲۔ ہم سے ابوالیمان اخو نا شعیب نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے خبر دی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دیجئے، اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دیجئے، اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دیجئے، اے اللہ! تمام ضعیف اور کمزور مسلمانوں کو نجات دیجئے (مشرکوں کی زیادتی اور ظلم سے) اے اللہ! قبیلہ مضر کو سخت گرفت میں لے لیجئے، اے اللہ! یوسف علیہ السلام کے عہد کی سی قحط سالی ان پر نازل فرمائیے؛

۴۱۳۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماء ابن اخي جویرہ نے حدیث بیان کی، ان سے جویرہ بن اسماء نے، ان سے مالک نے، ان سے زہری نے انہیں سعید بن مسیب اور ابوعبیدہ نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ وہ رکن شدید کی بناہ لینا چاہتے تھے اور اگر میں اتنی طویل مدت تک قید میں رہتا، جتنی یوسف علیہ السلام رہے تھے اور پھر میرے پاس (بادشاہ کا آدمی) آتا

ثُمَّ آتَانِي السَّادِي لَاحِقَتُهُ ۖ

۶۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا

ابن فضیل حَدَّثَنَا حَصِينٌ عَنْ سَفِيَانَ عَنْ

مسروق قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ رُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ

لَمَّا قِيلَ فِيهَا مَا قِيلَ قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ عَائِشَةَ

جَالِسَتَانِ إِذْ وَجَّهَتْ عَلَيْنَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ

وَهِيَ تَقُولُ فَعَلَ اللَّهُ بِفُلَانٍ وَفَعَلَ قَالَتْ فَقُلْتُ

لِمَ قَالَتْ إِنَّهُ كُنْتُ ذَكَرْتُ الْحَدِيثَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ

أَتَيْتُ حَدِيثَ فَأَخْبَرْتُهُمَا قَالَتْ فَسَمِعَهُ أَبُو بَكْرٍ

وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَعَمْرُ

فَخَرْتُ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا فَمَا أَفَانَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حَتَّى

يُنَافِضُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

مَا لِهَذِهِ قُلْتُ حَتَّى أَخَذْتُهَا مِنْ أَجْلِ حَدِيثٍ

تُسَدِّدُ بِهِ فَفَقَعَدْتُ فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَسْتُ خَلَفْتُ

لَا تَقْصِدُ قَوْنِي وَلَسْتُ أَعْتَذِرُ لَا تَعْذِرُونِي فَنُشِلَ

وَمِثْلُكُمْ كَمَثَلِ يَعْقُوبَ وَبَيْنَهُمَا فَالْتَمَسْتُمَا

عَالِيَّ مَا تَصِفُونَ . فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا أَنْزَلَ فَأَخْبَرَهَا فَقَالَتْ يَحْمَدُ

اللَّهُ لَا يَحْمَدُ أَحَدٌ ۖ

اللَّهُ عَنْهَا اللَّهُ كَرِهْتُ كَيْسَ أَوْ كَرِهْتُ كَيْسَ بَنِي كَرِهْتُ كَيْسَ

تَوَاسَعِي بَنِي كَرِهْتُ كَيْسَ أَوْ كَرِهْتُ كَيْسَ بَنِي كَرِهْتُ كَيْسَ

بَنِي كَرِهْتُ كَيْسَ أَوْ كَرِهْتُ كَيْسَ بَنِي كَرِهْتُ كَيْسَ

تَشْرِيفَ لَيْسَ ۖ أَوَّلَ اللَّهِ تَعَالَى كَوْنَهُ كَرِهْتُ كَيْسَ

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَوْنَهُ كَرِهْتُ كَيْسَ

۶۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ

أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ قَوْلَهُ حَتَّى إِذَا اسْتَيْسَأَسَ الرَّسُولُ

وَكَلَّمُوا أَنَّهُمْ تَكْذِبُ أَوْ قَالَ بَلْ كَذِبُهُمْ قَوْمُهُمْ

کے لئے آتا تو میں ضرور اس کے ساتھ چلا جاتا ۖ

۶۱۴۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں ابن فضیل نے

خبر دی ان سے حصین نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے، ان

سے مسروق نے بیان کیا کہ میں نے ام رومان رضی اللہ عنہا سے ملاپ

عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں

جو افواہ آئی گئی تھی اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں عائشہ

رضی اللہ عنہا کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی کہ ایک انصاری خاتون ہمارے

یہاں آئیں اور کہا کہ اللہ فلاں (مسطح رضی اللہ عنہ) کو بدل دے اور وہ

بدل بھی دے چکا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کہا آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں؟

انہوں نے بتایا کہ اس نے ادھر کی ادھر لگائی ہے، پھر انصاری خاتون

نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہنٹ کا سارا) واقعہ بیان کیا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (اپنی والدہ سے) پوچھا کہ کون سا واقعہ

ہے؟ تو ان کی والدہ نے انہیں واقعہ کی تفصیل بتائی، عائشہ رضی اللہ

عنہ نے پوچھا کہ کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو بھی معلوم ہو گیا؟ ان کی والدہ نے بتایا کہ ہاں۔ یہ سنتے ہی حضرت

عائشہ بے ہوش ہو گئیں اور گر پڑیں اور جب ہوش آیا تو جاڑے کے

ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور

دریافت فرمایا کہ انہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کی کہ ایک بات اس سے

کبھی گئی تھی اور اسی کے صدمے سے بخار آگیا ہے پھر حضرت عائشہ رضی

اللہ عنہا اللہ کریمہ گئیں اور کہا کہ بخدا، اگر میں قسم کھاؤں، جب بھی آپ لوگ میری بات نہیں مان سکتے اور اگر کوئی نذر بیان کر دوں

تو اسے بھی نہیں تسلیم کر سکتے، بس میری اور آپ لوگوں کی مثال یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں کی سی ہے (کہ انہوں نے اپنے

بیٹوں کی من گھڑت کہانی سن کر فرمایا تھا کہ) جو کچھ تم کہہ رہے ہو میں اس پر اللہ ہی کی مدد چاہتا ہوں، اس کے بعد اس حضور واپس

تشریف لے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کو جو کچھ منظور تھا وہ نازل فرمایا (حضرت عائشہ کی برأت کے سلسلے میں) جب اس حضور نے اس کی اطلاع

عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی تو انہوں نے کہا کہ اس کے لئے صرف اللہ کی حمد و ثناء ہے کسی اور کی نہیں ۖ

۶۱۵۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث

بیان کی ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجھے عروہ نے

خبر دی انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی

اللہ عنہا سے اس آیت کے متعلق پوچھا "حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْسَأَسَ الرَّسُولُ

وَفُتِنُوا أَنَّهُمْ تَكْذِبُونَ" (بالتشديد) ہے یا کذبوا (بالتخفيف)

فَقُلْتُ دَالُّهُ لَقَدْ اسْتَقِينُوا اَنْ تَوَمَّهُمْ كَذِبُهُمْ
وَمَا هُوَ بِالْظَنِّ فَقَالَتْ يَا عُرَيْقَةُ لَقَدْ اسْتَقِينُوا
بِذَا لَيْتَ قُلْتُ فَلَعَلَّهَا اَوْ كَذِبُا قَالَتْ مَعَاذَ اللَّهِ
لَوْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَفْظُنْ ذَلِكْ بِرَبِّهَا وَاَمَّا هَذِهِ
الْآيَةُ قَالَتْ هُمْ اَتَّبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوهُمْ وَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَ
اسْتَخَرَّ عَنْهُمْ النَّصْرُ حَتَّى اِذَا اسْتَيْسَسَتْ مِنْ
كَذِبِهِمْ مَنْ قَوْمُهُمْ وَظَنُّوا اَنْ اَتْبَاعَهُمْ كَذَبُوا
هُمَّ جَاءَهُمْ نَصْرُ اللَّهِ قَالَ ابُو عَبْدِ اللَّهِ اسْتَيْسَسُوا
اَفْعَلُوا مِنْ يَسْتُ مِنْهُمْ يُوْسُفُ لَا تَيَاسُوا
مِنْ رُوحِ اللَّهِ مَعَنَا لَا الرِّجَاءُ - اخبرني عبدة
حدثنا عبدة الصمد عن عبد الرحمن بن ابي
عن عمرو بن ابي عن عبد الرحمن بن ابي
وسلم قال الكريّم ابن الكريّم ابن الكريّم
ابن الكريّم يوسف بن يعقوب بن اسحاق
بن ابراهيم عليهم السلام :

یہاں تک کہ جب انبیاء نا امید ہو گئے اور انہیں خیال گزرنے لگا
کہ اب انہیں جھٹلایا جائے گا، تو اللہ کی مدد پہنچی تو انہوں نے فرمایا
کہ یہ بالمشدد ہے اور مطلب یہ ہے کہ ان کی قوم نے انہیں جھٹلایا تھا
میں نے عرض کی کہ اس کا تو انہیں یقین تھا ہی کہ قوم انہیں جھٹلا رہی ہے
پھر قرآن میں لفظ ”ظن“ (گمان و خیال کے معنی میں) استعمال کیوں
کیا گیا؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ”عربہ! انبیاء اسے پوری طرح
جانتے تھے اور یقین رکھتے تھے کہ ان کی قوم انہیں جھٹلا رہی ہے“
میں نے عرض کی ”شاید یہ“ اوکذبوا (بالتحقیق) ہوا انہوں نے فرمایا
معاذ اللہ! انبیاء اپنے رب کے ساتھ اس طرح کا گمان نہیں کر
سکتے (خلاف وعدہ کا) لیکن یہ آیت انہوں نے فرمایا:
تو اس کا تعلق انبیاء کے ان متبعین سے ہے جو اپنے رب پر ایمان
لائے تھے اور اپنے انبیاء کی تصدیق کی تھی، پھر جب آزمائشوں اور
مشکلات کا سلسلہ طویل ہوا اور اللہ کی مدد پہنچنے میں تاخیر پڑا
ہوتی رہی (کیونکہ اس کا وقت ابھی نہیں آیا تھا) انبیاء اپنی قوم
کے ان افراد سے تو بالکل مایوس ہو گئے تھے جنہوں نے ان کی تکذیب
کی تھی اور مدد کی تاخیر کی وجہ سے انہیں یہ گمان ہوا (شدت مایوسی
کی وجہ سے اگر کہیں ان کے متبعین بھی تکذیب نہ کر بیٹھیں تو ایک دم اللہ کی مدد آپہنچی۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ استیساوا، افعلوا کے
وزن پر ہے۔ یست سے۔ منه سے من یوسف۔ لایا سوا من روح اللہ کے معنی رجاء امید کے ہیں۔ مجھے عمدہ نے خبر دی ان سے
عبد الصمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، شریف بن شریف بن شریف، یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام ہیں :

باب ۳۳۔ قول اللہ تعالیٰ وَاَيُّوبَ

اِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ اِنِّیْ مَسِيْئٌ اَنْفُسِیْ وَاَنْتَ

اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اَرْكُضْ : اَضْرَبْ بِرُكْفُوْنِ

یَعْدُوْنَ :

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ هَمَامٍ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا

تَحَرَّيْتُهُ رَجُلٌ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَخْنِشِي

۳۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”وَاَيُّوبَ (علیہ السلام)
نے جب اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف اور مرض نے آگھرا
ہے اور آپ ارحم الراحمین ہیں“ اَرْكُضْ بمعنی اَضْرَبْ
یَرْكُضُوْنَ اسے یَعْدُوْنَ :

۴۱۴۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق
نے حدیث بیان کی انہیں معمر بن ہمام نے اور انہیں
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایوب
علیہ السلام برہنہ غسل کر رہے تھے کہ سونے کی ڈیاں ان پر گر گئے
لگیں آپ انہیں اپنے پٹے میں جمع کرنے لگے ان کے پروردگار نے ان

فِي ثَوْبِهِ فَنَادَى رَبَّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ غَنَّتَكَ
عَمَّا تَدْرِي قَالَ بَلَى يَا رَبِّ وَلَكِنَّ لِي غَنِيًّا عَنِ
بَرَكَاتِكَ

طرح ہم نیاز ہو سکتا ہوں :

باب ۳۲۔ وَادْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَى إِنَّهُ
كَانَ مُخْلِصًا وَمَا كَانَ رَسُولًا نَبِيًّا وَنَادَيْنَاهُ
مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَتَوَّابُنَا
نَجِيًّا كَلِمَةً وَوَجَدْنَاهُ مِنْ رَحْمَتِنَا
أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا يَقُولُ لِلْمَوَاحِدِ لِلْأَشْيَيْنِ
وَالْيَحْيَى نَجِيًّا وَيَقُولُ خَلِّصُوا نَجِيًّا
اعْتَمِدُوا نَجِيًّا وَالْجَمِيعِ الْفَجِيرِ يَتَنَاجُونَ
تَلْقَفْ تَلْقَفْ

گئے (اگر نجاتی کا لفظ مفرد کے لئے استعمال ہوا ہو تو اس کی جمع انجیم ہوگی تلقف بمعنی تلقف :

باب ۳۳۔ وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ
آلِ فِرْعَوْنَ إِلَى قَوْلِهِ مُسِيرٌ كَذَّابٌ

۳۲۴۔ اور یاد کرو کتاب (قرآن مجید) میں موسیٰ کو
کہ وہ (اپنی عبادات و ایمان میں) مخلص اور موحّد بنے
اور رسول و نبی تھے، جب کہ ہم نے طور کی دامن جانب
سے انہیں آواز دی اور سرگوشی کے لئے انہیں قریب
بلایا اور ان کیلئے اپنی رحمت سے ہم نے ان کے بھائی
ہارون کو نبوت سے مہر فراز کیا : واحد اتینہ اور جمع
سب کے لئے لفظ نجاتی استعمال ہوتا ہے بولتے ہیں
خلصوا نجیا، یعنی سرگوشی کے لئے علیحدہ جگہ چلے

۳۲۵۔ ”اور فرعون کے خاندان کے ایک مومن فرد
نے کہا جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھے“ اللہ تعالیٰ کے
ارشاد مسرف کذاب تک :

۴۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ
عُرْوَةَ قَالَ تَالَتِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَرَجَعَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَدِيجَةَ يَرْجُفُ
فَوَادَاهَا فَانْطَلَقَتْ بِهِ إِلَى وَرَقَةَ بْنِ تَوْقِلٍ وَكَانَ
رَجُلًا تَنْصُرُ الْإِنْجِيلَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ وَرَقَةُ
مَاذَا تَوْرَى فَأَجَابَتْهُ فَقَالَ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ
الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى وَانْ أَدْرَكْنِي يَوْمَكَ
أَنْصُوكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا - النَّامُوسُ صَاحِبُ السِّمْرِ
الَّذِي يَطْلَعُ بِمَا يَسْتُرُ عَنْ غَيْرِهِ :

۴۱۷۔ ہم سے محمد عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث
نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن
شہاب نے ”انہوں نے عروہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ عائشہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (غار حرا سے)
سب سے پہلی مرتبہ وحی کے نازل ہونے کے بعد اسم المؤمنین خدیجہ
رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو آپ بہت بگڑے ہوئے تھے۔
خدیجہ رضی اللہ عنہا اس حضور کو (اپنے عزیز) ورقہ بن نوفل کے پاس
لے گئیں، وہ نصرانی ہو گئے تھے اور انجیل کو عربی میں پڑھتے تھے ورقہ نے
پوچھا کہ آپ کیا دیکھتے ہیں؟ آں حضور نے انہیں بتایا تو انہوں نے بتایا کہ
یہی وہ ہیں ”ناموس“ جنہیں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس
بیجا تھا اور اگر میں تمہارے زمانے تک زندہ رہا تو میں تمہاری پوری پوری مدد کروں گا۔ ناموس، راز دار کو کہتے ہیں۔ جو ایسے راز پر بھی

۳۲۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اور کیا آپ کو موسیٰ (علیہ السلام)

مطلع ہو جو آدمی دوسروں سے چھپاتا ہے۔
باب ۳۲۔ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهَلْ

آتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ اِذْ رَأَىٰ نَارًا اِلَىٰ قَوْلِهِ
 بِاِلْوَادِی الْمَقْدَسِ طُوًی، اَنْتَ ابْصُرْتُ
 نَارًا عَلٰی اَتِیْکَ مِنْهَا یَقْبِیسُ الْاِیْتَةُ۔ قَالَ
 ابْنِ عَبَّاسٍ الْمَقْدَسُ الْمُبَارَکُ طُوًی۔ ...
 اِسْمُ الْوَادِی۔ سِیرَتِهَا۔ خَالَتِهَا۔ وَالنَّهْی
 اَنْتَقٰی۔ بِمَلْکِنَا۔ بَا مَرْنَا۔ هُوَ یَشْقٰی۔ فَاِغَا
 اِلَا مِنْ ذِکْرِ مُوسٰی رَدًّا، کَمَا یُقَدِّ قَنِی۔
 وَیُقَالُ مُغِیْثًا اَوْ مُعِیْنًا۔ یَبْطِشُ رِبِیْطُشُ
 وَیَبْطِشُ بِاَلْمَرْوَةِ۔ یَتَشَادَرُونَ۔ وَالْجَذَاوَةُ
 قِطْعَةُ غَلِیْظَةٍ مِنَ الْخَشَبِ لَیْسَ فِیْهَا
 لَهَبٌ سَنَشِدُّ سَنَعِیْنِکَ، کَلَّمَا عَزَّزْتُ
 شَیْنًا فَقَدْ جَعَلْتُ لَهُ عَضْدًا۔ وَقَالَ
 غِیْرُ کَلَامِهِ یَنْطِقُ بِحَرْفٍ اَوْ فِیْهِ
 تَمَتُّةٌ اَوْ نَافَاذَةٌ فَهِيَ عُقْدَةٌ۔ اِزْرٰی ظَهْرٰی
 فِیْسَحِیْکُمْ فِیْهِ لَکُمُ الْمَثَلٰی تَأْنِیْثُ
 الرَّامِثِلِ یَقُولُ بِدِیْنِکُمْ۔ یَقَالُ خَدِ الْمَثَلٰی
 خَدِ الْاِمْثَلِ۔ ثُمَّ اَتَتْوَا صَمًّا، یَقَالُ هَل
 اَتِیْتَ الصَّفَ الْیَوْمَ یَعْنِی الصَّلٰی الَّذِی
 یُصَلِّی فِیْهِ۔ فَاَوْجَسَ اضْمَرَ خَوْفًا،
 فَذَهَبَتْ الْوَادُ مِنْ خِیْفَةٍ لِّکَسْرِ الْعِجَاوِ
 فِی جَذْوَعِ النَّخْلِ۔ عَلٰی جَذْوَعٍ خَطْبُکَ
 بِاَلْکَ۔ مَسَاسٍ مَّصْدَرٌ مَا تَمَّ مَسَاسًا
 لِّتَلْسِیْقَتِهِ، لِنَذَارِیْنَتِهِ۔ الضَّحَاءُ الْحُزْرُ
 قُصِیْبِهِ۔ اَتَّبَعِی اَثَرَهُ۔ وَقَدْ یُکَوِّنُ اَنْ
 تَقُصَّی الْکَلَامَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْکَ۔ عَنْ
 جُنُبٍ۔ عَنْ بُعْدٍ۔ عَنْ جَنَابَةٍ۔ عَنْ
 اجْتِنَابٍ وَاحِدٌ۔ قَالَ مَجَاهِدٌ عَلٰی قَدْرِ
 مَوْعِدٍ۔ لَا تَنْبِیَا لَا تَضْعَفَا۔ یَبْسًا یَا بَیْسًا
 مِنْ زِیْنَةِ الْقَوْمِ الرَّحَلِی الَّذِی اسْتَعَارُوْهُ

کا واقعہ معلوم ہوا جب انہوں نے آگ دیکھی، اللہ تعالیٰ
 کے ارشاد ”بِاِلْوَادِی الْمَقْدَسِ طُوًی“ تک اُنست
 ای ابصرت میں نے آگ دیکھی ہے، ممکن ہے تمہارے
 لئے اس میں سے کوئی انگارہ لاسکوں“ (تاپنے کے لئے)
 آخر آیت تک۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
 الْمَقْدَسُ مَبَارَک کے معنی میں ہے ”طُوًی“ وادی کا
 نام ہے۔ سیرتِھا یعنی اس کی حالت۔ النہی یعنی ...
 پر مہیز گاری۔ بملکنہا یعنی اپنے حکم سے۔ ہوائی یعنی
 بد بخت رہا۔ فارغہا یعنی ہر چیز، خوف و ڈر سے موسیٰ
 علیہ السلام کی والدہ کا دل اخالی تھا سو موسیٰ علیہ
 السلام کے ذکر کے۔ رَدًّا اَلٰی یُقَدِّ قَنِی (یعنی میرے
 ساتھ بارون علیہ السلام کو مددگار کے طور پر بھیجئے تاکہ فرشتوں
 کے دربار میں میری رسالت کی تصدیق کریں) اردائے معنی
 فریاد رس کے بھی آتے ہیں اور مددگار کے بھی بیطش اور
 بیطش (ظاہر کے ضمہ اور کسرہ کے ساتھ) یا تدرن یعنی
 یتشادرون۔ الجذوة لکڑی کا وہ موٹا ٹکڑا جس میں
 ٹپٹ نہ ہو (اگر چہ آگ ہو) سنشد یعنی ہم تمہاری
 مدد کریں گے کہ جب تم نے کسی کی مدد کی تو گویا تم اس کے
 دست و بازو بن گئے اور دوسرے حضرات نے کہا کہ جب
 کوئی حرف زبان سے نہ ادا ہو پائے لکنت ہو یا فا زبان
 پر آجاتا ہے تو اس کے لئے لفظ ”عقدہ“ استعمال کرتے
 ہیں اِزْرٰی ظہری فیسحیکم یعنی قہلکم
 المثلٰی۔ امثل کی تائید ہے (بمعنی افضل) کہتے ہیں
 خذ المثلٰی، خذ الامثل۔ ثم اتوا صمًّا، کہتے ہیں
 هل اتیت المصف الیوم۔ (میں المصف سے مراد)
 وہ جگہ ہے جہاں نماز پڑھی جاتی ہو۔ فادجسی۔ یعنی
 دل میں پیدا ہوا خوف۔ ضعیفہ (جو اصل میں خوفہ
 تھا) کا واؤ خاء کے کسرہ کی وجہ سے یاسے بدل گیا ہے۔ مد
 فی جذوع النخل ای علی جذوع النخل۔ خطبک

من آل فرعون . فَقَدْ قَتَلَهَا . اَلْقَيْتُهَا
اَلْقَى . صَنَعَ . فَتَنَى مُوسَى هَمَّ يَقُولُوْنَه
اخطا الترتیب ان لا يرجع اليهم قولاً في العجل
ہو سکتا ہے کہ نفقۃ الکلام سے اس کے معنی ماخوذ ہوں (جیسے آیت) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ . میں ہے عن جنب
یعنی عن بعد . اور عن جنابة وعن اجتناب ایک معنی میں ہیں مجاہد نے فرمایا کہ علی قدر (میں قدر کا ترجمہ)
وعدہ متعینہ ہے . لا تنفيا یعنی لا تضعنا يديسا یعنی يابسًا . من زينة القوم سے مراد وہ زیورات ہیں جو انہوں
نے آل فرعون سے متعارف تھے فَقَدْ قَتَلَهَا اى اَلْقَيْتُهَا . اَلْقَى بمعنى صَنَعَ . فتَنَى مُوسَى ، یعنی سامری اور
اس کے متبعین یہ کہتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام ، پروردگار (ان کی مراد گوسالہ سے تھی ، معاذ اللہ) کو چھوڑ کر دوسری
جگہ (طور پر) چلے گئے۔ ان لا يرجع اليهم قولاً ، گوسالہ کے بارے میں ہے ،

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا
هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ
مَالِكِ بْنِ مَعْصُوعَةَ هَذَا اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اسْرَى بِهِ حَتَّى
اَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاذْهَبَ اِهَارُونَ قَالَ هَذَا هَارُونَ
فَسَامَ عَلَيْهِ فُسِّلَتْ عَلَيْهِ فَرَدَّثَ قَالَ مَرَجَبًا
بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ . تَابِعَهُ ثَابِتٌ وَعَبَادُ
بْنِ اَبِي عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ :

اور عباد بن ابی علی نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے :

باب ۳۲۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَهَلْ اَتَاكَ

حَدِيثُ مُوسَى وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا :

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا

هشام بن يوسف اخبرنا معمر عن الزهري عن
عن سعيد بن المسيب عن ابی هريرة رضي الله
عنه قَالَ قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْلَةَ اسْرَى بِهِ رَأَيْتُ مُوسَى وَادَّارَ جُلَّ قُرْبُ
وَجِلًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى
فَاِذَا هُوَ رَجُلٌ دُبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ
وَأَنَا أَشْبَهُهُ وَلَدِ اِبْرَاهِيمَ ثُمَّ آتَيْتُ بَنَاءَ يَنْ

۳۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور کیا آپ کو موسیٰ کا واقعہ
معلوم ہوا ، اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو اپنے کلام سے نوازا
۴۱۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ، انہیں ہشام
بن یوسف نے بخردی ، انہیں معمر نے بخردی انہیں زہری نے ، انہیں
سعيد بن مسيب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کی مرگشت بیان کی
جس میں آپ معراج کے لئے تشریف لے گئے تھے کہ میں نے موسیٰ علیہ
السلام کو دیکھا کہ وہ گٹھے ہوئے بدن کے تھے ، بال گھنگھریالے
تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قبیلہ شنوءہ کے افراد میں سے ہوں اور
میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دیکھا وہ میانہ قد اور نہایت سرخ

فِي آحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ فَقَالَ اشْرَبْ أَيُّهُمَا
شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ أَخَذْتُ
الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوَأَخَذْتَ الْخَمْرَ عَوْتُ أُمَّتِكَ
تھا اور دوسرے میں شراب۔ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ دونوں چیزوں میں سے آپ کا جو بھی چاہے جیئے میں نے دودھ کا پیالہ اپنے ہاتھ میں
لے لیا اور دودھ پی گیا مجھ سے کہا گیا کہ آپ نے فطرت (اسلام) کو اختیار کیا اگر اس کے بجائے آپ نے شراب پی ہوتی تو،
آپ کی امت گمراہ ہو جاتی :

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَدَاةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ
حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ نَيْكَمٍ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ
أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَبِيهِ
إِلَى أَبِيهِ وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ
أَسْرَى بِهِ فَقَالَ مُوسَى أَدْرُمُ طَوَالَ كَأَنَّهُ مِنْ
رِجَالِ شَنْوَةَ وَقَالَ عِيسَى جَعْدٌ مَرْبُوعٌ وَذَكَرَ
مَالِكُ خَازِنُ النَّارِ وَذَكَرَ الْمَدَّحُ جَالٌ :

قد تھے اور اُن حضوؑر نے دار و غرہ جہنم، مالک کا بھی ذکر فرمایا اور دجال کا بھی ذکر فرمایا :
۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سَفِيَّانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ الشَّحْتِيَانِيُّ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ
بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ
الْمَدِينَةَ وَجَدَ هَمَّ يَمُومُونَ يَوْمًا يَعْنِي عَاشُورَاءَ
فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ وَهُوَ يَوْمُ نَجَّى اللَّهُ فِيهِ
مُوسَى وَاغْرَقَ آلَ فِرْعَوْنَ فَصَامَ مُوسَى شُكْرًا لِلَّهِ
فَقَالَ أَنَا أَوَّلِي بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصَامَ يَوْمًا
رَكَحًا تَقَا اُنْ حَضُورَ صَلى اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کا ان سے زیادہ قریب ہوں، چنانچہ آپ نے خود بھی اس دن کا
روزہ رکھنا شروع کیا اور صحابہؓ کو بھی اس کا حکم دیا :

۳۲۸۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى دَاْعَدْنَا
مُوسَى ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتَمْنَا هَا بِعَشْرِ
نَحْمَ مِيقَاتٍ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَقَالَ

وسفید تھے (چہرے پر اتنی شادابی تھی کہ) معلوم ہوتا تھا کہ ابھی غسلِ حق سے نکلے ہیں، اور میں براہیم علیہ السلام کی اولاد میں ان سے سب سے
زیادہ مشابہ ہوں، پھر دو برتن میرے سامنے لائے گئے ایک میں دودھ
تھا اور دوسرے میں شراب۔ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ دونوں چیزوں میں سے آپ کا جو بھی چاہے جیئے میں نے دودھ کا پیالہ اپنے ہاتھ میں
لے لیا اور دودھ پی گیا مجھ سے کہا گیا کہ آپ نے فطرت (اسلام) کو اختیار کیا اگر اس کے بجائے آپ نے شراب پی ہوتی تو،
آپ کی امت گمراہ ہو جاتی :

۴۲۰۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث
بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے بیان کیا انہوں
نے ابوالعالیہ سے سنا اور ان سے تمہارے بنی کے چچا زاد بھائی یعنی ابن
عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کسی شخص کے لئے یہ درست نہیں کہ مجھے یونس بن متی علیہ
السلام پر ترجیح دے اُن حضوؑر نے آپ کا نام آپ کے والد کی طرف سے
منسوب کر کے لیا۔ اور اُن حضوؑر نے شبِ معراج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا
کہ موسیٰ علیہ السلام گندم گوں اور دار و قد تھے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے
قیلہٴ سنو رہ کے کوئی صاحب ہوں اور فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام دریا

۴۲۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی ان سے ایوب شحیانی نے حدیث بیان کی ان سے سعید
بن جبیر کے صاحبزادے (عبد اللہ) نے اپنے والد کے واسطے سے اور
ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگ ایک دن یعنی عاشوراء کا روزہ
رکھتے تھے ان لوگوں (یہودیوں) نے بتایا کہ یہ بڑا بابر عظمت دن ہے
اسی دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی تھی اور اُن فرعون
کو غرق کیا تھا۔ اس کے شکرانہ میں موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کا روزہ
رکھا تھا، اُن حضوؑر نے فرمایا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کا ان سے زیادہ قریب ہوں، چنانچہ آپ نے خود بھی اس دن کا

۳۲۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ہم نے موسیٰ سے تیس
دن کا وعدہ کیا، پھر اس میں دس دن کا مزید اضافہ کر دیا
اور اس طرح ان کے رب کے متعین کردہ چالیس دن پورے

مُوسَىٰ لِأَخِيهِ هَارُونَ أَخْلُقْنِي فِي نَوْمِي وَ
وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ
وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ
قَالَ رَبِّ ارْنِي نِعْمَتَكَ قَالَ لَنْ تُؤَنِّيَ
إِلَىٰ قَوْلِهِ وَاَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ يَقَال
دکھ۔ زلزلہ۔ فدکنا۔ فدککن۔ جعل
الجبال کا واحد کما قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
آتِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ كَأَنَّا رَتْقًا وَتَدَّ
يَقُلُ كُنَّا رَتْقًا مَلْتَمِصَتَيْنِ۔ اَشْرَبُوا۔
ثوب۔ مشرب۔ مصبوغ۔ قال ابن عباس
انجست الفجوت واذ تفتقنا الجبل
رَفَعْنَا لَا

ہو گئے "اور موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے بھائی ہارون
سے کہا کہ میری غیر موجودگی میں میری قوم کی نگرانی کرتے
رہنا، اور ان کے ساتھ نرم رویہ رکھنا اور مفسدوں کے
راستے کی پیروی نہ کرنا، پھر جب موسیٰ ہمارے متعین کردہ
وقت پر آئے اور ان کے رب نے ان سے (بلا واسطہ)
گفتگو کی تو انہوں نے عرض کی میرے پروردگار مجھے اپنا
دیدار کرا دیجئے، میں آپ کو دیکھ لوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
کہ تم مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے "اللہ تعالیٰ کے ارشاد دانا
اول المؤمنین۔ تک بولتے ہیں دکھ یعنی اسے بھٹور
دیا۔ آیت میں انکدنا معنی میں فدککن کے ہے
"الجبال" کو واحد کے حکم میں تسلیم کر کے (اور اسی طرح
الارض کو آیت میں تثنیہ کا صیغہ لائے) جیسے اللہ تعالیٰ
نے فرمایا "آتِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ" کَأَنَّا رَتْقًا (بصیغہ تثنیہ) اس کے بجائے کس رَتْقًا (بصیغہ جمع) انہیں فرمایا
(رتقا کے معنی) ملے ہوئے کے ہیں۔ اَشْرَبُوا (یعنی ان کے دلوں میں گوسالے کی محبت رس بس گئی تھی) ثوب مشرب
رنگا ہو اکر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انجست کے معنی پھوٹ پڑی وَ اِذْ تَفْتَقْنَا الْجَبَلِ، یعنی پہاڑ کو

ہم نے ان کے اوپر اٹھایا:

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَىٰ عَنْ أَبِي عَنِ ابْنِ
سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ يَمْتَقِعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاقُونَ
أَوَّلُ مَنْ يَصْبِقُ فَإِذَا آتَا بِمُوسَىٰ أَخِذْ بِقَائِمَةٍ
مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي
أَمْ جُوزِي بِصَفْقَةِ النُّطُورِ:

۴۲۲۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی ان سے عمرو بن یحییٰ نے، ان سے ابن کے والد نے
اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے
پھر سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا اور دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ
السلام عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑے ہوئے ہیں، اب
مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے ہوں گے یا (بے
ہوش ہی نہیں کئے گئے ہوں گے) بلکہ انہیں کوہ طور کی بے ہوشی کا بدلہ ملا ہو گا۔

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ هَمَامٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ
يُخْتَرِ النَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَاءُ لَمْ تَخْنُ أَنْثَى دَوْجَهَا

۴۲۳۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق
نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی انہیں ہمام نے اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت کبھی خراب نہ ہو کرتا اور اگر حواء
علیہا السلام نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر کی خیانت کبھی نہ

اللہ عزَّ

بَاب ۳۲۹ - طُوفَانُ مِنَ السَّيْلِ يُقَالُ

لِلْمَوْتِ الْمَكْثِرُ طُوفَانُ الْقَتْلِ الْغَمَّانُ

يُشَبَّه صَغَارُ الْحِلْمِ حَقِيقٌ - حَقٌّ -

سَقَطَ كُلٌّ مِنْ نَدْمٍ فَقَدْ سَقَطَ فِي يَدَيْهِ

حَقٌّ - سَقَطَ رُبَّمَا مَعْنَى نَادِمٌ هُوَ الْبُخْلُفُ هُوَ الْبُخْلُفُ هُوَ الْبُخْلُفُ

كُودَانَتُونَ مِنْ شِدَّةِ غَمٍّ فِي كَاتِبِهِ أَوْ كَبِيٍّ بِالْفَتْحِ مِنْ دَوَّاسٍ مِنْ كَبِيٍّ أَوْ كَبِيٍّ

بَاب ۳۳۰ - حَدِيثُ النَّصْرِ مَعَ مُوسَى

عَلَيْهِ السَّلَامُ

۴۲۴ - حَدَّثَنَا - عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

يَعْقُوبُ بْنُ إِسْرَافِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَالِمٍ

عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ تَمَارِي هُوَ وَالْحَبَشِيُّ بْنُ قَيْسٍ

الْفَرَّاسِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى قَالَ ابْنُ جَبْرِ هُوَ خُضْرُ

فَتَرَبَّهْمَا ابْنُ بَنِي كَعْبٍ فَدَعَا بَنِي عَبَّاسٍ فَقَالَ

إِنِّي تَمَارِيْتُ أَمَّا صَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى

الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقْيَتِهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ

نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَأَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ جَاءَهُ

رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ

لَا فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ مُوسَى بَلَى قَبْلُ نَاخِضٌ فَسَأَلَ

مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ لَهُ الْحَوْتَ أَيْسَةً

وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحَوْتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ

فَكَانَ يَتَّبِعُ الْحَوْتَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لِمُوسَى قَتْلَاهُ

أَرَأَيْتَ إِذَا دُيْنَا إِلَى النُّصْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحَوْتَ

وَمَا أَنَا بِمُتَّبِعٍ إِلَّا الْغَيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ فَقَالَ مُوسَى

ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَأَرْتَدَّى أَعْلَى آثَارِهِمَا فَصَصَا

فَوَجَدَا خِضْرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا الَّذِي تَقَى

کرتی احديث پر نوٹ گر چکا ہے :

۳۲۹ - قرآن مجید میں طوفان سے مراد سیلاب کا

طوفان ہے۔ بکثرت اموات کا وقوع ہونے لگے

تو اسے بھی طوفان کہتے ہیں۔ القتل اس چھڑی کو

کہتے ہیں جو پھوٹی ہوئی بھوں کے مشابہ ہوتی ہے حقیق بمعنی

حقیق۔ سقط بمعنی نادم ہوتا ہے تو گویا وہ اپنے ہاتھ میں گر پڑتا ہے (یعنی کبھی ہاتھ

کو دانتوں سے شدت غم میں کاٹتا ہے اور کبھی ہاتھ سے دوسری حرکتیں کرتا ہے جو غم و الم پر دلالت کرتی ہیں) :

۳۳۰ - خضر علیہ السلام کا واقعہ موسیٰ علیہ السلام کے

ساتھ :

۴۲۴ - ہم سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن

ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان

کی ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے انہیں علیہ السلام نے عبد اللہ

نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عرب بن قیس فراری

رضی اللہ عنہ سے صاحب موسیٰ (علیہما السلام) کے بارے میں ان

کا اختلاف ہوا پھر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ... وہاں سے گزرے

تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا اور فرمایا کہ میرا اپنے ان

ساتھی سے صاحب موسیٰ کے بارے میں اختلاف ہو گیا ہے جن سے

ملاقات کے لئے موسیٰ علیہ السلام نے راستہ پوچھا تھا کیا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ان کے حالات کا تذکرہ سنا ہے۔ ۹

انہوں نے فرمایا جی ہاں! میں نے اس حضور کو یہ فرماتے سنا تھا کہ موسیٰ

علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک

شخص نے ان سے آکر پوچھا کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو اس

روئے زمین پر آپ سے زیادہ علم رکھنے والا ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ

نہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل کی کہ کہوں

نہیں، ہمارا بندہ خضر ہے (جنہیں ان امور کا علم ہے جن کا آپ کو

نہیں) موسیٰ علیہ السلام نے ان تک پہنچنے کا راستہ پوچھا تو انہیں مچھلی

کو اس کی نشانی کے طور پر بتایا گیا اور کہا گیا کہ جب مچھلی گم ہو جائے

(تو جہاں گم ہوئی ہو وہاں) واپس آجانا وہیں ان سے ملاقات ہوگی

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام دریا میں (سفر کے دوران) مچھلی کی برابر نگرانی کرتے

اللہ فی کتابہ :

ہم چنان کے پاس پھرے تو میں مچلی کے متعلق بتانا، بھول گیا تھا اور مجھے محض شیطان نے اسے یاد رکھنے سے غافل رکھا، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اسی کی تو ہمیں تلاش تھی، چنانچہ یہ حضرات اسی راستے سے پیچھے کی طرف لوٹے اور خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ان دونوں حضرات کے ہی وہ حالات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے :

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سفيان حدثنا عمرو بن دينار قال أخبرني سعيد
بن جبير قال قلت لابن عباس ان نوحًا ألبس
يزعم ان موسى صاحب الخضر ليس هو موسى
بن اسرائيل انما موسى اخر فقال - كذب عداؤ الله
حَدَّثَنَا ابْنُ بَنِي كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ان موسى قامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ قَسِيلٌ
أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ
لَمْ يَرَوْهُ الْعِلْمُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ بَلَى لِي عَبْدٌ يَجْمَعُ
الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيْ رَبِّ وَمَنْ لِي بِهِ
وَرَبَّنَا قَالَ سَفِيَانُ أَيْ رَبِّ وَكَمْ لِي بِهِ قَالَ
تَاخْذُ حُوتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مَكْتَلٍ حَيْثُمَا فَقَدَتِ الْحَوْتَ
فَهُوَ ثُمَّ وَرَبَّنَا قَالَ فَهَوِّثْهُ وَاخْذُ حَوْتَ
فَجْعَلُهُ فِي مَكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلِقْ هُوَ وَفَتَاكَ يَوْمَ شَع
بِئْنَ نُونٍ حَتَّى آتِيَ الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُؤُسَهُمَا فَرَقَدَا
مُوسَى دَاخِلُوبِ الْحَوْتَ فَخَرَجَ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ
فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا فَاَمْسَكَ اللَّهُ عَنِ
الْحَوْتَ جَرِيَهُ الْمَاءِ فَصَارَ مِثْلَ الطَّاقِ فَقَالَ
هَكَذَا مِثْلَ الطَّاقِ فَاَنْطَلَقَا مِثْلَ بَقِيَّةِ
لَيْلَتَهُمَا وَيَوْمَهُمَا حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْعَدَا قَالَ
لِفَتَاةٍ أَيْتَا عَدَاةً نَالِقِدَا يَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا
نَصَبًا وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النِّصْبَ حَتَّى جَاوَزَ حَيْثُ
أَمْرَهُ اللَّهُ قَالَ لَهُ فَتَاكَ أَرَأَيْتَ إِذَا أَوَيْنَا إِلَى
الصَّخْرَةِ قَاتِي نَبِيَّتُ الْحَوْتَ وَمَا أَيْتَانِيهِ
إِلَّا الشَّيْطَانُ إِنْ أَذْكُرُهُ وَأَتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ

۴۲۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن دینار نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے سعید بن جبیر نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ نوح بکالی کہتے ہیں کہ، موسیٰ، صاحب خضر بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں ہیں، بلکہ وہ دوسرے موسیٰ ہیں (علیہم السلام) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دشمن خدا نے قطعاً بے بنیاد بات کہی، ہم سے ابن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو کھڑے ہو کر خطاب کر رہے تھے کہ ان سے پوچھا گیا، کون سا شخص سب سے زیادہ جاننے والا ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں، اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب فرمایا کیونکہ (جیسا کہ چاہیئے تھا) انہوں نے علم کی نبدت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں کی تھی، اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ کیوں نہیں امیرا ایک بندہ ہے جہاں دو دریا اکٹھے ہیں وہاں رہتا ہے اور تم سے زیادہ جاننے والا ہے، انہوں نے عرض کیا، اے رب العزت! میں ان سے کس طرح مل سکوں گا؟ سفیان نے (اپنی روایت میں یہ الفاظ) بیان کئے کہ اے رب! کیف لی یہ؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک مچلی پر کہ اپنے پیٹے میں رکھ لو، جہاں وہ مچلی گم ہو جائے بس میرا بندہ وہیں تمہیں ملے گا، بعض اوقات انہوں نے (بجائے فہو ثم کے) فہو ثم کہا چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے مچلی لی اور اسے ایک پیٹے میں رکھ لیا۔ پھر آپ ور آپ کے رفیق سفر یوشع بن نون رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے جب یہ حضرات چٹان پر پہنچے تو میرے ٹیک لگائی، موسیٰ علیہ السلام کو نیند آگئی اور مچلی ٹرپ کر نکلی اور دریا کے اندر چلی گئی اور اس نے دریا میں اپنا راستہ اچھی طرح بنالیا، اللہ تعالیٰ نے مچلی سے پانی کے بہاؤ کو روک دیا اور وہ محراب کی طرح ہو گئی، انہوں نے واضح کیا کہ یوں محراب کی طرح! پھر دونوں حضرات اس دن اور رات کے باقی ماندہ حصے

میں چلتے رہو جب دوسرا دن آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت اپنے رفیق سفر سے فرمایا کہ اب ہمارا کھانا لاؤ کیونکہ ہم اپنے اس سفر میں بہت تھک گئے ہیں۔

.....
موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت تک کوئی تھکان محسوس نہیں کی تھی جب تک وہ اسی متعینہ جگہ سے آگے نہ بڑھ گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا تھا ان کے رفیق نے کہا کہ دیکھتے تو سہی جب ہم چٹان پر اترے ہوئے تھے تو میں ٹھہلی (کے متعلق کہنا) آپ سے بھول گیا اور مجھے اس کی یاد سے صرف شیطان نے غافل رکھا اور اس ٹھہلی نے تو (وہیں چٹان کے قریب) دریا میں اپنا راستہ حیرت انگیز طریقہ پر بنالیا تھا، ٹھہلی کو تو راستہ مل گیا تھا اور یہ حضرات (خدا کی اس قدرت پر ایمان زدہ تھے) موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہی جگہ تھی جس کی ہم تلاش میں ہیں چنانچہ دونوں حضرات اسی راستے سے پیچھے کی طرف واپس ہوئے اور جب اس چٹان پر پہنچے تو وہاں ایک صاحب موجود تھے سارا جسم ایک کپڑے میں لپیٹے ہوئے، موسیٰ علیہ السلام نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا پھر کہا اس خطے میں تو سلام کا رواج نہیں تھا، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں انہوں نے پوچھا، بنی اسرائیل کے موسیٰ! فرمایا کہ جی ہاں میں اس کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے وہ علم مفید سکھادیں، جو آپ کو سکھایا گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا، اے موسیٰ، میرے پاس اللہ کا دیا ہوا ایک علم ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے اور میں اسے نہیں جانتا اسی طرح آپ کے پاس اللہ کا دیا ہوا ایک علم ہے، اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ علم سکھایا ہے اور آپ اس کو نہیں جانتے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں انہوں نے کہا آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے، اور واقعی آپ ان امور کے متعلق صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں جو آپ کے احاطہ علم میں نہیں، اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”امرا“ تک۔ آخر موسیٰ اور خضر علیہ السلام چلے، دریا کے کنارے پہر ان کے قریب سے ایک کشتی گزری، ان حضرات نے کہا کہ انہیں بھی کشتی والے کشتی پر سوار کر لیں کشتی والوں نے خضر علیہ السلام

عَجَبًا فَكَانَ لِلْحَوْتِ سَرَّابًا وَبِهِمَا عَجَبًا قَالَ لَهُ مُوسَىٰ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَلَمَّا تَدَا عَلٰی اَثَارِهِمَا قَصَصَهَا رَجَعًا يَفْقَهُنَّ اَثَارَهُمَا حَتّٰى اَنْتَهَمَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِذَا رَجُلٌ مُّسَجًّى يَثُوبُ فَلَاحَظَ مُوسَىٰ فَوَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ وَاَنّٰى بَارَهِنَكَ اِسْلَامُ قَالَ اَنَا مُوسَىٰ قَالَ مُوسَىٰ بَنِي اِسْرَآئِيْلَ قَالَ نَحْمَدُكَ اَتَيْتَكَ لَتَعْلَمَنِيْ وَمَا عَلِمْتَ رَشَدًا قَالَ يَا مُوسَىٰ اِنِّىْ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَمِيْهِ اللّٰهُ لَا تَعْلَمُ دَانَتْ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَمُكَ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهُ قَالَ هَلْ اَتَيْتُكَ قَالَ اِنَّكَ لَن تَسْتَطِيْعَ مَسِيْعًا صَبْرًا وَكَيْفَ تُصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا اِلٰى قَوْلِهِ اَمْرًا فَاِنْ طَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَوْتَ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَتَقَرَّانِ يَعْصَلُوْهُنَّ فَعَرَّوْا الْخَضِرَ فَصَلُّوْا بِغَيْرِنَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا اِلَى السَّفِيْنَةِ جَاءَ عَصْفُورٌ فَرَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً اَوْ نَقَرَ تَيْنِ قَالَ لَهُ الْخَضِرُ يَا مُوسَىٰ مَا نَقَصَ عَمٰى وَعِلْمُكَ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعَصْفُورُ مِنْ قَارِۃٍ مِّنَ الْبَحْرِ اِذَا خَذَ النَّاسُ فَنَزَعُ لَوْحًا قَالَ فَلَمْ يَفْجَأْ مُوسَىٰ اِلَّا وَقَدْ قَلَعَ لَوْحًا بِالْقَدْرِ فَقَالَ لَهُ مُوسَىٰ مَا صَنَعْتَ قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِنَوْلٍ عَمَلْتَ اِلَى سَفِيْنَتِهِمْ فَنَقَرْتَهَا لِيَفْرَقَ اَهْلُهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَن تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَا لَا تَوْخِذْ فِىْ مَا نَسِيْنَتْ وَلَا تُرْهِقْنِىْ مِنْ اَمْرِىْ عُسْرًا فَكَانَتْ الْاَوَّلٰى مِّنْ مُّوسٰى نَسِيَانًا فَلَمَّا خَرَجَ مِنَ الْبَحْرِ مَرَّوْا بِغُلَامٍ مِّلُوبَ مَعَ الصَّيَّانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَاسِهِ فَقُلْعُهُ يَمِيْدًا هَكَذَا وَاَدْمَاةً سَفِيَّانٍ بِاطْرَافِ اَصَابِعِهِ كَاَنَّهُ يَقِطِفُ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ مُوسٰى اَتَتَلَتْ نَفْسًا

کو پہچان لیا اور کسی اجرت کے بغیر اس پر سوار کر لیا۔ جب یہ اصحاب اس پر سوار ہو گئے تو ایک چڑیا آئی اور کشتی کے ایک کنارے پر بیٹھ کر اس نے پانی اپنی چونچ میں ایک یا دو مرتبہ ڈالا۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا، اے موسیٰ! میرے اور آپ کے علم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے علم میں اتنی بھی کمی نہیں ہوئی جتنی اس چڑیا کے دریا میں چونچ مارنے سے دریا کے پانی میں کمی ہوگی، اتنے میں خضر علیہ السلام نے کلبھاری اٹھائی اور کشتی میں سے ایک تختہ نکال لیا، موسیٰ علیہ السلام نے جو نظر اٹھائی تو وہ اپنی کلبھاری سے نکال چکے تھے اس پر وہ بول پڑے کہ یہ آپ نے کیا کیا؟ جن لوگوں نے جہاں بغیر کسی اجرت کے سوار کر لیا انہیں کی کشتی پر آپ نے بری نظر ڈالی اور اسے چیر دیا کہ سارے کشتی والے دُوب جایشیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ نے نہایت ناگوار کام کیا خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ دیکھ میں نے آپ سے پہلے ہی نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ رہے صبر ہی اپنے وعدہ کو بھول جانے کی وجہ سے ہوئی، اس لئے آپ اس چیز کا مجھ سے مواخذہ کریں جو میں بھول گیا تھا اور میرے معاملے میں تنگی نہ فرمائیں، یہ پہلی بات موسیٰ علیہ السلام سے بھول کر ہوئی تھی پھر جب درپائی سفر ختم ہوا تو ان کا گزر ایک بچے کے پاس سے ہوا جو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑ کر اپنے ہاتھ سے ادھر سے اُجاڑ کر دیا، سفیان نے اپنے ہاتھ کی انگلی سے اُجاڑ کرنے کی کیفیت بتانے کے لئے اشارہ کیا، جیسے وہ کوئی چیز اچک رہے ہوں، اس پر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ نے ایک جان کو ضائع کر دیا، کسی دوسرے کی جان کے بدلے میں بھی یہ نہیں تھا، بلاشبہ آپ نے ایک برا کام کیا، خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا میں نے آپ سے پہلے ہی نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، اچھا اس کے بعد اگر میں نے آپ سے کوئی بات پوچھی تو پھر آپ مجھے ساتھ نہ لے چلے گا بے شک آپ میرے بارے میں ہدف کو پہنچ چکے یہ دونوں حضرات آگے بڑھے اور جب ایک بستی میں پہنچے تو بستی والوں سے کہا کہ وہ انہیں اپنا مہمان بنالیں، لیکن انہوں نے انکار کر دیا پھر اس بستی میں انہیں ایک دیوار دکھائی دی جو بس گرنے ہی والی تھی، خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا، سفیان نے (کیفیت بتانے کے لئے) اس طرح اشارہ کیا جیسے وہ کوئی چیز اوپر کی طرف پھیر رہے ہوں، میں نے سفیان سے ”ماڈا“ کا لفظ صرف ایک مرتبہ سنا تھا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ لوگ تو ایسے تھے ہم ان کے یہاں آئے اور انہوں نے ہمارے

زکریہؑ بَعِثْ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نَّكَرًا قَالَ
الْمُرَاتِلَ لَكَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعُ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ ان
سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ
بَلَغْتَ مِنَ لَدُنِّي عُذْرًا فَاذْهَبْ فَإِن لَّكَ مِن دُونِهِ
أَهْلٌ قَرِيبٌ اسْتَطَعْنَا أَهْلَهَا فَاذْهَبُوا إِن يَفْقَهُوا
قَوْلَهُ إِن يَنْهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ مَسِيلًا
أَوْ مَا بَيْنَهُ هَكَذَا وَأَشَارَ سَفِينًا كَانَتْ يَسْمَعُ
شَيْئًا إِلَى فَوْقِ فَلَمْ يَأْمُرْ سَفِينًا بِتَحَرُّكِهَا
إِنَّهُ مُرَوِّدٌ قَالَ قَوْمٌ أَنبَأْنَاهُمْ فَلَمْ يَطْعَمُوا وَلَمْ
يُفِيضُوا عَمَدَاتِ إِلَى حَامِطِهِمْ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتُمْ
عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْتِي وَبَيْتُكَ مَا بَيْنَهُمَا
بِتْرَافُيقٍ مَا لَكُمْ لَن تَسْتَطِيعَ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى كَانَ صَبْرًا
فَقَضَى اللَّهُ عَلَيْنَا مِنْ خَيْرِهِمَا قَالَ سَفِينًا قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى
لَوْ كَانَ صَبْرًا لَفَقَضَى عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا وَقَرَأَ
ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَّا مَعَهُ مِلَّةٌ يَأْخُذُ كُلُّ سَفِينَةٍ
صَالِحَةً عَصْبًا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ
أَبُوهُ مُؤْمِنِينَ ثُمَّ قَالَ لِي سَفِينًا سَمِعْتُهُ
مِنْهُ مُرَوِّتِينَ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ - قِيلَ لِسَفِينًا حَفِظْهُ
قَبْلَ أَنْ تَسْمَعَهُ مِنْ عَمْرٍو أَوْ تَحْفَظْتَهُ مِنْ إِنْشَانٍ
فَقَالَ مِمَّنْ اتَّحَفَظْتُهُ وَرَدَا أَحَدٌ عَنْ عَمْرٍو
غَيْرِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ مُرَوِّتِينَ أَوْ لَوْلَا وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ

میزبانی سے بھی انکار کیا، پھر ان کی دیوار آپ نے ٹھیک کر دی، اگر آپ چاہتے تو اس کی اجرت ان سے لے سکتے تھے۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ بس یہاں سے میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہو گئی جن باتوں پر آپ صبر نہیں کر سکتے تھے میں ان کی تاویل و توجہ آپ پر واضح کروں گا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہماری تو یہ خواہش تھی کہ موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنی واقعات ہمارے لئے بیان کرتا، سفیان نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے اگر انہوں نے صبر کیا ہوتا تو ان کے مزید واقعات ہمیں معلوم ہوتے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (جہور کی قرأت و راہم سے بجائے) اما ہم ملک یاخذ کل سفینۃ غصباً، پڑھ لے۔ اور وہ بچہ (جس کی خضر علیہ السلام نے جان لی تھی) کا فر تھا اور اس کے والدین موئن تھے پھر مجھ سے سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے سنی تھی اور انہیں سے (سن کر) یاد کی تھی سفیان سے کسی نے پوچھا تھا کیا یہ حدیث آپ نے عمرو بن دینار سے سنی ہے پہلے ہی کسی دوسرے شخص سے سن کر (جس سے عمرو بن دینار سے سنی ہو) یاد کی تھی: یا (اس کے بجائے یہ جملہ کہا) تحفظتہ من انسان (شک علی بن عبداللہ کو تھا) تو سفیان نے فرمایا کہ دوسرے کسی شخص سے سن کر میں یاد کرتا، کیا اس حدیث کو عمرو بن دینار کے واسطے سے میرے سوا کسی اور نے بھی روایت کیا ہے؟ میں نے ان سے یہ حدیث دو یا تین مرتبہ سنی تھی اور انہیں سے سن کر یاد کی تھی:

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَحِيُّ عَنْ مَعْرُوفٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرَاءُ أَنَّهُ جَلَسَ عَلَى قَرْدَةٍ بَيْضَاءٍ فَأَذَاهُ تَهْتَرُ مِنْ خَلْفِهِ خَضِرَاءٌ: ۴۲۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ عَنْ مَعْرُوفٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَءِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ قَبْدًا لَوْ ادْخَلُوا يَتَحَفَّوْنَ عَلَى أَسْأَهِمِهِمْ وَكَانُوا حَبْتَةً فِي شَعَرَةٍ: ۴۲۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ الْعَصَنِ وَمُحَمَّدٍ وَخَلَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا مُوسَىٰ كَانَ رَجُلًا حَيِّنًا سَتِيرًا لَا يُرَىٰ مِنْ جِلْدِهِ شَيْءٌ إِلَّا سَتَحِيَاءٌ مِنْهُ فَأَذَاهُ مِنْ أَذَاهِ بَنِي

۴۲۶۔ ہم سے محمد بن سعید اصبحی نے حدیث بیان کی انہیں ابن مبارک نے خبر دی، انہیں معمر نے انہیں ہمام بن منبہ نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خضر علیہ السلام کا یہ نام اس وجہ سے پڑا کہ وہ ایک صاف اور بے آب دگیاہ باجینہ میں پر بیٹھے تھے، لیکن جوں ہی اٹھے تو وہ جگہ مہر سبز و شاداب تھی: ۴۲۷۔ مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے ان سے ہمام بن منبہ نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کو حکم ہوا تھا کہ دروازے سے جھک کر خشوع و خضوع کے ساتھ داخل ہوں یہ کہتے ہوئے کہ ہمارا سوال صرف مغفرت کا ہے لیکن انہوں نے اس کے برعکس کیا اور اپنے سر پر کے بل گھسے ہوئے (داخل ہوئے) اور یہ کہتے ہوئے (جستہ فی شعرہ) (ایک مہل جملہ) ۴۲۸۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے روح بن عبادہ نے حدیث بیان کی ان سے عوف نے حدیث بیان کی ان سے حسن، محمد بن سیرین اور خلاص نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، موسیٰ علیہ السلام بڑے ہی باجیا اور ستر پوشی کے معاملہ میں انتہائی محتاط تھے، ان کی جیاد اور شرم کا یہ عالم تھا کہ ان کے بدن کا کوئی حصہ بھی نہیں دیکھا

جاسکتا تھا۔ بنی اسرائیل کے جو لوگ انہیں اذیت پہنچانے کے درپے تھے وہ کیوں باز رہ سکتے تھے ان لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ اس درجہ ستر پوشی کا اہتمام صرف اس لئے ہے کہ ان کے جسم میں عیب ہے یا برص ہے یا انتفاخ خصیتیں ہے یا پھر کوئی اور بیماری ہے اور اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کر چکا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام کی ان کے ہفتوں سے برأت کرے گا، ایک دن موسیٰ علیہ السلام تنہا غسل کرنے کے لئے آئے اور ایک پتھر پر اپنے کپڑے (اتار کر) رکھ دیئے، پھر غسل کیا اور غرغ ہوئے تو کپڑے اٹھانے کے لئے بڑھے، لیکن پتھر ان کے کپڑوں کے سمیت بھاگنے لگا (خدا کے حکم سے) موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا اٹھایا اور پتھر کے پیچھے پیچھے دوڑے، یہ کہتے ہوئے کہ پتھر میرا کپڑا دے دے۔ آخر بنی اسرائیل کی ایک جماعت تک پہنچ گئے (بے خبری میں) ان سب نے آپ کو تنگ دیکھ لیا، اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر حالت میں! اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی تہمت سے آپ کی برأت کر دی اب پتھر بھی رک گیا اور آپ نے کپڑا اٹھا کر پہنا، پھر پتھر کو اپنے عصا سے مارنے لگے۔ بخدا، اس پتھر پر، موسیٰ علیہ السلام کے مارنے کی وجہ سے تین یا چار یا پانچ جگہ نشانات پڑ گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد تم ان کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰ کو اذیت دی تھی، پھر ان کی تہمت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری قرار دیا اور وہ اللہ کی بارگاہ میں وجیہ اور باعث تھے "ابن اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا ابُو لَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ تَسْمِعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمِيًا فَقَالَ جَلُّ إِنَّ هَذَا الْقِسْمَةَ مَا رِيدَ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَغَضِبَ حَتَّى رَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أَوْذَى بِكَ كَثْرَ مِنْ هَذَا فَصَبْرًا

فرمائے انہیں اس سے بھی زیادہ اذیت دی گئی تھی اور انہوں نے صبر کیا تھا۔

۳۳۱۔ وہ اپنے بتوں کے پاس (ان کی عبادت کے

لئے) آکر بیٹھتے ہیں، متبرک کے معنی خیران۔ ولیستبروا

ایمید مروا۔ ماعلوای ما غلبوا

بَابُ ۳۳۱۔ يَعْلَفُونَ عَلَى أَصْنَائِهِمْ

متبرک۔ خیران۔ ولیستبروا۔ مید مروا۔

ماعلو ما غلبوا

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا

الليث عن يونس عن ابن شهاب عن ابن سلمة بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال: كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم نجني الكباش دان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عليكم بلا أسود منه فإتته أطيبة فأتوا أكننت تروعي الغنم قال و هل من نبي وقد راعها

باب ۳۳۲۔ وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقْرَةً الْآيَةَ
قال ابو العالمة. العوان. النصف بين،
البكر والهامة. فاقع. صاف. لا ذنول.
لَمْ يُذْنِبْهَا الْعَمَل. تشير الارض. ليست
بذنول تشير الارض ولا تعمل في الحوت
مسلمة من العيوب. لاشية. بياض
صفراء ان شئت سوداء. ويقال صفراء
كقوله جمالات صفراء اراكم. اختلفتم
سكتے ہیں اور (اپنے معنی مشہور پر بھی محمول ہو سکتا ہے یعنی) زرد۔ جیسے جمالات صفریں۔ فادار اتر
معنی فاختلتم

باب ۳۳۳۔ وَفَاةُ مُوسَى وَذَكَرَ مَا بَعْدَ ذَلِكَ

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا

عبد الزراق اخبرنا معمر عن ابن طاووس عن ابيه عن ابي هريرة رضي الله عنه قال ارسل ملك الموت الى موسى عليهما السلام فلما جاءه منكه فَرَجَعَ اِلَى رَبِّهِ فَقَالَ ارسلني الى عبد لا يريد الموت. قال ارجع اليه فقل له يضع يده على متن ثور فله بما غطت يده بكل شعرة سنة قال آي رب ثم ماذا قال ثم الموت قال فالان قال فسال الله ان يدينه

۴۳۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے

حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مصر) میں تھے، ایلو کے پہل توڑنے لگے، اُن حضورؐ نے فرمایا کہ جو سیاہ ہو گئے ہوں انہیں توڑو! کیونکہ وہ زیادہ لزد ہوتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کیا اُن حضورؐ نے کبھی بکریاں چرائی ہیں؟ اُن حضورؐ نے فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

۳۳۲۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ

تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو! آخرت تک ابو العالیہ نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں لفظ) العوان نوبوان اور بوڑھے کے درمیان کے معنی میں ہے۔ فاقع، بمعنی صاف، لا ذنول، یعنی جسے کام نہ نڈھال اور لا غنہ کر دیا ہو۔ تشير الارض یعنی وہ اتنی کمزور نہ ہو کہ نہ زمین جوت کے اور نہ کھیتی باڑی کے کام کی ہو۔ مسلمة یعنی عیوب سے پاک ہو، لاشیة، یعنی سفیدی (نہ ہو) صفراء اگر تم چاہو تو اس کے معنی سیاہ کے بھی ہو

۳۳۳۔ موسیٰ علیہ السلام کی وفات اور ان کے بعد کے حالات

۴۳۱۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الزراق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی انہیں ابن طاووس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس ملک الموت علیہ السلام کو بھیجا جب ملک الموت، موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو آپ نے اسے چائٹا مارا کیونکہ انسان کی صورت میں آئے تھے ملک الموت، اللہ رب العزت کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ نے اپنے ایک ایسے بندے کے پاس مجھے بھیجا جو موت کے لئے تیار نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، کہ دوبارہ ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ: اپنا ہاتھ کسی پیل کی پلیٹ پر

من الارض المقدسة زميسة بحجر قال ابوهريرة
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كنت
ثمة لآريتكم قبورا الى جانب الطريق تحت
الكثيب الاخر قال واخبرنا معمر عن همام
حدثنا ابوهريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
وسلم نحوه ۛ

رکھیں ان کے ہاتھ میں جتنے بال اس کے آجائیں اس کے ہر بال کے
بدلے میں ایک سال کی عمر نہیں دی جائے گی (ملک الموت دوبارہ
آئے اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سنایا) موسیٰ علیہ السلام بولے، اے رب!
پھر اس کے بعد کیا ہو گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر موت ہے موسیٰ علیہ
السلام نے عرض کیا کہ ابھی کیوں نہ آجائے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ پھر موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ بیت المقدس
سے مجھے اتنا قریب کر دیا جائے کہ (جہاں ان کی قبر ہو وہاں سے) اگر کوئی پتھر پھینکے والا پھینکے تو بیت المقدس تک پہنچ سکے۔ ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں وہاں موجود ہوتا تو تمہیں ان کی قبر دکھاتا، راستے کے کنارے
ریت کے سرخ ٹیلے کے نیچے، بعد الزقاق بن ہمام نے بیان کیا، اور ہمیں معمر نے خبر دی انہیں ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ نے حدیث بیان کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے، اسی طرح ۛ

۴۳۲- حَدَّثَنَا ابوالیمان اخبرنا شعيب
عن الزهري قال اخبرني ابوسلمة بن عبد الرحمن
وسعيد ابن المسيب ان اباهريرة رضى الله عنه
قال استب رجل من المسلمين ورجل من
اليهود فقال المسلم - والذي اصطفى محمدا
صلى الله عليه وسلم على العالمين في قسم
يقسم بيا، فقال اليهودي - والذي اصطفى
موسى على العالمين فرفع المساح عند ذلك
يدا فلطم اليهودي فذهب اليهودي الى
النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره الذي
كان من امره وامر المسلم فقال لا تخبر
وفي عاى موسى قات الناس يصدقون فاكو
اول من يفتق فاذا موسى باطش بجانب
العرش فلا ادري اكان فيمن صبق فاقاق
قبلى اذ كان من استثنى الله ۛ

۴۳۲- ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے
خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور
سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ مسلمانوں کی جماعت کے ایک فرد اور یہودیوں سے ایک
شخص کا باہم جھگڑا ہوا، مسلمانوں نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری دنیا میں برگزیدہ بنایا، قسم کھاتے
ہوئے انہوں نے یہ جھگڑا اس پر یہودی نے کہا قسم اس ذات کی
جس نے موسیٰ علیہ السلام کو ساری دنیا میں برگزیدہ بنایا اس پر
مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو پتھر مار دیا۔ یہودی، نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے اور مسلمان
کے معاملے کی آپ کو اطلاع دی آل حضور نے اسی موقع پر فرمایا
تفقا کہ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح نہ دیا کرو، لوگ نیامت کے
دن بے ہوش کر دیئے جائیں گے اور سب سے پہلے میں ہوش میں
آؤں گا، پھر دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا کنارہ پکڑے ہوئے
ہیں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ بھی بے ہوش ہونے والوں میں تھے
اور مجھ سے پہلے ہی ہوش میں آگئے تھے یا انہیں اللہ تعالیٰ نے بے ہوش ہونے والوں میں ہی نہیں رکھا تھا ۛ

۴۳۳- حَدَّثَنَا عبد العزيز بن عبد الله
حدثنا ابراهيم بن سعد عن ابن شهاب
عن حميد بن عبد الرحمن ان اباهريرة قال

۴۳۳- ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان
سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے
ان سے حمید بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَبِرْ
 آدَمَ وَمُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجْتَكَ
 خَطِيئَتَكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ
 مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَاتِهِ وَيُكَلِّمُهُ
 ثُمَّ تَلَوْنِي عَلَى أَمْرِ قَدَرٍ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبِرْ
 آدَمَ وَمُوسَى مَوْتَيْنِ ۝

نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰ اور
 آدم علیہ السلام نے آپس میں بحث کی (آسمان پر) موسیٰ علیہ السلام
 نے ان سے کہا کہ آپ آدم ہیں (علیہ السلام تمام انسانوں کے جدا
 اور عظیم المرتبت پیغمبر) جنہیں ان کی فرشتے نے جنت سے نکالا تھا
 آدم علیہ السلام نے فرمایا اور آپ موسیٰ ہیں (علیہ السلام) کہ جنہیں اللہ تعالیٰ
 نے اپنی رسالت اور اپنے کلام سے نوازا، پھر بھی آپ مجھے ایک ایسے
 معاملے پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے پہلے
 مقدر کر دیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چنانچہ آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر غالب رہے انھیں مورتے یہ جملہ

دو مرتبہ فرمایا،
۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ
 بْنُ نُثَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ
 بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
 تَخَرَّجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْرُمًا
 قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ وَرَأَيْتُ سِوَاكَ كَثِيرًا
 سَدًّا لَا فُتْقَ فَقِيلَ هَذَا مُوسَى فِي قَوْمِهِ ۝

۴۳۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حصین بن نمیر نے
 حدیث بیان کی، ان سے حصین بن عبد الرحمن نے، ان سے سعید
 بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ
 ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے
 اور فرمایا میرے سامنے تمام امتیں لائی گئیں اور میں نے دیکھا
 کہ ایک بہت بڑی جماعت افق پر محیط ہے، پھر بتایا گیا کہ یہ موسیٰ
 ہیں اپنی قوم کے ساتھ ۝

باب ۳۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَصَوَّبَ
 اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا مَرَاةً فِرْعَوْنَ
 إِلَى قَوْلِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانَنِيِّينَ ۝

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا
 وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ
 الْهَمْدَانِي عَنْ ابْنِ مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَلَى
 مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ
 إِلَّا أَيْسَةُ مَرَاةً فِرْعَوْنَ وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ
 وَإِنَّا فَضَّلْنَا عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضَّلْنَا الْقُرَيْشَ
 عَلَى سَائِرِ الْبُلْدَانِ ۝

۳۳۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ایمان والوں کے لئے
 اللہ تعالیٰ فرعون کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے" اللہ
 تعالیٰ کے ارشاد "وَكَانَتْ مِنَ الْقَانَنِيِّينَ" تک ۝
۴۳۵۔ ہم سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے
 حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے ان سے عمرو بن مرثدہ نے ان سے ہمدانی
 نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا، مردوں میں سے تو بہت کامل آئے، لیکن عورتوں
 میں فرعون کی بیوی آسہ رضی اللہ عنہا اور مریم بنت عمران علیہما السلام
 کے سوا اور کوئی کامل نہیں پیدا ہوئی اور عورتوں پر عائشہ رضی
 اللہ عنہا کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر خرید کی۔

باب ۳۔ إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ
 مُوسَى. الْآيَةُ. لَتَنُوءَ لِثَقِيلٍ. قَالَ

۳۳۵۔ "بے شک قارون، موسیٰ کی قوم کا ایک
 فرد تھا"۔ (آیت)۔ لَتَنُوءَ بِسَعْيِ لَثَقِيلٍ

ابن عباس اولی القوة۔ لایر فيها العصبۃ
من الرجال یقال الفرحین۔ المرحین
ویکان اللہ مثل آلہ تَرَ أَنَّ اللہَ یَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَن یَشَاءُ وَیَقْدِرُ۔ وَیُوَسِّمُ
علیہ وَیُضِیقُ :

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اولی القوة کی تفسیر میں فرمایا
کہ اس کی کجیوں کو لوگوں کی ایک پوری جماعت بھی نہ
اٹھا پاتی تھی، الفرحین بمعنی المرحین، دیکھا کہ
اللہ تَرَ أَنَّ کی طرح ہے۔ اللہ بے بسط الرزق لمن
یشاء دیکھ رہے ہیں کہ انہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ
جس کے لئے چاہتا ہے رزق میں وسعت پیدا کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگی پیدا کر دیتا ہے :

باب ۳۳۵۔ وَآلِی مَدِیْنِ أَخَاهُمْ شُعْبًا
إِلَى اہل مدین لان ملین یلدا وملتہ واسال
القریۃ۔ واسال العیر یعنی اہل القریۃ
واہل العیر وراء کہ ظہریّا آلہ یلنفرا
الیہ یقال۔ اذ آلہ یقض حاجتہ ظہرت
حاجتی وجعلنی ظہریّا۔ قال الظہریّ اَنَا
تَاخُذُ مَعَكَ دَابَّةً اَوْ دَعَاءً تَسْتَظْهِرُ بِهِ
مَكَانَتَهُمْ وَمَكَانَهُمْ وَاحِدٌ یَغْنُو یَعِیْشُوا
یَا بُنْسُ۔ یَحْزَنُ اسی احزن وقال الحسن
اَنْتَ لَآ نَتِ الْحَکِیْمِ الرَّشِیدِ یَسْتَهْزِئُونَ
وَقَالَ مَجَاهِدٌ۔ لَیْسَ اِلَیْکَ اِلَیْکَ۔ یَوْمَ الظَّلَّةِ
اِظْلَالِ الْغَنَامِ الْعَذَابُ عَلَیْهِمْ :

۳۳۵۔ والی مدین اخاھم شعبا سے
اہل مدین مراد ہیں کیوں کہ مدین ایک شہر تھا اور مدین
والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب نبی بنا کر بھیجے گئے۔
اسی طرح واسال القریۃ اور واسال العیر سے اہل
قریہ اور اہل عیر مراد ہیں۔ ورائہم ظہریّا یعنی ان کی طرف
انہوں نے کوئی توجہ نہ کی۔ جب کوئی کسی کی ضرورت پوری
نہ کر سکے تو کہتے ہیں۔ ظہرت حاجتی اور جعلتی ظہریّا
امام بخاری نے فرمایا کہ الظہری یہ ہے کہ تم اپنے ساتھ
کوئی چوپایہ یا برتن رکھو جس سے تمہیں مدد حاصل ہوتی
رہے مکانتھم اور مکانھم ایک چیز ہے یغنوا
بمعنی یغیشوا یا بس بمعنی یحزن۔ آسنی بمعنی
احزن اور حسن نے فرمایا کہ انت لانت الحکیم
الرشد کہہ کر وہ ان کا مذاق بنایا کرتے تھے۔ مجاہد نے فرمایا کہ لیسکۃ اور الایکۃ ہم معنی ہیں۔ یوم الظلۃ سے
مراد یہ ہے کہ عذاب کے بادلوں نے ان پر (سایہ ڈالنا تھا) :

باب ۳۳۶۔ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَآلِی یُوْسُفَ
لَیْسَ الْمُرْسَلِیْنَ اِلٰی قَوْلِهِ وَهُوَ مَلِیْمٌ
قَالَ مَجَاهِدٌ مَّذْنِبٌ الشُّحُوْنُ الْمُؤَقَّرُ
فَلَمَّا لَا اَنَّهُ کَانَ مِنَ الْمُسْتَجِیْنِ الْاٰیۃ
فَلَمَّا نَاہُ بِالْعَرَاءِ بِوَجْهِ الْاَرْضِ وَهَزَّ
تَقِیْمٌ وَابْنَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَةٌ مِّنْ
یَقِطِیْنِ مِّنْ غِیْرَ ذٰلِکَ اَصْلُ الدَّبَابِ
وَبَحْرٌ وَّارْسَلْنَاهُ اِلٰی مَا شِئْنَا اَلْعَبْدِ
اَوْ یَزِیْدُوْنَ قَامُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ اِلٰی

۳۳۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور بے شک یوسف رسولوں
میں سے تھے" ارشاد خداوندی "وہو ملیم" تک
مجاہد نے فرمایا کہ (ملیم بمعنی) مذنب ہے (الشحون
بمعنی) المؤقر "پس اگر وہ اللہ کی تسبیح پڑھنے والے نہ
ہوتے" الآیۃ فنبذناہ بالعراء (یس العراء سے مراد)
زمین (خشکی کا علاقہ) ہے (یعنی ہم نے ان کو خشکی پر
ڈال دیا اور وہ ڈھال تھے اور ہم نے ان کے قریب
بغیر تنے کا ایک پودا جیسے کدو وغیرہ پیدا کر دیا تھا اور
ہم نے انہیں ایک لاکھ یا اس سے زیادہ آدمیوں کے

حَیْنٍ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحَوْتَ إِذْ نَادَىٰ
وَهُوَ مَكْظُومٌ كَيْفَ نَمُوتُ وَهُوَ مَكْظُومٌ
.....
علیہ السلام کی طرح نہ ہو جائے کہ جب انہوں نے اچھلی کے پریٹ سے مغموم حالت میں اللہ تعالیٰ کو پکارا "آیت میں
مکظوم اکظیم کے معنی میں ہے۔ یعنی مغموم۔

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا مسدد وحدثنا يحيى عن
سفيان قال حدثني الاعمش . حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ
حَدَّثَنَا سفيان عن الاعمش عن ابى وائل .
عن عبد الله رَفِيعِي الله عنه عن النبي صَلَّى الله
عليه وسلم قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ
يُونُسَ زَادَ مُسَدَّدٌ وَيُونُسَ بْنُ مَتَّى .
۴۳۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی ان سے سفیان نے بیان کیا کہ مجھ سے اعمش نے حدیث بیان
کی۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبد اللہ
رفعی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص میرے
مستحق یہ نہ کہے کہ میں یونس علیہ السلام سے بہتر ہوں، مسدد نے اس
اضافہ کے ساتھ روایت کی ہے کہ یونس بن متی :

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا حفص بن عمر وحدثنا شعبة
عن قتادة عن ابى العالقة عن ابن عباس رَفِيعِي
الله عنه عن النبي صَلَّى الله عليه وسلم قَالَ
مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ
مَتَّى وَنُسَبُهُ إِلَى أَبِيهِ .

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بن بكير عن الميث
عن عبد العزيز بن ابى سلمة عن عبد الله بن
الفضل عن الاسود عن ابى هريرة رَفِيعِي الله عنه
قال بينا يهودي يعرض سلعة أعطى بها شيئا
مكرها فقال لا والذي اصطفى موسى على البشر
فسمعه رجل من الانصار فقام فخطم وجهه وقال
تقول والذي اصطفى موسى على البشر والنبي
صَلَّى الله عليه وسلم بين اظهرنا فذهب اليه
فقال ابا القاسم اِنِّي ذِمَّةٌ وَعَهْدٌ اِنَّا بَانَ
فَلَان لَطْمٌ وَجْهِي فَقَالَ لَمْ لَطَمْتُ وَجْهَهُ
فَلَا كَرَاهَةَ فَمَضَى النبي صَلَّى الله عليه وسلم
حتى رأى في وجهه ثم قال لَا تَقْصَلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ

۴۳۷۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے ابو العالیقہ نے ابن عباس
عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے
لئے مناسب نہیں کہ مجھے یونس بن متی سے بہتر قرار دے، آپ نے
ان کے والد کی طرف منسوب کر کے ان کا نام لیا تھا :

۴۳۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے المیث
ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے، ان سے عبد اللہ بن الفضل نے ان
سے الاسود نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک
مرتبہ ایک یہودی ایسا سامان دکھا رہا تھا (لوگوں کو بیچنے کے لئے)
لیکن اسے اس کی جو قیمت دی گئی اس پر وہ راضی نہ تھا، اس لئے
کہنے لگا کہ ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام
انسانوں میں برگزیدہ قرار دیا یہ جملہ ایک انصاری صحابی نے سن لیا
اور کھڑے ہو کر انہوں نے ایک تپڑ اس کے منہ پر مارا اور کہا، نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں بھی موجود ہیں اور تم اس طرح قسم کھاتے
ہو کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں میں
برگزیدہ قرار دیا اس پر وہ یہودی اس حضور کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور کہا، اے ابوقاسم! میرا مسلمانوں کے ساتھ امن و صلح

کا عہد و پیمان ہے، پھر نلاں شخص کا کیا حال ہو گا (جو مسلمان ہے اور) اس نے میرے منہ پر چاٹا مارا ہے اُس حضورؐ نے صحابی سے دریافت فرمایا کہ تم نے اس کے منہ پر کیوں چاٹا مارا تھا؟ انہوں نے وجہ میان کی تو آنحضورؐ غصے ہو گئے اور غصہ کے آثار چہرہ مبارک پر نمایاں ہو گئے پھر اُس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں باہم ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرو، جب صور پھونکا جائے گا، تو آسمان وزمین کی تمام مخلوق پر بے ہوشی طاری ہو جائے گی سو ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر دوسرے مرتبہ صور پھونکا جائیگا اور سب سے پہلے مجھے اٹھایا جائے گا، لیکن میں دیکھوں گا موسیٰ علیہ السلام عرش پر کھڑے ہوئے کھڑے ہوں گے، اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ انہیں طور کی بے ہوشی کا بدلہ دیا گیا تھا یا مجھ سے بھی پہلے ان کی بے ہوشی ختم کر دی گئی تھی اور میں تو یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ کوئی شخص یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے؟

اللّٰهُ فَاتَّهَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَيَصْبِقُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اٰخَرٰى فَاَكُوْنُ اَوَّلُ مَنْ يُّعٰثُ فَاِذَا مَوْسٰى اَخِذًا بِالْعُرْشِ فَلَا اَدْرِى اَحْوَسِبُ بِصُغْفَرِ يَوْمَ الظُّوْرٰمِ يُّعٰثُ قَبْلٰى وَلَا اَقُوْلُ اِنْ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتٰى ؟

تو آسمان وزمین کی تمام مخلوق پر بے ہوشی طاری ہو جائے گی سو ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر دوسرے مرتبہ صور پھونکا جائیگا اور سب سے پہلے مجھے اٹھایا جائے گا، لیکن میں دیکھوں گا موسیٰ علیہ السلام عرش پر کھڑے ہوئے کھڑے ہوں گے، اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ انہیں طور کی بے ہوشی کا بدلہ دیا گیا تھا یا مجھ سے بھی پہلے ان کی بے ہوشی ختم کر دی گئی تھی اور میں تو یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ کوئی شخص یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے؟

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا ابُو الْوَلَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعْتُ حَمِيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِيَعْبُدَ اَنْ يَقُوْلَ اَنْ يَقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتٰى ؟

۴۳۹۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سعد بن ابراہیم نے، انہوں نے حمید بن عبد الرحمن سے سنا اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہوں؟

۴۳۷۔ اور ان سے اس بستی کے متعلق پوچھے جو دریا کے کنارے تھی "اذ یعدون فی السبت" (میں یعدون) یعدون کے معنی میں ہے یعنی سبت کے دن انہوں نے حد سے تجاوز کیا "جب سبت کے دن ان کی چھلیاں ان کے گھاٹ پر آجاتی تھیں" شعرا بمعنی شوارع۔

بَابُ ۳۳۔ وَاسْأَلَهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةً الْبَحْرِ اذْ يَّعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ يَتَعَدُّوْنَ۔ يَجَاوِزُوْنَ فِي السَّبْتِ۔ اِذْ تَأْتِيْهِمْ حَيْثَا نَهْمُ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَعًا، شَوَارِعًا اِلٰى قَوْلِهِ كُوْنُوْا قِرْدَةً خَاسِثِيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے ارشاد "کوئو قردۃ خاسثین" تک۔

۳۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور دی ہم نے داؤد علیہ السلام کو زبور"۔ الزبور بمعنی الکتاب اس کا واحد منہ زبور ہے زبور بمعنی کتب "اور بے شک ہم نے داؤد کو اپنے پاس سے فضل دیا تھا اور ہم نے کہا تھا کہ اے پہاڑ! ان کے ساتھ تسبیح پڑھا کہ" مجاہد نے فرمایا کہ (راؤبی معہ معنی) سعی معہ ہے۔ اور پرندوں کو بھی (ہم نے ان کے ساتھ تسبیح پڑھنے کا حکم دیا تھا) اور وہ ہے کو ان کے لئے نرم کیا تھا کہ اس سے زمین بنائیں ".....

بَابُ ۳۳۸۔ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاتَيْنَا دَاوُدَ ذُبُوْرًا الْزَبْرُ الْكِتٰبُ وَاحِدٌ هَا زَبُوْرٌ زَبْرٌ۔ كَتَبْتُ۔ وَلَقَدْ اَتَيْنَا دَاوُدَ مِنْ اَفْضَلٰى يٰ اَجْبَالُ اَوْبٰى مَعَهُ۔ قَالَ مَجَاهِدٌ سَبْعِيْ مَعَهُ وَالطَّيْرَ وَالنَّارَ الْعَلِيْدَةُ اَنْ اَعْمَلَ سَابِقَاتِ الدُّوْعِ وَقَدَرُ فِي الشَّرِّ دَسْمَامِيْرٍ وَالْحَلَقُ وَلَا يَدُقُ السَّيْمَارُ فَيَتَسَلَّلُ وَلَا يُعْظَمُ

صابغات بمعنی درود " اور بنانے میں ایک خاص انداز رکھو، (یعنی زرہ کی) کیلوں اور خلق بنانے میں، یعنی کیلوں کو اتنا باریک بھی نہ کرو کہ دو کہ ڈھیل ہو جائیں اور نہ اتنی بڑی ہوں کہ حلقہ ٹوٹ جائے " اور اچھے عمل کروا بے شک تم جو عمل کرو گے میں اسے دیکھ رہا ہوں "۔

فَبَصِمُكُمْ - وَاعْمَلُوا صَالِحًا اِنِ بَيَّسَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا

شک تم جو عمل کرو گے میں اسے دیکھ رہا ہوں "۔

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

عبد الوزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابی هريرة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِيفَ عَلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِهِ فَيَتَسَوَّرُ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ يَتَسَوَّرَ دَوَابَّهُ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مَنْ عَمِلَ يَدًا. رَوَاهُ مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ صفوان عن عطاء بن يسار عن هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا

الليث عن عقيل عن ابن شهاب ان سعيد بن المسيب اخبره و ابا سلمة بن عبد الرحمن ان عبد الله بن عمرو رضى الله عنهما قال اخبر رسول الله صلى الله عليه وآنى اقول والله لا صَوْمَ النَّهَارِ وَلَا قَوْمَ اللَّيْلِ مَا عَشْتُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ وَاللَّهِ لَا صَوْمَ النَّهَارِ وَلَا قَوْمَ اللَّيْلِ مَا عَشْتُ قُلْتَ قَدْ قُلْتَهُ قَالَ إِنْ شِئْتَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَصُمُّوا فِطْرَتَكُمْ وَلَمْ يَصُومُوا مِنْ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الْمَدَّ هِرٍ فَقُلْتُ إِنْ أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَافْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتَ إِنْ أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَافْطِرْ يَوْمًا وَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ عَذْلُ الصِّيَامِ قُلْتَ إِنْ أَطِيقُ أَفْضَلَ

۴۴۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی انہیں ہمام نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، داؤد علیہ السلام کے لئے قرآن (یعنی زبور) کی قرات بہت آسان کر دی گئی تھی، چنانچہ وہ اپنی سواری پر زین کسے کا حکم دیتے تھے اور زین کسی جلنے سے پہلے ہی پوری زبور کی تلاوت کر لیتے تھے اور آپ صرف اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے تھے اس کی روایت موسیٰ بن عقبہ نے کی ان سے صفوان نے، ان سے عطاء بن یسار نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے

۴۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے انہیں سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ میں نے کہا ہے کہ خدا کی قسم، جب تک زندہ رہوں گا دن کے روزے رکھوں گا اور رات بھر عبادت میں گزار دوں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا تمہیں نے یہ کہا ہے کہ خدا کی قسم جب تک زندہ رہوں گا دن کے روزے رکھوں گا اور رات بھر عبادت میں گزاروں گا؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں میں نے یہ جملہ کہا تھا آن حضور نے فرمایا کہ تم اسے نبھا نہیں سکو گے اس لئے روزہ بھی رکھا کرو، اور بغیر روزے کے بھی رہا کرو، اور رات میں بھی عبادت کیا کرو اور سویا بھی کرو، ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھا کرو کیونکہ ہر نبی کا بدلہ دی گنا ملتا ہے، اس طرح روزے کا یہ طریقہ بھی (ثواب کے اعتبار سے) زندگی بھر کے روزے جیسا ہو جائے گا میں نے عرض کی کہ میں اس سے افضل طریقہ کی طاقت رکھتا ہوں، یا رسول اللہ! آن حضور نے اس پر فرمایا کہ پھر ایک دن روزہ رکھا کرو اور دو دن بغیر روزے کے رہا

منہ یا رسول اللہ قال لا افضل من ذلک : کہو۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، میں اس سے بھی افضل طریقہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ اُن حضورؐ نے فرمایا کہ پھر ایک دن روزہ رکھا کرو، اور ایک دن روزہ کھنچو، اور داؤد علیہ السلام کے روزے کا طریقہ بھی یہی تھا اور یہی سب سے افضل طریقہ ہے میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں اس سے بھی افضل طریقہ کی طاقت رکھتا ہوں لیکن اُن حضورؐ نے فرمایا کہ اس سے افضل اور کوئی طریقہ نہیں۔

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أَنْبَأَنَّكَ تَقَوْمُ اللَّيْلِ وَتَصُومُ النَّهَارَ فَقُلْتَ نَعَمْ فَقَالَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ الْعَيْنُ وَفُتِحَتْ النَّفْسُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ أَوْ كَصَوْمِ الدَّهْرِ كُنْتُ أَنَا أَجْدِي قَالَ مَسْحَرٌ يَعْنِي قَوْلًا قَالَ فَصُمُّ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يُفْطِرُ إِلَّا لَاتِي : ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے مسعر نے حدیث بیان کی ان سے حبیب بن ابی ثابت نے حدیث بیان کی، ان سے ابو العباس نے اور ان سے عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا میری یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے رہو اور دن میں (روزانہ) روزے رکھتے رہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ اُن حضورؐ نے فرمایا، لیکن اگر تم اسی طرح کرتے رہو تو تمہاری آنکھیں کمزور ہو جائیں گی اور تمہارا جی اکتا جائے گا، ہر مہینے میں تین دن روزے رکھا کرو کہ یہی (ثواب کے اعتبار سے) زندگی بھر کا روزہ ہے یا (آپؐ نے فرمایا کہ) زندگی بھر کے روزے کی طرح ہے میں نے عرض کی کہ اپنے میں، میں محسوس کرتا ہوں، مسعر نے بیان کیا کہ آپؐ کی مراد قوت سے تھی، اُن حضورؐ نے فرمایا کہ پھر داؤد علیہ السلام کے روزے کی طرح روزے رکھا کرو آپؐ ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن بغیر روزے کے رہا کرتے تھے اور دشمن سے ڈبھیر ہو جاتی تو راہ فرار نہیں اختیار کرتے تھے :

باب ۳۹۔ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ ، صَلَاةُ دَاوُدَ وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثَلَاثَةَ وَيَنَامُ سِدَاسَهُ وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ عَلِيُّ وَهُوَ قَوْلُ عَائِشَةَ مَا الْفَالَةُ اسْحَرُ عِنْدِي إِلَّا نَائِيًا :

دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن بغیر روزے کے رہا کرتے تھے۔ علی نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اسی کے متعلق فرمایا تھا کہ جب بھی سحر کے وقت میرے یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود رہے تو سوئے ہوئے

ہوتے تھے :

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ لِي : ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے عمرو بن اوس ثقفی نے، انہوں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا، آپؐ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آحبّ الیقینام
إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمَهُ وَيَقْطُرُ
يَوْمًا وَآحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ
يَتَامُهُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَتَامُهُ سُدُسَهُ
طَرِيقَةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كِي نَازَا كَ طَرِيقَهُ هُوَ أَفْ أَوْ صَحَى رَاتٍ تَمَّكَ سَوْتَهُ تَقَىٰ أَوَّارِيكَ تَهَانِي مَحْصِي يَسْ عِبَادَتِ كَرْتَتِي تَقَىٰ پَحْرَ لَقِيْدِي چُھْتِي چُھْتِي
میں بھی سوتے تھے :

۴۴۰۔ اور یا کیجئے ہمارے بندے داؤد بڑی قوت رکھ
کو، وہ بڑے رجوع کرنے والے تھے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد، وَ
فَصَلَ الْخُطَابُ (فیصلہ کرنے والی تقریر ہم نے انہیں عطا
کی تھی) تک مجاہد نے فرمایا (فیصلہ الخطاب سے مراد انہیں
کی سوجھ بوجھ ہے) وَلَا تَشْطِطُ یعنی بے انصافی نہ کیجئے اور
ہمیں سیدھی راہ بتا دیجئے۔ یہ شخص میرا بھائی ہے اس کے
نمائندے (وہابی) ہیں، عورت کے لئے بھی نفع
کالفظ استعمال ہوتا ہے اور نفعہ بکری کو بھی کہتے ہیں
”اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے سو یہ کہتا ہے وہ بھی
مجھ کو دے ڈال یہ کھلھا ذکویا کی طرح ہے بمعنی ضہا
”اور گفتگو میں مجھے دانا ہے۔ داؤد نے کہا کہ اس نے تیری
دنبی اپنی دنبیوں میں ملائے کی درخواست کر کے واقعی تھ
پر ظلم کیا اور اکثر شرکاء یوں ہی ایک دوسرے پر زیادتی کرتے
ہیں، اللہ تعالیٰ کے ارشاد، ”أَمَّا فَتْنَاهُ“ تک۔ ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”فَتْنَاهُ“ کے معنی ہیں، ہم نے ان
کا امتحان کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ اس کی قرأت تاؤ کی تشدید کے ساتھ ”فَتْنَاهُ“ کیا کرتے تھے ”سو انہوں نے اپنے پروردگار کے

بَاب ۳۴۔ وَاذْكُرْ عَبْدًا دَاوُدَ ذَا الْأَيْدِ
إِنَّهُ آذَانٌ إِلَى قَوْلِهِ وَفَصَلَ الْخُطَابُ
قَالَ مجاهد الفهم في القضاء. وَلَا تَشْطِطُ
لَا تُسْرِفُ. وَاعْلِدُ فِي إِلَى سَوَاءِ الصَّوْاطِ
هَذَا آخِي لَهُ تَسْمُ وَتَسْعُونَ نَجْعَةً يَقَالُ
لِلْمَرَاةِ نَجْعَةٌ. وَيَقَالُ لَهَا يَصْنَاةٌ وَبِ
تَعَجَّةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ الْفَلْيُحْمَا مِثْلُ وَ
كَفَلَهَا ذَكْرِيَاءُ ضَمًّا. وَعَزَى غَلْبَنِي مَسَارَ
أَعَزَّ مِثِّي. اعَزَّزْتَهُ. جَعَلْتَهُ عَزِيزًا
فِي الْخُطَابِ يَقَالُ الْمَحَادَرَةُ قَالَ لَقَدْ ظَلَمْتُكَ
بِسُؤَالِ تَعَجَّتْكَ إِلَى نِعَاجِهِ وَإِنْ كَثِيرًا
مِنْ الْخُلَطَاءِ الشُّرَكَاءِ لِيَبْغَى إِلَى قَوْلِهِ
أَتَمَّا فَتْنَاهُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اخْتَبَرْنَاهُ
وَقَرَأَ عَمْرُؤُنَا لَا بِتَشْدِيدِ التَّاءِ فَاسْتَفْزَرَ
رَبَّهُ وَتَحَرَّرَ لِقَاءَ وَانَابَ :

سامنے توبہ کی اور وہ جھک پڑے اور رجوع ہوئے۔

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ
يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَوَّامَ عَنْ مَجَاهِدٍ قَالَ قُلْتُ
لَا بِنِ عَبَّاسٍ، اسجد في ص فقرأ ومن ذريرة داود
وسليمان حتى اتي فيهم اهدا اقتدا فقال نبينا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْرَانِ يَقْتَدِي بِهِمَا
مِنْ تَقَىٰ جَنَهِينِ أُنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ كِي اِقْتَدَاؤُكَ كَالْمَكْمِ تَقَا :

۴۴۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی ان سے سہل بن یوسف نے روایت
بیان کی کہا کہ میں نے، العوام سے سنا، ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ میں نے
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا میں سورہ ص میں سجدہ کیا کروں؟
تو آپ نے آیت ”وَمَنْ ذَرِيرَةُ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ“ کی تلاوت کی تب ہدایم
اقتدا، ”تک۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عَكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السَّجْدِ رَأْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا؛

۴۴۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سورۃ حق کا سجدہ ضروری نہیں لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سورۃ میں سجدہ کرتے دیکھا ہے :

باب ۱۳۔ قول الله تعالى وَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ الرَّاجِعُ الْمُنِيبُ. وقوله هَبْ لِي مَلَكًا لَا يَنْبَغِي لِأَخِي مِنْ بَعْدِي وقوله وَاتَّبِعُوا مَا تَمْلُؤُ الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ، وَ لِسُلَيْمَانَ الرِّيحُ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَّاحُهَا شَهْرٌ وَأَسْلَمْنَا لَهُ الْيَمِينَ الْقَطْرِ. إِبْنُ الْعَيْنِ الْحَدِيدِ. وَمِنْ الْجَنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ إِلَى قَوْلِهِ مَنْ مُحَارِبٍ قَالَ مُجَاهِدٌ بَنِيَانٌ مَا دُونَ الْقَصُورِ. وَتَمَّائِيلٌ وَجِفَانٌ كَالْجَوَابِ كَالْحَيَاضِ لِلْأَبْلِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَالْجَوَابَةِ مِنَ الْأَرْضِ. وَقَدْ وَرَّاسِيَاتُ إِلَى قَوْلِ الشُّكُورِ قَلَمًا قَضِينَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنْسَأَتَهُ إِعْصَاةً فَلَمَّا خِرَ الْوَالِي قَوْلَهُ الْمُهَيِّينِ. حَبِ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ بِي فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ. يَسْمَحُ أَعْرَافَ الْخَيْلِ وَغَرَائِبَهَا. الْأَصْفَادُ. الْوَشَاقُ. قَالَ مُجَاهِدٌ الْمَاصِفَاتُ مَقْفَنَ الْفَرَسِ دَفْعَ أَحَدِي رَجْلَيْهِ حَتَّى تَكُونَ عَلَى طَرَفِ الْحَاضِرِ الْجِيَادِ. السَّرَاعُ جَسَدًا شَيْطَانًا رِخَاءً. طَبِيعَةً. حَيْثُ أَصَابَ. حَيْثُ شَاءَ فَا مَنَّ. أَعْطَى. بَغَيْرِ حِسَابٍ. بَغَيْرِ حَرَجٍ:

۳۴۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا، وہ بہت اچھے بندے تھے وہ بہت رجوع ہونے والے تھے۔
الراجع۔ بمعنی المنیب اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ سلیمان علیہ السلام نے دعا کی مجھے ایسی سلطنت دیجئے کہ میرے سوا کسی کو میسر نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور یہ لوگ پیچھے لگ گئے اس علم کے جو سلیمان کی بادشاہت میں شہدیان پڑھا کرتے تھے“ اور ”ہم نے“ سلیمان کے لئے ہوا کو (مسخر کر دیا) کہ اس کی صبح کی منزل ہمینہ بھر کی ہوتی اور اس کی شام کی منزل ہمینہ بھر کی ہوتی اور ہم نے ان کے لئے ”نابنے کا چشمہ بہا دیا۔“ (واصلنا له عين القطر بمعنی) اذبالہ عین الحديد ہے اور جنات میں کچھ وہ تھے جو ان کے آگے ان کے پروردگار کے حکم سے خوب کام کرتے تھے ”ارشاد ”من محارِب“ تک مجاہد نے فرمایا کہ ”محارب سے مراد بڑی عمارتیں ہیں جو محلات سے چھوٹی ہوں اور محبسے اور لگن جیسے حوض جیسے اونٹوں کے لئے حوض ہوا کرتے ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جیسے زمین میں گڑھے (بڑے بڑے) ہوا کرتے ہیں اور (بڑی بڑی) اجمی ہوئی دیگیں ”ارشاد ”الشُّكُور“ تک ”پھر جب ہم نے ان پر موت کا حکم جاری کر دیا تو کسی چیز نے ان کی موت کا پتہ نہ دیا بجز ایک زمین کے کپڑے کے کہ وہ سلیمان کے عصا کو کھانا رہا، سو جب وہ گر پڑے تب جنات پر حقیقت واضح ہوئی اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”المُهَيِّينُ“ تک ”سلیمان کہنے لگے کہ میں اس مال کی محبت میں پروردگار کی یاد سے غافل ہو گیا“ پھر آپ ان کی پندیلیوں اور گردنوں

پر ہاتھ پھرنے لگے، یعنی گھوڑوں کے ایال اور ان کی کوچیں کھٹنے لگے (ید ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے) الاصفاد بمعنی الوثاق۔ مجاہد نے فرمایا کہ المصافنات، صفین الفرس سے مشتق ہے، اس وقت بولتے ہیں جب گھوڑا ایک پاؤں اٹھا کر کھرکی نوک پر کھڑا ہو جائے۔ الجیاد یعنی دوڑنے میں تیز۔ جسدًا بمعنی شیطان۔ رخاء یعنی بالکڑھ جیٹ اصاب یعنی جہاں چاہے۔ فاصن، اعط کے معنی میں ہے۔ بغیر حساب یعنی بغیر کسی مضائقے کے :

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَقْدَسُ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَى صَلَاتِي قَامَ مَكْنِي اللَّهُ مِنْهُ فَأَخَذَتْهُ فَادْرَأَتْ أَنْ أَرْبُطَهُ عَلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ قَدْ كُوتُ دَعْوَةُ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي قَرَدَدَتْهُ خَاسِئًا عَفْرِيتٌ مَمْرُودٌ مِنَ النَّاسِ أَوْ جَانٌ مِثْلُ ذِمْنَتِهِ جَاعَتِهَا الزَّيَانَةُ :

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَا طَوْقَ لَنَا لِلْبَلَاءِ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً نُحْمِلُ كُلُّ امْرَأَةٍ فَارِسًا يَجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنَّ مَشَاءَ اللَّهِ قَلَمٌ يَمُكُّ وَلَمْ يُحْمَلْ شَيْئًا إِلَّا وَاحِدًا سَاقِطًا أَحَدٌ شَقِيقُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَقَّاتِهَا تَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ . قَالَ شُعَيْبٌ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ يَسْعَيْنَ وَهُوَ اصْحَحُ :

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا بَرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَى مَسْجِدٍ وَضَعُ أَوَّلَ . قَالَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

۴۴۸۔ مجھ سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نخعی نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، یا رسول اللہ! سب

قُلْتُ ثُمَّ اَيَّ قَالَتْ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْاَقْصَى قُلْتُ
كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُونَ ثُمَّ قَالَ حَيْثُمَا اَذَرَكْتُكَ
الصَّلَاةَ فَصَلِّ وَالْاَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ

نے فرمایا کہ جس جگہ بھی نماز کا وقت ہو جائے۔ فوراً نماز پڑھ لو، تمہارے لئے (امت مسلمہ کے لئے) تمام روئے زمین مسجد ہے؛

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا ابو الیمان اخبرنا شعیب

حَدَّثَنَا ابو الزناد عن عبد الرحمن حَدَّثَنَا اَنَسُ

سمع ابا هريرة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ سَمِعَ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مُثْلِي وَمَثَلُ النَّاسِ

كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْفَرَّاشُ وَهَذِهِ

الْتِدَابُ تَقَعُ فِي النَّارِ وَقَالَ كَانَتْ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا

إِمَاهُمَا جَاءَ الدِّهْنُ فَذَهَبَ يَا بِنِ احْدَهُمَا

فَقَالَتْ صَاحِبَتُهُمَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِاَمْنِكَ وَقَالَتِ

الْاُخْرَى اِنَّمَا ذَهَبَ بِاَمْنِكَ فَتَحَا كِمَتَا اِلَى دَاوُدَ

فَقَضَى بِهِ لِلْكُرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ

فَاخْبَرَتَا لَا فَقَالَ اُتَوْنِي بِاِسْتِكِينَ اَشَقُّهُ بَيْنَهُمَا

فَقَالَتِ الضَّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَبْرَصُكَ اللَّهُ هُوَ اَنْتُمْهَا

فَقَضَى بِهِ لِلضَّغْرَى قَالَ ابو هريرة. وَاللَّهُ اَنْتَ

سَمِعْتَ بِاِسْتِكِينَ اَلْيَوْمَ مُمْدَدًا وَمَا كُنَّا نَقُولُ اِلَّا الْمَدَدَ

بُڑی کال کا بے اس پر سلیمان علیہ السلام نے اس چھوٹی کے حق میں فیصلہ کیا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سبکیں (پھری) کا لفظ

اسی دن سنا۔ ورنہ ہم ہمیشہ (پھری کے لئے) مدد کا لفظ استعمال کرتے تھے۔

۴۴۳۔ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى وَلَقَدْ آتَيْنَا

نُفُوسَ الْحِكْمَةِ اَنَ اشْكُرُ اللَّهَ اِلَى قَوْلِهِ

اِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ - وَلَا

تُصْخِرُ - الْاَعْرَاضُ بِاَسْوَجَةٍ

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا ابو الوليد حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله

قَالَ - كَمَا نَزَلَتْ اَلَّذِينَ اٰمَنُوا وَكَمْ يَلْبَسُوا اِيْمَانُكُمْ

بِظُلْمٍ قَالَ اصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِيْمَانُ لَمْ يَلْبَسْ اِيْمَانُهُ بِظُلْمٍ فَتَوَلَّى لَا تَشْرُكُ

سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی تھی؟ فرمایا کہ مسجد حرام، میں نے سوال

کیا کہ اس کے بعد کونسی؟ فرمایا کہ مسجد اقصیٰ میں نے سوال کیا اور ان

دونوں کی تعمیر کا درمیان فاصلہ کتنا تھا؟ فرمایا چالیس سال، پھر آنحضرت

نے فرمایا کہ جس جگہ بھی نماز کا وقت ہو جائے، فوراً نماز پڑھ لو، تمہارے لئے (امت مسلمہ کے لئے) تمام روئے زمین مسجد ہے؛

۴۴۹۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر

دی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن نے حدیث

بیان کی انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا اور انہوں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم سے سنا، آپؐ نے فرمایا کہ میری اور تمام انسانوں کی مثال ایک ایسے شخص

کی سی ہے جس نے آگ روشن کی ہو، پھر پردانے اور کپڑے مگھڑے اس

آگ میں گرے لگے ہوں اور اسی حضورؐ نے فرمایا کہ دو عورتیں بغیر اور دونوں

کے پیچھے تھے اتنے میں ایک بھیڑ آیا اور ایک عورت کے بیٹے کو اٹھائے گیا

ان دونوں میں سے ایک عورت نے کہا کہ بھیڑ یا تمہارے بیٹے کو لے گیا ہے

اور دوسری نے کہا تمہارے بیٹے کو لے گیا ہے دونوں داؤد علیہ السلام

کے یہاں اپنا مقدمہ لے گئیں آپؐ نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ کر

دیا اس کے بعد وہ دونوں سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے یہاں آئیں

اور انہیں صورت حالی کی اطلاع دی انہوں نے فرمایا کہ اچھا، پھری لاؤ

اس پیچ کے دو کپڑے کر کے دونوں کے حصے دے دوں، چھوٹی عورت نے

یہ سن کر کہا، اللہ آپؐ پر رحم فرمائے ایسا نہ کیجئے میں نے مان لیا کہ یہ اسی

بُڑی کال کا بے اس پر سلیمان علیہ السلام نے اس چھوٹی کے حق میں فیصلہ کیا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سبکیں (پھری) کا لفظ

اسی دن سنا۔ ورنہ ہم ہمیشہ (پھری کے لئے) مدد کا لفظ استعمال کرتے تھے۔

۴۴۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور بے شک دی تھی

ہم نے لقمان کو حکمت کہ اللہ کا شکر ادا کرو اور ارشاد "ان

اللہ لا یجب کل مغتال فخور" تک۔ لا تصغر

یعنی چہرہ نہ پیرو۔

۴۵۰۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث

بیان کی انہیں اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور

ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آیت "جو لوگ ایمان

لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کی آمیزش نہیں کی" نازل ہوئی

تو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرف کی ہم میں ایسا کون ہوگا

مذکر دونوں کے لئے آتا ہے :

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا

ہمام بن یحییٰ حدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ انس بن مالک عن مالک بن صعصعة ان بنی اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ حَدَّثَنَا عَنْ لَیْلَةَ اسرى بِہِ ثُمَّ صَعِدَا حَتَّى اِتٰی السَّمَاءَ الثَّانِیَةَ فَاُصْتَفَتْہُمْ قِیْلَ مِنْ هٰذَا قَالَ جَبْرِیلُ قِیْلَ وَمَنْ مَعُکَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِیْلَ وَارْسِلْ اِلَیْہِہِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا خَلَصْتُکَ فَاِذَا یَحْیٰی وَعِیْسٰی وَہمَا ابْنَا خَالَتِہِ قَالَ هٰذَا یَحْیٰی وَعِیْسٰی فَمَلَمَ عَلَیْہِمَا فَنَسَلَمْتَ اَثمَ قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الْقَالِمِ وَالنَّبِیِّ الْقَالِخِ :

۴۵۶۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج کے متعلق حدیث بیان کی کہ آپ اوپر چڑھے اور دوسرے آسمان پر تشریف لائے پھر دروازہ کھولنے کے لئے کہا پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ کہا کہ جبریل۔ پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا، کیا انہیں لانے کے لئے بھیجا گیا تھا؟ کہا کہ جی ہاں۔ پھر جب میں وہاں پہنچا تو عیسیٰ اور یحییٰ علیہ السلام وہاں تشریف رکھتے تھے، یہ دونوں حضرت آپس میں خالد زاد بھائی ہیں، جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ یحییٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) ہیں، انہیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا، دونوں حضرات نے جواب دیا اور کہا، خوش آمدید صالح بھائی اور صالح بنی :

باب ۳۲۔ قول اللہ تعالیٰ وَادْعُہُمْ

اَلْکِتَابَ مَرْیَمَ اِذَا انتَبَذَتْ مِنْ اَہْلِہَا مَکَانًا شَرْقِیًّا اِذْ قَالَتْ الْمَلٰٓئِکَۃُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللہَ یُخَوِّذُ بِکَلِمَۃٍ اِنَّ اللہَ اصْطَفٰی اَدَمَ وَنُوْحًا وَاٰلَ اِبْرٰہِیْمَ وَاٰلَ عِمرَانَ عَلٰی الْعَالَمِیْنَ اِلٰی قَوْلِہٖ یَزُوْرُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاٰلَ عِمرَانَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اٰلِ اِبْرٰہِیْمَ وَاٰلِ عِمرَانَ وَاٰلِ یٰسِیْنَ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ یَقُولُ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ بِاِبْرٰہِیْمَ لِتِلْذِیْنِ اتَّبَعُوْهُ وَہُمْ الْہُوْمُنُوْنَ۔ وِیْقَالُ اٰلَ یَعْقُوْبَ۔ اَہْلُ یَعْقُوْبَ فَاِذَا اصْعَرُوْا اٰلَ نَحْمَ رَدُّوْکُمْ اِلٰی الْاَصْلِ فَلَاوَا اُھِیْلَ :

۳۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اس کتاب میں مریم کا ذکر کیجئے جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر ایک شرقی مکان میں گئیں“ (اور وہ وقت یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریم، اللہ آپ کو خوش خبری دے رہا ہے۔ اپنی طرف سے ایک کلمہ کی ”بے شک اللہ نے آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام جہان میں منتخب کیا ہے ارشاد ”یوزن من یشاء بغیر حساب“ تک۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آل عمران آل ابراہیم آل عمران آل یاسین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم و علی سائر الانبیاء کے مومنین ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام سے سب سے زیادہ قریب وہی لوگ ہیں جنہوں نے آپ کی اتباع کی ہے اور یہ مومنین کا طبقہ ہے۔ آل یعقوب کی اصل اہل یعقوب بتاتے ہیں، چنانچہ جب اس کی تفسیر کی جائے گی تو اپنی اصل حالت پر آجائے گا اور کہیں گے۔ اھیل :

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا ابُو الیمان اخبرنا شعیب

عن الزہری قال حَدَّثَنِیْ سَعِیدُ بن الْمَسِیْبِ قَالَ قَالَ ابُو ہُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

۴۵۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ہر ایک، نبی آدم جب پیدا ہو ہے تو پیدائش کے وقت شیطان اسے چھوتا ہے اور بچہ شیطان کے چھونے سے زور سے چیخا ہے، سو امیرم علیہا السلام اور ان کے صاحبزادے عیسیٰ علیہ السلام کے پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس کی وجہ مریم علیہا السلام کی والدہ کی ذریت کو شیطان رحیم سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔“

۳۴۶۔ اور وہ وقت یاد کرو جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریم، بے شک اللہ نے آپ کو برگزیدہ بنایا ہے، اور پاک کر دیا ہے اور آپ کو دنیا جہاں کی بیویوں کے مقابلے میں برگزیدہ کر لیا ہے، اے مریم، اپنے پروردگار کی عبادت کرتی رہ اور سجدہ کرتی رہ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتی رہ، یہ واقعات غیب کی خبروں میں سے ہیں، ہم آپ کے اوپر ان کی وحی کر رہے ہیں اور آپ ان لوگوں کے پاس نہیں جاتے، اس وقت جب وہ اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ ان میں سے کون مریم کی سرپرستی کرے اور نہ آپ اس وقت ان کے پاس تھے

جب وہ باہم اختلاف کر رہے تھے۔ ”یکفل یضم کے معنی میں بولتے ہیں، کفلہا یعنی ضمہا، (بعض قرأتوں میں) تخفیف کے ساتھ ہے، یہاں کفالت دیون وغیرہ سے ماخوذ ہو کر استعمال ہوا ہے بلکہ ضمہ واخذ کے معنی میں ہے۔

۴۵۴۔ مجھ سے احمد بن ابی رجاہ نے حدیث بیان کی ان سے نفرت حدیث بیان کی ان سے ہشام نے کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، کہا کہ میں نے عبد اللہ بن جعفر سے سنا، کہا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آں حضور فرما رہے تھے کہ مریم بنت عمران علیہا السلام اپنے زمانہ میں سب سے بہترین خاتون تھیں اور اس امت کی سب سے بہترین خاتون حدیجہ ہیں (رضی اللہ عنہا)

۳۴۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”جب ملائکہ نے کہا کہ اے مریم، ارشادہ فَاِتْمَا يَقُولُ كَذٰلِكَ كُنْ فَيَكُوْنُ“ (بالتشديد) اور يَبْشُرُكَ (بالتخفيف) ایک ہی چیز ہے۔ مجاہد نے فرمایا کہ الکھل بمعنی حلیہ۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٍ إِلَّا يَمْسُهُ الشَّيْطَانُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهْلِكُ صَارِحًا مِنْ مَتَنِ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرِيحٍ وَأَنِهَا ثُمَّ يَقُولُ الْبُوهْرِيَّةُ وَإِنِّي أَعِيذُ هَا يَكُ وَذُرِّيَّتِهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

باب ۳۴۶۔ وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَأِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ يُقَالُ يَكْفُلُ يَضْمُ كَفَلَهَا ضَمًّا مَخْفَافَةً لَيْسَ مِنْ كِفَالَةِ الدِّيُونِ وَشَبَّهَهَا

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النُّضْرُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَائِهِمَا مَرْيَمُ بِنْتُ إِيمَرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ

باب ۳۴۷۔ قَوْلُهُ تَعَالَى إِذْ قَالَتِ الْمَلَأِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِلَى قَوْلِهِ فَاِتْمَا يَقُولُ كَذٰلِكَ كُنْ فَيَكُوْنُ كُنْ يَكُوْنُ يَبْشُرُكَ وَيَبْشُرُكَ وَاحِدًا وَجِهَةً. شَرِيفًا وَقَالَ ابْرَاهِيمُ السَّيِّحُ.

الصدیق - وقال مجاهد - الکهل - الکمل -
والاکمل - من یبصر بالہما ولا یبصر
وقال غیرہ من یولد اعینہ :

۶۵۵۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عن عمرو بن مرة قال سمعت مرة الهذلي
يحدث عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه
قال قال النبي صلى الله عليه وسلم فضل
عائشة على النساء كفضل الشريد على سائر
الطعام كمثل من الرجال كثير ولم يكمل من
النساء إلا مريم بنت عمران واسية امرأة
فرعون - وقال ابن وهب أخبرني يونس عن
ابن شهاب قال حدثني سعيد بن المسيب
ان ابا هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول النساء قریش خير نساء
ركبت الا نبل اخنا على طفلي وارعا على زوج
في ذات يدي يقول ابو هريرة على اثر ذلك
ولم يركب مريم بنت عمران بغير اقطاب بعد
ابن اخي الزهري واسحاق الكلبي عن الزهري :

اور الاكمل اس شخص کو کہتے ہیں جو دن میں تو دیکھ سکتا
ہو لیکن رات میں اسے کچھ نظر نہ آتا ہو اور دوسرے حضرات
نے کہا ہے کہ اسے کہتے ہیں جو پیدائشی نابینا ہو :
۶۵۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی ان سے عمرو بن مرہ نے ، کہا کہ میں نے مرہ ہمدانی سے سنا
وہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے
تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، عورتوں پر عائشہ کی فضیلت
ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر زرید کی ، مردوں میں تو بہت سے کامل
اچھے ، لیکن عورتوں میں مریم علیہا السلام اور فرعون کی بیوی آسیہ
رضی اللہ عنہما کے سوا اور کوئی کامل پیدا نہیں ہوئی اور ابن وهب
نے بیان کیا کہ مجھے یونس نے خبر دی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا
کہنا کہ مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ نے فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہونے والیوں (عربی خواتین) میں سب
سے بہترین قریشی خواتین ہیں ، ایسے بچے پر سب سے زیادہ شفقت
و محبت کرنے والی اور اپنے شوہر کے مالی و اسباب کی سب سے بہتر
نگران و محافظ ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد ہی فرمایا کہ
مریم بنت عمران رضی اللہ عنہما اونٹ پر کبھی سوار نہیں ہوئی بھلیں
اس روایت کی متابعت نہری کے پیچھے محمد بن عبد اللہ بن مسلم نے اور اسحاق کلبی نے نہری کے واسطے سے کی :

باب ۳۔ قَوْلُهُ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ
لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقْرُبُوا عَلَيَّ إِلَهًا
إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ
رَسُولُ اللَّهِ وَكَلَّمَتْهُ النَّقَاةُ إِلَى مَرْيَمَ
وَرُوحٌ مِنْهُ فَأَمَّا بِلِلَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَا
تَقُولُوا ثَلَاثَةً انْتَهَوْا خَيْرًا أَتَكْمُرُ إِنَّمَا
اللَّهُ إِلَهٌُ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَنْ يَكُونَ
لَهُ وَلَدٌ لَهُ وَلَدٌ وَمَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا
فِي الْأَرْضِ وَكُنِيَ بِإِلَهِهِ وَكَيْلًا قَالَ أَبُو عَبْدِ
كَلَمَةً - كن فكان - وقال غيرہ لا روح

۷۔ ہم سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اے اہل کتاب! اپنے
دین میں غلو نہ کرو“ اور اللہ کے بارے میں کوئی بات حق
کے سوا نہ کہو ، مسیح عیسیٰ بن مریم تو بس اللہ کے ایک
پیغمبر ہیں اور اس کا ایک کلمہ جسے اللہ نے پنچا دیا تھا مریم
تک اور ایک جان ہیں اس کی طرف سے ، پس اللہ اور
اس کے پیغمروں پر ایمان لاؤ اور یہ نہ کہو کہ خدا تین ہیں
اس سے باز آ جاؤ ، تمہارے حق میں یہی بہتر ہے ، اللہ تو
بس ایک ہی معبود ہے ، وہ پاک ہے اس سے کہ اس
کے بیٹا ہو ، اسی کلمے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے
اور اللہ ہی کا کار ساز ہونا کافی ہے“ ابو عبید نے بیان

منہ . احیاء فجعله روحًا . وَلَا تَقُولُوا
ثَلَاثَةً :

کیا کہ کلمتہ سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا ہے کہ جو
جاؤ اور وہ ہو گئے . دوسرے حضرات نے کہا کہ درود

منہ سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے انہیں زندہ کیا اور روح ڈالی ، اور یہ نہ کہو کہ خدا تین ہیں :

۴۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ حَنْبَلٍ
قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي امِيَّةٍ عَنْ عُبَادَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى
عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ
وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْبَحَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ ادْخَلَهُ اللَّهُ
الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ . قَالَ الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي
ابْنُ جَابَرٍ عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ جُنَادَةَ وَزَادَ مِنْ أَبْوَابِ
الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةَ أَتَيْهَا شَاعِرٌ :

۴۵۶- ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی ، ان سے ولید
نے حدیث بیان کی ، ان سے اوزاعی نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے عیمر
بن حنفی نے حدیث بیان کی ، کہا کہ مجھ سے جنادہ بن ابی امیہ نے حدیث
بیان کی اور ان سے عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ، جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ، وہ
وحدہ لا شریک ہے اور یہ کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ
کہ عیسیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس کا کلمہ میں جسے اللہ
نے پہنچا دیا تھا مریم تک اور ایک جان میں اس کی طرف سے اور یہ
کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو اس نے جو بھی عمل کیا ہوگا ،
آخر الامر اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کریں گے . ولید نے بیان
کیا کہ مجھ سے ابن جابر نے حدیث بیان کی ، ان سے عیمر نے اور جنادہ

نے اور اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے (یسا شخص جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے گا داخل ہوگا)

بَابُ ۳۸- وَأَذْكُرُ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ
إِذَا انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا نَبْدًا نَالًا . الْيَقِينَا
أَفْتَرَلَتْ شَرْقِيًّا . مِثْلًا يَلِي الشَّرْقَ . فَأَجَاءَ
هَا أَفْعَلْتُ مِنْ جَنَّتْ . وَيَقَالُ . جَاهَا .
اضْطَرَّهَا . تَسَاقَطَ تَسْقَطُ . قَصِيًّا . قَاصِيًّا .
فَرِيًّا . عَظِيمًا . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسِيًّا لَحْدُ
اَكْنَ شَيْئًا . وَقَالَ غَيْرُهُ النَّسَى الْعَقِيرُ .
وَقَالَ ابْنُ وَائِلٍ . عَلِمْتُ مَرْيَمَ أَنَّ التَّقَى
ذُو نَهْيَةٍ حِينَ قَالَتْ إِنَّ كَذْتَ تَقِيًّا .
قَالَ دَكِيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
عَنِ الْبَرَاءِ . مَرْيَمُ نَهْرٌ صَغِيرٌ بِالسَّرِّيَّةِ

۳۸- اور (اس) کتاب میں مریم کا ذکر کیجئے جب
وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر ایک شرقی مکان میں
گیئیں ۔ بندناہ ای یقینا ۔ اغترلت ۔ شرقیاً
یعنی شرقی گوشہ کی طرف ۔ فاجاءھا ، اجئت سے افعل
(مزید) کا صغہ ہے ۔ الجاھا ۔ اضطرها کے معنی میں
استعمال کرتے ہیں ۔ تساقط بمعنی تسقط قصیاً یعنی
قاصیاً ۔ فریا بمعنی عظیماً ، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ نسیاً کے معنی یہ ہیں کہ کچھ ہوتا ہی نہ " دوسرے
حضرات نے کہا کہ (النسی جقیر کے معنی میں ہے ، ابو وائل نے
فرمایا کہ مریم علیہا السلام کو اس پر یقین تھا کہ تقویٰ ہی ذاتی
ہے اسی وجہ سے انہوں نے فرمایا تھا اجیریل علیہ السلام
ان سے اسرائیل نے ، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء رضی

اللہ عنہ نے کہ ، سرتیاً ، سریانی زبان میں چھوٹی نہر کو کہتے ہیں :

۴۵۷- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ

۴۵۷- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ، ان سے جریر بن

حدثنا جبر بن حازم عن محمد بن سید بن عوف
ابن هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
تَحْرِيْمُكُمُ فِي الْمَهْدِ اِلَّا ثَلَاثَةً عَيْسَى وَكَانَ فِي بَنِي
اسرائيلَ دَجُلٌ يُقَالُ لَهُ جَرِيحٌ كَانَ يُصَلِّي جَاءَتْهُ
أُمُّ قَدْ عَشَهُ فَقَالَ احْبِبُّهَا أَوْ أَصَلَّتِي فَقَالَتْ
اَللَّهُمَّ لَا تُبْسِئَهُ حَتَّى تُرِيَهُ وَجُورَةَ الْمُرْسِيَاتِ
وَكَانَ جَرِيحٌ فِي صَوْمَعِيهِ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ
وَكَلَّمَتْهُ فَأَبَى فَأَقَاتَ رَاعِيًا فَأَمْلَكَتُهُ مِنْ نَفْسِهَا
فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ مِنْ جَرِيحٍ فَأَنُوهُ فَكَسَرُوا
صَوْمَعَتَهُ وَأَنَزَلُوهُ وَسَبَّوهُ فَتَوَمَّنَا وَصَلَّى ثُمَّ
آتَى الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ قَالَ التَّرَاعِي
قَالُوا تَبْنِي صَوْمَعَتُكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ
طِينٍ وَكَانَتْ امْرَأَةٌ تَرْفَعُ أَبْنَاءَهَا مِنْ بَنِي
اسرائيلَ فَتَرَبَّاهَا دَجُلٌ رَاكِبٌ دُورًا فَقَالَتْ
اَللَّهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهُ فَتَرَكَ ثَدْيَيْهَا وَاقْبَلَ
عَلَى التَّرَاكِبِ فَقَالَ اَللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ
اقْبَلَ عَلَى ثَدْيَيْهَا يُصْصُهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْضِي أَضْبَعَاهُ
ثُمَّ مَرَّ بِأُمِّهِ فَقَالَتْ اَللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ ابْنِي مِثْلَ
هَذَا فَتَرَكَ ثَدْيَيْهَا فَقَالَ اَللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا
فَقَالَتْ لِمَ ذَلِكَ فَقَالَ التَّرَاكِبُ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ
وَهَذَا أَلَمَةٌ يُقْتُلُونَ سَرَقَتِ زَيْنَتٍ وَلَمْ تَفْعَلْ

حاکم نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گھوڑہ میں تین
بچوں کے سوا اور کسی نے گفتگو نہیں کی، اول عیسیٰ علیہ السلام (دوسرے
کا واقعہ یہ ہے کہ) بنی اسرائیل میں ایک بزرگ تھے، نام جریج تھا، وہ
نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کی والدہ نے انہیں پکارا، انہوں نے (اپنے
دل میں) کہا کہ میں اپنی والدہ کا جواب دوں یا نماز پڑھتا رہوں؟ آخر
انہوں نے نماز نہیں توڑی اس پر ان کی والدہ نے (غصہ ہو کر) بددعا
کی، اے اللہ اس وقت تک اسے موت نہ آئے جب تک یہ زانیہ عورتوں
کا چہرہ نہ دیکھ لے، جریج اپنے عبادت خانے میں رہا کرتے تھے۔ ایک
مرتبہ ان کے سامنے ایک عورت آئی اور ان سے گفتگو کی، لیکن انہوں
نے (اس کی خواہش پوری کرنے سے) انکار کیا۔ پھر ایک چرواہے کے
پاس آئی اور اسے اپنے اوپر قابو دے دیا اس سے ایک بچہ پیدا ہوا اور
اس نے ان پر یہ تہمت دھری کہ یہ جریج کا بچہ ہے۔ ان کی قوم کے لوگ
آئے اور ان کا عبادت خانہ توڑ دیا، انہیں بچے اتار کر لائے اور انہیں
گالی دی۔ پھر انہوں نے وضو کر کے نماز پڑھی، اس کے... بعد بچے کے
پاس آئے اور اس سے پوچھا کہ تمہارا باپ کون ہے؟ بچہ (اللہ تعالیٰ کے
حکم سے) بول پڑا کہ چرواہا! اس پر ان کی قوم شرمندہ ہوئی اور کہا، کہ
ہم آپ کا عبادت خانہ سونے کا بنائیں گے، لیکن انہوں نے کہا کہ نہیں،
مٹی ہی کا بنے گا۔ تیسرا واقعہ (ایک بنی اسرائیل کی عورت مٹی، اپنے
بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔ قریب سے ایک سوار نہایت وجیر اور خوش پوش
گزرا۔ اس عورت نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے بچے کو بھی اسی جیسا بنادے
لیکن بچہ (اللہ کے حکم سے) بول پڑا کہ اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا، پھر
اس کے سینے سے لگ کر دودھ پینے لگا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جیسے میں اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی انگلی پوس رہے ہیں (بچے کے دودھ پینے لگنے کی کیفیت بیان کرتے وقت) پھر ایک باندی اس کے پاس قریب سے لے جاتی گئی!!
(جیسے اس کے مالک مار رہے تھے) تو اس عورت نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے بچے کو اس جیسا نہ بنانا، پھر اس کا پستان چھوڑ دیا اور
کہا اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنادے اس عورت نے پوچھا، ایسا تم کیوں کہہ رہے ہو؟ بچے نے کہا کہ وہ سوار ظالموں میں سے ایک ظالم شخص
تھا، اور اس باندی سے لوگ کہہ رہے تھے کہ تم نے چوری اور زنا کی، حالانکہ اس نے کچھ بھی نہیں کیا تھا۔

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا - اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى اخْبَرَنَا
۴۵۸۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے
خبر دی، انہیں معمر نے۔ ۴ اور مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا - اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى اخْبَرَنَا
ہشام عن معمرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

اخبرنا معمر عن الزهري قال اخبرني سعيد بن المسيب عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة اسرى به تقيت موسى قال فتعته فاذا رجل حبسته قال مضطرب رجل السرايس كانه من رجال شنوءة قال ولقيت عيسى فنعته النبي صلى الله عليه وسلم فقال ربعة اخبر كما تماخر من ديارين يعني الحماة ورايت ابراهيم وانا اشتهه وليد به قال واذلت باثني اخذهما لبن والاخر فيه خنزير فقيس لي خذ ايهما شئت فاخذت اللبن فشربته فقيس لي هديت الفطرة او اصببت الفطرة اما ائت لو اخذت الخمر غوت املت :

مجھ سے کہا گیا کہ جو آپ کا جی چاہے لیجئے۔ میں نے دودھ کا برتن لے لیا اور پی لیا۔ اس پر مجھ سے کہا گیا کہ فطرت کی طرف آپ نے راہ پالی، یا فطرت کو آپ نے پالیا۔ اس کے بجائے اگر آپ شرب کا برتن لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی :

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا

اسرائیل خبرنا عثمان بن المغيرة عن مجاهد عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال النبي صلى الله عليه وسلم رايت عيسى وموسى وابراهيم قائما عيسى فاخبر جعدا عريضا الصدر واما موسى فاذا جسيم سبط كانه من رجال النوط

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا

ابو صميرة حَدَّثَنَا موسى عن نافع قال عبد الله ذكر النبي صلى الله عليه وسلم يوم ما بين ظهري الناس المسيح الدجال فقال انا الله ليس باعور انا البسيم الدجال اعور العينين انا كان عينه عتبة طافية وارا في الليلة عند الكعبة في المنام فاذا رجل ادم كاحسن ما يرى من ادم الرجال تضرب لنته بين منكبتيه

عبداللہ راق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس رات میری معراج ہوئی تھی میں نے موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر آں حضور نے ان کا حلیہ بیان کیا کہ وہ، میرا خیال ہے کہ معمر نے کہا، دراز قامت اور سیدھے بالوں والے تھے، جیسے قبیلہ شنوہ کے افراد ہوتے ہیں۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ملاقات کی آں حضور نے ان کا بھی حلیہ بیان فرمایا کہ درمیانہ قد اور سرخ و سپید تھے، جیسے ابھی ابھی غسل خانے سے باہر آئے ہوں اور میں نے ابراہیم علیہ السلام سے بھی ملاقات کی تھی اور میں ان کی اولاد میں ان سے سب سے زیادہ مشابہ ہوں، آں حضور نے بیان فرمایا کہ میرے پاس دو برتن لائے گئے، ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب مجھ سے کہا گیا کہ برتن لے لیا اور پی لیا۔ اس پر مجھ سے کہا گیا کہ فطرت کی طرف آپ نے راہ پالی، یا فطرت کو آپ نے پالیا۔ اس کے بجائے اگر آپ شرب کا برتن لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی :

۴۵۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں اسرائیل نے خبر

دی، انہیں عثمان بن المغیرہ نے خبر دی انہیں مجاہد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ میں نے عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا، عیسیٰ علیہ السلام نہایت سرخ، گنگھڑیلے بال والے اور چوڑے سینے والے تھے۔ اور موسیٰ علیہ السلام گندم گوں، دراز قامت اور سیدھے بالوں والے تھے، جیسے کوئی قبیلہ زط کا فرد ہو :

۴۶۰۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صمیرہ

نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا نا نہیں ہے، لیکن دجال دہشت انگھ سے کا نا ہوگا (اسی لئے اس کا خدائی کا دعویٰ ہدایت غلط ہوگا، اس کی آنکھ اٹھے ہوئے انگور کی طرح ہوگی۔ اور میں نے رات کعبہ کے پاس خواب میں ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا، گندمی رنگ کے آدمیوں میں شکل و صورت کے اعتبار

سب سے زیادہ حسین و جمیل ان کے سر کے بال شانوں تک ٹک رہے تھے، سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے شانوں پر رکھے ہوئے وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ آپ مسیح بن مریم ہیں اس کے بعد میں نے ایک شخص کو دیکھا سخت اور مڑے ہوئے بالوں والا اور داہنی آنکھ سے کانا تھا، اسے میں نے ابن قطن سے سب سے زیادہ شکل و صورت میں ملتا ہوا پایا، وہ بھی ایک شخص کے شانوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ دجال ہے اس روایت کی متابعت عبد اللہ نے نافع کے واسطے کی۔

رَجُلٌ اشْعَرُ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضْعَا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكَبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا هَذَا الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا ذَرَأًا قَطَطًا أَغْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَشْبَهٍ مَنِ رَأَيْتُ بَابُنِ قَطْنٍ وَاضْعَا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكَبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمَسِيحُ الدَّجَالُ تَابِعْهُ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ ۝
دونوں ہاتھ رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ دجال ہے اس روایت کی متابعت عبد اللہ نے نافع کے واسطے کی۔

۴۶۱۔ ہم سے احمد بن مکی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابراہیم بن سعد سے سنا، کہا کہ مجھ سے زہری نے حدیث بیان کی ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ہرگز نہیں، خدا کی قسم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ نہیں فرمایا تھا کہ وہ سرخ تھے، بلکہ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ میں نے خواب میں ایک مرتبہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے اپنے کو دیکھا تھا، اس وقت مجھے ایک صاحب نظر آئے جو گندمی رنگ لٹکے ہوئے بال والے تھے، دو آدمیوں کے درمیان ان کا سہار لے ہوئے اور سر سے پانی صاف کر رہے تھے میں نے پوچھا کہ آپ کون صاحب ہیں؟ تو فرشتوں نے جواب دیا کہ آپ ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ اس پر میں نے انہیں غور سے جو دیکھا مجھے ایک اور شخص بھی دکھائی دیا جو سرخ موٹا سر کے بال مڑے ہوئے، اور داہنی آنکھ سے کانا تھا، اس کی آنکھ ایسے دکھائی دیتی تھی جیسے اٹھا ہوا انگور ہو، میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے اس سے شکل و صورت میں ابن قطن بہت زیادہ مشابہ تھا، زہری نے بیان کیا کہ یہ قبیلہ خزاعہ کا ایک شخص تھا۔ جاہلیت کے زمانہ میں مرگیا تھا۔

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّكَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِيسَى أَحْمَرُ وَلَكِنْ قَالَ يَلْتَمِسَا أَنَا نَاتِمًا اطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ أَدْمُ مَبْطُ الشَّعْرِ يَهْدِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْظِفُ رَأْسَهُ مَاءً أَوْ يَهْرَأُ رَأْسَهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا ذَرَأًا قَطَطًا أَغْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَشْبَهٍ مَنِ رَأَيْتُ بَابُنِ قَطْنٍ وَاضْعَا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكَبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمَسِيحُ الدَّجَالُ تَابِعْهُ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ ۝
ابن قطن قال الزهري رجل من خزاعة هلك في الجاهلية۔

۴۶۲۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں ابوسلمہ نے خبر دی اور ان سے ابوسریہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ میں ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) سے دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ قریب ہوں انبیاء علاقہ بھائیوں کی طرح ہیں اور

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ سُلَيْمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ وَالْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عِلَّاتٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ ۝
ابن قطن قال الزهري رجل من خزاعة هلك في الجاهلية۔

میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں مبعوث ہوا :

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ حَدَّثَنَا

فَلِيحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرٍة عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أُولَى

النَّاسِ بِعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ

الْأَنْبِيَاءِ إِخْوَةٌ لِعَدَلَاتٍ أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ

وَاحِدٌ . وَقَالَ إِبرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَرْوَنِ

بْنِ عَقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ

بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۴۴۴۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْرَعٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

رَأَى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرُقُ فَقَالَ لَهُ اسْرُقْتَ

قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى أَمَنْتُ

بِإِلَهِهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِي :

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سَفِيانُ

قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ

بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ يَقُولُ عَلَى الْمَنْبَرِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَنْظُرُونِي كَمَا أَنْظَرْتِ النَّصَارَى

عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ لَا تَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ

وَرَسُولُهُ :

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ حَتَّى أَنَّ رَجُلًا مِنْ

أَهْلِ خُرَّاسَانَ قَالَ لِلشَّعْبِيِّ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ أَخْبَرَنِي

۴۴۳۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے فلیح بن

سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی

ان سے عبد الرحمن بن ابی عمر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں عیسیٰ بن مریم

سے اور لوگوں کی بر نسبت سب سے زیادہ قریب ہوں، دنیا میں بھی

اور آخرت میں بھی، اور انبیاء علاقہ بھائیوں کی طرح ہیں، مسائل فروع

میں اگرچہ اختلاف ہے، لیکن دین و عقیدہ سب کا ایک ہی ہے اور

ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے

صفوان بن سلیم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۴۴۴۔ اور ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق

نے حدیث بیان کی انہیں معمر بن خزدی، انہیں ہمام نے اور انہیں ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عیسیٰ بن مریم علیہ

السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا، پھر اس سے دریافت

فرمایا تم نے چوری کی؟ اس نے کہا کہ ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے

سوا کوئی معبود نہیں، عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ پر ایمان

لایا اور میری آنکھوں کو دھوکا ہوا :

۴۴۵۔ ہم سے حمید بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث

بیان کی کہا کہ میں نے زہری سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے عیسیٰ اللہ

بن عبد اللہ نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے

عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ مجھے میرے مرتبے سے زیادہ بڑھاؤ

جیسے عیسیٰ بن مریم کو خدا نے ان کے مرتبے سے زیادہ بڑھا دیا ہے

میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں اس لئے ہی کہا کرو (میرے متعلق) کہ اللہ

کا بندہ اور اس کا رسول :

۴۴۶۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے

خبر دی، انہیں صالح بن حمی نے خبر دی کہ خراسان کے ایک شخص نے

شعبی سے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ابو بردہ نے خبر دی اور

ابو بردۃ عن ابي موسى الاشعري رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اذنب الرجل اثمته فاحسن تاديبها وعلمها فاحسن تعلیمها ثم اعتقها فتزوجها كان له اجران واذا آمن بعيسى ثم آمن بي فله اجران والعبد اذا اتقى ربه واطاع مولاه فله اجران

اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی شخص اپنی باندی کی نہایت عمدہ طریقے پر تربیت کرے اور تمام رعایتوں کے ساتھ اسے تعلیم دے پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اسے دہرا اجر ملتا ہے اور اگر کوئی شخص جو پہلے سے عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتا تھا، پھر مجھ پر ایمان لایا تو اسے بھی دہرا اجر ملتا ہے اور غلام جو اپنے رب کا بھی تقویٰ رکھتا ہے اور اپنے آقا کی بھی اطاعت کرتا ہے تو اسے بھی دہرا اجر ملتا ہے:

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

سفيان عن المغيرة بن النعمان عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تَصْتَرُونَ حُفَاةً عُرَا لَا عُرَا ثُمَّ قَرَأْنَا آتَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ قَالَ مَنْ يُكْسِي إِبْرَاهِيمَ ثُمَّ يُؤْخَذُ بِرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِي ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتِ الْشِّمَالِ فَأَقُولُ أَصْحَابِي يَقُولُ إِنَّهُمْ كَمْ يَبْرَأُونَ مَرْتَدَّيْنِ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مِنْذُ مَا رَفَقَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَقَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ التَّرَقِيبُ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِلَى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ ذَكَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَبِيصَةَ قَالَ هُوَ الْمُهْتَدُونَ الَّذِينَ ارْتَدَّوْا عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ فَقَاتَلَهُمُ ابْنُ بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۴۴۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے مغیرہ بن نعمان نے، انہیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (قیامت کے دن) تم لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنے کے اٹھائے جاؤ گے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی، جس طرح ہم نے انہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اسی طرح ہم دوبارہ لوٹائیں گے، یہ ہماری جانب سے وعدہ ہے اور بے شک ہم اسے کرنے والے ہیں، پھر سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا۔ پھر میرے اصحاب کو دائیں (جنت کی) طرف لے جایا جائے گا لیکن کچھ کو بائیں (دوزخ کی) جانب لے جایا جائے گا، میں کہوں گا کہ یہ تو میرے اصحاب ہیں، لیکن مجھے بتایا جائے گا کہ جب آپ ان سے جدا ہوئے اسی وقت انہوں نے ارتداد اختیار کر لیا تھا میں اس وقت وہی کہوں گا جو بعد صالح عیسیٰ بن مریم نے کہا تھا، کہ جب تک میں ان میں موجود ان کی نگرانی کرتا رہا لیکن جب آپ نے مجھے اٹھالیا تو آپ ہی ان کے نگہبان ہیں، اور آپ ہر چیز پر نگہبان ہیں، ارشاد "العزیز الحکیم تک" محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ سے روایت ہے اور ان سے قبیسہ نے بیان کیا کہ یہ وہ مرتدین ہیں جنہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ارتداد اختیار کیا تھا اور جن سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جنگ کی تھی:

باب ۳۶۹۔ نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام:

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ

۴۴۸۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے

ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نزول کریں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے امور کو مار ڈالیں گے اور جزیرہ قبول نہیں کریں گے اس وقت مال و دولت کی انتہی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا اور ایک سجدہ دنیا اور اینفہا سے بڑھ کر ہوگا، پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو یہ اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہوگا جو عیسیٰ کی وفات سے پہلے ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہونگے:

ان سعيد بن المسيب سمع ابا هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم واني انا نفسي بيده ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكما عدلا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير، و يرفع الحزبة ويفيض المال حتى لا يقبله احد حتى تكون السجدة الواحدة خير من الدنيا وما فيها ثم يقول ابو هريرة وفرادان شئتم وان من اهل الكتاب الا يؤمنن به قبل موته ويوهن القيامه يكون عليهن شهيدا، جو عیسیٰ کی وفات سے پہلے ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہونگے:

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ

عَنْ يونس عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ ابَاهُ رِوَيْتُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فَيَكُفُّ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالْأَوْدَاعِيُّ :

۴۶۹۔ ہم سے ابن بکر نے حدیث بیان کی ان سے یث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں اتریں گے (تم نماز پڑھ رہے ہو گے) اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا اس روایت کی متابعت عقیل اور اوداعی نے کی :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ : بنی اسرائیل کے واقعات کا تذکرہ :

۴۷۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو حواری نے حدیث بیان کی ان سے ربیع بن حراش نے بیان کیا کہ عقبہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ وہ حدیث ہم سے نہیں بیان کریں گے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس حضور کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جب دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ آگ اور پانی دونوں ہونگے لیکن جو لوگوں کو آگ دکھائی دے گی وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور جو لوگوں کو ٹھنڈا پانی دکھائی دے گا وہ تو جلانے والی آگ ہوگی اس لئے تم میں سے جو کوئی اس زمانے میں ہو تو اسے اس میں گرنا چاہیئے جو آگ دکھائی دیتی ہو کیونکہ وہ انتہائی شریں اور ٹھنڈا پانی ہوگا، حدیث رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس حضور کو یہ فرماتے سنا تھا کہ بعد گزشتہ میں ایک شخص کے پاس ملک الموت آئے، ان کی روح قبض کرے اور ان کی روح قبض کی پھر ان سے پوچھا گیا، کوئی اپنی نیکی تمہیں یاد ہے؟

باب ۳۵۔ مَا ذَكَرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ :

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو حَوَارَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عُمَرَ وَالْحَذِيفَةُ الْأَعْدَنِيُّ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ يَقُولُ إِنَّ مَعَ الدَّجَالِ إِذَا خَرَجَ مَاءٌ وَنَارٌ فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسَ أَنَّهَا النَّارُ فَسَاءٌ بَارِدٌ وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسَ أَنَّهَا مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تَخْرُقُ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقْمْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ. قَالَ حَدِيفَةُ وَاسْمَعْتَهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ فَقِيلَ لَهُ هَلْ عَلِمْتَ مِنْ خَيْرٍ.... قَالَ مَا أَعْلَمُ قِيلَ لَهُ انْظُرْ قَالَ مَا أَعْلَمُ

انہوں نے کہا کہ مجھے تو یاد نہیں پڑتی ان سے کہا گیا کہ یاد کرو! انہوں نے کہا کہ مجھے کوئی اپنی نیکی یاد نہیں، سو اس کے کہیں دنیا میں لوگوں کے ساتھ خیر و بد و خست کیا کرتا تھا اور پسین دین کیا کرتا تھا، جو لوگ خوشحال اور مال دار ہوتے انہیں تو میں اپنا قرض وصول کرتے وقت (مہلت دیا کرتا تھا اور تنگ دستوں کو معاف کر دیا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اسی پر جنت میں داخل کیا۔ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ ایک شخص کی موت کا جب وقت آگیا اور وہ اپنی زندگی سے بالکل یاس ہو گیا تو اس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میری موت واقع ہو جائے تو میرے لئے بہت ساری لکڑیاں جمع کرنا اس میں آگ لگانا پھر میری نعش اس میں ڈال لینا جب آگ میرے گوشت کو جلا چکے اور آخر ہڈی کو بھی جلا دے تو ان جلی ہوئی ہڈی کو پیس لینا اور کسی تند ہو والے دن کا انتظار کرنا۔ اور (ایسے کسی دن) میری راکھ کو دریا میں بہا دینا۔ اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی راکھ کو جمع کیا اور اس سے دبیافت کیا، ایسا نم نے کیوں کر دیا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ تیرے ہی خوف سے، اے اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وجہ سے اس کی مغفرت فرمادی۔ عقبہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ان حضرات کو یہ فرماتے سنا تھا کہ یہ شخص کفن چور تھا۔

ثُمَّ إِنِّي كُنْتُ أَبَايُحْيَى النَّاسِ فِي الدُّنْيَا وَبَارِئِهِمْ فَأَنْظُرُ الْمُؤْمِرَ وَاتَّجَادِرُ مَعَيْنَ الْمُعْصِرِ فَأَدْخِلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُمْ يَقُولُ أَنَّ رَجُلًا حَضَرَ الْمَوْتَ فَلَمَّا يَتَسَّ مِنَ الْحَيَاةِ أَدْمَى أَهْلَهُ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَجْمَعُوا إِلَى حَطْبٍ ثَيِّبًا وَأَوْقِدُوا فِيهِ نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلْتُ لَحْمِي وَخَلَصْتُ إِلَى عَظْمِي فَأَمْتَحَشْتُ فَخَذُّهَا فَأَطَحُوا هَاهُنَا أَنْظُرُوا أَيَوْمًا رَاحًا فَاذْرُوهُ فِي الْيَمِّ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ فَقَالَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ قَالَ مَنْ تَحَشَيْتَ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ وَكَانَ نَبَأًا

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مَعْمَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي مَعْمَرُ بْنُ دِيْنَسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَاشِقَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِفْلٌ يَطْلُوحُ خَيْصَمَةَ عَلِيٍّ وَجْهَهُ فَإِذَا اغْتَمَحَ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحْدِثُونَ مَا صَنَعُوا

۴۷۱۔ مجھ سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں معمر اور یونس نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں علیہ اللہ نے بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے بیان کیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزع کی کیفیت طاری ہوئی تو ان حضرات اپنی چادر چہرہ مبارک پر بار بار ڈال لیتے تھے پھر جب شدت بڑھتی تو اسے ہٹا دیتے ان حضرات نے اسی حالت میں فرمایا تھا اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبور کو سجدہ گاہ بنالیا تھا، ان حضرات اس شدید وقت میں بھی ان کی گمراہی کا ذکر کر کے اپنی امت کو ان کے کئے سے ڈرانا چاہتے تھے

۴۷۲۔ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مَعْمَدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فَوَاتٍ الْقَزَّارِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حُرَيْرَةَ خَمْسَ مِائَتَيْنِ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ نَمْرُاسٌ أَيْلَ تَسُومُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ

۴۷۲۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے فوات قزاز نے بیان کیا انہوں نے ابو حازم سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں پانچ سال تک بیٹھا ہوں میں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کرتے سنا کہ ان حضرات نے فرمایا، بنی اسرائیل کے انبیاء ان کی سیاسی راہنمائی بھی کیا کرتے تھے

بَعْدِي وَتَمَيَّكُونَ خُلَفَاءُ فَيَمَكُثُونَ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ قُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَأَلَاؤَلِي أَنْطَوُهُمْ حَقَّهُمْ قِيَاتِ اللَّهُ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ :-
 جب بھی ان کے کوئی نبی ہلاک ہو جاتے تو دوسرے ان کی قائم مقامی کے لئے موجود ہوتے، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے، صحابہ نے عرض کی کہ ان کے متعلق آپ کا ہمیں کیا حکم ہے؟ آں حضور نے فرمایا کہ سب سے پہلے جس سے بیعت کر لو، بس اسی کی وفاداری کو لازم جانو اور ان کا جو حق ہے اس کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن ان کی رعایا کے بارے میں سوال کرے گا کہ انہیں جو فرض سونپا گیا تھا اس سے کس طرح وہ عہدہ برآ ہوئے؟

۴۷۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتَّبِعَنَّ مِنِّي قَبْلَكُمْ شَبْرًا بِشِيرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى سَلَكَوْا حُجْرَ صَبِّ لَسَلَكْتُمْ لَأَقْلُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى قَالَ قَمَنَ :-
 ۴۷۳۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابو غسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ پہلی امتوں کی قدم بہ قدم پیروی کرو گے، یہاں تک کہ اگر وہ لوگ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی داخل ہو گے، ہم نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا آپ کی مراد پہلی امتوں سے یہود و نصاریٰ ہیں؟ آں حضور نے فرمایا کہ پھر اور کون ہو سکتا ہے؟

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسُوَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَوَكَّوْا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ فَقَدْ كُودَ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى فَأَمَرَ بِلَالُ بْنُ رَاحِلَةَ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُؤَنِّزَ الْإِقَامَةَ :-
 ۴۷۴۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نماز کے لئے اعلان کے طریقے پر بحث کرتے وقت صحابہ نے آگ اور ناقوس کا ذکر کیا لیکن بعض حضرات نے کہا کہ یہ تو یہود اور نصاریٰ کا طریقہ ہے۔ آخر بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ہوا کہ اذان میں (کلمات) دو دو دفعہ کہیں اور اقامت میں ایک ایک دفعہ :-

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفِيانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضَّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَأَنَّكَ تَكْرَهُ أَنْ يَجْعَلَ يَدَاكَ فِي خَاضِرَةٍ وَقَوْلُ رَأَى الْيَهُودَ تَفْعَلُهُ - تَابِعَهُ شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ :-
 ۴۷۵۔ محمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے الاعمش نے ان سے ابو الضحیٰ نے، ان سے مسروق نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو کھ پر ہاتھ رکھنے کو ناپسند کرتی تھیں، اور قرآنی قیاس کہ اس طرح یہود کرتے ہیں۔ اس روایت کی متابعت شعبہ نے الاعمش کے واسطے سے کی :-

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَجَلُكَ فِي أَجَلٍ مِنْ خَلَاءِ مِنَ الْأَمَةِ مَا جَمَعَ صَلَاةَ الْعَصْرِ :-
 ۴۷۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا زمانہ پھیلی امتوں کے مقابلے میں ایسا ہے جیسے عصر سے مغرب تک کا وقت (بقیہ دن کے

إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ
وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْلَ عَمَلًا فَقَالَ مَنْ يَغْسِلُ
لِي إِلَى نَصِيفِ النَّهَارِ عَلَى قَيْرَاطٍ قَيْنٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ إِلَى
نَصِيفِ النَّهَارِ عَلَى قَيْرَاطٍ قَيْنٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَغْسِلُ لِي مَنْ
نَصِيفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قَيْرَاطٍ قَيْنٍ
فَعَمِلَتِ النَّصَارَى مِنْ نَصِيفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ
الْعَصْرِ عَلَى قَيْرَاطٍ قَيْنٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَغْسِلُ لِي
مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قَيْرَاطَيْنِ
قَيْرَاطَيْنِ أَلَا فَانْتُمْ الَّذِينَ يَغْسِلُونَ مِنْ صَلَاةِ
الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قَيْرَاطَيْنِ قَيْرَاطَيْنِ
أَلَا لَكُمْ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى
فَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقْلُ عَطَاءً قَالَ اللَّهُ
هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَآتَاهُ
فَقَبِلْنِي أُعْطِيَهُ مَنْ قَسَيْتُ ۝

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

سفيان عن عمرو عن طاووس عن ابن عباس
قال سمعت عمر رضي الله عنه يقول قال الله
فَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بَيْنَ يَدَيْكُمْ
قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ حَوَّثَتْ عَلَيْهِمُ الشَّجُورُ
فَجَمَلُوهَا فَبَاغَوْهَا تَابِعَ جَابِرٌ وَابُو هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَطِيَّةَ

عَنْ ابْنِ كَبْشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِّغُوا عَنِّي ذِكْرَ اللَّهِ
وَحَدَّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ
عَنِّي مُتَعِدًّا فَلْيَتَوَّأْ مُقْعَدًا مِنَ النَّارِ ۝

مقابلے میں اتھارہی مثال یہود و نصاریٰ کے ساتھ ایسی ہے، جیسے
کسی شخص نے کچھ مزدور رکھے اور کہا کہ میرا کام آدھے دن پر کون ایک
ایک قراط کی مزدوری پر کرے گا؟ یہود نے آدھے دن تک ایک ایک
قراط کی مزدوری پر کام کرنا طے کر لیا، پھر ایک شخص نے کہا کہ آدھے
دن سے عصر کی نماز تک میرا کام کون شخص ایک ایک قراط کی مزدوری
پر کرے گا۔ اب نصاریٰ ایک ایک قراط کی مزدوری پر آدھے دن سے
عصر کی وقت تک مزدوری کرنے پر تیار ہو گئے، پھر اس شخص نے کہا کہ
عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک دو دو قراط پر کون شخص میرا کام کرے
گا؟ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ وہ تمہیں لوگ ہو جو دو دو قراط کی مزدوری
پر عصر سے سورج ڈوبنے تک کام کر گئے، انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تمہاری
مزدوری دگنی ہے۔ یہود و نصاریٰ اس فیصلہ پر غصہ ہو گئے اور کہنے لگے
کام تو ہم زیادہ کریں اور مزدوری ہمیں کو کم ملے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے
دریافت فرمایا، کیا میں نے تمہیں تمہارا حق دینے میں کوئی کمی کی ہے؟
انہوں نے کہا کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر یہ میرا فضل ہے میں جسے
چاہوں دوں ۝

۴۷۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے طاووس نے، ان سے ابن
عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ
نے فرمایا اللہ تعالیٰ فلاں کو غارت کرے۔ کیا انہیں معلوم نہیں بنی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، یہود پر اللہ کی لعنت ہو، ان کے لئے
چمری حرام ہوئی تو انہوں نے اسے کھلا کر چننا شروع کر دیا، اس روایت
کی متابعت جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے حوالہ سے کی ۝

۴۷۸۔ ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے حدیث بیان کی انہیں ابوزامی
نے خبر دی، ان سے حسان بن عطیہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر
نے اور ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بنی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا، میرا پیغام لوگوں کو پہنچاؤ، اگرچہ ایک آیت ہی ہو سکے اور
بنی اسرائیل کے واقعات تم بیان کر سکتے ہو اس میں کوئی مضائقہ نہیں،
اور جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ باندھا تو اسے اپنے جہنم کے ٹھکانے کے

نئے تیار رہنا چاہیے۔

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَزِيِّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبِرُونَ ذَخَائِفُهُمْ ۖ

۴۸۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا جَنْدَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ دَمَانِينَا مِنْذَ حَدَّثَنَا دَمَانُخْشِي إِنَّ يَكُونُ جَنْدَبُ كَذِبَ عَلِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ فَجَزَعٌ فَأَخَذَ سِكِّينًا فَخَرَّ بِهَا يَدَهُ ثَمَا وَقَا لَدُنْهُ حَتَّى مَاتَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى بَادِرْنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ خَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ۖ

اسی سے وہ مر گیا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے خود میرے پاس آنے والی جگت کی اس لئے میں نے بھی جنت اس پر حرام کر دی ۖ

باب ۵۳۔ حدیث ابرص واعلیٰ واقرب

فی بنی اسرائیل ۖ

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِدٍ حَدَّثَنَا هَامِدٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا هَامِدٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ - إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَصٌ وَأَقْرَبٌ وَأَعْلَى بَدَأَ اللَّهُ آفَ يَتَلَدِّيهِمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مُلْكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ

۴۷۹۔ ہم سے عبد الغزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ہریرہ بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن سعد نے بیان کیا، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہود و نصاریٰ (دار صی و غیرہ میں) خضاب نہیں دیتے تو لوگ اس کے خلاف طریقہ اختیار کرو (یعنی خضاب دیا کرو) ۖ

۴۸۰۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے حجاج نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے حسن نے اور ان سے جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اسی مسجد میں حدیث بیان کی (حسن نے کہا کہ) انہوں نے جب ہم سے حدیث بیان کی، ہم اسے بھولے نہیں (بلکہ برابر حفظ و مذاکرہ کرتے رہے) اور نہ جس اس کا اندیشہ ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس حدیث کی نسبت غلط کی ہوگی، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پچھلے زمانہ میں ایک شخص (کے ہاتھ میں) زخم ہو گیا تھا اور اسے اس سے بڑی تکلف تھی آخر اس نے پھر سے اپنا ہاتھ کاٹ لیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خون مسلسل بہنے لگا، اور

۴۸۱۔ ہم سے احمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ ۷۔ اور مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی انہیں ہمام نے خبر دی ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے بیان کیا، انہیں عبد الرحمن بن ابی ہریرہ نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، ان حضور نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے، ایک ابرص، دوسرا

اندھا اور تیسرا کوڑھی، اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کا انتہان لے، چنانچہ اللہ تعالیٰ

آتٰی شَيْءٌ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ لَوْ نَحْسَنُ وَجَدْنَا حَسَنًا
 قَدْ قَدَّرْنَا فِي النَّاسِ قَالَ فَسَمِعَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ
 فَاُعْطِيَ ثَوْبًا حَسَنًا وَجَدْنَا حَسَنًا فَقَالَ آتٰی النَّاسَ
 اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ هَوَّشَكَ فِي
 ذٰلِكَ اِنَّ الْاَبْرَصَ وَالْاَفْرَعَ قَالَ اَحَدُهُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ
 الْاُخَرُ الْبَقَرُ فَاُعْطِيَ نَاقَةً عَشْرًا فَقَالَ يُبَارِكُ لَكَ
 فِيْهَا وَآتٰی الْاَفْرَعَ فَقَالَ آتٰی شَيْءٌ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ
 شِعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا قَدْ قَدَّرْنَا فِي النَّاسِ
 قَالَ فَسَمِعَهُ فَذَهَبَ وَاعْطِيَ شِعْرًا حَسَنًا قَالَ آتٰی
 النَّاسَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ قَالَ فَاُعْطِيَ بَقَرَةً
 حَامِلًا وَقَالَ يُبَارِكُ لَكَ فِيْهَا وَآتٰی الْاَعْمٰی فَقَالَ آتٰی
 شَيْءٌ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ يَرُدُّ اللهُ اِلَى بَصَرِي فَاُبْصِرُ بِهِ
 النَّاسُ قَالَ فَسَمِعَهُ قَرَدٌ اللهُ اِلَيْهِ بَقَرَةٌ قَالَ فَاَتٰى
 النَّاسَ اَحَبُّ اِلَيْكَ تَالِ الْغَنَمِ فَاُعْطِيَ شَاةً وَابَدًا
 فَاَنْتَبِجْ هَذَانِ وَدُلُّ هَذَا فَكَانَ لِهَذَا وَادِ مِنْ اِبِلٍ
 وَلِهَذَا وَادِ مِنْ بَقَرٍ وَلِهَذَا وَادِ مِنْ الْغَنَمِ ثُمَّ رَاَتْهُ
 آتٰی الْاَبْرَصَ فِي صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مُّسْكِنٌ
 تَقَطَّعَتْ فِي الْجَبَالِ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَغَ الْيَوْمَ رَاٰ بِاللّٰهِ
 ثُمَّ يَأْتِ اسْئَالُكَ بِالَّذِيْ اَعْطَاكَ الْاَلْوَنَ الْحَسَنَ
 وَالْمَالَ بَعِيْرًا اَتَبْلُغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ لَهُ اِنَّ
 الْحَقُوْقَ كَثِيْرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَاَنِّيْ اُعْرِضُكَ اَلَمْ تَكُنْ
 اَبْرَصَ يَفْضَلُكَ النَّاسُ فَيَقِيْرُوْا فَاَعْطَاكَ اللهُ فَقَالَ
 لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَاِبِرٍ عَن كَاِبِرٍ فَقَالَ اِنْ كُنْتُ كَاِذَا فَصِيْرُكَ
 اللهُ اِلَى مَا كُنْتُ وَآتٰی الْاَفْرَعَ فِي صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ
 فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا قَرَدٌ عَلَيْهِ مِثْلُ مَا رَدَّ
 عَلَيْهِ هَذَا فَقَالَ اِنْ كُنْتُ كَاِذَا فَصِيْرُكَ اللهُ اِلَى
 مَا كُنْتُ وَآتٰی الْاَعْمٰی فِي صُوْرَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مُّسْكِنٌ
 وَابْنٌ سَيِّئٌ وَتَقَطَّعَتْ فِي الْجَبَالِ فِي سَفَرِي فَلَا
 بَلَغَ الْيَوْمَ رَاٰ بِاللّٰهِ ثُمَّ يَأْتِ اسْئَالُكَ بِالَّذِيْ

نے ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا، فرشتہ پہلے ابرص کے پاس آیا، اور اس سے
 پوچھا، تمہیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اچھا رنگ
 اور اچھی جلد، کیونکہ (ابرص ہونے کی وجہ سے) مجھ سے لوگ پرہیز کرتے ہیں۔
 بیان کیا کہ فرشتے نے اس پر اپنا ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری جاتی رہی اور اس
 کا رنگ بھی خوبصورت ہو گیا اور جلد بھی اچھی ہو گئی فرشتے نے پوچھا کس طرح
 کا مال تم زیادہ پسند کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ اونٹ یا اس نے گائے کو کہا
 اسحاق بن عبد اللہ کو اس سلسلے میں شک تھا کہ ابرص اور گنچے دونوں میں
 ایک نے اونٹ کی خواہش کی تھی اور دوسرے نے گائے کی۔ اس کی
 تعلیم کے سلسلے میں شک تھا، چنانچہ اسے حاملہ اونٹنی دی گئی اور کہا گیا
 کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے گا، پھر فرشتہ گنچے کے پاس آیا، اور
 اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا کہ عمدہ مال، اور موجودہ
 عیب میرا ختم ہو جائے، کیونکہ لوگ اس کی وجہ سے مجھ سے پرہیز کرتے ہیں،
 بیان کیا کہ فرشتہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کا عیب جاتا رہا، اور
 اس کے بجائے عمدہ مال آگئے۔ فرشتے نے پوچھا، کس طرح کا مال پسند کرو گے؟
 اس نے کہا کہ گائے، بیان کیا کہ فرشتہ نے اسے گائے حاملہ دے دی اور کہا
 کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے گا، پھر اندھے کے پاس فرشتہ آیا، اور
 کہا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا... کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھارت دے
 دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے ہاتھ پھیرا اور اللہ
 تعالیٰ نے اس کی بھارت اسے واپس کر دی پھر پوچھا کہ کس طرح کا مال تم
 پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ بکریاں، فرشتے نے اسے حاملہ بکری دے دی
 پھر تینوں جانوروں کے بچے پیدا ہوئے (اور کچھ دنوں بعد ان میں اتنی برکت
 ہوئی) ابرص کے اونٹوں سے اس کی وادی بھر گئی، گنچے کے گائے بیل سے
 اس کی وادی بھر گئی اور اندھے کی بکریوں سے اس کی وادی بھر گئی، پھر دوبارہ
 فرشتہ اپنی اسی پہلی ہیئت و صورت میں ابرص کے یہاں آیا اور کہا کہ میں
 ایک نہایت سکین آدمی ہوں، اسفر کا تمام سامان و اسباب ختم ہو چکا ہے
 اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے مقصد براری کی توقع نہیں، لیکن میں تم
 سے اسی ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں اچھا رنگ اور اچھی جلد اور
 مال عطا کیا، ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس سے سفر کی ضروریات پوری
 کر سکوں اس نے فرشتے سے کہا کہ حقوقی اور بہت سے ہیں (تمہارے لئے)

رَدَّ عَلَيْنَكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَمَّلَخُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ
قَدْ كُنْتَ اَعْنَى قَرَدًا اِنَّهُ بَصَرِي وَفَقِيرًا فَقَدْ اَغْنَانِي
فَخَذَ مَا شِئْتَ فَوَا اِنَّكَ لَا اَجْعُدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ اَخَذْتَهُ
يْلَهُ. فَقَالَ اَمْسِكْ مَا لَكَ فَاِنَّمَا اَيَحْلِينُكُمْ فَقَدْ اَرْضَى
اِنَّهُ عَمَلُكَ وَتَسْخِطُ عَلَيَّ صَاحِبِيكَ ۝

گنجائش نہیں) فرشتے نے کہا، غالباً میں تمہیں پہچانتا ہوں، کیا تمہیں برص
کی بیماری نہیں تھی جس کی وجہ سے لوگ تم سے گھن کیا کرتے تھے ایک
قیصر اور تلاش! پھر تمہیں اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں عطا کیں! اس نے کہا کہ یہ
ساری دولت تو پتہ پاشت سے چلی آرہی ہے، فرشتے نے کہا کہ اگر تم
بھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تم کو اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے پھر فرشتہ گئے کے

پاس آیا اپنی پہلی اسی ہیئت و صورت میں آیا اور اس سے وہی درخواست کی اس نے بھی وہی برص والا جواب دیا، فرشتہ نے کہا اگر تم بھوٹے ہو تو
اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور اپنی اسی پہلی صورت میں! اور کہا کہ میں ایک مسکین آدمی
ہوں، صفر کے تمام اسباب و وسائل ختم ہو چکے ہیں اور سو اللہ تعالیٰ کے کسی سے مقصد برکری کی توقع نہیں، میں تم سے، اس ذات کا واسطہ دے
کہ جس نے تمہیں تہدی بصارت دی ایک بکری مانگتا ہوں جس سے اپنے سفر کی ضروریات پوری کر سکوں، اندھے نے جواب دیا کہ واقعی میں لڑھا
تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بصارت عطا فرمائی اور واقعی میں قیصر و مفلس تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے مالدار بنایا، تم جتنی بکریاں چاہو لے سکتے ہو بخدا
جب تم نے خدا کا واسطہ دیا ہے تو جتنا بھی تمہارا جی چاہے لے لو، میں تمہیں ہرگز نہیں روک سکتا، فرشتہ نے کہا تم اپنا مال اپنے پاس رکھو، یہ تو صرف
امتحان تھا، اور اللہ تعالیٰ تم سے راضی اور خوش ہے اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض۔ ۝

باب ۳۔ اَمْ حَسِبْتَ اَنْ اَصْحَابُ

الْكَهْفِ وَالتَّوْقِيْمِ، الْكَهْفِ، الْفَتْحُ فِي الْجِبْلِ
وَالرَّقِيمِ، الْكِتَابِ، مَرْقُومٌ، مَكْتُوبٌ، مِنَ الرِّقْمِ
رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ، اَلِهَمَّا هُمْ صَبْرًا، شَطَطًا
اِقْرَاطًا، الْوَصِيدُ، الْفَنَاءُ، وَجَمْعُهُ وَصَائِدٌ
وَوُصْدٌ، وَيُقَالُ الْوَصِيدُ الْبَابُ، مَوْصِدَةٌ
مُطَبَقَةٌ، اَصَدَّ الْبَابُ، وَاَوْصَدَ، بَعَثْنَاهُمْ
اَحْيَيْنَاهُمْ، اَرْكَى، اَكْثَرُ رِيْعًا، فَضَرَبَ اللّٰهُ عَلٰى
اَازَانِهِمْ فَنَامُوا، رَجَبًا بِالْغَيْبِ، لَمْ يَسْتَبِيْنِ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقَرُّضُهُمْ تَتَرَكُهُمْ ۝
مُجَاهِدٌ نَفَرَا يَكْرَهُ تَقَرُّضَهُمْ، بَعْنَى تَتَرَكُهُمْ ۝

۳۵۲۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ اصحاب کہف و قیوم

الکھف پہاڑ میں شگاف کو کہتے ہیں اور رقیم یعنی کتاب
مرقومہ یعنی مکتوب، رقیم ہی سے مشتق ہے۔ ربطنا
علیٰ قلوبہم، یعنی ہم نے ان کے دل میں جبر و آل دیا تھا
شططا یعنی افراطا الوصید بمعنی فنا اس کی جمع و صائد
اور و صدادتی ہے، بولتے ہیں، و صدد الباب موصدة
یعنی مطبقة، اسی سے اصدد الباب (معنی اغلق!)
آتا ہے اور اوصد بھی بولتے ہیں۔ بعثناہم ای احيیناہم
ارکى ای اکثر رباعاً، فضرب الله علیٰ اذانہم
یعنی وہ سو گئے، رجما بالغیب، یعنی جو چیز واضح نہ ہو۔

الحمد لله تفہیم البخاری کا تیرھواں پارہ پورا ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یہود و صوالیہ پارہ

باب ۳۵۲ حَدِيثُ الْعَارِ

۶۸۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ

بْنِ مَسْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مَافِعٍ عَنْ ابْنِ
عَمْرِو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ خَفَرٌ مِثْنُ كَانَ
مَبْلُكُهُ يَمْشُونَ إِذَا أَمَابَهُمْ مَطَرٌ فَأَوْذُوا إِلَى
غَارٍ فَأَنْطَبَقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ إِنَّهُ
وَاللَّهِ يَا هَؤُلَاءِ لَمْ يُجِئِكُمُ إِلَّا الصَّدَقُ
فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ
صَدَقَ فَيَدْعُ فَدَعَا وَاحِدٌ مِنْهُمْ اللَّهُمَّ إِنْ
كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَحَبُّ عَمَلٍ لِي عَلَى
فَرَقٍ مِنْ أَسْرِ فَقَدْ هَبْ وَتَرَكْهُ وَأَقْبِ عَمَلَاتُ

إِلَى ذَلِكَ الْفَرَقِ فَدَعَا غَتَهُ فَصَارَ مِنْ أَمْرِهِ
أَقْبَى اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَأَمَتَهُ أَتَانِي يَطْلُبُ
أَجْرًا فَقُلْتُ أَعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقْرِ فَسَقِّهَا
فَقَالَ لِي إِنَّمَا لِي عِنْدَكَ فَرَقٌ مِنْ أَرْضٍ فَقُلْتُ
لَهَا أَعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقْرِ فَأَتِهَا مِنْ ذَلِكَ
الْفَرَقِ فَسَاقَهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ إِنِّي قُلْتُ
ذَلِكَ مِنْ حُغْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْشَأَتْ عَنْهُمْ
الصَّخْرَةُ . فَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ
إِنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ
أَتِيَهُمَا كُلَّ لَيْلَةٍ يَلْبِسَنِي غَيِّمٌ لِي فَأَبْطَأَ رَجُلٌ
عَلَيْهِمَا لَيْلَةً فَجِئْتُ وَقَدْ رَأَيْتُهُمَا وَاهِلِي
وَعِيَالِي يَتَمَنَّانِ عَوْنِي مِنَ الْيُجُوعِ فَلَمْتُ لَدَا سَفِينِهِمَا

۳۵۲ - غار کا واقعہ

۶۸۲ - ہم سے اسماعیل بن خلیل نے حدیث بیان کی انھیں علی بن
مسمر نے خبر دی۔ انھیں عبد اللہ بن عمر نے انھیں مافع نے اور انھیں ابن
عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھلے زمانے
میں تین آدمی کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں بارش نے انھیں آویا۔

تغیول نے ایک غار میں پناہ لی لیکن (عجب وہ اندر گئے تو غار کا مزید بند
ہو گیا۔ اس موقع پر ایک نے دوسرے سے کہا، بخدا انھیں اس مصیبت
سے اب صرف سچائی (نیک عمل) ہی نجات دلا سکتی ہے، اب ہر شخص کو
اپنے کسی ایسے عمل کا واسطہ دے کہ دعا کرنی چاہیے جس کے بارے
میں اسے یقین ہو کہ وہ خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے تھا جتنا بچہ
ایک نے اس طرح دعا کی، اے اللہ آپ کو خوب معلوم ہے کہ میں نے
ایک مزدور کیا تھا جس نے ایک فرق چاول کی مزدوری پر میرا کام کیا

تھا۔ لیکن وہ شخص (کام کر کے) چلا گیا اور اپنی مزدوری چھوڑ گیا۔
پھر میں نے اس ایک فرق چاول کو کیا اور اس کی کاشت کی۔ اس سے
اتنا کچھ ہو گیا کہ میں نے پیداوار سے ایک گائے خرید لی۔ اس کے بعد
وہی شخص مجھ سے اپنی مزدوری مانگنے آیا۔ میں نے کہا کہ یہ گائے کھڑی
ہے اسے لے جاؤ۔ اس نے کہا کہ میرا تو صرف ایک فرق چاول تم پر
چاہیے تھا۔ میں نے اس سے کہا اس گائے کو لے جاؤ، کیونکہ یہ اسی
ایک فرق کی ہے۔ آخر وہ گائے کو لے کر چلا گیا۔ پس اے اللہ اگر
تو سمجھتا ہے کہ یہ کام میں نے صرف تیری خشیت سے کیا تھا تو غار کا منہ
کھول دے جتنا بچہ چٹان (جوان) کے اندر داخل ہونے کے بعد غار کے
منہ پر گر پڑی تھی (محمودی سی ہٹ گئی۔ پھر دوسرے نے اس طرح دعا
کی، اے اللہ! تجھے خوب علم ہے کہ میرے والدین جب بوڑھے ہو گئے
تھے تو میں ان کی خدمت میں روزانہ رات میں اپنی بکریوں کا دودھ لاکر پیش

حَتَّى تَشْرَبَ آبًا وَحَى ذَكَرَهُ أَنْ
أَوْ قَطْرَةً مَا ذَكَرَهُ أَنْ أَدْعُهُمَا
فَتَسْتَكِنَا لِشَرِّ بَيْتِهِمَا فَكَلَّمَ أَسْنُ لُ
اَنْظُرْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ
تَعْلَمُ أَفِي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ
فَفَرَجَ عَنَّا فَأَسَاحَتْ عَنْهُمْ الْفُجُورُ
حَتَّى نَظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ الْآخَرُ
اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّكَ كَانَ لِي
ابْنَةٌ عَمِي مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ
وَأَفِي سَأَدْتُهَا عَنْ نَفْسِيهَا فَأَبْنَتْ
إِلَّا أَنْ أَتَيْتُهَا بِمَا شِئْتُ دَيْتُهَا
فَطَلَبْتُهَا حَتَّى وَدَّعْتُهَا فَأَتَيْتُهَا
بِهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهَا فَأَمْسَكَتُنِي
مِنْ نَفْسِيهَا فَلَمَّا فَعَلْتُ سَبِينَ
رَحِمَكُمَا فَقَالَتْ أَتَقِي اللَّهَ وَكَأ
تَقْضِي الْخَايَمَةَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُنْتُ
وَشَرَكْتُ مَا شِئْتُ دَيْتُهَا فَإِنْ
كُنْتَ تَعْلَمُ أَفِي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ
خَشْيَتِكَ فَفَرَجَ عَنَّا فَفَرَجَ اللَّهُ
عَنْهُمْ فَخَرَجُوا - ۛ

کیا کرتا تھا۔ ایک دن اتفاق سے میں دریں آیا اور جب آیا تو وہ سو
چکے تھے، ادھر میری بیوی اور بچے بھوک سے بے چین تھے لیکن میری
عادت تھی کہ جب تک والدین کو دودھ نہ ملا لول، بیوی بچوں کو نہیں دیتا
تھا۔ مجھے انھیں بیدار کرنا بھی پسند نہیں تھا اور چھوڑنا بھی پسند نہ
تھا کہ یوں نہ ہی ان کا شام کا کھانا تھا اور اس کے نہ پینے کی وجہ سے وہ
کمزور ہو جاتے۔ چنانچہ میں ان کا وہیں انتقال کرنا رہا یہاں تک کہ صبح
ہو گئی۔ پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ کام صرف تیرے خوف و خشیت
کی وجہ سے کیا تھا تو ہمارا راستہ کھول دے۔ چنانچہ تھوڑی سی اور
بہت گئی اور اب آسمان منظر آنے لگا۔ پھر آخری شخص نے یوں دعا کی۔
اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میری ایک چچا زاد بہن تھی جو مجھے سب
سے زیادہ محبوب تھی میں نے اسے اپنے پاس بلایا لیکن اس نے انکار کیا
اور صرف ایک شرط پر تیار ہوئی کہ میں اسے سو دینا لا کر دے دوں میں نے
یہ رقم حاصل کرنے کے لیے دوڑ دھوپ کی اور آخر مجھے مل گئی تو میں اس
کے پاس آیا اور رقم اس کے حوالے کر دی۔ (شرط کے مطابق) اس نے
مجھے اپنے اوپر قدرت دے دی جب میں اس کے دونوں پاؤں کے
درمیان بیٹھ چکا تھا تو اس نے کہا کہ اللہ سے ڈرو اور مہر کو بغیر حق کے
نہ توڑو۔ میں رہ سنبٹے ہی کھڑا ہو گیا اور سو دینا بھی واپس نہیں لے،
پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ عمل تیرے خوف و خشیت کی وجہ سے
کیا تھا تو ہمارا راستہ صاف کر دے۔ اب راستہ صاف ہو چکا تھا اور
وہ ننیزل باہر نکل آئے تھے۔

باب ۳۵۳

۶۸۳ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انھیں شعیب نے خبر دی
ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی
انھوں نے ابوبرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا، آل حنفور نے فرمایا کہ ایک عورت اپنے بچے کو دودھ
پلا رہی تھی کہ ایک سوار ادھر سے گذرا، وہ اس وقت بھی بچے کو دودھ
پلا رہی تھی (سوار کو دیکھ کر) عورت نے دعا کی، اے اللہ! میرے بچے
کو اس وقت تک موت نہ آئے جب تک اس سوار جیسا نہ ہو۔ اسی
وقت بچہ بول پڑا، اے اللہ! مجھے اسی جیسا دینا، اور پھر دودھ پینے

۶۸۳ - حَدَّثَنَا ابُو الْيَمَانِ اخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا ابُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَ
اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّهُ
سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
بَنِيَا امْرَأَةً تَرْضِعُ ابْنَهَا اِذَا مَرَّتْ بِهَا
رَاكِبٌ وَهِيَ تَرْضِعُهُ فَقَالَتِ اللَّهُمَّ لَا تَمُتْ
ابْنِي حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ هَذَا فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا
تَجْعَلَنِي مِثْلَهُ ثُمَّ رَجَعَ فِي السَّحَابِ وَمَرَّ

لگا۔ اس کے بعد ایک عورت کو ادھر سے لے جایا گیا۔ اسے پہچاننے والے اسے گھسیٹ رہے تھے اور اس کا مذاق بنارہے تھے۔ ہاں نے دعا کی، اے اللہ! میرے بچے کو اس عورت جیسا نہ بنانا۔ لیکن بچے نے کہا کہ اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنادے۔ پھر اس بچے نے (بطور خرق عادت) بتایا کہ سوار تو کافر تھا اور اس عورت کے متعلق لوگ کہتے تھے کہ تم نے زنا کی ہے تو وہ جواب دیتی کہ حسبی اللہ (اللہ میرے لیے کافی ہے) لوگ کہتے کہ تم نے چوری کی ہے تو وہ جواب دیتی کہ حسبی اللہ (اللہ میرے لیے کافی ہے)۔

۶۸۴۔ ہم سے سعید بن نذیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے جریر بن حازم نے خبر دی، انھیں ایوب نے، انھیں محمد بن سیرین نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کتا ایک کنوئیں کے چاروں طرف چکر کاٹ رہا تھا، جیسے سپاس کی شدت سے اس کی جان نکل جانے والی ہو کہ بنی اسرائیل کی ایک زانیہ عورت نے اسے دیکھ لیا۔ اس عورت نے اپنا جرم قاتلہ کر کے کو پانی پلایا کنوئیں سے کھینچنے کے بعد اور اس کی مغفرت کی عمل کی وجہ سے ہو گئی۔

۶۸۵۔ ہم سے عبد اللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے اور انھوں نے معاذ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا ایک سال حب وہ حج کے لیے گئے ہوئے تھے تو منبرِ نبوی پر کھڑے ہو کر انھوں نے پیشانی پر کے بالوں کا ایک لچھا لیا جو ان کے محافظ کے ہاتھ میں تھا اور فرمایا، اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ نے اس طرح بال سنوارنے کی (محافضت فرمائی تھی) اور فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل پر برابری اس وقت آئی تھی جب ان کی عورتوں نے اسی طرح بال سنوارنے شروع کر دیئے تھے۔

۶۸۶۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گذشتہ امتوں میں محدث شخصیات ہوا کرتے تھے اور اگر میری امت میں

بامراة تَبْرَأُ وَيُنْعَبُ بِهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَقَالَ أَمَّا الرَّاحِبُ فَإِنَّهُ كَانَ ذَا وَ أَمَّا الْمَرْأَةُ فَإِنَّهُمْ يَقُولُونَ لَهَا مَرْزُوقٌ وَ يَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَ يَقُولُونَ سُرِقٌ وَ يَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ نَازِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُوْرَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ سَأَا كُنْهُ بَغِيٍّ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَكَرَعَتْ مَوْقِفَهَا فَسَقَتْهُ فَعَفِيَ لَهَا بِهِ

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَمْعَ مَعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ عَامَ حَجَّةٍ عَلَى الْمَنْبَرِ فَنَادَى قَصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِي مِدَى حَرَسِيٍّ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَنْيَ عَلِمْنَا كُمْ سَمِعْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنِي عَنْ مِثْلِ هَذَا وَ يَقُولُ إِنَّمَا هَكَكَتُمْ مَنُورَ إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاءُ هُمْ

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ قَالَ كَانَ فِيَّ مَضْيُ

کوئی ایسا ہے۔ تو وہ عمر بن خطاب ہیں۔

(رضی اللہ عنہ)

۶۸۷۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے ابو یعلیٰ ناجی نے، ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے تانوں سے قتل کئے تھے اور پھر سلسلہ پر چھنے نکلا تھا وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کیا اس گناہ سے توبہ کی کوئی ضرورت ممکن ہے؟ راہب نے جواب دیا کہ نہیں۔ اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا پھر وہ (دوسروں سے) پوچھنے لگا۔ آخر اس سے ایک راہب نے بتایا کہ فلاں بستی میں جاؤ (وہ اس بستی کی طرف روانہ ہوا، لیکن آدھے راستے) بھی نہیں پہنچا تھا کہ اس کی موت واقع ہو گئی، موت کے وقت اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف کر لیا۔ آخر رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں باہم نزاع ہوا کہ کون اسے لے جائے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو (جہاں توبہ کے لیے وہ جا رہا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے قریب ہو جائے اور دوسری بستی کو (جہاں سے نکلا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے دور ہو جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ اب دونوں کا مصلہ دیکھو اور (جب ناپا تو) اس بستی کو (جہاں وہ توبہ کرنے جا رہا تھا) ایک باشت نعش سے زیادہ قریب پایا اور اس کی مغفرت ہو گئی۔

۶۸۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی اور پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، ایک شخص (بنی اسرائیل کا) اپنی گائے مانٹے لے جا رہا تھا کہ اس پر سوار ہو گیا اور پھر اسے مارا۔ اس گائے نے (خرق عادت کے طور پر) کہا کہ ہم اس کے لیے نہیں پیدا کئے گئے ہیں، ہماری پیدائش تو کھیتی کے لیے

(مسکوٰۃ شریف) اس حدیث (وال کے فقر کے ساتھ) ان حضرات کو کہتے ہیں جن کی زبان پر بغیر وحی و نبوت کے سچی اور حق بات جاری ہو جاتی ہے۔ یہ مرتبہ اولیاء اور ہدایتین کا ہے۔ اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی زندگی میں اس طرح کے واقعات ملتے ہیں۔

قَبْلَكُمْ مِنَ الدِّمَةِ مُحَمَّدٌ ثَوْنٌ وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ فِي أُمَّتِي هَذَا مِنْهُمْ فَأِنَّهُ عَمْرٍو بْنِ الْخَطَّابِ ۝

۶۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ سَعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ بِيَالٍ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ هَذَا مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَهُ فَقَتَلَهُ فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنِّي قَدَرْتُ كَذَا ذَكَرًا فَأَذْبَحَ لَهُ الْمَوْتَ فَمَا يَصْدُرُ عَنْهَا فَأَخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَأَدْحَى اللَّهُ رَأْسَهُ هَذَا أَنْ تَقَرَّبَ إِلَى اللَّهِ إِلَى هَذَا أَنْ تَبْعَدَ وَفَالَ فَيُسْأَلُ مَا بَيْنَهُمَا فَوَحَّاهُ إِلَى هَذَا أَقْرَبَ بِشِيرٍ فَخَفِيَ لَهُ ۝

۶۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَائِكَةُ الصَّبْرِ تُحَدِّثُ الْقَبْلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ نَبِيًّا رَجُلٌ سَيُؤْتَى بَقَرَةً إِذَا رَأَى كَيْفًا فَصَرَ بِهَا فَقَالَ إِنَّا لَمْ نَخْلُقْ لِهَذَا إِنَّمَا خَلَقْنَا لِيُحَرِّثَ

ہوتی ہے۔ لوگوں نے کہا، سبحان اللہ! سبیل بول رہا ہے بچہ! حنفوز نے فرمایا کہ میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی اس پر ایمان لاتے ہیں، حالانکہ یہ دونوں حضرات وہاں موجود بھی نہیں تھے۔ اسی طرح ایک شخص اپنی کجیاں چلا رہا تھا کہ ایک بھڑیا آیا اور ریوڑ میں سے ایک بکری اٹھا کر لے جانے لگا۔ ریوڑ والا دوڑا اور اس نے بکری کو بھڑیٹے سے چھڑا لیا۔ اس پر بھڑیا بولا۔ کرج تو تم نے مجھ سے اسے چھڑا لیا ہے، لیکن بھڑیٹے والے دن (درب قیامت میں) اسے کون بچائے گا؟ جس دن میرے سوا اور کوئی اس کا نگہبان نہ ہوگا، لوگوں نے کہا، سبحان اللہ! بھڑیا (آدمیوں کی زبان میں) باتیں کر رہا ہے۔ اس حنفوز نے فرمایا کہ میں اس واقعو کی صداقت پر ایمان لایا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی اس پر ایمان لائے۔ حالانکہ یہ دونوں حضرات وہاں موجود نہیں تھے۔ اور ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابورویضی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اسی حدیث کی طرح۔

۶۸۹۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالرزاق نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں ہمام نے اور ابورویضی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص نے دوسرے شخص سے اس کی جائیداد خریدی، جائیداد کے خریدار کو اس جائیداد میں ایک گھڑا ملا جس میں سونا تھا جس سے وہ جائیداد اس نے خریدی تھی اس سے اس نے کہا کہ مجھ سے اپنا سونا لے لو، کیونکہ میں نے تم سے زمین خریدی تھی، سونا نہیں خریدتا تھا۔ لیکن سابق مالک نے کہا کہ میں نے تو زمین کو ان تمام چیزوں سمیت تمھیں فروخت کر دیا تھا جو اس کے اندر موجود ہو۔ یہ دونوں ایک تیسرے شخص (حضرت داؤد علیہ السلام) کے پاس اپنا مقدمہ لے گئے۔ فیصلہ کرنے والے نے ان دونوں سے پوچھا، کیا تمھارے کوئی اولاد بھی ہے؟ اس پر ایک شخص نے کہا کہ میرے ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میرے ایک لڑکی ہے فیصلہ کرنے والے نے ان سے کہا کہ لڑکے کا لڑکی سے نکاح کر دو اور سونا انھیں پر خرچ کر دو اور یوں کار خیر میں لگا دو۔

۶۹۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے

فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ بُقْرَةً تَكَلَّمَ فَقَالَ فَيَا أَيُّهَا بَهْدَانَا أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا تَمَدُّ وَبَيْنَهُمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ عَدَّ الدَّيْبُ فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ فَطَلَبَ حَتَّى كَانَتْهُ اسْتَنْعَدَهَا مِنْهُ فَقَالَ لَهُ الدَّيْبُ هَذَا اسْتَنْعَدَتْهَا مِنِّي فَمَنْ لَهَا كَيْوَمَ السَّبْعِ كَيْوَمَ لِرَاغِي لَهَا غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ ذُئِبٌ يَتَكَلَّمُ قَالَ فَيَا أَيُّهَا بَهْدَانَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا تَمَدُّ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ :

۶۸۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَدْرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّحْبُ الدَّيْبَ اسْتَدْرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ خَبْرَةً فِيمَا ذَهَبُ فَقَالَ لَهُ الدَّيْبُ اسْتَدْرَى الْعَقَارَ خَذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اسْتَدْرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ مِنْ ذَهَبٍ أَتَبَعُ مِنْكَ الذَّهَبَ وَقَالَ الدَّيْبُ لَهُ الْأَرْضُ مِنِّْي إِنَّمَا يَخْتَصُّ الْأَرْضُ مِنْ ذَهَبٍ فَيَمَّا فَتَحَا كَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الدَّيْبُ تَحَا كَمَا إِلَيْهِ لَكُمْ وَلَكُنَا قَالَ أَحَدُهُمَا لِي عُذْرٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكَحُوا الْعِلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَمَسَّكَا :

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي

ثالث عن محمد بن المنکدر عن أبي
النضر مولى عمر بن عبد الله عن عاصم
بن سعد بن ابي وقاص عن ابيه انه
سمعه يسأل أسامة بن زيد ماذا
سمعت من رسول الله صلى الله عليه
وسلم في الطاعون فقال أسامة قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم الطاعون
ريحٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ حَبَشِي
إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا
سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهَا
وَإِذَا وَقَعَتْ بِأَرْضٍ فَادْفِنُوا بِهَا
فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ - قَالَ أَبُو
النضر لا يخرجكم إلا فراراً منه :

۶۹۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَامِعِيلَ حَدَّثَنَا
دَاوُدُ بْنُ أَبِي الفرات حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
بريد عن يحيى بن يعمر عن عائشة رضي
الله عنها عن النبي صلى الله عليه
وسلم قالت سألت رسول الله صلى الله عليه
وسلم عن الطاعون فآخِذِي آخِذَهُ هَذَا
يُبْعِثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ شَاءَ وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ
رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ
فَيَمُوتُ فِي بَلَدِهِ مَا يَدْرِي مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّ رَضِيصَةً
إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِنْ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَحَبِّ شَهِيدٍ

۶۹۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ
عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهْمَهُمْ ثَلَاثُ أُمُورٍ الْخَزْمِيَّةُ
الَّتِي سَوَّقَتْ - فَقَالُوا وَمَنْ يَكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمَنْ
يَجْتَرِي عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حَيْثُ رَسُولُ

مالک نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے، ان سے عمر بن
عبید اللہ کے موالی ابو النضر نے، ان سے عامر بن سعد بن ابی وقاص نے
اور انھوں نے اپنے والد کو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھتے سنا
تھا کہ طاعون کے بارے میں آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سے کیا سنا تھا؟ انھوں نے بیان کیا کہ اُن حضورؐ نے فرمایا، طاعون
ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا (اُن پر)
نے یہ فرمایا کہ ایک گزشتہ امت پر (بجائے اسرائیل کے) اس لیے
جب کسی جگہ کے متعلق تمہیں معلوم ہو جائے (کہ وہاں طاعون کی وبا
پھیلی ہوئی ہے) تو وہاں نہ جاؤ۔ لیکن اگر کسی ایسی جگہ پر وہاں پھیل
جائے جہاں تم پہلے سے موجود ہو تو وہاں سے راہ قرار بھی نہ اختیار
کرو۔ ابو النضر نے بیان کیا کہ ایسا ہونا چاہیے کہ صرف بھاگنے کی
غرض سے نکلو۔ (یعنی اگر کوئی دوسری ضرورت طبعی کی وجہ سے وہاں
سے کہیں جانا ہو جائے تو اس میں کوئی مضائقہ بھی نہیں)۔

۶۹۱ - ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد
بن ابی فرات نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن برید نے حدیث
بیان کی، ان سے یحییٰ بن یعمر نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے اُن
حضورؐ سے طاعون کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ ایک عذاب ہے
اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے لیکن اسی کو اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں
کے لیے رحمت بنا دیا ہے اگر کسی شخص کی سستی میں طاعون کی وبا پھیل
جائے اور وہ صبر کے ساتھ خدا کی رحمت سے امید لگائے ہوئے وہیں
بٹھ رہے کہ ہو گا وہی جو اللہ تعالیٰ نے مقدر کر دیا ہے تو اسے ایک شہید
کے برابر ثواب ملے گا۔

۶۹۲ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیس نے
حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان
سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مخزومی خاتون جس نے رغرہ فستق
کے موثقہ پر اچھری کر لی تھی، کے معاملہ سے قریش بہت غلیگن اور رنجیدہ
تھے (کہ ایک معزز خاتون کا چوری کی سزا میں اسلامی شریعت کے مطابق
کس طرح ہاتھ کٹے گا) انھوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس معاملہ پر

اُن حضورؐ سے گفتگو کون کر سکتا ہے؟ آخر یہ طے پایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ جو حضور اکرمؐ کو بہت عزیز ہیں، ان کے سوا اور کوئی اس کی جرات نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے اُن حضورؐ سے اس معاملہ پر کچھ کہنا چاہا، لیکن اُن حضورؐ نے فرمایا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں مجھ سے سفارش کرنے آئے ہو، پھر آپ (ﷺ) نے اور خطبہ دیا، (خطبہ میں) آپ نے فرمایا، بھلی بہت سی باتیں اس لیے ہلاک ہوئیں کہ جب ان کا کوئی شریف آدمی چوری کرتا تھا تو اسے چھوڑ دیتے تھے۔ اور اگر کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر سزا قائم کرتے۔ اور خدا کی قسم اگر ظالم بننے محمدؐ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹتا۔ (اعاذ اللہ تعالیٰ منہ)

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلِمَةً
أَسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ فِي حَيٍّ مِنْ حُدُودِ
اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَبَطَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا
هَذِهِ التَّيْنِ قَبْلُكُمْ أَتَهُمْ
كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ
سَرَكُوا وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ
أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَآيِمُ اللَّهِ كُو
أَنَّ خَاطِمَةَ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ
لَقَطَعْتُ يَدَهَا

۶۹۳- حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ سَعْدَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
الْثَّوَالِ بْنَ سَبْرَةَ الْمَدَنِيَّ عَنْ
ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَجُلًا قَرَأَ آيَةَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا
فَحَبِثَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتَهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ
الْكِرَاهِيَةَ وَقَالَ كَلَّا كَمَا
مُحْسِنٌ وَلَا تَحْتَلِفُوا فَإِنْ مَنْ كَانَ
قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا فَهَلْ كُنُوا ؟

۶۹۴- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ
ضَرِبَهُ قَوْمُهُ فَادَمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ
الْبَدَنَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا
يَعْلَمُونَ ؟

۶۹۳- ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک بن میسرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے نزال بن سبرہ ہلانی سے سنا اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک صحابی کو قرآن مجید کی ایک آیت پڑھتے سنا۔ وہی آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف قرأت کے ساتھ سن چکا تھا۔ اس لیے میں انھیں ساتھ لے کر اُن حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو واقعہ کی اطلاع دی لیکن میں نے اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر اس کی وجہ سے نا پسندیدگی کے آثار دیکھے اور آپ نے فرمایا، تم دونوں کی قرأت درست ہے، اختلافات نہ اٹھایا کرو، تم سے پہلی باتیں باہم اختلافات پیدا کیا کرتی تھیں اور اسی کی وجہ سے وہ ہلاک ہو گئیں۔

۶۹۴- ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، گویا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھے انور میری نظروں کے سامنے ہے۔ جب آپ انبیاء سابقین میں سے ایک نبی کا واقعہ بیان کر رہے تھے کہ ان کی قوم نے انھیں مارا اور خون اکود کر دیا۔ لیکن وہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام خون صاف کرتے جاتے تھے اور یہ دعا کرتے جاتے تھے۔ اے اللہ! میری قوم کی مغفرت فرمائیے کہ یہ لوگ جانتے نہیں۔

۶۹۵- حَدَّثَنَا ابوالولید حدثنا ابرو عوامۃ
عن قتادۃ عن عقبۃ بن عبد العافر عن ابی
سعید رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ان رجلاً کان قبلكم رَغَسَ
مالاً فقال لبنيہ لما حضر اُتِى اب کنت
لکم قالوا حنید اب قال فاری لکم اعلی
خیداً اقط فادامت فاحرقونی ثم اسحقونی
ثم ذرني وفي یوم عاصف ففعلوا جمیعہ
اللہ عز و حل فقال ما حکک قال
فما فکک فتلکاً برحمتی و حال
معاذ حدثننا شعبۃ عن قتادۃ
سمعت ابا سعید
الخدري عن النبی
صلی اللہ علیہ
وسلم:

۶۹۶- حَدَّثَنَا مسدد حدثنا ابرو عوامۃ
عن عبد الملک بن عمیر عن ربعی بن
حراش قال قال عقبۃ لحذیفۃ اکل
مخدثاً ما سمعت من النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال سمعته یقول ان رجلاً
حَضَرَهُ السَّوْتُ لَمَّا اَیَسَ مِنَ الْحَیَاةِ
اَوْمِیْ اَهْلَکْ اِذَا مِتُّ فاجعلوا لی حطباً
کثیراً ثم اذروا ناساً حتی اذا اکلت
لغیبتی وخلصت الی عظمی فخذوها
فاطحنوها فذرونی فی السیم
فی یوم حارٍ اذ ساج فجمعہ
اللہ فقال لیم قعلت قال من
خسیتک فخرک قال

۶۹۵- ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوام نے حدیث
بیان کی۔ ان سے قتادہ نے، ان سے عقبہ بن عبد العافر نے، ان سے
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ گزشتہ امتوں میں ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے خوب مال و دولت دی
تھی جب اس کی موت کا وقت قریب ہوا تو اس نے اپنے بیٹوں سے
پوچھا، میں تمھارے حق میں کس طرح کا باپ ثابت ہوا، بیٹوں نے
کہا کہ آپ ہمارے بہترین باپ تھے اس شخص نے کہا، لیکن میں نے
کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا، اس لیے جب میری موت ہو جائے تو میری
میت کو جلاؤ اور انا پھر میری رہائی مانگ دوں گا (بیٹوں کو) پس لینا اور
راکھ کو کسی سخت آندھی کے دن اڑا دینا۔ بیٹوں نے یوں ہی کیا۔
لیکن اللہ عزوجل نے اسے جمع کیا اور اس سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں
کیا تھا، اس شخص نے جواب دیا کہ میرے ہی خوف و خشیت سے۔
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے سایہ رحمت میں جگہ دی۔ معاذ نے بیان
کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، انھوں
نے عقبہ بن عبد العافر سے سنا۔ انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
سے اور انھوں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

۶۹۶- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوام نے حدیث
بیان کی، ان سے عبد الملک بن عمیر نے، ان سے ربعی بن حراش نے بیان
کیا کہ عقبہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نے
بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حدیثیں سنیں ہیں وہ ہم سے بھی بیان کیجئے
انھوں نے بیان کیا کہ میں نے آل حضور کو یہ کہتے سنا تھا کہ ایک شخص
کی موت کا وقت قریب ہوا اور وہ زندگی سے بالکل مایوس ہو
گیا تو اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میری موت ہو جائے تو پہلے
میرے لیے خوب زیادہ مکڑیاں جمع کرنا اور اس سے آگ جلا کر پھر میرے
جسم کو اس آگ میں ڈال دینا جب آگ میرے جسم کو خاکستر بنا سکے
اور صرف ہڈیاں باقی رہ جائے تو ہڈیوں کو پیس لینا اور کسی شدید گرمی
کے دن یا زفریالک (شدید ہوا کے دن) اسے دریا میں اڑا دینا۔ لیکن
اللہ تعالیٰ نے اسے جمع کیا اور اس سے دریافت فرمایا کہ تم نے ایسا کیوں
تھا، اس نے کہا کہ میری ہی خشیت سے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس

عَقِبْنَا دَاۤ اَنَا سَمِعْتُهُ
يَقُولُ ۞

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا ابُو عَوَانَةَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ وَ قَالَ فِي يَوْمٍ
سَاحِلٍ ۞

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
ابِرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَاهَابٍ
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَلْتَبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُدْأِبُ ابْنَ النَّاسِ فَكَانَ
يَقُولُ لِفَتَاكَ إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ
لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنْكَ قَالَ فَلَقِيَ اللَّهَ
فَتَجَاوَزَ عَنْهُ ۞

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هَاشِمُ أَخْبَرَنَا مَعْرُوفُ الزَّهْرِيُّ عَنْ
حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا
حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيهِ إِذَا أَتَاكُمْ
فَاخْرِقُوا فِي ثَمَرٍ طَحْنُونِي ثُمَّ ذَرُونِي فِي
السَّرِيحِ فَوَدَّ اللَّهُ لَكُنْ فَنَادَرَ عَلَى سَرِيحٍ
لَمَّا جَاءَ بَنِي عَدَاثَا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا
فَلَمَّا مَاتَ قِيلَ لَهُ بِهَذَا ذَلِكُ مَا مَرَّ اللَّهُ
الْأَمْرُ مِنْ فَقَالَ أَحْبَبْتُ مَا فِيكَ مِنْهُ
فَفَعَلْتُ نَازَا هُوَ قَاتِلُكُمْ وَقَالَ
مَا حُكِمَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ
عَبِيرَةٌ فَنَازَا فَتَلَّ

يَا رَبِّ ۞

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ سَمُوءَ

مغفرت فرمادی۔ عقیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بھی اُن حضورؐ کو
یہ فرماتے سنا تھا۔

۶۹۷۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان
کی، ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی اور کہا کہ ”کسی تیز ہوا کے دن“
(یعنی اس روایت میں راوی کو شک نہیں تھا)

۶۹۸۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم
بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ
بن عبد اللہ بن عقبہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے
کارندے کو اس نے یہ ہدایت کر رکھی تھی کہ جب تمہارا سا بقہ کسی تنگ دست
سے پڑے (جو میرا مقروض ہو تو اسے معاف کر دیا کرو، ممکن ہے اللہ تعالیٰ
مجھ سے اس عمل کی وجہ سے) معاف فرمادے۔ اُن حضورؐ نے فرمایا۔
چنانچہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملا تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرمادیا۔

۶۹۹۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے
حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں حمید بن
عبد الرحمن نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، ایک شخص تھا جس نے اپنی جان پر بڑی زنا و تیاں کر رکھی تھیں
(گناہ کر کے) پھر جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اپنے بیٹوں سے
اس نے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلاؤں پھر میری ہڈیوں کو پیس کر
ہو امیں اڑا دینا۔ خدا کی قسم، اگر میرے رب نے مجھے پالیا تو مجھے اتنا
شدید عذاب دے گا جو پہلے کسی کو بھی اس نے نہیں دیا ہو گا جب وہ
مر گیا تو اس کی وصیت کے مطابق اس کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا اللہ تعالیٰ
نے زمین کو حکم دیا اور فرمایا، اگر ایک ذرہ بھی کہیں اس کا تمھارے پاس ہے
تو اسے جمع کر کے لاؤ، زمین حکم بجالائی اور وہ شخص اب اپنے رب کے
حضورؐ کو کھڑا تھا، اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا، تم نے ایسا کیوں کیا ہے اس
نے عرض کیا اے رب! تیری خشیت کی وجہ سے؛ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے
اس کی مغفرت کر دی۔ دوسرے حضرات نے بول بیان کیا مگر خدا
میا رب“ (تیرے خوف کی وجہ سے، اے میرے رب!)

۷۰۰۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ

بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا تھا جسے اس نے باندھ رکھا تھا جس سے بلی مر گئی تھی اور اسی کی پاداش میں وہ جہنم میں گئی، جب وہ عورت بلی کو باندھ رہی تھی تو نہ اس نے اسے کھانے کے لیے کوئی چیز دی تھی، نہ پینے کے لیے اور نہ اس نے بلی کو چھوڑا ہی کہ وہ گھاس چھوس ہی کھا لیتی۔

۴۰۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ربیع بن حراش نے اور ان سے ابو مسعود عقبہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کلام نبوت سے جو چیز تمام انسانوں کو ملی ہے (اور جس پر تمام انبیاء نے ہر زمانہ میں متفقہ طور پر تنبیہ کی) وہ یہ جملہ ہے کہ "جب حیاء نہ ہو تو پھر جو جی چاہے کر دے"

۴۰۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے بیان کیا۔ انہوں نے ربیع بن حراش سے سنا اور وہ ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کلام نبوت سے جو چیز تمام انسانی برادری کو ملی ہے وہ یہ جملہ ہے کہ "جب حیاء نہ ہو پھر جو جی چاہے کر دے"

۴۰۳۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی انھیں عبید اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص تکبر کی وجہ سے ایسا تہیہ زمین سے گھسیٹتا ہوا جا رہا تھا کہ اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور اب وہ قیامت تک یوں ہی زمین و دھنسا اور بیچ و تاب کھاتا چلا جائے گا۔ اس روایت کی متابعت عبدالرحمن بن خالد نے زہری کے واسطے سے کی۔

۴۰۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن طاووس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوبکر بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم (اس دنیا میں) تمام امتوں سے بعد میں آئے لیکن

حدیثنا جویریۃ بن اسماء عن نافع عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عَذِّبَتْ امْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَكَهَلَتْ فِيْهَا النَّارَ لَكَ هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا سَقَتْهَا اِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ حَشَائِشِ الدَّرَنِ :

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ ذَهَبٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَأَنْعَلْ مَا شِئْتَ :

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَأَنْعَلْ مَا شِئْتَ :

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا بَشَرٌ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبِيدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزَّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَخْبُرُ إِزْمَاةً مِنَ الْخِيَلِ وَخَسَفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِي الدَّرَنِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ - تَابِعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزَّهْرِيِّ :

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ طَاوُوسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْتُنَّ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ كَيَوْمِ

رقیامت کے دن) پہلے ہوں گے۔ صرف فرق اتنا ہے کہ انھیں کتاب پہلے دی گئی تھی اور ہمیں ان کے بعد ملی ہے۔ اور یہی وہ جمعہ کا دن ہے جس کے بارے میں متول کا اختلاف ہو گیا تھا۔ یہودیوں نے تو اسے اس کے دوسرے دن (سبت) کو کر لیا اور نصاریٰ نے تیسرے دن (اتوار) کو۔ پس ہر مسلمان کو ہفتے میں ایک دن تو ضرور ہی اپنے جسم اور اپنے سر کو دھو لینا چاہیئے (یعنی جمعہ کے دن)

۴۰۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مروہ نے، انھوں نے سعید بن مسیب سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے مدینہ کے اپنے آخری سفر میں یہیں خطاب فرمایا۔ (خطبہ کے دوران) آپ نے ایک بالوں کا لچھا نکالا اور فرمایا، میں نہیں سمجھتا کہ یہودیوں کے سوا اور کوئی اس طرح کرنا ہوگا (مراد ان کی عورتیں ہیں) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بال سنوارنے کا نام "الزور" (زیر اور جھوٹ) رکھا تھا۔ آپ کی مراد، "وَمَثَلُ فِي الشَّعْرِ" سے تھی۔ اس روایت کی متابعت غندر نے شعبہ کے واسطے سے کی ہے۔

۳۵۴۔ مفاد و مقام

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "لے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف قومیں اور خاندان بنا دیا ہے تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو بیشک تم سب میں سے پرہیزگار تیرے اللہ کے نزدیک معزز تر ہے" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ سے تقویٰ اختیار کرو جس کے واسطے سے ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور قراہتوں کے باب میں بھی (تقویٰ اختیار کرو) بے شک اللہ تمہارے اوپر نگہبان ہے" شعوب کا اطلاق دور و دور کے نسب پر ہوتا ہے اور قبائل کا اس کے مقابلے میں قریبی نسب پر۔

۴۰۶۔ ہم سے خالد بن زید الکلابی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حصین نے، ان سے سعید بن

النقیما مَتَرِ بَيْدٍ كُلُّ أُمَّةٍ أَوْثَرُ الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِنَا وَ أَوْثَرُ بَيْنَنَا مِنْ بَعْدِهِمْ فَهَذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ فَنَحْنُ نَحْدَا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ عَدٍ لِلنَّصَارَى عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمٌ لَيْسَ رَأْسُهُ وَجَسَدٌ لَا يَبْذُلُ - حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدَّمَ مَعَاوِيَةَ بْنُ أَبِي سَفْيَانَ الْمَدِينَةَ قَدَّمَ مَتَرٍ فَتَدَمَّهَا فَنُحِيطُهَا فَخَرَجَ كَبَّةً مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ وَإِنَّ الشَّيْءَ صَلَوَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَاءَ الزُّوَرِ يَعْنِي الْيَوْمَ فِي الشَّعْرِ - تَابَعَهُ عَنْ شُعْبَةَ -

۳۵۴۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ وَقُولُوا لِلَّهِ عِزًّا إِنَّ سَاءَ لَوْمَنٌ مِمَّنْ وَاللَّهُ كَانَ عَلَيْكُمْ ذَقِيبًا وَمَا يَنْهَى عَنْ دَعْوَى الْخَبَايِلِ الشُّعُوبُ النَّسَبُ الْيَحِيدُ وَالْقَبَائِلُ دُونَ ذَلِكَ

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَلَابِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدَّمَ مَعَاوِيَةَ بْنُ أَبِي سَفْيَانَ الْمَدِينَةَ قَدَّمَ مَتَرٍ فَتَدَمَّهَا فَخَرَجَ كَبَّةً مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ وَإِنَّ الشَّيْءَ صَلَوَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَاءَ الزُّوَرِ يَعْنِي الْيَوْمَ فِي الشَّعْرِ - تَابَعَهُ عَنْ شُعْبَةَ -

جبر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما وَكَعْبَلُكُمْ
شُعُوبًا وَقَبَائِلَ قَالَ الشُّعُوبُ الْقَبَائِلُ الْعِطَامُ
وَالْقَبَائِلُ الْبُطُونُ :

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عِيسَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
كَهْ شَيْئُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ اتَّقَاهُمْ
قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ
فَيُؤَسِّفُ بَنِي اللَّهِ :

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا كَلِيبُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ
حَدَّثَنِي رُبَيْعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ زَيْنَبُ ابْنَةُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ
لَهَا أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
مِنْ مَضْرِيٍّ قَالَتْ فِيمَنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مَضْرِيٍّ مِنْ
بَنِي النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ :

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا مُرْسِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا
كَلِيبُ حَدَّثَنِي رُبَيْعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُظُنُّهَا زَيْنَبُ قَالَتْ خُمِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
الدُّبَاءِ وَالْحُسْتَمِ وَالْمَقِيرِ وَالْمَزَقَةِ
وَقُلْتُ لَهَا أَخْبِرِيَنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْ مَضْرِيٍّ
كَانَ قَالَتْ فِيمَنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مَضْرِيٍّ كَانَ مِنْ
وَلَدِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ :

جبر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (رایت) د جلدنا کہ
شعوباً و قبائل کے متعلق فرمایا کہ شعوب بڑے قبیلوں
کے معنی میں ہے اور قبائل کو بڑے قبیلے کی شاخیں۔

۶۰۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ بن سعید
نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے سعید بن
ابی سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ پوچھا گیا، یا رسول اللہ! سب سے زیادہ شریف کون ہے؟
آئی حضورؐ نے فرمایا کہ جو سب سے زیادہ مفتی ہو۔ صحابہؓ نے عرض
کی کہ ہمارا سوال اس کے متعلق نہیں ہے اس پر انؐ حضورؐ نے فرمایا کہ پھر اللہ
کے نبی یوسفؑ (سب سے زیادہ شریف ہیں)

۶۰۸۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد نے
حدیث بیان کی، ان سے کلب بن وائل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ
سے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا جو نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی زیر پرورش رہ چکی تھیں۔ کلب نے بیان کیا کہ میں نے آپ
سے پوچھا، آپ کا کیا خیال ہے، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق
قبیلہ مضر سے تھا؟ انھوں نے فرمایا پھر کس سے تھا؟ یقیناً ان
حضورؐ مضر کی شاخ بنی النضر بن کنانہ سے تعلق رکھتے تھے۔

۶۰۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث
بیان کی، ان سے کلب نے حدیث بیان کی اور ان سے ربیعہ بنی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے، میرا خیال ہے کہ مراد زینب رضی اللہ عنہا سے
ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء، حستم، مقیر
اور مزقہ کے استعمال سے منع فرمایا تھا، اور میں نے ان سے پوچھا
تھا کہ آپ مجھ بتائیے کہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق کس قبیلہ
سے تھا، کیا واقعی آپ کا تعلق مضر سے تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ پھر اور
کس سے ہو سکتا ہے؟ یقیناً آپ کا تعلق اسی قبیلہ سے تھا۔ آپ نضر
بن کنانہ کی اولاد میں سے تھے۔

۱۔ یہ چاروں شراب کے برتن تھے جس میں عرب شراب بنایا اور استعمال کیا کرتے تھے۔ ان کی ذمہ کچھ ایسی تھی کہ شراب ان میں جلد تیار
ہو جایا کرتی تھی جب شراب کی مانگت نازل ہوتی تو احتیاطاً ان برتنوں کے استعمال سے بھی کچھ دنوں کے لیے روک دیا گیا تھا۔ ان پر نوٹ
پہنچا گزر چکا ہے۔

١٠٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحِيدُونَ النَّاسَ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَّهُوا وَتَحِيدُونَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّانِ أَشَدَّهُمْ لَكَ كَرَاهِيَةً وَتَحِيدُونَ سَرَّ النَّاسِ ذَا الْوُجْهِينِ الَّذِي يَأْتِي هَوْلًا بِوَجْهِهِ وَيَأْتِي هَوْلًا بِوَجْهِهِ

١٠٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ ثَلَاثَةٌ يَفْرُشُ فِي هَذَا الشَّانِ مُسْلِمٌ ثَلَاثٌ لِيُسْلِبَهُمْ وَكَأَنَّهُمْ ثَلَاثٌ لِكُلِّ فِرْهِمٍ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَّهُوا - تَحِيدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الشَّانِ حَتَّى فِيهِ

۱۰۷۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں جریر نے خبر دی، انھیں عمارہ نے، انھیں ابو ذر غفاری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم انسانوں کو کان کی طرح پاؤں کے (دھلائی اور برائی میں) جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں بہتر اور اچھی صفات کے تھے وہ اسلام کے بعد بھی بہتر اور اچھی صفات والے ہیں جبکہ انھوں نے دین کی سمجھ بھی حاصل کر لی ہو اور تم دیکھو گے کہ اس (خلافت و امارت کے) معاملے میں سب سے بہترین وہ لوگ ثابت ہوں گے جو سب سے زیادہ اسے ناپسند کرتے ہوں اور تم دیکھو گے کہ سب سے بدترین دوزخی لوگ ہیں جو اس کے منہ پر اس کے جیسی باتیں بناتے ہیں اور اس کے منہ پر اس کے جیسی! ۱۱۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس (خلافت کے) معاملے میں لوگ قریش کے تابع رہیں گے، عام مسلمان قریشی مسلمانوں کے تابع رہیں گے، جس طرح عام کفار، قریشی کفار کے تابع رہتے چلے آئے ہیں۔ اور انسانوں کی مثال کان سی ہے۔ جو لوگ جاہلیت کے دور میں بہتر تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی بہتر ہیں، جبکہ انھوں نے دین کی سمجھ بھی حاصل کر لی ہو۔ تم دیکھو گے کہ بہترین اور لائق وہی ثابت ہوں گے جو خلافت و امارت کے عہدے کو بہت زیادہ ناپسند کرتے رہے ہوں، یہاں تک کہ حسب انھیں اس کی ذمہ داری قبول کرنی ہی پڑی (تو نہایت کامیاب اور بہتر ثابت ہوئے)۔

باب ۳۵۵

٤١٢- حَدَّثَنَا مسدد حَدَّثَنَا يحيى عَنْ
شعبة حَدَّثَنَا عبد الملك عن طاووس
عن ابن عباس رضي الله عنهما إِذَا
السُّكُودَةُ فِي الْقُرْبَى قَالَ فَقَالَ
سعيد بن جبیر قُرْبَى مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ النِّسْبَ

۷۱۲۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے تیجیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے "الا المودۃ فی القربی" کے متعلق، (طاؤس نے) بیان کیا کہ سعید بن جبیر نے فرمایا کہ اُس سے مروی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت ہے۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قریش کی کوئی شاخ ایسی نہیں تھی جس میں انصاف

کی قربت زہری ہوا اور اسی وجہ سے یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ (میرا
اور تم سے کوئی مطالبہ نہیں بلکہ) صرف یہ ہے کہ تم لوگ میری اولاد پر
قربت کا لحاظ کرو (اور دعوت اسلام کو قبول کرو)

۴۱۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان
نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے اور ان
سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے
کہ ان حضوروں نے فرمایا، اسی طرف سے فتنے انھیں آئے یعنی مشرق
سے۔ اور شقاوت اور سخت دلی ان چیتے اور شور مچاتے رہنے
والے بدوؤں میں ہے، ان کے اونٹ اور گائے کی دھول کے
پیچھے، رومیہ اور مصر والوں میں۔

۴۱۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے
خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے
خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ فخر اور تکبر
ان چیتے اور شور مچاتے رہنے والے بدوؤں میں (زیادہ) ہوتا
ہے اور بکری چرانے والوں میں وقار و تواضع ہوتی ہے اور ایمان
تو میں میں ہے اور حکمت و معرفت بھی یہی ہے۔ ابو عبد اللہ (امام
تجاریؒ) نے کہا کہ میں کا نام میں اس لیے بڑا کہ یہ کعبہ کے دائیں طرف
ہے اور شام کو شام اس لیے کہتے ہیں کہ یہ کعبہ کے بائیں طرف ہے
”الشامة“ بائیں جانب کو کہتے ہیں۔ بائیں ہاتھ کو ”الشوئی“ کہتے
ہیں اور بائیں جانب کو ”الاشام“ کہتے ہیں۔

۳۵۶۔ قریش کے مناقب

۴۱۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انھیں شعیب نے خبر
دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے
تھے کہ میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ تک یہ بات پہنچائی۔ محمد بن جبیر
آپ کی خدمت میں قریش کے ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے
کہ عبد اللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عقیقہ
(قرب قیامت میں) بنی قحطان سے ایک حکمران آئے گا۔ اس پر معاویہ
رضی اللہ عنہ غصے ہو گئے، پھر آپ آئے اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان

مَنْ أَلَّفَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ كَطَلْحٍ مِنْ
قُرَيْشٍ إِنَّ وَلَهُ فِيهِ قُرَابَةٌ فَذَلَّتْ عَلَيْهِ
إِنَّ أَنْ تَصْلُوا قُرَابَةَ مَبْنِي دَبْيُكُمُ ۚ

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سَفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي
مَسْعُودٍ مَبْلُغٌ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هَهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ
نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَمَاعَةُ دَغَلُ الْقُلُوبِ
فِي الْفِتْنَةِ أَهْلُ الْوَبَرِ عِنْدَ أَهْلِ الْأَنْبِ
الْبَلِّ وَالْبَقْرِ فِي رُبْعَةٍ وَمَصْمَرَةٍ ۚ

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنْ الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفَخْرُ وَالْخَيْلَاءُ فِي
الْعَدَاوَةِ أَهْلُ الْوَبَرِ وَالشَّكِينَةُ فِي
أَهْلِ الْعَنْفِ وَالْإِيمَانُ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ
يَمَانِيَّةٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ سَمِعْتُ الشَّيْخَ
لَا تَقْطَعُ عَنْ يَمِينِ الْكُفَّةِ وَالشَّامُ رَدُّهَا عَنْ يَسَارِ
الْكُفَّةِ الْمَشَامَةُ الْمَيْسُورَةُ - وَالْيَدُ الْيَسْرَى الشَّوْمِيُّ
وَالْحَائِظُ الْإِسْرَارُ الشَّامُ ۚ

باب ۳۵۶ مَنَاقِبُ قُرَيْشٍ

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزَّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مَطْعَمٍ
يُحَدِّثُ أَنَّكَ بَكْرٌ مُعَاوِيَةٌ وَهُوَ عِنْدَكَ
فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو
مِنَ الْعَاصِ يُحَدِّثُ أَنَّكَ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِنْ
قُحْطَانَ فَغَضِبَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ فَاحْتَضَى عَلَى اللَّهِ
يَمَانًا هَاهُنَا ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدَ فَإِنَّهُ يَكْفِي

ان وَحَالاً مِنْكُمْ يَتَحَدَّثُونَ احَادِيثَ كَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا تَوَثَّرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ السَّاجِدُونَ لَكُمْ فِي مَا فِي السَّابِقِ نَصِلُوا أَهْلَكُمْ مَا فِي سَمْعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ صَحَا يَبْعَادُ بِهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ ۝

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَدَّادٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا لَبِثُوا مِنْهُمْ اثْنَانِ ۝

۴۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُورٍ حَدَّثَنَا الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عُقَيْبٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جَبْرِ بْنِ مَطْعَمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَلَبِ دَرَكْتَنَا وَإِنَّمَا عَنَّا وَكَهُؤُكُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةِ

کے مطابق مشرود ثنا کے بعد فرمایا، اے لوگو! مجھے معلوم ہوا کہ بعض حضرات ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جو قرآن مجید میں موجود ہیں اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے ان کی روایت کی ہے تم میں سب سے جاہل یہی لوگ ہیں۔ پس اگر وہ کن خیالات سے بچتے رہو، میں نے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ یہ خلافت قریش میں رہے گی اور ان سے جو بھی چھیننے کی کوشش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے دلیل کر دے گا (لیکن یہ صورت حال اسی وقت تک رہے گی) جب تک وہ دین کو قائم رکھیں گے (انفرادی اور اجتماعی طور پر)

۴۱۶۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عامر بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خلافت اس وقت تک قریش کے ہاتھوں میں باقی رہے گی جب تک ان میں دو افراد بھی ایسے ہوں گے جو علیٰ منہاج النبوة حکومت کرنے کی پوری صلاحیتیں رکھتے ہوں)

۴۱۷۔ ہم سے یحییٰ بن مکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن مسیب نے اور ان سے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ چل رہے تھے کہ انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! بنو مطلب کو تو آپ نے عطا فرمایا اور ہمیں منکر انداز کر دیا۔ حالانکہ آپ کے لیے ہم اور وہ ایک درجے کے تھے۔

سید عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے تورات کا مطالعہ کیا تھا، یہ بات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے علم میں بھی رہی ہوگی۔ ادھر ان کی بیان کردہ حدیث کا جسے محمد بن جبیر نے نقل کیا تھا، انھیں علم نہیں تھا، اس لیے انھیں شبہ ہوا کہ یقیناً یہ حدیث انھوں نے توراۃ سے نقل کر کے یوں ہی بے سند بیان کر دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ سنتے ہی غصے ہو گئے اور لوگوں کو جو ان کے علم میں حقیقت حال تھی اس سے آگاہ کرنا ضروری سمجھا۔ عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ بھی نہیں دیا تھا۔ اس لیے معاویہ رضی اللہ عنہ کا شبہ یقین میں بدل گیا۔ درود اقرار یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث بھی صحیح تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت تھی۔ خود صحیح بخاری میں ابومرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔ بنی حنظل کے جس حکمران کا ذکر حدیث میں ہے، ان کے متعلق روایات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوں گے اور غالباً اسلام کے آخری حکمران ہوں گے۔

وَاحِدَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
: إِنَّمَا مَبْنُوها بَيْنَهُمْ وَكَتَبُوا الْمُطْلَبُ شَيْءٌ وَاحِدٌ
وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسودِ مُحَمَّدٌ عَنْ
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ذَهَبَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ
أَنَاسٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ إِلَى عَائِشَةَ وَكَانَتْ أَرْقَ فَمَشَى
عَلَيْهِمْ لِقَاءَ بَعْضِهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۴۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو نَحِيمٍ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ سَعْدِ
ح قَالَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ
وَأَشْجَعٌ وَغِفَارٌ مَوَالِي لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى دُونِ
اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۝

۴۱۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَرْسَفٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسودِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ
قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَحَبَّ الْبَشَرِ
إِلَى عَائِشَةَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَابْنِ سَكْرٍ وَكَانَ أَبَدَ النَّاسِ بَيْنَهُمَا وَكَانَتْ كَأَنَّ
تُسَلِّمُ شَيْئًا مَسَاجِدًا هَا مِنْ رِثَاقِ اللَّهِ إِذَا
تَصَنَّعَتْ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْبَغِي أَنْ
يُؤَخَّرَ عَلَى مِثْلِهَا فَقَالَتْ يُؤَخَّرُ عَلَى
مِثْلِهَا عَلَى مِثْلِهَا أَنْ كَلِمَتَهُ - فَاسْتَشْفَعُوا إِلَيْهَا
بِرَحَالٍ مِنْ قَرَيْشٍ وَبِأَخْوَالِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَأَمْتَنَتْ
فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِيُّونَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
الْأَسودِ بْنُ عَبْدِ يَغُوثَ وَالْمَسُورِ بْنُ
خُرْمَةَ إِذَا اسْتَأْذَنَّا فَأَتَحَمُّوا الْحَبَابَ
فَفَعَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِعَشْرَةِ رِقَابٍ فَأَعْتَقَهُمْ

آں حضورؐ نے فرمایا کہ (صحیح کہا) بنو زہرہ اور بنو مطلب ایک ہی ہیں اور
لیث نے بیان کیا، ان سے ابوالاسودؓ نے حدیث بیان کی اور ان
سے عروہ بن زبیرؓ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہا بنی زہرہ
کے چند افراد کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نہایت اچھی طرح پیش آتی تھیں
کمپوٹران لوگوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت تھی۔

۴۱۸- ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی اور ان سے سعد نے - یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے
میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا
کہ مجھ سے عبداللہ بن مرز الاعرج نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قریش، انصار، جہینہ
مزینہ، اسلم، اشجع اور غفار میرے مولا (مددگار اور سب سے زیادہ قریب)
ہیں اور ان کا بھی مولا اللہ اور اس کے رسول کے سوا اور کوئی نہیں۔

۴۱۹- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوالاسودؓ نے حدیث بیان کی، ان سے
عروہ بن زبیرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ
کے بعد عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کو سب سے زیادہ
محبت تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عادت تھی کہ اللہ کی جو رزق بھی انھیں
ملتی تھی وہ اسے صدقہ کر دیا کرتی تھیں (جمع نہیں کرتی تھیں) ابن زبیر
رضی اللہ عنہ نے کسی سے کہا کہ اے المؤمنین کو اس سے روکنا چاہیے۔
رحب عائشہ رضی اللہ عنہا کو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا یہ حکم پہنچا تو آپ نے
فرمایا، اچھا، مجھے روکا جائے گا اب اگر میں نے اس سے بات کی تو
مجھ پر نذر واجب ہے۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اے المؤمنین کو روکنا
کرنے کے لیے قریش کے چند اصحاب اور خاص طور سے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ناہالی لاشہ وادول (یعنی زہرہ) کو ان کی خدمت میں
سفارش کے لیے بھیجا لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پھر بھی نہ مانیں۔ اس پر
بنو زہرہ نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتے میں) مامول ہوتے
تھے اور ان میں عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث اور مسور بن خرمہ رضی
اللہ عنہا بھی تھے۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ

شَدَّ لَمْ تَزَلْ تَعْتَمِدُ

حَتَّى بَلَغْتَ أَرْبَعِينَ

فَقَالَتْ وَدِدْتُ

أَنِّي جَعَلْتُ حَبِيبًا

خَلَفْتُ عَمَلًا

أَعْمَلُ

فَاذْكُرُونِي

باب ۳۵۴ خَزَلِ الْقُرْآنَ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ

۴۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

أَبِرَاهِيمَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ

عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ دَعَا زَيْدِ بْنِ

ثَابِتٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَ

سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ

بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَتَسَخَّرُوا

فِي الْمَصَاحِفِ - وَقَالَ عُمَانُ لِلرُّهْطِ

الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةَ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ

اِسْتَمُوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ

فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا مَنَزَلَ

بِلِسَانِهِمْ - فَفَعَلُوا ذَلِكَ :

باب ۳۵۵ نِسْبَةُ الْيَمَنِ إِلَى إِسْمَاعِيلَ

مِنْهُمْ أَسْلَمَ بْنُ أَفْصَى بْنُ حَارِثَةَ

بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ مِنْ خُزَاعَةَ

۴۲۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ

بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ قَوْمٍ مِنْ أَسْلَمَ بَيْنَنَا ضَلُّونَ بِالسُّوقِ

فَقَالَ إِيَّاكُمْ أَوْ بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ

كَانَ سَامِيًّا وَأَنَا مَعَ مَبْنِي فَكُنْ بِرَحْمَةِ

الْفَرِيقَيْنِ فَأَمْسِكُوا بِأُمِّهِمْ بَيْعُهُمْ فَقَالَ مَا

عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں چلیے اور جب ہم ان سے اجازت چاہیں تو آپ دہلا اجازت اندر چلے آئیں۔ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ جب عائشہ رضی اللہ عنہا خوش ہوئیں تو انھوں نے ان کی خدمت میں دس غلام بھیجے اور ان کو ان کے لیے بطور کفار قسم اور اہل المؤمنین نے انھیں آزاد کر دیا۔ پھر آپ پر غلام آزاد کرتے رہیں یہاں تک کہ چالیس غلام آزاد کر دیے پھر آپ نے فرمایا، قسم کھائیں کہ بعد میں چاہتی ہوں کہ کوئی ایسا عمل کرے جس کی وجہ سے اس قسم کا کفارہ ادا ہو جائے۔

۳۵۴ - قرآن کا نزول، قریش کی زبان میں

۴۲۰ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابیہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابتؓ عبد اللہ بن زبیرؓ سعید بن العاصؓ اور عبد الرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو بلایا اور آپ کے حکم سے ان حضرات نے قرآن مجید کو کئی مصحفوں میں نقل کیا۔ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے (ان چار حضرات میں) تین قریشی صحابہ سے فرمایا تھا کہ جب آپ لوگوں کا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے (جو مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے) قرآن کے کسی موقع پر (اس کے کلمات کی سبجے میں) اختلاف ہو جائے تو اس کی کتابت قریش کی زبان کے مطابق کرنا کیونکہ قرآن مجید کا نزول قریش کی زبان میں ہوا ہے۔ ان حضرات نے یوں ہی کیا۔

۳۵۸ - اہل یمن کی نسبت اسماعیل علیہ السلام کی طرف

قبیلہ خزاعہ کی شاخ بنو اسلم بن افصی بن حارث بن عمرو بن عامر اہل یمن میں سے تھے۔

۴۲۱ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ اسلم کو صحابہ کی طرف سے گزرے جو بازار کے میدان میں تیر اندازی کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ بنو اسماعیل، خوب تیر اندازی کرو کہ تمہارے جدِ ابوہریرہؓ علیہ السلام بھی تیر انداز تھے اور میں بنی نضال کے ساتھ ہوں، فریقین میں سے ایک کی طرف (آپ ہو گئے) اس پر دوسرے فریق نے

لَهُمْ قَالُوا وَكَيْفَ مَرَرْتِي
وَأَنْتَ مَعَ بَنِي فِرْعَانَ
قَالَ أُمُّ مُؤَا
وَأَنَا مَعَكُمْ
كَلِمَةً

اپنے ہاتھ روک لیے۔ اُن حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہوئی؟
انھوں نے عرض کیا، جب اُن حضورؐ بنی فداں (فریق مخالف) کے
ساتھ ہو گئے تو پھر سہارے لیے تیر اندازی میں ان سے مقابلہ کس طرح
محکم ہو سکتا ہے؟ اُن حضورؐ نے فرمایا، اچھا تیر اندازی جاری
رکھو، میں تم سب لوگوں کے ساتھ ہوں۔

باب ۳۵۹

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدَةَ قَالَ
حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرُ بْنُ أَبِي الْوَلَدِ
السَّيِّئُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَمَّا كَانَ مِنْ رَجُلٍ أَدْعَى بَغِيرَ
أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ كُفْرًا وَمِنْ أَدْعَى
تَوَاطَا لَيْسَ لَهُ فِيهِمْ فَلْيَكْبُوا مَقْعَدًا
مِنَ النَّارِ

۶۲۲۔ ہم سے ابو معمرؒ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الوارثؒ نے حدیث
بیان کی۔ ان سے حسینؒ نے، ان سے عبد اللہ بن بریدہؒ نے بیان کیا
ان سے یحییٰ بن یعمرؒ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الاسود دیلمیؒ نے
حدیث بیان کی اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جس شخص نے بھی
جان بوجھ کر اپنے باپ کے سوا اور سے اپنا نسب ملایا تو اس نے
کفر کیا اور جس شخص نے بھی اپنا نسب کسی ایسی قوم سے ملایا جس سے
اس کا کوئی (نسبی) تعلق نہیں تھا تو اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں سمجھنا
چاہیئے۔

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا خَيْرُ بْنُ
قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
النَّضَرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ وَائِلَةَ بِنْتُ الْأَسْقَعِ
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَى أَنْ يَدْعِيَ الرَّحْبِلُ
فَإِنْ غَيْرَ آيَةٍ أَوْ يَدْعِيَ غَيْرَهُ مَا كُفْرًا
وَيَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا لَمْ يُقَلَّ

۶۲۳۔ ہم سے علی بن عیاشؒ نے حدیث بیان کی، ان سے جریرؒ نے
حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد الواحد بن عبد اللہ نضریؒ نے حدیث
بیان کی، کہا کہ میں نے وائلہ بنت الاسقع رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ بیان
کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا
بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے سوا اپنا نسب کسی اور سے ملائے
یا جو چیز اس نے نہیں دیکھی ہے (خواب میں) اس کے دیکھنے کا دعویٰ
کرے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی حدیث منسوب
کرے جو آپ نے نہ فرمائی ہو۔

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ أَبِي
حَبْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
يَقُولُ قَدَامَ وَخَدِ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ
لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ
لِلَّهِ أَنَا مِنْ هَذَا الْوَحْيِ مِنْ رُبْعَيْنِ قَدْ هَلَّتْ
بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفْرًا وَخُفْرًا فَلَسْنَا تَخْلُصُ إِلَيْكَ

۶۲۴۔ ہم سے مسددؒ نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن ابی
حبرہؒ نے بیان کیا اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
حدیث بیان کی، آپ فرما رہے تھے کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، یا رسول اللہ!
ہمارا تعلق اسی قبیلہ ربیعہ سے ہے اور سہارے اور اُن حضورؐ کے درمیان
دراستے میں) کفار و فاجر کا قبیلہ پڑتا ہے۔ اس لیے ہم اُن حضورؐ کی

الَا فِي كُلِّ شَهْرٍ حَرَامٍ فَلَوْ اَمَدْنَا بِاَمْرِ
 نَاخِذًا عَنْكَ وَنَبَلْغَهُ مَنْ دَرَاءَنَا قَاتِل
 اَمْرُكُمْ بَارِئٌ وَانْهَاكُمْ عَنْ اَنْ يَجِ
 الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ شَهَادَةً اَنْ لَا اِلٰهَ
 اِلَّا اللّٰهُ وَاَقَامِ الصَّلَاةَ وَاِيْتَاءِ
 الزَّكَاةَ وَاَنْ تَتُودُوا اِلَى اللّٰهِ
 خُمُسَ مَا غَنَمْتُمْ وَاَنْفُسَكُمْ
 عَنْ الدِّبَاةِ وَالْحَنَاتِ
 وَالتَّقْيِيْرِ وَ
 الْمُرْتَفَةِ

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا ابوالیمان اخبرنا شعیب
 عن الزهري عن سالم بن عبد الله
 ان عبد الله بن عمر رضي الله عنهما
 قال سمعت رسول الله صلى الله
 عليه وسلم يقول وهو على المنبر لا ان الفتنة
 ههنا تيسر ان المشرق من حيث يطعم خزائن الشيطان
 يا فاعل ذكرنا سلم وعفارة ومزينة وجهينة

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا ابونعیم حدَّثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ
 سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْنَيْ وَأَلْفَاةً وَ
 جَهَنَّمَةَ وَمَزْنِيَّةً وَأَسْلَمَ وَعَفَارُ وَأَشْجَبُ
 مَوَالِي لَكِنَّ لَكُمْ مَوَالِي دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا
 تَائِفٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ عَفَارُ
 غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمَ سَأَلَهَا اللَّهُ وَغَصِيَّةُ
 عَمَّتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

خدمت میں صرف حرمت کے مہینوں میں ہی حاضر ہو سکتے ہیں، سب
 ہوتا اگر آئندہ ہمیں ایسے احکام و ہدایات دے دیں جس پر ہم
 خود بھی مضبوطی سے قائم رہیں اور جو لوگ ہمارے ساتھ رہیں ہمارے
 قبیلے کے، انہیں آسکے ہیں، انہیں بھی بنا دیں۔ اس حضور نے
 فرمایا کہ میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے روکتا
 ہوں (حکم دیتا ہوں) اللہ پر ایمان لانے کا یعنی اس کی گواہی اللہ تعالیٰ
 کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور نماز قائم کرنے کا اور زکوٰۃ ادا کرنے کا
 اور اس بات کا کہ جو کچھ بھی تمہیں مال غنیمت ملے اس میں سے پانچواں
 حصہ اللہ کو ادا کرو۔ اور میں تمہیں دباہ، جنم، تقیر اور مرتفت
 (کے استعمال سے) منع کرتا ہوں۔

۴۲۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر
 دی، انہیں زہری نے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے عبد اللہ
 بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے سنا، آپ منبر پر فرما رہے تھے، آگاہ ہو جاؤ، فتنہ اسی طرف ہے
 آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے یہ خبر فرمایا، جب صبح شیطانی
 کا سینک طلوع ہوتا ہے۔

۳۶۰۔ قبیلہ، سلم، مزنیہ اور جہینہ کا تذکرہ

۴۲۶۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
 بیان کی، ان سے سعد نے، ان سے عبد الرحمن بن ہریرہ نے اور ان
 سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا، قریش، انصار، جہینہ، مزنیہ، سلم، عفار اور اشجع میرے
 مولا، انصار و مددگار ہیں اور ان کا بھی مولیٰ اللہ اور اس کے رسول
 کے سوا اور کوئی نہیں۔

۴۲۷۔ مجھ سے محمد بن عمر زہری نے حدیث بیان کی، ان سے
 یعقوب بن ابیہم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان
 سے صالح نے، ان سے تائیف نے اور انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
 نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر ارشاد فرمایا، قبیلہ
 عفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرماتے اور قبیلہ سلم کو اللہ تعالیٰ سلامت
 رکھے۔ اور قبیلہ غصیہ نے اللہ تعالیٰ کی عصیان و نافرمانی کی۔

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الشَّقْفِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمَ سَالِحُ اللَّهِ وَغِفَارُ عَفْصَةَ اللَّهِ لَهَا۔

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سَفِيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَتَيْتُمْ إِنْ كَانَ جَهَنَّمُ وَمَرْيَمَةُ وَأَسْلَمَ وَغِفَارُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي آسَدٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ بْنِ مَعْصُوعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ خَا بُوا وَخَسِرُوا فَقَالَ هُوَ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي آسَدٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ بْنِ مَعْصُوعَةَ۔

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْدَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْأَقْدَمَ بْنَ حَالِسٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سِرَاقُ الْحَجَّاجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارُ وَمَرْيَمَةُ وَأَحْسِبُهُ وَجَهَنَّمَةُ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبَ شَكَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَتَيْتُمْ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمَرْيَمَةُ وَأَحْسِبُهُ وَجَهَنَّمَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَآسَدٍ وَغَطَفَانَ

۷۲۷۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی۔ انھیں عبد الوہاب شقفی نے خبر دی، انھیں ابوب نے، انھیں محمد نے، انھیں ابوبہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا، کہ قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔

۷۲۸۔ ہم سے قبیسہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ اور مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے عبد الملک بن عمیر نے، ان سے عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تنہارا کیا خیال ہے، کیا جہنم، مرزہ، اسلم۔ اور غفار کے قبیلے بنی تميم، بنی اسد، بنی عبد اللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ کے مقابلے میں بہتر ہیں؟ ایک صاحب نے کہا کہ وہ تو ناکام و نامراد ہوتے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ قبیلے بنو تميم، بنو اسد، بنو عبد اللہ بن غطفان اور بنو عامر بن صعصعہ کے قبیلے سے بہتر ہیں بلکہ

۷۲۹۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن ابی یعقوب نے بیان کیا، انھوں نے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے سنا، انھوں نے اپنے والد سے کہ اقدم بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے حضورؐ اسلم، غفار اور مرزہ میرا خیال ہے کہ انھوں نے جہنم کا بھی نام لیا۔ کے قبائل نے بیعت کی ہے (اسلام لیا)۔ اس موقع پر شک راوی حدیث محمد بن ابی یعقوب کو تھا۔ اے حضورؐ نے دریافت فرمایا تمھارا کیا خیال ہے، کیا اسلم، غفار، مرزہ۔ میرا خیال ہے کہ اے حضورؐ نے جہنم کا بھی نام لیا۔ کے قبائل بنو تميم، بنو عامر، بنو عبد اللہ بن غطفان کے قبائل سے بہتر ہیں یا ناکام و نامراد ہیں؟ انھوں نے عرض کیا کہ یہ لوگ ناکام و نامراد ہیں۔ اس پر اے حضورؐ

اے جاہلیت کے دور میں جہنم، مرزہ، اسلم اور غفار کے قبیلے بنی تميم، بنی اسد وغیرہ سے کم درجہ کے سمجھے جاتے تھے۔ پھر جب اسلام آیا تو انھوں نے اسے قبول کرنے میں سبقت کی اور اسلام میں نمایاں کام انجام دیئے، اس لیے بھرت و فضیلت میں بنو تميم وغیرہ۔ قبائل سے بڑھ گئے۔ حدیث میں بھی ارشاد ہوا ہے۔

نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے اول الذکر قبائل آخر الذکر کے مقابلے میں بہتر ہیں۔

۳۶۱۔ کسی قوم کا بھانجرا آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔

۳۶۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو خاص طور سے ایک مرتبہ بلایا، پھر ان سے دریافت فرمایا، کیا تم لوگوں میں کوئی ایسا شخص بھی رہتا ہے جس کا تعلق تمہارے قبیلے سے نہ ہو؟ انھوں نے عرض کیا کہ ہاں ایک بھانجرا ایسا ہے۔ اُن حضورؐ نے فرمایا کہ بھانجرا بھی اسی قوم کا ایک فرد ہوتا ہے۔

۳۶۲۔ زمزم کا واقعہ

۳۶۱۔ ہم سے زید نے، جو ازہم کے بیٹے ہیں۔ بیان کیا، کہا کہ ہم سے ابو قتیبہ سالم بن قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مفتی بن سعید قصیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ہریرہؓ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام کا واقعہ تمہیں سناؤں؟ ہم نے عرض کی، ضرور! انھوں نے بیان کیا، کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میرا تعلق قبیلہ فزار سے تھا۔ ہمارے یہاں یہ خبر پہنچی کہ مکہ میں ایک شخص پیدا ہوا ہے جس کا دعویٰ ہے کہ وہ بنی ہے (پہلے تو) میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ اس شخص کے پاس جاؤ، اس سے گفتگو کرو اور پھر اس کے سارے حالات اُکر مجھے بتاؤ۔ چنانچہ میرے بھائی خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے، اُن حضورؐ سے ملاقات کی اور واپس آگئے۔ میں نے پوچھا کہ کیا خبر لائے؟ انھوں نے کہا۔ بخدا میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا ہے جو اچھے کاموں کے لیے کہتا ہے اور بُرے کاموں سے منع کرتا ہے۔ میں نے کہا کہ تمہاری باتوں سے مجھے تشفی نہیں ہوئی۔ اب میں نے ناشتے کا ہتھکڑا اور چھڑی اٹھائی اور ملکہ آگیا۔ میں اُن حضورؐ کو پہچانتا نہیں تھا اور آپ کے متعلق کسی سے پوچھتے ہوئے بھی ڈر لگتا تھا۔ (مگر پریشان کرنا شروع کر دیں گے) میں (صرف) زمزم کا پانی پی لیا کرتا تھا اور مسجد حرام میں ٹھہرا

خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَخَيْرٌ مِنْكُمْ

باب ۳۶۱ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ وَصُولُ الْقَوْمِ مِنْهُمْ

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا الْبَنِي مَكِّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ قَالُوا لَا إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخْتٍ الْقَوْمِ مِنْهُمْ

باب ۳۶۲ قِصَّةُ زَمْرَمِ

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَخِي زَمْرَمِ قَالَ قَالَ ابْنُ قَتَيْبَةَ سَلَمُ بْنُ قَتَيْبَةَ حَدَّثَنِي مِثْقَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَصِيرُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَبْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ الْأَخْبَرُكُمْ بِأَسْلَاحِي ذَرَّ قَالَ قَتَادَةُ سَلَى قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَكُنْتُ رَحِلًا مِنْ عِفْهَارٍ فَبَلَغْنَا أَنْ رَحِلًا قَدْ خَرَجَ مِسْكَةً يَزْعُمُ أَنَّهُ مِثْقَى فَقُلْتُ لِأَخِي الْأَنْطَلِقْ إِلَيَّ هَذَا الرَّحِلُ كَلِمَةً وَأَتَيْتَنِي بِخَبْرِهِ فَأَنْطَلَقْتُ فَلَقِيهِ ثُمَّ رَجِعَ فَقُلْتُ مَاعِئِدُهُ لَكَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ سَأَيْتُ رَحِلًا يَا مَرْءَ الْخَيْدِ وَمِثْقَى عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ لَنْ لَمْ تُشْفِنِي مِنَ الْخَبْرِ فَأَخَذْتُ جُرَابًا وَعَصَا ثُمَّ أَتَيْتُ إِلَى مَكَّةَ فَجَعَلْتُ لَا أَعْرِفُ ذَاكَ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ وَأَشْرَبُ مِنْ مَاءِ نَضْوَمٍ وَأَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَسَمِعْتُ فِي عِلِّيٍّ فَقَالَ كَانَ الرَّحِلُ غَرِيبِي قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَنْطَلَقَ

اِلَى الْمَنْزِلِ قَالَ فَاتَّطَلَّعْتُ مَعَهُ لَا يَبِأُ لَنِي عَنْ شَيْءٍ وَلَا اخْبِرُهُ فَكَلَّمَا اصْبَحْتَ عَدَاؤُكَ اِلَى الْمَسْحُودِ سَأَلَ عَنْهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُخْبِرُنِي عَنْهُ فَبَشَّرْتُ قَالَ فَمَرَجِي عَنِّي فَقَالَ اِمَّا نَالُ لِلرَّحِجِ يَعْرِفُ مَنْزِلَهُ بَعْدَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ اَنْطَلِقْ مَعِيَ قَالَ فَقَالَ مَا اَمْرُكَ وَمَا اَقْدَمَكَ هَذِهِ الْبَلَدَةَ . قَالَ قُلْتُ لَهْ اِنْ كُتِمْتُ عَنِّي اخْبِرْتُكَ قَالَ فَاِنِ افْعَلَ قَالَ قُلْتُ لَهْ بَلَعْتَا اَنَّهُ قَدْ خَرَجَ هَهُنَا رَجُلٌ يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ فَاَسَلْتُ اخِي لِيَكَلِّمَهُ فَمَرَجَعُ وَلَمْ يَشْفَعْنِي مِنَ الْخَبَرِ فَارَدْتُ اِنْ الْفِتَاةَ فَقَالَ لَهْ اَمَّا اِمَّا اَمَّا مَتَا دَسَدَتْ هَذَا وَجَّهِي اِلَيْهِ فَاَتَّبَعْنِي اَدْخُلْ حَيْثُ اَدْخُلْ فَاِنِ رَأَيْتَ أَحَدًا اَخَافُ عَلَيْكَ قَمْتَ اِلَى الْحَائِطِ كَأَنِّي اَمْلِكُ نَعْلِي وَاَمْضِ اَنْتَ فَمَضَى وَمَضَيْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ وَدَخَلْتُ مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهْ اَعْرِضْ عَلَيَّ اِلَّا سَلَامَكَ فَعَرَضَهُ فَاَسَلْتُ مَكَافِي فَقَالَ لِي يَا اَبَا ذَرٍّ اُكَلِّمُ هَذَا اِلَّا مَرَدًا اُسْرِجُهُ اِلَى بَيْتِكَ حَتَّى اَذَا بَلَعْتَا فَنَهَضُوْنَا فَاَقْبَلُ فَقُلْتُ . وَالَّذِي بَعَثْتَ بِالْحَقِّ رَجُلًا مُرَحِّقًا بِهَا مَبْنِي اَظْهَرَهُمْ فَجَاءَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَتَرَبَّشَ فِيهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشِ اِنِّي اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ

ہوا تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور بولے کہ معلوم ہوتا ہے آپ اس شہر میں اجنبی ہیں ؟ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے کہا جی ہاں۔ بیان کیا کہ پھر وہ مجھے اپنے گھر ساتھ لے گئے۔ بیان کیا کہ میں آپ کے ساتھ ساتھ گیا، نہ انھوں نے مجھ سے کوئی بات پوچھی اور نہ میں نے کچھ کہا۔ صبح ہوئی تو پھر مسجد حرام میں گیا تاکہ آن حضرات کے بارے میں کسی سے پوچھوں، لیکن آپ کے بارے میں کوئی بتانے والا نہیں تھا۔ بیان کیا کہ پھر علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور فرمایا، کیا ابھی تک آپ اپنی منزل کو نہیں پاسکے ؟ بیان کیا کہ میں نے کہا کہ نہیں، انھوں نے فرمایا کہ اچھا پھر میرے ساتھ آئیے۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر حضرت علیؑ نے پوچھا، آپ کا معاملہ کیا ہے۔ آپ اس شہر میں کیوں تشریف لاتے ہیں ؟ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے کہا، اگر آپ رازداری سے کام لیں تو میں آپ کو اپنے معاملے کے متعلق بتا سکتا ہوں۔ انھوں نے فرمایا کہ میری طرف سے مطمئن رہیے۔ بیان کیا کہ میں نے ان سے کہا، ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہاں کوئی شخص پیدا ہوا ہے جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ میں نے اپنے بھائی کو اس سے گفتگو کرنے کے لیے بھیجا تھا لیکن جب وہ واپس ہوئے تو انھوں نے مجھے کوئی تشفی بخش اطلاعات نہیں دیں۔ اس لیے میں اس ارادہ سے آیا ہوں کہ ان سے خود ملاقات کر دوں۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر اب آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ میں انھیں کہیاں جا رہا ہوں، آپ میرے پیچھے پیچھے چلیں، جہاں میں داخل ہوں آپ بھی داخل ہو جائیں، اگر میں کسی ایسے شخص کو دیکھوں گا جس سے آپ کے بارے میں مجھے خطرہ ہوگا تو میں کسی دیوار کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو جاؤں۔ گویا میں اپنا چیل ٹھیک کرنے لگا ہوں۔ اس وقت آپ آگے بڑھ جائیں جتنا پچھوہ چلے اور میں بھی آپ کے پیچھے ہو گیا اور آخر وہ اندر گئے اور میں بھی ان کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اندر داخل ہو گیا میں نے انحضرتؐ سے عرض کیا کہ اسلام کے اصول و مبادی مجھے سمجھا دیجئے، آن حضرات نے میرے سامنے ان کی وضاحت کی اور میں مسلمان ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا اے ابوذر ! اس معاملے کو بھی راز میں رکھنا اور اپنے شہر چلے جانا۔ پھر جب ہمیں ہمارے متعلق معلوم ہو جائے کہ ہم نے دین کی اشاعت کی کوششیں پوری طرح شروع کر دی ہیں تب یہاں دوبارہ آنا، میں نے عرض کی، اس ذات

إِلَّا اللَّهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَسَؤْلُهُ فَقَالُوا قُومُوا إِلَى هَذَا
الصَّافِي فَقَامُوا فَضْرِبَتْ لَهُ مَوْت
فَادْرَكَهُ الْعَبَّاسُ فَكَتَبَ عَلَيْهِ شَهِيدًا
أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ وَيْلَكُمْ تَقْتُلُونَ
رَجُلًا مِنْ عِفَّارٍ وَ مُتَجَرِّصًا وَ
مُسْرِكًا عَلَى عِفَّارٍ فَاقْلَعُوا عَنِّي قَلَمًا
إِنْ أَصْبَحْتَ الْعَبَّاسُ رَجَعْتَ فَقُلْتُ مِثْلُ
مَا قُلْتَ بِالْأَمْسِ فَقَالُوا قُومُوا
إِلَى هَذِهِ الصَّافِي فَضَمَّعَ بِي مِثْلُ مَا
صَنَعَ بِالْأَمْسِ وَادْرَكَهُ الْعَبَّاسُ
فَاكْتَبَ عَلَيْهِ وَقَالَ مِثْلَهُ مَقَالَتَهُ
بِالْأَمْسِ . قَالَ فَنَكَانَ
هَذَا أَوَّلَ إِسْلَامِهِ

ابن دس
رحمہ
اللہ:

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ
عَنِ ابْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ إِسْلَمٌ وَ عِفَّارٌ وَ شَيْءٌ
مِنْ مَرْثِيَّةٍ وَ جَمِينَةٍ أَوْ قَالَ شَيْءٌ مِنْ
جَمِينَةٍ أَوْ مَرْثِيَّةٍ عِنْدَ اللَّهِ أَوْ قَالَ
تُؤَمَّرُ الْقِيَامَةُ مِنْ إِسْدٍ وَ قِيمٍ وَ هَوَازِنٍ
وَ غُطْفَانٍ :

باب ۳۹۲ ذکر قحطان

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرٍ
بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَا

کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ معبود کیا ہے میں سب کے
سامنے ڈٹنے کی چوٹ اس کا اعلان کر دوں گا۔ چنانچہ وہ مسجد حرام
میں آئے، قریش وہاں موجود تھے اور کہا، اے معشر قریش! میں
گوایں دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گوایں دیتا
ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم
قریشیوں نے کہا۔ پکڑو اس بد دین کو! چنانچہ وہ میری طرف بڑھے
اور مجھے اتنا مارا کہ میں موت کے قریب پہنچ گیا، اتنے میں عباس رضی
اللہ عنہ آگئے اور مجھ پر گر کر مجھے اپنے جسم سے چھپالیا اور قریشیوں
کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا، بد بختو! قبیلہ غفار کے آدمی کو قتل کرتے
ہو، غفار سے تو تمہاری تجارت بھی ہے اور تمہارے قافلے بھی
اس طرف سے گزرتے ہیں۔ اس پر انھوں نے مجھے چھوڑ دیا پھر جب
دوسری صبح ہوئی تو پھر میں وہیں آیا اور جو کچھ میں نے کل کہا تھا
اسی کو پھر دہرایا، قریشیوں نے پھر کہا، پکڑو، اس بد دین کو! جو کچھ
انھوں نے میرے ساتھ کل کیا تھا وہی آج بھی کیا۔ اتفاق سے پھر
عباس آگئے اور مجھ پر گر کر مجھے اپنے جسم سے انھوں نے چھپالیا اور جو
کچھ انھوں نے قریشیوں سے کل کہا تھا اسی کو آج بھی دہرایا۔ ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ ہے ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام کی ابتداء۔

۳۳۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے

حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے، اور ان سے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قبیلہ اسلم،
غفار، اور مرزہ اور حمیزہ کے کچھ افراد یا انھوں نے بیان کیا کہ مرزہ کے
کچھ افراد یا (بیان کیا کہ) حمیزہ کے کچھ افراد اللہ تعالیٰ کے نزدیک، یا بیان
کیا کہ قیامت کے دن، قبیلہ اسد، تمیم، ہوازن اور غطفان سے

۳۹۲۔ قحطان کا تذکرہ

۳۳۳۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے
سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے ان سے
ابوالغیث نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک قبیلہ

قحطان میں ایک شخص نہیں پیدا ہو سکتا جس کے جوہر مسلمانوں کی قیادت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لیں گے۔

۳۹۴۔ جاہلیت کے دعووں کی ممانعت

۶۳۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن زید نے خبر دی انھیں ابن جریج نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے عمر بن دینار نے خبر دی اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں شریک تھے کہ مہاجرین بڑی تعداد میں ایک جگہ جمع ہو گئے، دھیرہ ہوئی کہ مہاجرین میں ایک صحابی تھے، بڑے زندہ دل، انھوں نے ایک انصاری صحابی کو (مزاہا) مار دیا۔ اس پر انصاری بہت غصے ہو گئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ (جاہلیت کے طریقے پر اپنے اپنے اعداؤں و انصاری ان حضرات نے دھائی دی، انصاری نے کہا، اے قبائل انصاری! مدد کو پہنچو اور مہاجرین نے کہا! مدد کو پہنچو۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور دریافت فرمایا، کیا بات ہے، یہ جاہلیت کے دعوے کیسے؟ آپ کے صورت حال دریافت کرنے پر مہاجر صحابی کے انصاری صحابی کو مار دینے کا واقعہ بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا، جاہلیت کے دعوے ختم ہونے چاہئیں کیونکہ یہ نہایت ہرگزین چیز ہے۔ عبداللہ بن ابی سلول (متفق) نے کہا کہ یہ مہاجرین اب ہمارے خلاف اپنے اعداؤں و انصاری دھائی دینے لگے ہیں، مدینہ واپس ہو کر باعزت، ذلیل کو یقیناً نکال دے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی یا رسول اللہ! ہم اس خبیث عبداللہ بن ابی کو قتل کیوں نہ کریں؟ لیکن اُن حضورؐ نے فرمایا، ایسا نہ ہونا چاہیے کہ بعد میں آنے والی نسلیں کہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیا کرتے تھے۔

۶۳۵۔ ہم سے ثابت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے عبداللہ بن مرہ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔ اور سفیان نے زبید کے واسطے سے انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے

تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُخْرِجَ رَجُلٌ مِّنْ قَطَا
يَبُوءُ النَّاسَ بِعَصَاهُ

مَا بَيْنَهُ مِنْ دَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَتَدَّ ثَابِ مَعَ نَاسٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حَتَّى كَثُرُوا وَكَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلٌ لَعَابٌ فَلَكَسَهُ انْصَارِيًّا فَغَضِبَ الْانْصَارِيُّ غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى تَدَاعَوْا وَقَالَ الْانْصَارِيُّ يَا لَلْانْصَارِيِّ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لِلْمُهَاجِرِيِّ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ قَالَ مَا شَأْنُهُمْ فَاخْبِرْ بِكَسَعَةِ الْمُهَاجِرِيِّ الْانْصَارِيَّ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَاهَا فَإِنَّهَا خَبِيثَةٌ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلُولٍ أَفَدَّ تَدَاعَوْا عَلَيْنَا لَعَنَ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا اللَّهُ مِنْهَا أَلَا ذَلْ فَقَالَ عُمَرُو بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْخَبِيثُ لَعِبِدَ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَيِّ حَدَثٍ النَّاسُ إِذَا كَانَ يَقْتُلُ أَحَدَهُمْ

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ سَفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَوَّبَ الْخَدَّ

جو (نوح کرتے ہوئے) اپنے بھڑا پیٹے، گریبان بھاڑ ڈالے اور جاہلیت کے دعوے کرے۔

۳۹۵۔ قبیلہ خزاعہ کا واقعہ

۴۳۶۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، انھیں اسرائیل نے خبر دی، انھیں ابو حصین نے، انھیں ابوصالح نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عمر بن لُحی بن قمعہ ابن خندف قبیلہ خزاعہ کا جدِ مجد ہے۔

۴۳۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انھوں نے سعید بن مسیب سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ بحیرہ (اس اونٹنی کو کہا جاتا تھا) جن کے دودھ کی ممانعت ہوتی تھی، کیونکہ وہ بڑوں کے لیے وقف ہوتی تھیں۔ اس لیے کوئی شخص بھی ان کا دودھ نہیں دوہتا تھا اور سائبر سے کہتے تھے جنھیں وہ اپنے معبودوں کے لیے چھوڑ دیتے تھے اور ان پر بار برداری نہیں کی جاتی تھی (اور سبب ساری) انھوں نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمر بن عامر بن لُحی خزاعی کو دیکھا کہ جہنم میں اپنی انٹرطیاں گھسیٹ رہا تھا۔ اور یہی عمرو وہ پہلا شخص تھا جس نے سائبک بدعت نکالی تھی۔

۳۹۶۔ زمزم کا واقعہ اور عرب کی جہالت

۴۳۸۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابولشیر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ اگر تم عرب کی جہالت کے متعلق جاننا چاہتے ہو تو سورۃ النعام میں ایک سو تیس آیتوں کے بعد یہ آیتیں پڑھ لو ”یقیناً وہ لوگ نامراد ہوئے جنھوں نے اپنی اولاد، خصوصاً لڑکیوں کو بیوقوفی کی وجہ سے بلا کسی علم کے مار ڈالا“ ارشاد قد صلو و صا کنوا معہدین“ تاک۔

۳۹۷۔ جس نے اسلام اور جاہلیت کے زمانے میں اپنی نسبت اپنے آباء و اجداد کی طرف کی۔

ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ

و شَقَّ الْجُبُوبَ وَ دَعَا بِدَعْوَى ..

الْحَبَاہِلِیَّةِ ۖ
باب ۳۹۵ قِصَّةُ خِزَاعَةَ

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو بْنُ لُحَيْ بْنِ قَمْعَةَ بْنِ خَنْدَفٍ أَبُو خِزَاعَةَ ۖ

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ قَالَ أَلْبَحَرِيَّةُ السَّحْيُ بَيْنَهُمْ وَرَهًا لِلطَّوَاغِیْتِ وَلَا تَحْلِبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ السَّحْيُ كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا بِدَلْهِمِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُ عُمَرَ وَبْنَ عَامِرَ بْنَ لُحَيْيَ الْخِزَاعِيَّ يَجْرُ قُصْبُهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَابِيَّ ۖ

باب ۳۹۶ قِصَّةُ زَمْزَمَ وَجَهْلِ الْعَرَبِ

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ النُّعْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِذَا أَسْرَفْتَ أَنْ تُعْلِمَ جَهْلَ الْعَرَبِ فَأَقْرَبُ مَا فَوْقَ الْمَلَائِكَةِ وَمَا فَوْقَ فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ قَدْ خَيْرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَذْلًا دَهُمُ سَفْهًا يُغَيِّرُ عَلَيْهِمُ الْقَوْلَ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۖ

باب ۳۹۷ مَنْ انْتَسَبَ إِلَى آبَائِهِ فِي

الْإِسْلَامِ وَالْحَبَاہِلِیَّةِ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

کے یہاں تشریف لائے تو دل و دلوں کیوں دف بجا کر گارہی تھیں۔ یہ حج کے ایام (بقرعید) کا واقعہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے مبارک پر کپڑا ڈالے ہوئے دوسری طرف رخ کر کے بیٹھے ہوئے تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انھیں ڈانٹا تو ان حضورؐ نے چہرہ مبارک سے کپڑا ہٹا کر فرمایا، ابو بکر! انھیں گانے دو، یہ عید کے دن ہیں یہ دن منی (بقرعید) کے تھے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے چھپانے کی (پوری طرح) کوشش فرما رہے ہیں اور میں حبشہ کے صحابہ کو دیکھ رہی تھی جو (عرب) کے کھیل کا مظاہرہ مسجد میں (مسجد کے سامنے صحن میں) کر رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں ڈانٹا (جب وہ تشریف لائے) لیکن انھوں نے فرمایا، بنی ارفدہ! اطمینان دیکھو ان کے ساتھ اپنے کھیل کا مظاہرہ جاری رکھو۔

۳۹۹۔ جس نے اپنے نسب کو سب و شتم سے بچانا چاہا
۴۰۰۔ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حسان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکرین (قریش) کی ہجو کرنے کی اجازت چاہی تو ان حضورؐ نے فرمایا کہ میرے نسب کا کیا ہوگا؟ (کیونکہ آپ بھی قریشی تھے) اس پر حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں آپ کو اس طرح نکال لے جاؤں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے اور ہشام نے اپنے والد کے واسطے سے، کہ انھوں نے فرمایا، عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں میں حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا تو آپ نے فرمایا، انھیں برا بھلا نہ کہو، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ممانعت کیا کرتے تھے (اشعار کے ذریعہ)

۳۹۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء گرامی کے متعلق روایات۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، محمد، اللہ کے رسول اور جبرئیل کے ساتھ ہیں، وہ کفار کے حق میں انتہائی سخت ہیں "اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، من یُعدِی اسمہ اُحْمَدُ۔

ہادیان فی ایام منی تَدْفَعَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَتَغَشَّ بِثَوْبِہِ فَانْفَرَّہَا اَبُو بَکْرٌ فَکَشَفَ النَّبِیُّ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْہِہِ فَقَالَ دَعُهُمَا یَا اَبَا بَکْرُ فَانْفَرَّ اَیَّامَ عَیْدٍ وَتِلْكَ اَلْاَیَّامُ اَیَّامُ مَبِیِّ وَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَعْرِضُ ذَا نَا اَنْظُرَالِی الْحَبِشَۃَ وَہُمْ یَلْعَبُونَ فِی الْمَسْجِدِ فَزَجَرَّہُمْ عُمَرُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعُهُمْ اَمَّا مَبِیُّ اَرْضِیْہَا
یعنی من الارض۔

۳۹۹۔

باب ۳۹۹ من احب ان لا یسب نسبه
۴۰۰۔ حَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ ابِی شَیْبَہٍ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ عَنْ ہِشَامِ عَنْ اَبِیہِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا قَالَتْ اسْتَاْذَنَ حَسَانَ النَّبِیِّ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی هَجَا الْمَشْرِکِیْنَ قَالَ کَیْفَ یَنْسَبِیْ فَقَالَ حَسَانٌ لَّا سُلْبَکَ مِنْہُمْ کَمَا نَسَلَ الشَّعْرَۃُ مِنَ الْحَجَّیْنِ۔ وَعَنْ اَبِیہِ قَالَ ذَہَبَتْ اَسْبَبُ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَۃَ فَقَالَتْ لَا تَسْبِہْ فَانْہَ کَانَ یَا فَعَنْ النَّبِیِّ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بن بن بن بن

باب ۴۰۰ ما جاء فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وقول اللہ تعالیٰ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہِ وَالَّذِیْنَ مَعَهُ اَشْهَادُ عَلَی الْکُفَّارِ وَقَوْلُہِ مِنْ یُعَدِی اسْمُہُ اُحْمَدُ

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي
مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِبْنِ شَهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ
بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي خَمْسَةٌ
اَسْمَاءُ اَنَا مُحَمَّدٌ وَ اَحْمَدُ وَ اَنَا الْمَاجِي
الَّذِي يَحْمَوُ اللهُ بِي الْكُفْرَ وَ اَنَا
الْحَاشِرُ الَّذِي يَحْشُرُ النَّاسُ عَلَيَّ قَدِجِي
وَ اَنَا الْعَاقِبُ :-

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ
عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ الرَّاهِدِجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ تَعْجِبُونَ كَيْفَ يَصِفُوْهُ
اللهُ عَنِّيْ مِثْلُ قَرْنَيْشٍ وَ لَعْنَهُمْ
يَشْتُمُونَ مَذْمَمًا وَ يَلْعَنُونَ مَذْمَمًا
وَ اَنَا مُحَمَّدٌ :-

باب ۲۱۱ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم
۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سَلِيْمٌ
حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَيْمَنَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَرَجَلٍ بَنِي
دَارًا فَانْكَمَرُوا وَ احْصَنُوهَا اِلَّا مَوْجِعَ لَبَنَةٍ
فَنَجَعَلَ النَّاسُ يَنْعَلُوْهَا وَ يَتَعْجَبُوْنَ
وَ يَقْوُوْنَ لَوْ كَا

مَوْضِعُ

الْلَّبَنَةِ :-

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ

۴۴۴۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے معن
نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے
محمد بن جبیر بن مطعم نے اور ان سے ان کے والد جبیر بن مطعم رضی اللہ
عزہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پانچ
نام ہیں میں محمد، احمد اور ماجی (مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے
ذریعہ کفر کو مٹائے گا اور میں "حاشر" ہوں کہ تمام انسانوں کا قیامت
کے دن (میرے بعد حشر ہوگا اور میں "عاقب" ہوں (بعد میں آتے
والا) :-

۴۴۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان
نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے راہدج سے ابی ہریرہ
سے ابوبہرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، تمہیں تعجب نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ قریش کے سب و شتم اور
لعنت و ملامت کو مجھ سے کس طرح دور کرتا ہے، مجھے وہ مذمہ
کہہ کر سب و شتم کرتے ہیں مذمہ کہہ کر مجھے لعنت و ملامت کرتے ہیں
حالانکہ میرا نام رسول اللہ تعالیٰ کی طرف سے احمد ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۴۴۶۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

۴۴۶۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیم نے حدیث
بیان کی، ان سے سعید بن مینان نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر
بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کوئی
مکان بنایا، دلاؤیزی اور ہر حیثیت سے اسے کامل و مکمل کر دیا،
صرف ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی تھی۔ لوگ اس گھر میں داخل ہوتے
اور (اس کے حسن و دلاؤیزی سے) حیرت زدہ رہ جاتے اور کہتے،
کاش یہ ایک اینٹ کی جگہ بھی خالی نہ رہتی (اور اس اینٹ کی جگہ پر
کھنے والے اور مکان کی دلاؤیزی کو ہر حیثیت سے تکمیل تک پہنچانے
والے اُن حضور ہیں)۔

۴۴۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل
بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے، ان سے
ابوصالح نے اور ان سے ابوبہرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا، میری اور مجھ سے پہلے کے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھربنا یا ہو اور اس میں ہر طرح حسن و دلاوری پیدا کی ہو، لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹ گئی ہو۔ اب تمام لوگ آتے ہیں اور مکان کو چاروں طرف سے گھوم کر دیکھتے اور حیرت زدہ رہ جاتے ہیں، لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

۴۴۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترسیط سال کی عمر میں وفات پائی تھی۔ اور ابن شہاب نے بیان کیا اور انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اسی طرح۔

۳۷۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت

۴۴۹۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک صاحب کی آواز آئی، یا ابا القاسم! آں حضور! ان کی طرف متوجہ ہوئے (معلوم ہوا کہ انھوں نے کسی اور کو پکارا تھا) اس پر انھوں نے فرمایا، میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

۴۵۰۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی انھیں منصور نے، انھیں سالم نے اور انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے نام پر نام رکھا کرو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

۴۵۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن سیرین نے بیان کیا اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ مَبْنِي بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ الرَّكَمُ مَوْضِعَ لَبَنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِمْ وَيَعْجَبُونَ وَيَقُولُونَ هَلَا وَصُنِعَتْ هَذِهِ اللَّبَنَةُ قَالَ فَإِنَّ اللَّبَنَةَ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ۔

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَفَّى وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِينَ. وَقَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَابْنُ سَعِيدٍ مِنَ الْمَسِيْبِ مَثَلُهُ۔

بَابُ ۳۷۳ كُنْيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمِيدٍ عَنِ انسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَأَلْتَقَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوا يَا سَمِيُّ وَلَا تَكُنْتُمْ بِكُنْيَتِي؟

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكُنْتُمْ بِكُنْيَتِي؟

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكُنْتُمْ بِكُنْيَتِي؟

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا اسحاق اخبرنا الفضل بن موسى عن الجعيد بن عبد الرحمن رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ مَرْزُوقٍ ابْنُ أَسْمِيعٍ وَتَسْعِيْنُ جَبْدًا مُعْتَدًا لَقَدْ قَالَ مَا عَلِمْتُ مَا مَنَعَتْ بِهِ سَمْعِي وَبَصَرِي إِلَّا مَبْدُ عَائِدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالَجِي ذَهَبَتْ فِي إِيَّاهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ابْنُ اخْتَى شَالِبٍ فَادْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ فَادْعَا لِي بِهِ

بَابُ خَاتَمِ النَّبَوَةِ

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا محمد بن عبد الله حَدَّثَنَا حاتم عن الجعيد بن عبد الرحمن قال سمعت السائب بن يزيد قال ذَهَبَتْ فِي خَالَجِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ اخْتَى ذَقَمَ مَسَجَةً رَأَيْتُ دَعَا لِي بِالتَّبَرُّكِ وَتَوَصَّاهُ فَشَرِبْتُ مِنْهُ وَمَنُوءٌ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَتَنَظَّرْتُ إِلَى خَالِجٍ مَبِينٍ كَتَفِيهِ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اللَّهُ الْحَجَلَةُ مِنْ حُجَلِ الْقُرَيْشِ الشَّيْءُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ رُبُّهَا هَيْلَعُ بْنُ حَمْرَةَ مِثْلُ ذِي الْحَجَلَةِ :-

بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ - صَاحِبُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعَصْرَ شَحَّ خَرَجَ كَيْشِي فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الْقُرَبِيِّانَ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ يَا بِي

۴۵۲۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں فضل بن موسیٰ نے خبر دی، انھیں جعید بن عبد الرحمن نے کہ میں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو چورالوٹے سال کی عمر میں دیکھا کہ نہایت توی دوڑتا تھا مگر ذرا بھی نہیں جھکی تھی، انھوں نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ میرے اعضاء و جوارح میں جو اتنی توانائی ہے وہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعا کے نتیجے میں ہے۔ میری خالہ مجھے ایک مرتبہ آنحضرتؐ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجہ بیمار ہو رہا ہے: آپ اس کے لیے دعا فرما دیجئے انھوں نے بیان کیا کہ پھر آں حضورؐ نے میرے لیے دعا فرمائی۔

۳۷۵۔ مہرِ نبوت

۴۵۳۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے جعید بن عبد الرحمن نے بیان کیا، اور انھوں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میری خالہ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجہ بیمار ہو گیا ہے۔ اس پر آں حضورؐ نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد آپؐ نے وضو کی تو میں نے آپؐ کے وضو کا پانی رجو آنحضرتؐ کے جسم اطہر سے شیکتا تھا! بیا، پھر آپؐ کی پیٹھ کی طرف جا کے کھڑا ہو گیا اور میں نے مہرِ نبوت کو دونوں شانوں کے درمیان میں دیکھا، ابن عبید اللہ نے فرمایا کہ حجل الفرس سے مشتق ہے جو گھوڑے کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں ہوتا ہے۔ ابراہیم بن محمد نے بیان کیا کہ مہرِ نبوت اعروس کے پردے کی گھنٹی کی طرح تھا۔

۳۷۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف

۴۵۴۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے ابی حسین نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ عصر کی نماز سے فارغ ہو کر باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ حسن رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ آپؐ نے انھیں اپنے کندھے پر بیٹھا لیا اور فرمایا، میرے باپ تم پر خدا ہوں، تم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت ہے علی کی

شَيْبَةُ بِالنَّبِيِّ لَا شَيْبَةَ بَعْلَى وَعَلَى يَصْلَحُ
 ۴۵۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
 زُهَيْرُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي حَجِيْفَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ
 يَتَّبِعُهُ -

۴۵۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ
 قُصَيْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ
 سَمِعْتُ أَبَا حَجِيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
 يَتَّبِعُهُ قُلْتُ لَا فِي حَجِيْفَةَ صِفُهُ لِي
 قَالَ كَانَ أَبْيَضَ وَكَانَ شَمِطًا وَأَمَرَ
 لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ
 عَشْرَةَ قُلُومًا قَالَ فَقَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهَا -

۴۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعَادٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ
 عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ وَهْبِ بْنِ حَجِيْفَةَ السَّوَّاطِيِّ
 قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَرَأَيْتُ بَيَاضًا مِنْ تَحْتِ شَفْتِهِ السُّفْلَى
 الْعُفْقَةَ -

۴۵۸ - حَدَّثَنَا عَصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَزْمِيُّ
 بْنُ عُمَانَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَسْرٍ مَالِکَ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَيْخًا قَالَ كَانَ فِي
 عُنُقِهِ شَعْرَتَانِ بَيْضَتَانِ -

۴۵۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَكْبَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
 عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَالِدٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ
 أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ

نہیں۔ اس پر علی رضی اللہ عنہ مہنس دیئے۔

۴۵۵ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے حسن رضی اللہ عنہ میں آپ کی پوری شباهت موجود ہے۔

۴۵۶ - مجھ سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن قسبیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے حسن بن علی علیہما السلام میں آپ کی شباهت پوری طرح موجود تھی۔ میں نے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان فرما دیجئے۔ انھوں نے فرمایا، اگل حضور سرخ و سفید تھے، کچھ بال سفید ہو گئے تھے (آخر عمر میں) اگل حضور نے ہمیں نیزہ اونٹنیوں کے دیئے جانے کا حکم دیا تھا، لیکن ابھی ان اونٹنیوں کو ہم نے اپنے قبضہ میں بھی نہیں لیا تھا کہ آپ کی وفات ہو گئی۔

۴۵۷ - ہم سے عبد اللہ بن رجا نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحق نے، ان سے وہب نے، ان سے ابو حنیفہ السراوی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا میں نے دیکھا کہ نیچے ہونٹ مبارک کے نیچے ٹھوڑی کے کچھ بال سفید تھے۔

۴۵۸ - ہم سے عصام بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے حمز بن عثمان نے حدیث بیان کی اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (آخر عمر میں) بوڑھے دکھائی دیتے تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ حضور اکرم کی ٹھوڑی کے چند بال سفید ہو گئے تھے۔

۴۵۹ - مجھ سے ابن مکی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے سعید بن ابی ہلال نے، ان سے ربیع بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا،

آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا حضور اکرمؐ درمیانہ قد تھے، نہ بہت لمبے اور نہ چھوٹے قد کے، رنگ کھلتا ہوا تھا (سرخ و سفید) نہ خالی سفید تھے اور نہ بالکل گندم گول، آپ کے بال نہ بالکل مڑے ہوئے سخت قسم کے تھے اور نہ سیدھے لٹکے ہوئے ہی۔ آپ پر نزول وحی کا جب سلسلہ شروع ہوا تو اس وقت آپ کی عمر چالیس سال تھی۔ مکہ میں آپ نے دس سال تک قیام فرمایا۔ اور اس پورے عرصے میں آپ پر وحی نازل ہوتی رہی اور مدینہ میں بھی آپ کا قیام دس سال رہا۔ آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں ہوئے تھے۔ ربیعہ (راوی حدیث) نے بیان کیا کہ پھر میں نے حضور اکرمؐ کا ایک بال دیکھا تو وہ سرخ تھا۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ خوشبو سے سرخ ہو گیا ہے۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَمْهَرُ اللَّعُونِ لَيْسَ بِأَبْيَعِ أَهَقَ وَلَا أَدَمَ. لَيْسَ يَجْعَلُ قَطِطَ وَلَا سَيْطَ رَجُلٍ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَلَيْتَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ مِّنْ نُّزُلٍ عَلَيْهِ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا سِتِينَ وَكَسَى فِي رَأْسِهِ وَخَلَّتْ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ. قَالَ رُبِعَةٌ فَذَآئِبُ شَعْرًا مِّنْ شَعْرِهِ فَإِذَا هُوَ أَحْمَرٌ فَسَأَلْتُ

الطَّبِيبُ :

۶۶۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک بن انس نے خبر دی، انھیں ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے تھے اور نہ چھوٹے قد کے نہ بالکل سفید تھے اور نہ گندمی رنگ کے نہ آپ کے بال بہت زیادہ گھٹنگھریالے سخت تھے اور نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا اور آپ نے مکہ میں دس سال تک قیام کیا اور مدینہ میں دس سال تک قیام کیا، جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی تو آپ کے سر اور داڑھی کے بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رُبَيْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْأَبْيَعِ الْأَهْقَنِ وَلَا كَيْسَ بِالْأَدَمِ وَلَا كَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالْسَيْطِ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَمَّا بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا سِتِينَ وَخَلَّتْ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

۶۶۱۔ ہم سے ابو عبد اللہ احمد بن سعید نے حدیث بیان کی، ان

۶۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

سہ کو میں نزول وحی کے سلسلے کے شروع ہونے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کی مدت تیرہ سال ہے۔ روایت میں صرف دس سال کا ذکر ہے۔ علماء نے اس کی مختلف ترجیحات کی ہیں۔ بعض اوقات جب راوی محقق طور پر حدیث بیان کرنا چاہتے ہیں تو تفصیلات سے گریز کے خیال سے واقعہ سے بہت سی چیزیں حذف کر دیتے ہیں حضور اکرم پر وحی کے سلسلہ کے شروع ہونے کے بعد تقریباً تین سال ایسے گزرے ہیں جن میں آپ پر وحی کا سلسلہ بند ہو گیا تھا، اسے "فقرہ" کا زمانہ کہتے ہیں۔ راوی کا مقصد چونکہ آپ کی پوری عمر بیان کرنا، بلکہ زمانہ وحی اور مدت وحی بیان کرنا ہے۔ اس لیے انھوں نے بیچ کے ان سالوں کو حذف کر دیا جن میں سلسلہ وحی کے شروع ہونے کے بعد وحی نہیں آئی تھی۔ اس کے علاوہ دس یا اس سے زیادہ کے عدد میں کسر کے اعداد کو حذف کر دینے کا بھی عرب میں عام رواج تھا۔

سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے راہ بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن و جمال میں بھی سب سے بڑھ کر تھے اور عادات و اخلاق میں بھی سب سے بہتر تھے، آپ کا قدر بہت لانا تھا اور نہ چھوڑا۔

۴۶۲۔ ہم سے ابوالنعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خضاب بھی استعمال فرمایا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خضاب نہیں لگایا، صرف آپ کی دونوں کنپٹیوں پر (دوسری) چندان سفید تھے۔

۴۶۳۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے راہ بن عذیب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد تھے، آپ کا سینہ بہت کشادہ اور کھلا ہوا تھا آپ کے (دوسرے) بال کانوں کی نو تک ٹٹکتے رہتے تھے۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ ایک سرخ حلہ میں دیکھا، میں نے اتنا حسین اور دلاویز منظر کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔ یوسف بن ابی اسحاق نے اپنے والد کے واسطے، الی منکبہ بیان کیا (بجائے شمتہ اذہ کے)۔

۴۶۴۔ ہم سے ابوالنعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ کسی نے راہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تلوار کی طرح تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں، چہرہ مبارک چاند کی طرح تھا۔

۴۶۵۔ ہم سے ابوالعلی حسن بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج بن محمد الاغوری نے مصیغہ (ایک شہر) میں حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے بیان کیا کہ میں نے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دپہر کے وقت (سفر کے ارادہ سے) نکلے، بطحا پر پہنچ کر آپ نے وضو کی، اور ٹھہر کر نماز دو رکعت پڑھی اور عصر کی بھی دو رکعت پڑھی۔ (جب آپ نماز پڑھ رہے تھے تو) آپ کے سامنے ایک چھوٹا سانپ (بطور سترہ کے)

اسحاق بن منصور حدَّثَنَا ابراهيم بن يوسف عن ابيه عن ابي اسحاق قال سمعت البراء يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم احسن الناس وجهًا واحسن خلقًا كنس بالطلويد البائين ولا بالقصير.

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ رَفِيٌّ مَدَّ عَيْنَهُ -

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَعِيدًا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ رُكْعَةً يُبْلَغُ شُحْمَةُ أُذُنِهِ رَأْيَتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَهُ أَسَاسٌ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ قَالَ يَوْسُفُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِهِ الْإِيْمَنِيِّ:

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلَ الْبَرَاءَ - إِيَّاهُ وَجْهَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السِّيفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ -

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْمُورِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَجِيفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَتْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رُكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَزْرَةٌ وَوَسَادَةٌ عَوْنٌ عَنْ ابْنِهِ

گڑا ہوا تھا۔ عون نے اپنے والد کے واسطے سے اس روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نیزے کے آگے سے آنے جانے والے آجاسے تھے۔ پھر صحابہ آپ کے پاس آ گئے اور آپ کے ہاتھ کو لے کر اپنے چہرہ پر اسے پھیرنے لگے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے بھی دست مبارک کو اپنے چہرے پر رکھا۔ اس وقت وہ برف سے بھی زیادہ ٹھنڈے عسوس ہوتے تھے اور ان کی خوشبو مشک سے بھی زیادہ خوشبو آ رہی تھی۔

۶۶۶۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں، جب آپ سے جبریل علیہ السلام ملاقات کے لیے آیا کرتے تھے، آپ کی سخاوت اور بھی بڑھ جایا کرتی تھی جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملاقات کے لیے تشریف لاتے اور آپ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر و بھلائی کے معاملے میں بامخیری سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے۔

۶۶۷۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی، انھیں عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں بہت مسرور اور خوش داخل ہوئے، خوشی اور مسرت سے چہرہ مبارک کھل جارا تھا، پھر حضور اکرم نے فرمایا تم نے سنا نہیں مجھ زید بن جحیل نے زید واسامہ کے صرف قدم دیکھ کر کیا بات کہی ہاں سے کہا کہ ایک کے پاؤں دوسرے کے پاؤں سے لگے معلوم ہوتے ہیں۔

عَنْ أَبِي حُجَيْفَةَ قَالَ كَانَ يَمْرُؤٌ مِنْهُمْ إِثْنَا مِائَةً وَ قَاهِ النَّاسَ فَنَحَلُوا بِأَخْذِ دُونَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُونَ بِهِمَا دُحُوهَهُمْ فَاحْذَتْ بِبَيْدِهِ فَوَضَعَتْهَا عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الشَّلْجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةٍ مِنَ الْبُسْبُو

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزَّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ - كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْوَدَ النَّاسِ وَأَخْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ - وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَايِرُهُ الْقُرْآنَ فَلَوْ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الْبَرِّ لَمَرَّ سَكْرَةً

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا فَتَبَوَّعَ أَسَارِيرَ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ الْمَلَكُ لِي لَزَيْدٍ وَأُسَامَةَ دَرَأَى أَفْئِدَةً مَهْمًا إِنْ تَجَعُنْ هَذِهِ الدَّقَائِمَ مِنْ تَجَعُنْ

لے اسامہ رضی اللہ عنہ بیٹے تھے اور زید رضی اللہ عنہ آپ کے والد۔ لیکن اسامہ رضی اللہ عنہ بہت سیاہ رنگ کے تھے۔ اور زید رضی اللہ عنہ سرخ و سفید اس لیے، جیسا کہ علوم میں ہوتا ہے بعض لوگ ان کے نسب پر ہی شبہ کرنے لگے تھے کہ ایک سرخ و سفید باپ کا بیٹا اتنا سیاہ کیسے ہو سکتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بہت ناگوار تھی۔ اتفاق سے ایک قیافہ شناس آیا۔ اس وقت یہ دونوں حضرات ایک چادر میں سوئے ہوئے تھے اور صرف قدم باہر دکھائی دے رہے تھے۔ قیافہ شناس نے صرف قدم دیکھ کر کہا کہ معلوم ہوتا ہے ان میں سے ایک باپ اور دوسرا بیٹا ہے۔ (اسلام کی نظر میں) (تقریب النجاری)

۷۸۔ ہم سے یحییٰ بن یحیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب نے اور ان سے عبد اللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ غزوہ تبوک میں اپنی عدم شرکت کا واقعہ بیان کر رہے تھے (جب اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر لی تھی، انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے حاضر ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو حجرہ مبارک مسرت و خوشی سے چمک رہا تھا کہ کعب رضی اللہ عنہ کی توبہ قبول ہو جانے کی وجہ سے جب بھی حضور اکرم کسی بات پر مسرور ہوئے تو حجرہ مبارک چمک اٹھتا، ایسا معلوم ہوتا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو اور آپ کی مسرت کو ہم اسی سے سمجھ جاتے تھے۔

۷۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انقلابِ زمانہ کے ساتھ ساتھ مجھے بھی آدم کے بہترین خاندانوں میں منتقل کیا جاتا ہے۔ اور آخرت میں میرا وجود ہوا جس میں کم مقدار تھا۔

۸۰۔ ہم سے یحییٰ بن یحیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عبد اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مر کے آگے کے بال کو پیشانی پر) پڑا رہنے دیتے تھے۔ اور مشرکین کی یہ عادت تھی کہ وہ مر کے آگے کے بال

۷۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ قَالَ فَكَمَا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَرَّاسْتَنَا رَوْحُهُ حَتَّى كَانَتْهُ قِطْعَةٌ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ ۝

۷۹۔ حَدَّثَنَا قَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونٍ كُنِيَ آدَمُ قَدْرًا فَقَرْنَا حَتَّى كُنَّا مِنَ الْقُرَانِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ ۝

۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسِيلُ شَعْرَهُ وَكَانَ

(متعلقہ صفحہ کو مشرقت) نیا ذی کوئی اہمیت نہیں اور وہ اثباتِ نسب یا کسی بھی معاملے میں اس سے کوئی مدد لی جا سکتی ہے۔ لیکن چونکہ عرب جاہلیت اس پر اعتماد کرتے تھے اور جو لوگ ان دونوں حضرات کے نسب کے سلسلے میں شبہ کرتے تھے انہیں اسی طرح کی چیزیں ملتی تھیں۔ اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس تاشبہ غیبی پر انتہائی مسرت اور خوش محسوس کر رہے تھے۔

(متعلقہ صفحہ ۸۱) مطلب یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کے بعد، آل حضور کے نسب کے جتنے بھی سلسلے ہیں وہ سب آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے بہترین خاندانوں سے تھے۔ آپ کے اولاد میں ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ پھر اسماعیل علیہ السلام ہیں جو بالعرب ہیں۔ اس کے بعد عربوں کے جتنے سلسلے ہیں ان سب میں آنحضرت کا خاندان سب سے زیادہ بلند تر اور رفیع المیزان تھا۔ آپ کا تعلق اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کی شاخ کنانہ سے، پھر قریش سے پھر نبی ماسم سے ہے۔

المشركون يَفْهَمُونَ مَا وَصَّاهُمْ فَكَانَ
أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْتَبْشِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُعِيبَ مُوَافَقَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَيَا لِمَ
تُؤْمَرُ نَبِيٌّ بِشَيْءٍ ثُمَّ تَرُوقُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ
يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَ
لَا مُنْفَحِشًا وَكَانَ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ
أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا خِیرَ
رَسُولٍ اللَّهُ مَكِّيٌّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَيَّنَ
أَمْرَيْنِ: إِنْ أَحَدًا يَسْرِهَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا
وَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ
وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُتْلَى عَلَيْكَ حُرْمَةُ اللَّهِ
فَيَنْتَقِمَ لَهَا بِهَا

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ مَا مَسِسْتُ خَبْرًا وَلَا دِيْبًا إِلَّا الْبَيْنَ
مَنْ كَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِئْتُ
رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرَفًا قَطُّ أَطِيبُ مِنْ رِيحِ آدَمَ
عَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَتْبَةَ عَنْ

کو دو حصوں میں تقسیم کر لیتے تھے (پیشانی پر پڑا نہیں رہنے دیتے تھے)
اور اہل کتاب (سرتکے آگے کے بال پیشانی پر پڑا رہنے دیتے تھے۔
حضور اکرم، ان معاملات میں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم آپ کو
نہ ملا ہوتا، اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے (اور حکم ازل
ہونے کے بعد وحی پر عمل کرتے تھے) پھر حضور اکرم بھی آگے کے بال کے
دو حصے کرنے لگے تھے (اور پیشانی پر پڑا نہیں رہنے دیتے تھے)

۷۷۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے،
ان سے اعمش نے، ان سے ابو داؤد نے، ان سے مسروق نے اور ان
سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بزبان اور لڑنے جھگڑنے والے نہیں تھے، آپ فرمایا کرتے
تھے کہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب
سے اچھے ہوں۔

۷۷۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک
نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں عروہ بن زبیر نے اور ان
سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
حب بھی دو چیزوں میں کسی ایک کے اختیار کرنے کے لیے کہا گیا تو
آپ نے ہمیشہ اسی کو اختیار فرمایا جس میں زیادہ سہولت ہوئی (بیطریقہ)
اس میں کوئی گناہ کا پیلو نہ نکلتا ہو، کیونکہ اگر اس میں گناہ کا کوئی شائبہ بھی
ہوتا۔ تو آپ اس سے سب سے زیادہ دور رہتے اور ان حضوروں نے
اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، لیکن اگر اللہ کی
حرمت کو کوئی توڑتا تو آپ اس سے ضرور انتقام لیتے تھے۔

۷۷۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے
حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمھیلی سے زیادہ نرم و
نازک کوئی حریر و دیباچ میرے ہاتھوں نے کبھی نہیں چھوا اور نہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو یا آپ کے پسینے سے
زیادہ بہتر اور پاکیزہ کوئی خوشبو یا عطر سونگھا۔

۷۷۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے قتادہ نے، ان سے عبد اللہ بن ابی عتبہ

نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے۔

۴۴۵۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی اور ان سے سحی اور ابن مہدی نے حدیث بیان کی، اور ان سے شعبہ نے اسی طرح حدیث بیان کی (اس اضافہ کے ساتھ کہ جب کوئی خاص بات پیش آتی تو آل حضورؐ کے چہرے پر اس کا اثر ظاہر ہو جاتا۔

۴۴۶۔ مجھ سے علی بن حیدر نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں اعمش نے، انھیں ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر آپ کو مرغوب ہوتا تو تناول فرماتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

۴۴۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن مضر نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیع نے ان سے اعرج نے، ان سے عبد اللہ بن مالک بن بکینہ اسدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں بازوؤں کو اتنا کشادہ رکھتے کہ ہم آپ کی بغل دیکھ سکتے تھے۔ بیان کیا کہ ابن بکیر نے روایت کی اور ان سے بکر نے حدیث بیان کی کہ ہم آل حضورؐ کی بغل کی سفیدی دیکھ سکتے تھے۔“

۴۴۸۔ ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعاء استسقاء کے سوا اور کسی دعاء میں (مبالغہ) ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے، اس دعاء میں آپ اتنا ہاتھ اٹھاتے کہ بغل مبارک کی سفیدی دیکھی جاسکتی تھی۔

۴۴۹۔ ہم سے حسن بن صبار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن مغول نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عون بن ابی جحیفہ سے سنا، وہ اپنے والد کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ میں با قسود دارادہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

ابی سعید الخدریؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي حَيْضِ رَهْطٍ

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يُحْيَىٰ وَابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ مَشَاهِدًا إِذَا صَرَ شَيْئًا عَرَفَ فِي وَجْهِهِ

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَبْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ أَنْ أَشْتَقَّ أَكَلَهُ وَلَا تَرَكَهُ

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مِزْرَعٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعٍ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ الْبَكِينِيِّ مَجِيئَةَ النَّسَائِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَتَرَجَّ مِيزْنُ يَدَيْهِ حَتَّىٰ تَرَىٰ ابْطِئَهُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُثَيْمٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مِزْرَعٍ ابْنُ ابْطِئِهِ

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دَعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّىٰ يُرَىٰ بَيَاضُ ابْطِئِهِ

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ أَبِي جَحِيفَةَ ذَكَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دُفِعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْإِطْعَمِ

فِي قُبَّةٍ كَانَ بِالْمَاحِزَةِ فَخَرَجَ بِلَالٌ
فَنَادَى بِالصَّلَاةِ ثُمَّ دَخَلَ فَاخْرَجَ
فَضْلًا وَضَوْءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَوَقَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ يَأْخُذُونَ
مِنْهُ ثُمَّ دَخَلَ فَاخْرَجَ الْعَنْزَةَ وَ
خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَافِي النَّظَرِ إِلَى دُبَيْنِ سَافِيَةٍ فَدَكَزَ
الْعَنْزَةَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ دُعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ
دُعَتَيْنِ بِمِرْبَعَيْنِ يَدَيْهِ الْخِمَارَ وَالْمِرَاةَ -

۷۷۹ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَاحٍ الْبَزَّازُ
حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُجَدِّثُ حَدِيثًا
لَوْ عَدَّاهُ الْعَادُّ لَحَفَمَاهُ وَقَالَ
الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ
أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ - أَلَا يُجَبِّدُ أَبُو
فُلَانٍ حَبَاءً فَيُجَلِّسُ إِلَيَّ حَابِيبَ مُحَمَّدٍ فِي مُجَدِّثٍ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ ذَلِكَ وَ
كُنْتُ أَسْهَمُ فَقَامَ أَقْبَلُ أَنْ أَقْفِي سَبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتُ
لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمْ يَكُنْ يَسْتَوِدُّ الْحَدِيثَ كَسَرٍ وَكَمْ :

۷۷۷ - كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَمًّا مَرَّعَيْنَهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ
رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۷۸ -

۷۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

خُدَعت میں حاضر ہوا تو آپ البطح میں (مکہ سے باہر) خیمہ کے اندر
تشریف رکھتے تھے، پھر دوپہر کا وقت تھا۔ پھر بلال رضی اللہ
عنه نے باہر نکل کر نماز کے لیے اذان دی اور اندر آ گئے۔ اس کے
بعد بلال رضی اللہ عنه نے آل حضور کی وضو کا سچا ہوا پانی نکالا تو صحابہ
اسے لینے کے لیے ٹوٹ پڑے۔ بلال رضی اللہ عنه نے اندر سے ایک
فیضہ نکالا اور حضور اکرم باہر تشریف لائے گویا آپ کی پندہ لیل کی
چمک اب بھی میری نظروں کے سامنے ہے۔ بلال رضی اللہ عنه نے نیزہ
گاڑ دیا (سترہ کے لیے) اور آل حضور نے ظہر اور عصر کی وضو کر رکعت
نماز پڑھائی۔ گدھے اور عورتیں آپ کے سامنے سے گزر رہی تھیں۔

۷۷۹ - مجھے حسن بن صباح بزار نے حدیث بیان کی، ان
سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ
نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ذاتی
مناات اور تریل کے ساتھ باتیں کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص آپ
کے الفاظ شمار کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ
سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ
عروہ بن زبیر نے فردی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا
کہ ابوخلل کے طرز عمل پر یقین تعجب نہیں ہوا، وہ آئے اور میرے حجرہ
کے ایک طرف بیٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے احادیث
بیان کرنے لگے۔ میں اس وقت نماز پڑھ رہی تھی پھر وہ نماز ختم کرنے
سے پہلے ہی اٹھ کر چلے گئے۔ اگر وہ مجھے مل جاتے تو انھیں میں لوتی
(کہ آپ جلدی جلدی حدیث بیان کیوں کرتے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تو تمھاری طرح یوں جلدی جلدی باتیں نہیں کیا کرتے تھے۔

۷۷۷ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں مگر
قلب اس وقت بھی بیدار رہتا تھا

اس کی روایت سعید بن مسعود نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے
سے کی ہے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
حوالے سے۔

۷۸۰ - ہم سے عبد اللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے
ان سے سعید بن مقرئ نے، ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور انھوں نے

عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیا کیفیت ہوتی تھی؟ آپ نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک یا دوسرے کسی بھی مہینے میں (آخر شب میں) کیا وہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، پہلے آپ چار رکعت پڑھتے وہ رکعتیں کتنی لمبی ہوتی تھیں، کتنی ان میں دلاویزی ہوتی تھی، اس کے متعلق نہ پوچھو۔ پھر آپ چار رکعتیں پڑھتے۔ یہ رکعتیں بھی کتنی لمبی ہوتی تھیں اور کتنی دلاویز، اس کے متعلق نہ پوچھو۔ پھر آپ تین رکعت پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ وتر پڑھے بغیر کیوں سوتے ہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل بیدار رہتا ہے۔

۷۸۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے شریک بن عبد اللہ بن ابی نضر نے، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ مسجد حرام سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج سے متعلق ان سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ (معراج سے پہلے) تین فرشتے آئے، یہ آپ پر وحی نازل ہونے سے بھی پہلے کا واقعہ ہے، اس وقت آپ مسجد حرام میں درود آدمیوں کے درمیان میں اسورہ پڑھتے۔ ایک فرشتے نے پوچھا، وہ کون ہیں؟ دوسرے نے کہا کہ وہ درمیان والے ہیں، وہی سب سے بہتر ہیں۔ تیسرے نے کہا کہ مجھ پر جو سب سے بہتر ہیں انھیں ساتھ لے چلو۔ اسی رات صرف اتنا ہی واقعہ پیش آیا۔ پھر آنحضرتؐ نے انھیں نہیں دیکھا۔ لیکن یہی حضرات ایک رات اور آئے۔ اسی حالت میں جب صرف آپ کا قلب بیدار تھا حضور اکرم کی آنکھیں جب سوتی تھیں، قلب آپ کا اس وقت بھی بیدار رہتا تھا تمام انبیاء کی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ جب آنکھیں سوتی ہیں، قلب اس وقت بھی بیدار رہتا ہے۔ پھر جبریل علیہ السلام نے انشطار و استہام کیا اور آپ کو آسمان پر لے گئے۔

۷۸۲۔ بعثت کے بعد نبوت کی علامات

۷۸۲۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ابن سے سلم بن زید نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابورجاء سے سنا کہ ہم سے عمران بن حصین رضی اللہ

۷۸۱۔ سَأَلَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَوَّلَ رَكْعَاتٍ مَلَائِكَةً تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهَا وَطُولِهَا ثُمَّ يُصَلِّي أَوَّلَ رَكْعَةٍ ثُمَّ يَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهَا وَطُولِهَا ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرُؤُكَ قَبْلَ أَنْ تَخُذَ قَبْرًا قَالَتْ نَرُؤُكَ عَيْنِي وَلَا يَأْمُ قَلْبِي

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شُرَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَبْرٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَحْدُثُ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرَى بِالْبَنِي صُلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ جَاءَ ثَلَاثَةٌ نَفَرٌ قَبْلَ أَنْ تُنْزِلَ إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوَلَهُمْ أَتَيْتُهُمْ هُوَ فَقَالَ أَذْهَبُ هُمْ هُوَ خَيْرٌ هُمْ وَقَالَ آخِرُهُمْ حَدُّوا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ ثَلَاثٌ فَلَمْ يَزِدْهُمْ حَتَّى جَاءَ ذَا لَيْلَةٍ أُخْرَى فَبَيْنَمَا يَرَى قَبْلَهُ وَالنَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمًا عَيْنًا وَلَا يَأْمُ قَلْبُهُ وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ فَتَوَلَّى حَبْرِي ثُمَّ عَرَّجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ

۷۸۲۔ بِأَعْلَامَاتِ النَّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلَمٌ عَنْ زُرَيْبٍ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءً قَالَ حَدَّثَنَا

عِمَّانُ بْنُ حَصِينٍ إِتَمَّ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَيْيَرٍ نَادِلَجَا
لَيْكَلَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ وَجْهَهُ الصُّبْحِ
كَمَدُّ سَوْءٍ فَعَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ
الشَّمْسُ وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ اسْتَيْقَظَ
مِنْ مَنَامِهِ أَبُو سَكْرٍ وَكَانَ لَا يُوقِظُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
مَنَامِهِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ
فَنَقَعَهُ أَبُو سَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ فَجَعَلَ
يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلَّ
وَمَلَئَ بَنُو الْعَدَاةِ فَاغْتَذَلَ رَجُلٌ
مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا
انْصَوَفَ قَالَ يَا مُلَانُ مَا يَمْتَعُكَ
أَنْ تَصْنِيَ مَعَنَا قَالَ أَمَا بَنِي
حَبَا نَبُ فَاَمَرَهُ أَنْ يَنْتِمِمَ
بِالصَّعِيدِ ثُمَّ صَلَّى وَجَعَلَتِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي رُكُوعٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَحَتَّى
عَطِشْنَا عَطِشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ
نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِأَمْرَةٍ سَادِلَةٍ رَجُلَيْهَا
نَبِيْنِ مَزَادَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ
فَقَالَتْ إِنَّهُ لَا مَاءَ فَقُلْنَا كَذَبَتَيْنِ أَهْلِيكَ
وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ لِيَوْمٌ وَلَكِنَّهُ
إِنْ طَلَبْتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
مُسَلِّحًا مِنْ أَمْرِهَا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ
يَسْتَبِ الشَّيْءَ حَدَّثَنَا عَيْنًا فَخَا حَدَّثَهُ

عمر نے حدیث بیان کی کہ یہ حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک
سفر میں تھے رات بھر سب لوگ چلتے رہے تھے، پھر جب صبح کا وقت
قرب ہوا تو پڑاؤ کیا، اس لیے سب لوگ اتنی گہری نیند سوتے رہے کہ
سورج پوری طرح نکل آیا۔ سب سے پہلے ابو بکر رضی اللہ عنہ جاگے۔
لیکن آپ حضور اکرم کو، جب آپ سوتے ہوئے ہوتے، انہیں جگانے تھے
تاکہ آل حضور خود ہی بیدار ہو جاتے۔ پھر عرضی اللہ عنہ بھی بیدار
ہو گئے۔ آخر ابو بکر رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک
کے قریب بیٹھ گئے اور ہنڈا آواز سے اللہ اکبر کہنے لگے۔ اس سے آنحضرت
بھی جاگ گئے (آل حضور وہاں سے بغیر نماز پڑھے کچھ فاصلے پر تشریف
لائے) اور یہاں آپ اتنے اور یہیں صبح کی نماز پڑھائی۔ ایک صاحب ہم
سے دور کھڑے تھے اور انھوں نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی
آل حضور جب فارغ ہوئے تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا، اے
فدا! ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز تھیں مانع بنی؟ انھوں
نے عرض کیا کہ مجھے غسل کی حاجت ہو گئی ہے (اور پانی نہیں ہے) آنحضرت
نے انھیں حکم دیا کہ پاک مٹی سے تیمم کر لو۔ پھر انھوں نے بھی تیمم کے بعد
نماز پڑھی پھر آل حضور نے مجھے چند سواریوں کے ساتھ آگے بھیج دیا۔
میں بڑی شدید پیاس لگی ہوئی تھی اب ہم اسی حالت میں چل رہے
تھے کہ میں ایک عورت ملی جو دو مشکول کے درمیان (رسواری پر) اپنے
پاؤں لٹکانے ہوئے جا رہی تھی۔ ہم نے اس سے کہا کہ پانی کہاں ہے؟
اس نے جواب دیا کہ پانی نہیں ہے۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ تمہارے
گھر سے پانی کتنے فاصلے پر ہے؟ اس نے بتایا کہ ایک دن رات کا فاصلہ
ہے۔ ہم نے اس سے کہا کہ اچھا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں چلو۔ وہ بولی، رسول اللہ کیا چیز ہوتی ہے؟ آخر ہم آل حضور کی
خدمت میں اسے لائے۔ اس نے آپ سے وہی باتیں کیں جو ہم سے
کر چکی تھی۔ اتنا اور کہا کہ وہ تیمم بچوں کی مال ہے۔ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے حکم سے دونوں مشکول کو آنا لگیا اور آپ نے ان کے منہ پر دست
مبارک کو پھیرا۔ ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے اس میں سے خوب سیراب
ہو کر پیا اور اپنے تمام مشکیزے اور برتن بھی بھر لیے، صرف ہم نے
اونٹنوں کو پانی نہیں پلایا۔ اس کے باوجود اس کی مشکیں پانی سے اتنی بھری

ہوئی تھیں کہ معلوم ہوتا تھا ابھی سہم پڑی گی دھنور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پھرنے کی برکت سے) اس کے بعد اگلے حضورؑ نے فرمایا کہ جو کچھ تمہارے پاس (کھانے کی چیز باقی رہ گئی) اسے میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ اس عورت کے سامنے ٹکڑے اور کھجوریں لاکر جمع کر دی گئیں پھر جب وہ اپنے قبیلے میں آئی تو اپنے آدمیوں سے اس نے کہا کہ آج میں سب سے بڑے ساحر سے مل کر آئی ہوں یا پھر، جیسا کہ اس کے ماننے والوں کا خیال ہے۔ وہ واقعی نبی ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اس قبیلے کو اسی عورت کی وجہ سے ہدایت دی، وہ خود بھی اسلام لائی اور قبیلے والے بھی اسلام لائے۔

۷۸۳۔ مجھ سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حدی نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن حاضر کیا گیا (پانی کا) حضور اکرمؐ اس وقت مقام زوراء میں تشریف رکھتے تھے۔ حضور اکرمؐ نے اس برتن پر اپنا ہاتھ رکھا تو اس میں سے پانی، آپ کی انگلیوں کے درمیان سے لپٹے گاؤں اسی پانی سے پوری جماعت نے وضو کی۔ قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ حضرات کتنی تعداد میں تھے، انہوں نے فرمایا کہ تین سو یا تقریباً تین سو۔

۷۸۴۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، عصر کی نماز کا وقت ہو گیا تھا اور لوگ وضو (کے لیے پانی) کی تلاش کر رہے تھے لیکن پانی کا کہیں پتہ نہیں تھا۔ پھر اگلے حضورؑ کی خدمت میں وضو (کا پانی برتن میں) لایا گیا۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ اس برتن پر رکھا اور لوگوں سے فرمایا کہ اسی پانی سے وضو کریں۔ میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے نیچے سے ابل رہا تھا۔ چنانچہ لوگوں نے وضو شروع کیا اور ہر شخص نے وضو کر لی۔

۷۸۵۔ ہم سے عبد الرحمن بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے حزم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے حسن سے سنا، کہا کہ ہم سے انس بن

أَتَمَّا مَوْثِقَةً فَأَمَرَ بِمَرَادٍ تَبَيَّنَا فَمَسَحَ فِي الْعِزْلَةِ وَبَيْنَ قَشْرَيْنَا عَطَا شَا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَدِينَا قَمَلًا نَا كَلَّ قَدِيمًا مَعَنَا وَإِدَا دَوَّ عَيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْقِ بَعِيدًا وَهِيَ تَكَادُ تَنْصُصُ مِنَ الْمِلْءِ نَحْمُ قَالَ هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ خُبِيرَ لَهَا مِنَ الْكُسْرِ وَالْمَرْ حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ لَقِيتُ أَسْعَرَ النَّاسِ أَوْ هُوَ بَنِي كَمَا دَعِمُوا فَهَدَى اللَّهُ ذَاكَ الصِّرَاطَ بَيْنَ الْبُكْرِ أَتَى فَأَسْلَمْتُ وَ أَسْلَمُوا۔

۷۸۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَانَاءَ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعُ يَدَهُ فِي الْبَنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِمَ نَسَبَ كَحْرُ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثِينَ أَوْ مِائَةً هَاءَ ثَلَاثِينَ۔

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالِحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ مَلَاةُ الْعَصْرِ فَانْتَسَى الْوُضُوءَ فَلَمْ يَجِدْهُ فَاقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوُضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّأُوا مِنْهُ فَوَافَتْ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّأَ ذَا مِائَةٍ أَخْبَرَهُ۔

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَبْرُكٍ حَدَّثَنَا حَزْمٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ

مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے اور آپ کے ساتھ صحابہ کی بھی ایک جماعت تھی۔ لوگ چلتے رہے جب نماز کا وقت ہوا تو وضو کے لیے کہیں پانی نہیں ملا۔ آخر جماعت میں سے ایک صاحب اٹھ کر ایک بڑے پیالے میں تھوڑا سا پانی لے کر حاضر خدمت ہوئے آل حضور نے اسے لیا اور اس کے پانی سے وضو کی۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ پیالے پر پھیلا دیا اور دیا یا کر اٹھ کر وضو کر دے پوری جماعت نے وضو کی اور تمام اہل بیت و سنی کے ساتھ پوری طرح کی ستر یا اسی کے لگ بھگ افراد تھے۔

۷۸۶۔ ہم سے عبد اللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے زید سے سنا، انھیں حمید نے خبر دی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، نماز کا وقت ہو چکا تھا مسجد نبوی سے جن کے گھر قریب تھے انھوں نے تو وضو کر لیا لیکن بہت سے لوگ باقی رہ گئے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پتھر کی بنی ہوئی ایک لگن لائی گئی، اس میں پانی تھا۔ حضور اکرم نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا، لیکن اس کا منہ اتنا تنگ تھا کہ آپ اس کے اندر اپنا ہاتھ پھیلا کر نہیں رکھ سکتے تھے، چنانچہ آپ نے انگلیاں ملا لیں اور لگن کے اندر ہاتھ کو ڈال دیا۔ پھر (اسی پانی سے) جتنے لوگ باقی رہ گئے تھے سب نے وضو کی۔ میں نے پوچھا کہ ان کی تعداد کیا تھی؟ انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اتنی آدمی تھے۔

۷۸۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے حصیب نے حدیث بیان کی، ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر لوگوں کو پیاس لگی ہوئی تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھال رکھا جوا تھا۔ آپ نے اس سے وضو کی، اتنے میں لوگ آنحضرت کے پاس آ گئے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس پانی کے سوا جو آپ کے سامنے ہے، نہ تو ہمارے پاس وضو کے لیے کوئی دوسرا پانی ہے اور پینے کے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ چھال میں رکھ دیا۔ اور پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان میں سے چھٹنے کی طرح ابلنے لگا۔

مَالِكٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ خُجَرِهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَنْطَلَقُوا لِيَسِيرُوا فَخَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً يَتَوَضَّأُونَ فَأَنْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ يَسِيرٌ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ أَصَابَهُ الْأَسْبَغُ عَلَى الْقَدَحِ ثُمَّ قَالَ قَوْمُوا فَتَوَضَّؤُوا فَتَوَضَّأُوا الْقَوْمُ حَتَّى تَلْعَوْا فِيمَا يُرِيدُونَ مِنَ الْوُضُوءِ وَكَانُوا سَبْعِينَ أَوْ ثَمَانِينَ

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ سَمِعَ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا حَمِيدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ يَتَوَضَّأُ وَبَقِيَ قَوْمٌ مَاتُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ غَضَبٌ مِنْ حِجَابَةِ مَاءٍ فَوَضَّعَ كَفَّيْهُمَا فَغَضَا الْمَخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ فَضَمَّ أَصَابِعَهُ فَوَضَّعَهَا فِي الْمَخْضَبِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ حَبِيبًا قُلْتُ كَمْ كَانُوا قَالَ ثَمَانُونَ رَجُلًا

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ يَدًا زَكَاةً فَتَوَضَّأَ فَجَهَشَ النَّاسُ مَخَوًا فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوا السَّيْنُ عِنْدَ نَآمَاءٍ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرِبُ إِلَّا مَا حَتَّى يَدَيْكَ فَوَضَّعَ يَدَهُ فِي الزَّكَاةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يُؤَوِّدُ سَبْعِينَ

اور ہم سب نے اس پانی کو پی بھی اور اس سے منور بھی کی۔ میں نے پوچھا، آپ حضرات کتنی تعداد میں تھے؟ فرمایا کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی کافی ہوتا، ویسے ہماری تعداد اس وقت پندرہ سو تھی۔

۷۸۸۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے برابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہم چودہ سو کی تعداد میں تھے۔ حدیبیہ ایک کنوئیں کا نام ہے ہم نے اس سے اتنا پانی کھینچا کہ ایک قطرہ بھی اس میں باقی نہیں رہا۔ (جب حضور اکرم کو صورت حال کی اطلاع ہوئی تو آپ تشریف لائے) اور کنوئیں کے کنارے بیٹھ کر پانی طلب فرمایا، پانی سے غرغہ کیا اور کلی کا پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ ابھی تھوڑی دیر بھی نہیں ہوئی تھی کہ کنوئیں پھر پانی سے بھر گیا تھا، ہم بھی اس سے خوب سیراب ہوئے اور ہماری سواریاں بھی۔

۷۸۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے حضور اکرم کی آواز سنی تو آپ کی آواز میں بہت ضعف محسوس ہوا۔ میرا خیال ہے کہ آپ فاتے سے ہیں، کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ انھوں نے کہا کہ جی ہاں۔ چنانچہ انھوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنی اور دھنی نکالی اور اس کے ایک حصے سے روٹیوں کو لپیٹ کر میرے ہاتھ میں اسے چھپا دیا اور اس کا دوسرا حصہ میرے اوپر رکھ دیا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مجھے بھیجا، انھوں نے بیان کیا کہ میں گیا تو ان حضور مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ کے ساتھ بہت سے صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ میں آپ کے پاس کھڑا ہو گیا تو آپ نے دریافت فرمایا، کیا ابو طلحہ نے تمھیں بھیجا ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں، آپ نے دریافت فرمایا کھانے کے لیے؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں۔ جو صحابہ آپ کے ساتھ اس وقت بیٹھے ہوئے

أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْغُيُوتِ فَشَرَبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةً أَلْفٍ لَكُنَّا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ اللَّهَ عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ أَرْبَعَةَ عَشَرَ مِائَةً وَالْحَدَّ يَبِيَّةٌ

حَتَّى لَمْ يَبْقَ قَطْرَةٌ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَفِيرِ الْبُيُوتِ عَابِدًا وَصَحَّ عَلَيْهِ فِي الْبَيْتِ فَمَكَّنَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوَيْنَا وَرَوَيْتُ أَوْ صَدَرَتْ مَكَائِنًا

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْعِيْفًا اعْرَفْتُ الْجَوْعَ فَقُلْتُ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَامًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خَبَازًا لَهَا فَلَقَّتِ الْخُبْزَ بِعَضْمِهِ ثُمَّ دَسَّهُ حَتَّى مَدَى وَلَا تَنُفِثُ بَعْضُهُ ثُمَّ أَرْسَلْتَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَسَلْتُكَ أَجُوزَ طَلْعَةً فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمِنْ مَعَهُ قَوْمًا
فَانْطَلَقُوا وَانْطَلَقَتْ بَيْنَهُمْ حَتَّى جَاءَتْ
أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا
أُمِّ سَلِيمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى
لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْبِئِ
يَا أُمِّ سَلِيمٍ مَا عِنْدَكَ فَاثْنُ بَذْلِكَ الْخُبْزِ
فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُتَّ وَعَفَرَتْ أُمُّ سَلِيمٍ مَكْنَةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ
تَقُولَ ثُمَّ قَالَ أَثْنُ بَعْشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ
فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ
أَثْنُ بَعْشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى
شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ أَثْنُ بَعْشَرَةٍ فَأَذِنَ
لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ
أَثْنُ بَعْشَرَةٍ فَأَكَلُوا كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ
سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ

۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ
الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ
أَبِرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا
نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَاتٍ وَأَكْثَمُ نَعْدًا وَهَمَّا نَحْوُنَا
كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي سَفَرٍ فَقَالَ السَّاءُ فَقَالَ أَطْلُبُوا فَضْلًا
مِنْ مَاءٍ خَبَاءٍ وَابْتَائِي مِنْهُ مَاءً قَلِيلًا فَادْخُلِي
مِعَهُ فِي الْإِمَامَةِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ عَلَى الظَّهْرِ الْمُبَارَكِ
وَبَرَكَاتٍ مِنَ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُتُ مِنْ

تھے، ان سب حضرات سے آپ نے فرمایا کہ چلو۔ اُن حضور تشریف لائے
لگے اور میں آپ کے آگے آگے چل رہا تھا۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر
پہنچ کر میں نے انہیں اطلاع دی۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ام سلمہ!
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو بہت سے لوگوں کو ساتھ لائے ہیں، ہمارے
پاس اتنا کھانا کہاں ہے کہ سب کو کھلایا جاسکے؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا
نے کہا، اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، دینی آپ سے صورت
حال کوئی چھپی ہوئی نہیں ہے، پھر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ استقبال کے
لیے آئے اور حضور اکرم سے ملاقات ہوئی۔ اب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ آپ بھی چل رہے تھے (گھر پہنچ کر حضور اکرم
نے فرمایا، ام سلمہ! تمہارے پاس جو کچھ ہے، یہاں لاؤ۔ ام سلمہ نے وہی
روٹی لا کر آپ کے سامنے رکھ دی۔ پھر اُن حضور کے حکم سے روٹیوں
کا چیر کر دیا گیا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے اس پر کھی ڈال دیا جو گویا اس
کا سالن تھا۔ اُن حضور نے اس کے بعد اس پر دو عادم کی، جو کچھ بھی
اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر فرمایا دس آدمیوں کو اندر آکر کھانے کے
لیے ابلاؤ۔ انھوں نے البیابہ کیا، ان سب حضرات نے دو ہی گھی
میں چڑھی ہوئی روٹی، سیٹ بھر کر کھا لی اور جب یہ حضرات باہر آ گئے
تو اُن حضور نے فرمایا کہ پھر دس آدمیوں کو بلاؤ، انھوں نے بلایا، اُن
اس جماعت نے بھی سیٹ بھر کر کھایا۔ جب باہر گئے تو اُن حضور نے
فرمایا کہ پھر دس ہی آدمیوں کو اندر بلاؤ۔ اس طرح سب حضرات نے
سیٹ بھر کر کھایا جن کی تعداد ستر یا اسی تھی۔

۹۰۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو احمد
زبیری نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان
سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیات و معجزات کو ہم
باعث برکت سمجھتے تھے اور تم لوگ اسے باعث خوف جانتے ہو۔
ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور
پانی تقریباً ختم ہو گیا، اُن حضور نے فرمایا کہ جو کچھ بھی پانی بیچ گیا ہو
اسے تلاش کرو۔ چنانچہ صحابہ ایک برتن میں مقدور اس پانی لائے۔ اُن
حضور نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈال دیا اور فرمایا کہ بابرکت پانی کی طرف آؤ

اور برکت تو اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی ابل رہا تھا اور ہم بعض تو اس کھانے کو تسلیع کرتا ہوا بھی سنتے تھے جو (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) کھایا جاتا تھا۔

۶۹۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عامر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ان کے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ، جبکہ اُحد میں اشرباک ہو گئے تھے اور مقروض تھے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے والد اپنے اوپر قرض چھوڑ گئے ہیں، ادھر میرے پاس سوا اس پیداوار کے جو افغانستان سے ہوتی ہے اور کچھ نہیں اور اس کی پیداوار سے تو دو سال میں بھی قرض ادا نہیں ہو سکتا اس لیے آپ میرے ساتھ تشریف لے چلے تاکہ قرض خواہ میرے ساتھ سخت معاملہ نہ کریں (یعنی ان سے کوئی معاملہ طے کر دیجئے لیکن وہ نہیں مانتے) تو آپ کھجور کے جو ڈھبر لگے ہوئے تھے پیچے ان میں سے ایک کے چادرول طرف چلے اور دعا کی، اسی طرح دوسرے ڈھبر کے بھی۔ پھر آپ دہل بیٹھ گئے اور فرمایا کہ کھجوریں نکال کر انھیں دو۔ چنانچہ آپ نے سارا قرض ادا کر دیا اور جتنی قرض میں دی تھی اتنی ہی بچ بھی گئی۔

۶۹۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ اصحاب صفہ محتاج و غریب تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ جس کے گھر میں دو آدمیوں کا کھانا ہو، اور اس کے گھر کھانے والے بھی دو ہوں، تو وہ ایک تیسرے کو بھی اپنے ساتھ لیتا جائے اور جس کے گھر چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ ایک پانچواں بھی اپنے ساتھ لیتا جائے یا چھٹے کو بھی اصحاب صفہ میں سے، اوکا قال۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ تین اصحاب صفہ کو اپنے ساتھ لائے تھے اور آنحضرت اپنے ساتھ دس اصحاب کو لے گئے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں تین آدمی تھے، میں میرے والد اور میری والدہ۔ مجھے یا نہیں کہ انھوں نے اپنی بیوی کا بھی ذکر کیا تھا یا نہیں

سَبِّحْ اَصَابِعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ نُبُو كَل :

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ اَبَاهُ تَوَقَّى وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَانْتَبَتِ النِّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنْ اَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَلَيْسَ عِنْدِي اِلَّا مَا يَخْرُجُ غَلَّةً وَلَا يَبْلُغُ مَا يَخْرُجُ سَنِينَ مَا عَلَيْهِ فَاَنْطَلَقَ مَعِيَ لَكِي لَا يَفُحِّشُنِي عَلَيَّ الْغُرْمَاءُ فَمَشَى حَوْلَ بَيْتِهِ مِنْ بَيْتِ بَابِ السَّمَاءِ فَدَعَا ثُمَّ اَخْرَجَ حَبْسَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَخْرِجُوهُ فَاَوْدَاهُمُ السَّيْءُ لَهُمْ وَ بَقِيَ مِثْلُ مَا اَعْطَاهُمْ :

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَبِيهِ حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ اَنَّهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنْ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا اَنَاسًا فَقَرَأَ اَبُو النِّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً - مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ اَتَيْنَتْ فَلَيْدًا هَبْ يَسْأَلُ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ اَسْأَلْ فَلَيْدًا هَبْ يَسْأَلُ مَنْ كَانَ اَسْأَلُ سِوَايَ اَذْكَمَا قَالَ وَ اَنْ اَبَا بَكْرٍ خَافَ بَثْلًا ثُمَّ اَنْطَلَقَ اَبُو النِّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَشْرَةٍ وَ اَبُو بَكْرٍ ثَلَاثَةً قَالَ فَهُوَ

أَنَا دَابِي دَامِي وَلَا أَدْرِي هَلْ قَالَ امْرَأَتِي
وَحَادِي سَبِيْنٌ مَبِيْنًا وَبَيْنَ بَيْتِ ابْنِ مَكْرُ
وَانِ ابْنِ مَكْرُ تَعَشَى عِنْدَ ابْنِ ابْنِي صَلَاتُ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَتْ ثُمَّ لَبِثَتْ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءُ
ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَتْ حَتَّى تَعَشَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ
مَامُضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ
لَهُ امْرَأَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَصْنِيَا فَيْفَ
أَوْصَيْفِكَ قَالَ أَوْ عَشِيَّتِيهِمْ قَالَتْ
أَتَبْرَأُ حَتَّى تَجِي فَدَعَرْتُمُوهُمْ عَلَيْهِمْ
فَغَلَبُوهُمْ فَذَهَبْتُ فَقَالَ يَا عَشْرُ
فَحَبَدَّ عَ وَسَبَّ وَ قَالَ كُفُّوا وَ قَالَ
لَا أَطْعَمُ أَبَدًا قَالَ - وَ أَيْمَ اللَّهُ مَا كُنَّا
نَأْخُذُ مِنَ اللَّقْمَةِ إِلَّا رَبَا مِنْ
أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا حَتَّى شَبَّجُوا وَ صَارَتْ
أَكْثَرُ مَا كَانَتْ قَبْلَ فَنَظَرَ أَبُو مَكْرُ فَإِذَا
شَيْءٌ أَوْ أَكْثَرُ قَالَ لِمَا رَأَى يَأْخُذُ
بَنِي دِيَّاسٍ قَالَتْ لَهَا وَ قَرَّةٌ عَنِّي بِنْتُ
لَهُي الْإِنِ أَكْثَرُ مَا قَبْلَ بِشَلَاثَ
مَرَّاتٍ نَا كُلَّ مَعْمَا أَبُو مَكْرُ وَ قَالَ إِنَّمَا
كَانَ الشَّيْطَانُ يَبْنِي يَمِينُهُ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لَقْمَةً
ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى ابْنِ ابْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَمْسَجَتْ عَيْنَاهُ وَ كَانَتْ يَمِينُهَا وَ كَبِيرُهَا
عَيْنُهُ فَمَضَى الْإِدْجَلُ فَتَقَرَّرْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا
مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَا نَسِ اللَّهُ أَعْلَمُ كَمَا
مَعَ كُلِّ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ ابْنِهِ نَحْثُ مَعَهُمْ
قَالَ كُفُّوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ - أَوْ
كَمَا قَالَ -

۴۹۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُمَادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ

اور ان کے خادم جوان کے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر مشترک طور پر
کام کیا کرتا تھا لیکن خود ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ کھانا کھایا۔ پھر وہاں کچھ دیر تک ٹھہرے رہے اور عشاء
کی نماز پڑھ کر واپس ہوئے (مہانوں کو پہلے ہی بھیج چکے تھے اس
کے لیے انھیں اتنی دیر ٹھہرنا پڑا کہ ان حضروں نے کھانا تناول فرما
لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کو جتنا منظور تھا جب رات کا اتنا حصہ گذر گیا تو آپ
گھر لوٹ آئے۔ ان کی بیوی نے ان سے کہا: کیا بات ہوئی، آپ کو
اپنے بہان یا دہنیں رہے یا ان کی عیافت یا دہنیں رہی۔ انھوں نے
آپ کو بتایا کہ مہانوں نے آپ کے آنے تک کھانے سے انکار کیا،
ان کے سامنے حاضر پیش کیا گیا تھا لیکن وہ نہیں مانے۔ تو میں حدی سے
چھپ گیا (ابو بکر رضی اللہ عنہ عفو ہو گئے تھے)۔ آپ نے ڈانٹا، اے
برجست! اور بہت برا بھلا کہا۔ پھر فرمایا (مہانوں سے) آپ حضرات تال
خرمائیں، میں تو اسے قطعاً نہیں کھاؤں گا۔ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ خدا گواہ ہے، پھر ہم جو لقمہ بھی (اس کھانے میں سے) اٹھاتے
تھے تو جیسے نیچے سے کھانا اور زیادہ ہو جاتا تھا (اتنی اس میں برکت ہوئی)
سب حضرات نے شکم سیر ہو کر کھایا اور کھانا پیسے سے زیادہ بچ رہا۔ ابو بکر
رضی اللہ عنہ نے جو دیکھا تو کھانا بول کا تول تھا یا پیسے سے بھی زیادہ اس
پر انھوں نے اپنی بیوی سے کہا، اے اخت بنی فراس! (دیکھو تو ہوسا یہ کیا
معملہ ہوا) انھوں نے کہا، کچھ بھی نہیں، میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی
قسم: کھانا تو پیسے سے تین گنا زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ پھر وہ کھانا ابو بکر رضی
اللہ عنہ نے بھی تناول فرمایا اور فرمایا کہ یہ تو شیطان کا کرشمہ تھا، آپ کا اشارہ
اپنی قسم کی طرف تھا۔ ایک لقمہ کھا کر اسے آپ حضور اکرم کی خدمت میں لے
گئے۔ وہاں صبح ہو گئی۔ اتفاق سے ایک قوم جس کا ہم (مسلمانوں) سے
معاہدہ تھا اور معاہدہ کی مدت ختم ہو چکی تھی (اس لیے اس سلسلے میں گفتگو
کرنے وہ آئے ہوئے تھے) ہم نے بارہ آدمیوں کو نمائندہ کے طور پر منتخب
کر لیا۔ ہر شخص کے ساتھ ایک جماعت تھی۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ ان کی
تعداد کیا تھی، البتہ وہ کھانا ان کی تحویل میں دے دیا گیا اور سب نے
اسی کھانے کو شکم سیر ہو کر کھایا۔ اوکا قال۔

۴۹۴ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حمار نے حدیث بیان کی

عن انس وعن یونس عن ثابت عن انس رضی اللہ عنہ قال اصاب اهل المدينة قط علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبینما هو یخطب یوم جمعة اذ قام رجل فقال یا رسول اللہ هلکت انکراؤم هلکت الشاء فادع اللہ یسقینا فمد یدیه وکعاً قال انس وان السماء لمثل الرجاء حبة فهاجت ریح انشأت سحاباً ثم احبتمع ثم اُرسلت السماء عند البیها فخرجنا فغوض الماء حتی اتینا منازلنا فلم یزل یطر الی الجمعة الاخری فقام الیہ ذلک الرجل اوغیرہ فقال یا رسول اللہ تهدمت السیوت فادع اللہ یتجسسہ فتجسسہ ثم قال حوالینا ولا علیکنا فنظرت الی السحاب فصلاخ حول المدينة صامت

الصلیل -

۹۴ھ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا یحییٰ بن کثیر ابو عسان حدَّثَنَا ابو حفص واسمه عمر بن العلاء اخو ابی عمرو بن العلاء قال سمعت نافعا عن ابن عمر رضی اللہ عنہما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الی حذو فلما اتخذ المنبر یجول الیہ فحَنَّ الحِذْوُ فَأَنَالَ فَمَسَّحَ یدہ عَلَیہ - و قال عبد الحمید اخبرنا عثمان بن عمر اخبرنا معاذ بن العلاء عن نافع بن عبد الله عن ابی عاصم عن ابن ابی سرائج عن نافع عن ابن

ان سے عبد العزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے۔ اور یونس سے روایت ہے، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک سال قحط پڑا، آپ جمعہ کی نماز کے لیے خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صاحب نے اٹھ کر کہا، یا رسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہو گئے، بکریاں ہلاک ہو گئیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں سیراب کر دے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح (صاف و شفاف) تھا۔ اتنے میں ایک ہوا اٹھی۔ بادل کا ایک ٹکڑا دکھائی دیا اور پھر بہت سے ٹکڑے جمع ہو گئے اور بارش شروع ہو گئی۔ ہم جب نکلے تو گھر پہنچتے پہنچتے پانی میں ڈوب چکے تھے۔ بارش یوں ہی دوسرے جہت تک برابر ہوتی رہی دوسرے جمعہ کو دہی صاحب یا کوئی اور، پھر کھڑے ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! مکانات گر گئے، دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ بارش روک دے۔ آل حضورؐ اس پر مسکرائے اور فرمایا، ہمارے چاروں طرف بارش برسائیے (جہاں اس کی ضرورت ہے) ہم پر (مدینہ میں) بارش نہ برسائیے۔ میں نے جو نظر اٹھائی تو بادل کے ٹکڑے چاروں طرف پھیل گئے تھے اور مدینہ تاج کی طرح نکل آیا تھا۔

۹۴ھ - ہم سے محمد بن منشی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عسان یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حفص نے، جن کا نام عمر بن علاء ہے، ابو عمرو بن علاء کے بھائی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے نافع سے سنا اور اصفول نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک تنے کا سہارا لے کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ پھر جب منبر بن گیا تو آپ (خطبہ دینے کے لیے) اس پر تشریف لے گئے۔ اس پر اس تنے سے رونے کی آواز سنائی دی تو آنحضرتؐ اس کے قریب تشریف لائے اور اپنا ہاتھ اس پر پھیرا۔ اور عبد الحمید نے کہا کہ ہمیں عثمان بن عمر نے خبر دی، انھیں معاذ بن علاء نے خبر دی اور انھیں نافع نے، اسی حدیث کی۔ اور اس کی روایت ابو عاصم نے کی، ان سے ابو درداء نے، ان سے نافع نے اور ان سے

عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم -

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعْبِیْہٖ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اِیْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ تَوْرَ الْجُمُعَةِ اِلَى شَجَرَةٍ اِذْ تَخْلُدُ فَقَالَتْ اِمْرَاةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اَوْ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَجْعَلُ لَكَ مَنْبِرًا قَالَ اِنْ شِئْتُمْ فَجَعَلُوْا لَهٗ مَنْبِرًا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ دُفِعَ اِلَى الْمَنْبِرِ فَمَاحَتْ النَّخْلَةُ صَبِيْحَ الصَّبِيِّ ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهَا اِلَيْهِ تَتَيَّنُ اَنْتَيْنِ الصَّبِيَّ الَّذِي يُسَكِّنُ قَالَ كَاثُ ثَبِي عَلِيٍّ مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ عِنْدَهَا -

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سَلِيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَفْصُ بْنُ عَبِيْدٍ اللّٰهُ بْنُ اَنَسٍ اَنَّ ابْنَ مَالِكٍ اَمَنَهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوْفًا عَلٰی حِذْوٍ مِنْ نَخْلٍ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ يَقُوْمُ اِلَى حِذْوٍ مِنْهَا فَلَمَّا صَنَعَ لَهُ الْمَنْبِرُ كَانَ عَلَيْهِ فَمَعْنَا لَكَ الْحِذْوُ صَوْتًا كَصَوْتِ اَلْعِشَارِ حَتّٰى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَاهُ عَلَيْهِمَا فَسَكَتَا -

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اِبْنُ اَبِيْ عَدٰی عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِيْ بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلِيْمَانَ سَمِعْتُ اَبَاوَالِدٍ

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے -

۴۹۵۔ ہم نے ابونعبیہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالواحد بن ایمن نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ اور انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ کے لیے ایک درخت (کے تنے) کے پاس کھڑے ہوتے تھے یا بیان کیا کہ کھجور کے درخت کے۔ پھر ایک انصاری خاتون نے یا کسی صحابی نے کہا، یا رسول اللہ! کیوں ہم آپ کے لیے منبر تیار کر دیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا، اگر تمہارا جی چاہے چنانچہ انھوں نے آپ کے لیے منبر تیار کر دیا جب جمعہ کا دن ہوا تو آپ اس منبر پر تشریف لے گئے۔ اس پر اس کھجور کے تنے سے بچوں کی طرح دفن کی آواز آنے لگی۔ اُن حضور منبر سے اترے اور اسے اپنے سے لگایا۔ جس طرح بچوں کو چپ کرنے کے لیے بوریال دیتے ہیں۔ اُن حضور نے بھی اسے اسی طرح چپ کیا۔ اُن حضور نے فرمایا کہ یہ تنہا اس لیے دوڑا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے اس ذکر کو سنتا تھا جو اس کے قریب ہوا کرتا تھا۔

۴۹۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، انھیں حفص بن عبداللہ بن انس بن مالک نے خبر دی اور انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ مسجد نبوی کی چھت کھجور کے تنوں پر بنائی گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ کے لیے تشریف لاتے تو آپ انھیں سنتوں میں سے ایک تنے کے قریب کھڑے ہوتے لیکن جب آپ کے لیے منبر بنا دیا گیا تو آپ اس پر تشریف لائے۔ پھر ہم نے اس تنے سے اس طرح رونے کی آواز سنی۔ جیسی بچہ جینے کے قریب اونٹنی کی آواز ہوتی ہے۔ آخر جب اُن حضور نے اس کے قریب آکر اس پر ہاتھ رکھا تو وہ چپ ہوا۔

۴۹۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے۔ مجھ سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے

محدث عن حذیفة ان عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال اتيكم يحفظ قول رسول الله صلى الله عليه وسلم في الفتنة فقال حذيفة انا احفظ كما قال قال هات انت لحبري قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فبنت الرجل في اهله وماله وخاره فكفرها الصلوة والصلاة والامر بالمعروف والنهي عن المنكر قال ليست هذه ولكن التي تموج كموج البحر قال يا امير المؤمنين لا بأس عليك منها ان بينك وبينها بابا مخلفا قال يفتح الباب او يكسر قال لا بل يكسر قال ذلك احدي ان لا يخلق قلنا علم الباب قال نعم كما ان دون عند الشدة افي حديثه حديثا ليس بالة غاليط فهبنا ان نساله واهربا مسروقا نساله فقال من الباب قال عمر

۴۹۸- حَدَّثَنَا ابو اليمان اخبرنا شعيب حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تقا تلوا قوما نعالهم الشعر وحشي قفا تلوا الترك صغار الزعن حذر الجود ذلف الا نوف كان

سیلمان نے، انھوں نے ابو ذائل سے سنا، وہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا فتنہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کسے یاد ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے زیادہ یاد ہے۔ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پھر بیان کرو، تم جو بھی تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انسان کی ایک آزمائش (فتنہ) تو اس کے گھر، مال اور پردوس میں ہوتی ہے جس کا کفارہ نماز روزہ، صدقہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بن جاتی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے متعلق میں نہیں پوچھتا، بلکہ میری مراد اس فتنہ سے ہے جو سمندر کی طرح (ٹھاٹھیں مارتا ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ اس فتنہ کا آپ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ آپ کے اور اس فتنے کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، وہ دروازہ کھولا جائے گا (فتنوں کے داخل ہونے کے لیے) یا توڑ دیا جائے گا؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ توڑ دیا جائے گا۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ پھر تو بند نہ ہو سکے گا۔ ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا عمر رضی اللہ عنہ اس دروازے کے متعلق جانتے تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ اسی طرح جانتے تھے جیسے دن کے بعد رات کے آنے کو ہر شخص جانتا ہے۔ میں نے ایسی حدیث بیان کی جو غلط نہیں تھی۔ یہیں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے (دروازہ کے متعلق) پوچھتے ہوئے ڈر معلوم ہوا، اس لیے ہم نے مسروق سے کہا۔ انھوں نے جب پوچھا کہ وہ دروازہ کون صاحب ہیں؟ تو آپ نے بتایا کہ عمر رضی اللہ عنہ۔

۴۹۸- ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک نہیں برپا ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم کے ساتھ جنگ نہ کرو گے جن کے جوئے بال کے ہوں گے اور جب تک تم ترکوں سے جنگ نہ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، چہرے سرخ ہوں گے، ناک چھوٹی اور چپٹی ہوگی۔ چہرے ایسے ہوں گے جیسے پٹی ہوئی ڈھلا

اور تم سب سے زیادہ مناسب شخص اسے پاؤ گے جو اس معاملہ خلافت کی ذمہ داری اٹھانے سے سب سے زیادہ دور بھاگتا ہو الایہ کر اسے اٹھانا ہی پڑ جائے (تو اخلاص کے ساتھ اس سے عہدہ برآ ہونے کی ہر طرح کوشش کرتا ہے) لوگوں کی مثال کان کی سی ہے جو افراد جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی بہتر ہیں۔ اور تم پر ایک ایسا در بھی آنے والا ہے (حضور اکرمؐ کی وفات کے بعد اگر مجھے دیکھنے کی تمنا اسے اپنے اہل و مال سے بھی بڑھ کر ہوگی۔

۶۹۹۔ مجھ سے کچنی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی۔ جب تک تم عجم کے مالک خوزد و کرمان سے جنگ نہ کرو گے چہرے ان کے سرخ ہوں گے، ناک چپٹی ہوگی، آنکھیں جھجھکی ہوں گی۔ چہرے ایسے ہوں گے جیسے بچی ہوئی ڈھال ہوئی ہے اور ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔ عبدالرزاق کے واسطے سے اس حدیث کی متابعت کچنی کے علاوہ دوسرے نے بھی کی ہے۔

۸۰۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ اسماعیل نے بیان کیا، انھیں قیس نے خبر دی، انھوں نے بیان کیا کہ ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں تین سال رہا ہوں، اپنی پوری عمر میں مجھے حدیث یاد کرنے کا اتنا شوق کبھی نہیں ہوا جتنا ان تین سالوں میں تھا۔ میں نے ان حضور کو یہ فرماتے سنا تھا، آپ نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کر کے فرمایا کہ قیامت کے قریب تم لوگ مسلمان (ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے، مراد یہی اہل عجم ہیں سفیان نے ایک مرتبہ روایت یوں بیان کی "دھما اهل المبارز" (دھو ہذا لبادرس کے بجائے)

۸۰۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، انھوں نے حسن سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ

وَجَوَّوْهُمْ السَّعَانَ السُّطْرَةَ وَ تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ هُمْ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الْأَمْرِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ النَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارِهِمْ فِي الْعَبَايِلَةِ خِيَارُهُمْ فِي الرُّسُلَةِ وَ لَيَا سَيِّئٌ عَلَيَّ أَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَدُنْ يَكُونُ فِي أَحَبِّ النَّاسِ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِثْلُ أَهْلِهِ وَ مَالِهِ

۶۹۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقُولُوا خَوْضًا أَوْ كَرْمًا مِنَ الْأَعَاجِمِ حُضْرًا لَوْجُوهٍ وَطُسُ الْأُنُوفِ صِبَاغًا الْأَعْيُنِ وَجَوَّوْهُمْ السَّعَانَ الْمَطْرَقَةَ نِعَا لِيَهُمُ الشَّعْرُ - تَابِعَهُ غَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ -

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ قَالَ إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي قَيْسٌ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِينَ لَمْ أَكُنْ فِي سِرِّي أَحْرَمٍ عَلَى أَنْ أَعَى الْحَدِيثَ مِنْهُ فَيَجِيءُ سَمْعَهُ يَقُولُ وَ قَالَ هَكَذَا بَيِّدَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ثَقَّاتِلُونَ قَوْمًا نِعَا لِيَهُمُ الشَّعْرُ وَ هُوَ هَذَا النَّبَارِزُ وَ قَالَ سَفْيَانُ مَرَّةً دَهْمُ أَهْلِ النَّبَارِزِ

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا

عمر بن تغلب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بين يدي الساعة ثَقَاتُونَ قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ وَتَعَاتِلُونَ قَوْمًا كَانَ وَجُوهُهُمْ الْمَحْجَانِ الْمَطْرَقَةِ ۚ

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ثَقَاتٌ لَكُمْ الْيَهُودُ فَتَسْلُطُونَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَقُولُ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ فَاثْتَلَدُ ۚ

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا فَيَّ عَلَى النَّاسِ رِمَانٌ يَغْزُونَ فَيُقَالُ فَيَكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَغْزُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فَيَكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ۚ

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا النُّصْرُ أَخْبَرَنَا سَعْدُ الطَّائِي أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أبا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَا رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ آتَا

ہم سے عمر بن تغلب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ نے فرمایا، قیامت کے قریب تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جو بالوں کا جوتا پہنتے ہوں گے اور ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے چہرے پیٹھ پر ہوتی ڈھال کی طرح ہوں گے۔

۸۰۲۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ تم یہودیوں سے ایک جنگ کرو گے اور اس میں ان پر غالب آ جاؤ گے۔ اس وقت یہ کیفیت ہو گی کہ اگر کوئی یہودی جان بچانے کے لیے کسی سپاہ میں چھپ جائے گا تو پتھر پونے گا کہ اسے مسلم یا یہودی میری آڑ میں چھپا ہوا ہے۔ اسے قتل کر دو۔

۸۰۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ غزوہ کے لیے فوج جمع ہوگی۔ پوچھا جائے گا کہ فوج میں کوئی صحابی بھی ہیں، جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہو؟ معلوم ہوگا کہ ہاں ہیں، تو ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی، پھر ایک غزوہ ہوگا، پوچھا جائے گا۔ کیا فوج میں کوئی تابعی ہیں، جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کی صحبت اٹھائی ہو؟ معلوم ہوگا کہ ہاں ہیں تو ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی۔

۸۰۴۔ مجھ سے محمد بن حکیم نے حدیث بیان کی، انھیں نصر نے خبر دی، انھیں سعید طائی نے خبر دی، انھیں محل بن خلیفہ نے خبر دی۔ ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک صاحب آئے اور اُن حضوروں سے فقر و فاقہ کی شکایت کی، پھر دوسرے صاحب آئے اور رستوں

اخذ فشكا قطع السبيل فقال يا عدی
هل رأيت الحيرة قلت كم ارها وقد
انبتت عنها قال فان طالت بك
حياة لستين الطعينة ترحل من
الحيرة حتى تطوف بالكعبة كما
تخاف احدا الا الله قلت فيما
بينی وبين نفسي فامین دُعائ
طبی الثانی قد سَعَرُوا البلاد و
لئن طالت بك حياة لتفتحن كنوز
كسرى قلت كسرى بن هرمز قال
كسرى بن هرمز ولئن طالت بك
حياة لستين المرحل يخرج مل
كفبه من ذهب او فضة يطل من
يقبله منه فلا يجد احدا يقبله منه
ليلقين الله احدكم يوم لقاءه و
ليس منه وبيته ترجسان فيرجم
له فيقولن انكم ابعتن اليك رسولا
فبيلغفك فيقول بلى فيقول انكم
اعطيت ما ذ و افضل عنك فيقول
بلى فينظر عن يمينه فلا يرى الا
جهنم و ينظر عن يساره فلا يرى
الا جهنم قال عدی سمعت النبي
صلى الله عليه وسلم يقول اتقوا
النار ولو بشقة شاة فمن لم
يجد شقة شاة فليكمه طيبة
قال عدی فرأيت الطعينة ترحل
من الحيرة حتى تطوف بالكعبة
وتخاف الله و كنت فيمن افتتح
كنوز كسرى بن هرمز ولئن

کے غیر محفوظ ہونے کی شکایت کی، اس پر آنحضرت نے فرمایا: عدی! تم
نے مقام حیرہ دیکھا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں نے نہیں دیکھا ہے
البتہ اس کے متعلق مجھے معلومات ضرور ہیں۔ اُن حضرات نے فرمایا اگر تم
کچھ دنوں اور زندہ رہ سکتے تو دیکھو گے کہ ہودج میں ایک عورت
حیرہ سے سفر کرے گی اور دم پہنچ کر کعبہ کا طواف کرے گی اور اللہ
کے سوا اسے کسی کا بھی خوف نہیں ہوگا (کیونکہ راستے محفوظ ہوں گے)
میں نے (حیرت سے) اپنے دل میں کہا: ہمیر قبیلہ طے کے ان ڈاکوؤں
کا کیا ہوگا جنہوں نے ہرج و مرج و فساد مچا رکھا ہے! رات آنحضرت
نے فرمایا ارشاد فرمایا اگر تم کچھ دنوں زندہ رہ سکتے تو کسری کے خزانوں
کو کھولو گے۔ میں (حیرت میں) بول اٹھا، کسری بن هرمز (ایران کا بادشاہ)
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مال کسری بن هرمز! اور اگر تم کچھ
دنوں زندہ رہے تو دیکھو گے کہ ایک شخص اپنے ہاتھ میں سونا یا چاندی
بھر کر نکلے گا، اسے کسی ایسے آدمی کی تلاش ہوگی جو اسے قبول کرے،
لیکن اسے کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا جو اسے قبول کرے اللہ تعالیٰ
سے ملاقات کا جو دن مقرر ہے (قیامت کا) اس دن انسان اللہ سے
اس حال میں ملاقات کرے گا کہ درمیان میں کوئی ترجمان نہ ہوگا۔
اللہ تعالیٰ اس سے دریافت فرمائیں گے، کیا میں نے تمہارے پاس
رسول نہیں بھیجے تھے جس نے تم تک میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ عرض
کرے گا، آپ نے بھیجا تھا۔ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائیں گے، کیا میں
نے تمہیں مال نہیں دیا تھا؟ کیا میں نے اس کے ذریعہ تمہیں فضیلت نہیں
دی تھی؟ وہ عرض کرے گا آپ نے دیا تھا۔ پھر وہ اپنی داہنی طرف
دیکھے گا اور سوا جہنم کے اسے اور کچھ نظر نہ آئے گا۔ پھر بائیں طرف دیکھے
گا اور ادھر بھی جہنم کے سوا اور کچھ نہیں نظر آئے گا۔ عدی رضی اللہ
عنه کے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ
فرما رہے تھے کہ جہنم سے ڈرو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعہ
ہو (اسے صدقہ میں دے کر) اگر کسی کو کھجور کی گٹھلی میسر نہ آ سکے تو
(کسی سے) ایک اچھا کلمہ ہی کہہ دے۔ عدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ میں نے ہودج میں بیٹھی ہوئی عورت کو تو خود دیکھ لیا کہ حیرہ سے
سفر کے لیے نکلی اور (دم پہنچ کر) کعبہ کا اس نے طواف کیا اور اسے

اللہ کے سوا اور کسی دُعا کو وغیرہ کا راستے میں (خوف نہیں تھا اور مجاہدین کی اس جماعت میں تو میں خود شریک تھا جس نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے فتح کئے تھے۔ اور اگر تم لوگ کچھ دنوں اور زندہ رہے تو وہ بھی دیکھ لو گے جو حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا کہ ایک شخص اپنے ہاتھ میں (سونا چاندی) بھر کر نکلے گا اور اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا۔) مجھ سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، انھیں سعدان بن بشر نے خبر دی، ان سے ابو مجاہد نے حدیث بیان کی، ان سے محل بن خلیفہ نے حدیث بیان کی اور انھوں نے عدی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔

۸۰۵۔ مجھ سے سعید بن شریحیل نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی الحزین نے، ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر تشریف لائے اور مشہد احد کے لیے اس طرح دعائیں کہیں جیسے میت کے لیے کی جاتی ہیں، پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا، میں رخصت پر اتم سے پہلے پہنچوں گا۔ میں تم پر گواہ ہوں اور میں تجھ، اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں، مجھے روٹے زمین کے حوضوں کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ اللہ گواہ ہے کہ مجھے تمہارے بالے میں اس کا خوف نہیں کہ تم شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ میں تو اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا کے لیے تمہارے اذہر باہمی منافست پیدا ہو جائے گی۔

۸۰۶۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ مدینہ کے ایک ٹیلے پر چڑھے اور فرمایا، جو کچھ میں دیکھ جا رہا ہوں کیا تمہیں بھی نظر آ رہا ہے۔ میں مقتول کو دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں میں وہ اس طرح گر رہے ہیں جیسے بارش کی بوندیں۔

۸۰۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں مشیب نے خبر دی، انھیں زہری نے کہا کہ مجھ سے عروہ بن زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، ان سے ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی اور ان سے

حالت بیکم حیاة لَتَدْرُونَ مَا قَالَ النَّبِيُّ الْوَالِقَا سَمِىَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مَنْ كَفَى۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بَشَرَ حَدَّثَنَا أَبُو مَجَاهِدٍ حَدَّثَنَا مُحَلُّ بْنُ خَلِيفَةَ سَمِعْتُ عَدِيًّا كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شَرِيحِيلَ حَدَّثَنَا لَيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي الْحَزِينِ عَنْ عَقِبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ الْحَدِّ صَلَاةً عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَوَفَ إِلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ إِنِّي وَأَنْتُمْ لَا تَنْظُرُونَ إِلَى حَوْضِي الَّذِي دَرَأِي تَحْتَ أُعْطِيتُ خَزَائِنَ مَقَابِلِ نَبِيحِ الرَّسْمِ وَدَرَأِي وَاللَّهُ مَا أَخَافُ بَعْدِي أَنْ تَشْرِكُوا وَلَكِنْ أَخَافُ أَنْ تُتَا فَسُوا فِيهَا۔

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ إِسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْأَطَامِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي أَرَى الْفَتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بَيوتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ۔

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سَفْيَانَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ

زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لائے تو آپ بہت پریشان نظر آ رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی سوا اور کوئی معبود نہیں، عرب کے لیے نبی ہی اس شر سے آئے گی جس کے واقع ہونے کا زمانہ قریب آگیا ہے۔ آج یا جرج یا جرج کے سد میں انسا شکاف پیدا ہو گیا ہے اور آپ نے انگلیوں سے حلقہ بنا کر اس کی وضاحت کی۔ ام المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم میں صالح افراد ہوں گے، پھر بھی ہم ہلاک کر دیئے جائیں گے؟ ان حضوروں نے فرمایا کہ ہاں جب خباثتیں بڑھ جائیں گی (تو ایسا بھی ہوگا) اور زہری سے روایت ہے، ان سے مہذبیت الحارث نے حدیث بیان کی کہ کم سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میدان پر گئے تو فرمایا سبحان اللہ! کیسے کیسے خزاخے اور کیسے کیسے فتنے نازل ہوتے ہیں۔

۸۰۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ بن ماجشون نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن ابی صعصعہ نے، ان سے ان کے والد نے کہ ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے دیا، میرا خیال ہے کہ انھیں بکریوں سے بہت لگاؤ ہے اور تم انھیں پالتے ہو۔ تو تم ان کی نگہداشت کیا کرو اور ان کی ناک سے نکلنے والی آلائش کی صفائی کا بھی خیال رکھا کرو (جو عموماً بیماری کی وجہ سے نکلتی ہے) کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ مسلمان کا سب سے عمدہ مال اس کی بکریاں ہوں گی۔ جنھیں بے کردہ پیار کی چوٹیوں پر چڑھ جائے گا۔ یا آپ نے فرمایا اسعف الجبال۔ بارش کے پانی گرنے کی جگہوں میں (یعنی وادیوں اور پیار کے دامن میں جہاں گھاس اور چرچہ کی افراط ہوتی ہے) اس طرح وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے دھڑا ختم کر دے گا۔

۸۰۹۔ ہم سے عبد العزیز ابیسی نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن المسیب اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے

زینب بنت جحش ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا فزعاً یقول لا إله إلا الله ونیل للعرب من شر قد اقترب فتح اليوم من ردم يا حوج وما حوج مثل هذا وخلق يا صبيحة و بالتی تلیمما فقالت زینب فقلت یا رسول الله ان هلك و زینب الصالحون قال نعم اذا كثرت الخبث وعن الزهري حدثني هبة بنت الحارث ان امر سلمة قالت استيقظ النبي صلی الله علیه وسلم فقال سبحان الله ما ذا انزل من الغرائث وما ذا انزل من الفتن۔

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ الْمَاجْشُونِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي أَبِي أَسْرًا كَتَبَ الْغَنَمَ وَتَتَخَذُهَا فَاَصْلَحَهَا وَاصْلَحَ رُعَامُهَا فَفِي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا قَدْ عَلَى النَّاسِ مِنْ مَا رَأَوْا تَكُونُ الْغَنَمُ فِيهِ خَيْرٌ مَالِ الْمُسْلِمِ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ أَوْ سَعَفَ الْجِبَالِ فِي مَوَاقِعِ الْقَطْرِ يَفْتِي بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ ۖ

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ كَيْسَانَ بْنِ شَهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيْبِ وَابْنِ

سلمۃ بن عبد الرحمن ان ابا ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سَنُكُونُ فِتْنًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ النَّاشِئِ وَالْمَاشِئُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الشَّاعِئِ وَمَنْ شَرِفَ لَهَا فَشَرَّفَتْهُ وَمَنْ وَجَدَ مَلْحًا اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُدَّ بِهِ وَعَنْ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو مَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَطِيحٍ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُحَاذٍ يَتَىٰ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا إِلَّا اِنْ اَنَا مَكْرٍ يَزِيدُ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاحًا مِّنْ قَاتِلَتُهُ فَكَأَنَّمَا دُتِرَ أَهْلُكَ وَمَالُكَ ۖ ۸۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ دُهَبٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَنُكُونُ أَثَرَةً وَأُمُورٌ تُشْكِرُوكَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ قُوْذُودٌ وَنَ الْحَقُّ الَّذِي عَلَىٰكُمْ سَأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ ۖ

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ اسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي السَّيَّاحِ عَنْ أَبِي ذَرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْلُقُ النَّاسُ هَذَا النَّحْيَ مِنَ تَرْيِشٍ قَالُوا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فتنے کا دور جب آئے گا تو اس میں بیٹھنے والا کھڑے رہنے والے سے بہتر ہوگا، کھڑا رہنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو اس میں جھانکے گا فتنہ بھی اسے اچک ہی لے گا اور اس وقت جسے جہاں بھی جائے پناہ مل جائے بس وہیں پناہ پکڑ لے (اپنے دین کو قتل سے بچانے کے لیے)۔ اور ابن شہاب سے روایت ہے، ان سے ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن مطیع بن اسود نے اور ان سے نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اسی حدیث کی طرح، العتبہ ابو بکر (راوی حدیث) نے اس روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے کہ جس سے چھوٹ جائے گویا اس کے اہل و عیال برباد ہو گئے۔

۸۱۰۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں اعمش نے، انھیں زید بن دہب نے اور انھیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم پر (جہاد) ایک ایسا دور آئے گا جس میں تم پر دوسروں کو ترجیح دیا جائے گی اور ایسی باتیں سامنے آئیں گی (دین کے معاملات میں) جن میں تم اجنبیت محسوس کرو گے۔ انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! اس وقت ہمیں کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیے؟ انھوں نے فرمایا کہ جو حقوق تم پر واجب ہوں انھیں ادا کرتے رہنا اور اپنے حقوق کی طلب بس اللہ تعالیٰ ہی سے کرنا۔

۸۱۱۔ محمد سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ اسفیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالسیاح نے، ان سے ابو ذر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس قبیلہ قریش کے بعض افراد (طلب دنیا و سلطنت کے پیچھے) لوگوں کو ہلاک و برباد کر دیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا، ایسے وقت کے لیے اہل حضورؐ کا ہمیں کیا حکم؟

فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ كَوْنُوا نَاسًا اغْتَنَزَ لَوْحُهُمْ
قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا
شُعْبَانُ أَنَّ ابْنَ الشَّيَاحِ سَمِعَ أَبَا زُرْعَةَ
حَدَّثَ ثَبِيَّ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيَّ حَدَّثَنَا
عَمْرُو بْنُ عِيْسَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمْرِيُّ عَنْ
حَبْشَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَابْنِ هَرِيرَةَ
فَسَمِعْتُ أَبَا هَرِيرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ الصَّادِقَ
الْمَصْدُوقَ يَقُولُ هَلَاكَ أُمَّتِي عَلَى يَدَيِ
غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ غِلْمَةٌ -
قَالَ أَبُو هَرِيرَةَ إِنْ شِئْتَ أَنْ
أُسَمِّيَهُمْ بِبَنِي فَلَانٍ وَ
بَنِي فُلَانٍ ؟

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا ثَبِيَّ بْنُ جَابِرٍ قَالَ
حَدَّثَنَا ثَبِيَّ بْنُ عُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ الْخَضِرِيَّ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَرِيسٍ الْخَوْلَانِيُّ
أَنَّهُ سَمِعَ حَذِيفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ
كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكَانَتْ
أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يَمِيدَ رُكْنِي
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ
وَشَرَّفْنَا بِكَ اللَّهُ جِهَةً فِي الْخَيْرِ فَمَعْلُومٌ
بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرِّ؟ قَالَ نَعَمْ
قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ
خَيْرٍ؟ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دُخَانٌ قُلْتُ
وَمَا دُخَانُهُ قَالَ قَوْمٌ مِنْهُمْ ذُنُوبٌ يَخْتَارُ
هَذِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ
فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرِّ؟ قَالَ
نَعَمْ دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مِنْ

اُن حضورؐ نے فرمایا، کاش لوگ اس سے بس علیحدہ ہی رہتے !
محمود نے بیان کیا کہ ہم سے ابو داؤد نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ
نے خبر دی، انھیں ابوالیتاح نے اور انھوں نے ابو زرہ سے سنا
تھا۔ مجھ سے احمد بن محمد مکی نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو
بن یحییٰ بن سعید اموی نے حدیث بیان کی ان سے ان کے دادا
نے بیان کیا کہ میں مروان بن حکم اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت
میں بیٹھا ہوا تھا، اس وقت میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
سنا، آپ نے فرمایا کہ میں نے الصادق والمصدوق صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا حضور اکرمؐ فرما رہے تھے کہ میری امت کی بربادی قریش کے
چند نوجوانوں کے ہاتھوں ہوگی۔ مروان نے پوچھا نوجوانوں (علمتہ)
کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا چچا ہے تو میں ان کے
نام لے دوں ! بنی فلان، بنی فلان !

۸۱۲۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے
حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن جابر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ
سے بس بن عبد اللہ حضرمی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو
ادریس خولانی نے حدیث بیان کی، انھوں نے حذیفہ بن الیمان رضی اللہ
عنہ سے سنا تھا، آپ بیان کرتے تھے کہ دوسرے صحابہ تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق سوال کیا کرتے تھے، لیکن میں شر کے
متعلق پوچھتا تھا، اس خوف سے کہ کہیں میری زندگی میں ہی نہ پیدا
ہو جائے۔ (اس لیے اس دور کے متعلق اُن حضورؐ کے احکام مجھے
معلوم ہونے چاہئیں) تو میں نے ایک مرتبہ حضور اکرمؐ سے سوال کیا،
یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے زمانے میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے
ہمیں یہ خیر (اسلام) عطا فرمائی۔ اب کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا کوئی زمانہ
آئے گا، اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں میں نے سوال
کیا، اور اس شر کے بعد پھر خیر کا زمانہ آئے گا؟ اُن حضورؐ نے فرمایا
کہ ہاں، لیکن اس خیر پر کچھ دھبے ہوں گے۔ میں نے عرض کی۔ وہ دھبے
کیسے ہوں گے؟ اُن حضورؐ نے فرمایا کہ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو میری
سنت اور طریقہ کے علاوہ طریقے اختیار کریں گے تم ان میں (خیر کو)
چھپان لو گے۔ اس کے باوجود (ان کی بدعات کی وجہ سے) انھیں ناپسند

کر دو گئے۔ میں نے سوال کیا، کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ آئے گا؟
 اہل حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، جہنم کے دروازوں کی طرف جانے والے
 پیدا ہو جائیں گے اور جو ان کی پذیرائی کرے گا اسے وہ جہنم میں
 جھونک دیں گے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ان کے اوصاف
 بھی بیان فرما دیجئے۔ اہل حضورؐ نے فرمایا کہ وہ لوگ ہماری ہی قوم
 و مذہب کے ہوں گے، ہماری ہی زبان بولیں گے۔ میں نے عرض
 کی پھر اگر میں ان کا زمانہ پاؤں تو آپ کا میرے لیے کیا حکم ہے؟
 اہل حضورؐ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کا ساتھ
 نہ چھوڑنا۔ میں نے عرض کی۔ اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہوئی اور
 ان کا کوئی امام نہ ہو؟ حضور اکرمؐ نے پھر فرمایا، پھر ان تمام فرقوں سے
 اپنے کو الگ رکھنا، اگرچہ تمہیں اس کے لیے کسی درخت کی چوڑی دانت
 سے پکڑنی پڑے (خواہ کسی قسم کے بھی مشکل حالات کا سامنا ہو، یہاں
 تک کہ تمہاری موت آجائے اور تم اسی حالت میں ہو۔

۸۱۳۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے
 حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ نے خبر دی
 اور ان سے ابویہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک دو
 جماعتیں (مسلمانوں کی) باہم جنگ نہ کریں گی اور دونوں کا دعویٰ
 ایک ہوگا۔

۸۱۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق
 نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام نے اور انھیں
 ابویہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت
 اس وقت تک برپا نہ ہوگی جب تک دو جماعتیں باہم جنگ نہ کریں
 گی، دونوں میں بڑی زبردست جنگ ہوگی، حالانکہ دونوں کا دعویٰ
 ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تقریباً
 تیس جھوٹے وصال نہ پیدا ہو لیں گے، ان میں ہر ایک کا یہی دعویٰ
 ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

۸۱۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی
 ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی اور

أَجَابَهُمْ إِيَّاهُ قَدْ فُتُوهُ فَبَيْنَمَا قُلْتُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا فَقَالَ هُمْ
 مِنْ حَيْدَتِنَا وَتَتَكَلَّمُونَ بِلِسَانِنَا
 قُلْتُ وَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكْتَنِي
 ذَلِكَ قَالَ تَلْزِمُ جَمَاعَةَ
 الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ
 فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ
 وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ
 الْفِرَاقَ كُلَّهُمَا وَتَوَأَّنْ
 تَقَعُّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى
 يُدْ بِمَا كَكَ الثُّمُوتُ
 وَأَنْتَ عَلَى

ذَلِكَ ۝

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا
 شُعَيْبٌ عَنِ الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي
 أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ
 فِئَتَانِ دَعَوَا هُمَا وَاحِدَةٌ ۝

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
 عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ
 فِئَتَانِ نِيكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعَوَاهُمَا
 وَاحِدَةٌ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَبْعَثَ
 دَعَاثُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ
 كُلُّهُمْ يُدْعِي بِأَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ۝

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
 الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

ان ابا سعید الخداری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے اور آپ تقسیم کر رہے تھے اتنے میں نبی تمیم کا ایک شخص، ذوالخویرہ نامی آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! انصاف سے کام لیجئے، اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا، افسوس، اگر میں بھی انصاف نہ کر دوں گا تو پھر کون کرے گا، اگر میں انصاف نہ کروں تو میں بھی تباہ و برباد ہو جاؤں۔ رسول اللہ نے عرض کیا، اس کے بارے میں آپ اجازت دیں، میں اس کی گردن مار دوں، اہل حضور نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو، اس کے ایسے ساتھی پیدا ہوں گے کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں (بظاہر) کم درجے کی سمجھو گے، وہ قرآن کی تلاوت کریں گے، لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، یعنی دل مومن نہیں ہوں گے، اور وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے، جیسے کمان سے تیر نکلتا ہے، اس تیر کے پھل کو اگر دیکھا جائے تو اس میں کوئی چیز نظر نہ آئے گی، پھر اس کے پیٹھ کو اگر دیکھا جائے جو چھڑ میں اس کے پھل کے داخل ہونے کی جگہ سے اوپر لگا جاتا ہے تو وہاں بھی کچھ نہ ملے گا، اس کے نفی۔ (نفی تیر میں لگائی جانے والی لکڑی کو کہتے ہیں) کو دیکھا جائے تو وہاں بھی کچھ نہیں ملے گا، اسی طرح اگر اس کے پر کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملے گا، حالانکہ گندگی اور خون سے وہ تیر گزر چکا ہے۔ ان کی علامت ایک سیاہ شخص ہوگا۔ اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح (اٹھا ہوا) ہوگا۔ یا گوشت کے ٹوٹنے کی طرح ہوگا اور حرکت کر رہا ہوگا۔ یہ لوگ مسلمانوں کے افضل طبقہ کے خلاف بغاوت کریں گے اور شر و فساد پھیلائیں گے، ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کی تھی (یعنی خولاج) اس وقت میں بھی علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے تلاش کیے

لے بین جس طرح ایک تیر کمان سے نکلنے کے بعد شکار کو چھیتا ہوا گزر جاتا ہے اور جب اسے دیکھا جاتا ہے تو بالکل صاف نظر آتا ہے حالانکہ اس سے شکاری زخمی ہو کر خاک و خون میں تر پڑا ہے۔ وہ شکاری جسم کی تمام آلائشوں اور خون سے گزر کر کہیں دور گرا ہے لیکن چونکہ نہایت سرعت کے ساتھ اس نے اپنا فاصلہ طے کیا تھا اس لیے خون و چیز کا کوئی اثر اس کے کسی حصہ پر بھی دکھائی نہیں دیتا، اسی طرح وہ لوگ بھی دین سے بہت دور ہوں گے، لیکن بظاہر دین سے انحراف کے اثرات ان میں کہیں نظر نہ آئیں گے۔

فَاتَىٰ مَبَا حَتَّىٰ نَظَرَتْ إِلَيْهَا

عَلَىٰ نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الَّذِي نَعَتْهُ :

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

عَنِ الْعَشْرِ عَنْ خَبِيثَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ

عَفْلَةَ قَالَ قَالَ عَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثَ تَشْكُرُ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ

أَخْبَرَ مِنَ السَّمَاءِ أَخْبَتْ إِلَىٰ مَنْ أَنْ أَكْذَبَ عَلَيْهِ وَ

إِذَا حَدَّثَ تَشْكُرُ فَبِمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ

حَدَّثَ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ يَا بَنِي فِي أَخْبَارِ الدِّمَاجِ قَوْمٌ حَدَّثُوا الْإِنْسَانَ سَفَهًا

الْأَخْلَامَ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبُورِيَّةِ تَكْرُفُونَ مِنَ

الْوَسْلَامِ كَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا مَجَابَا وَرَأَى

إِنَّمَا نُهُمُ حَضَارَهُمْ فَأَيُّمَا لَقِيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ

قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لَكُمْ قَتَلْتُمُوهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ :

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ

عَنْ إسماعيل حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَابِ بْنِ

الْأَسَدِ قَالَ قَالَ شَكَّوْنَا إِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ تَوَسَّدَ بِرِدَاةٍ

لَهُ فِي ظِلِّ الْكَبَةِ قُلْنَا لَهُ - أَلَا تَسْتَنْصِرُنَا

أَلَا شَأْنُ عَوَالِدِ اللَّهِ لَنَا قَالَ كَانَ الرَّحِيلُ

فِي مَن قَبْلَكُمْ يَفْقَرُ لَهُ فِي الدَّخَانِ

فَيَجْعَلُ فِيهِ نَجَبًا بِالْمَشَارِقِ فَيُوضَعُ عَلَىٰ

رَأْسِهِ فَيَشْقَىٰ بِأَثْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ

عَنْ يَمِينِهِ وَ يُنْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ

مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ

وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ يَمِينِهِ وَاللَّهُ

لَسَبِّحْتَ هَذَا النَّارَ حَتَّىٰ يَسِيرَ

الزَّكَاةُ مِنْ مَنَعَاءِ إِلَىٰ حَصَرِ مَوَاتٍ

جانے کا حکم دیا جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گروہ کی علامت کے طور

پر بیان فرمایا تھا، چنانچہ اس کی تلاش ہوئی اور آخروہ لایا گیا، میں نے

اسے دیکھا تو اس کا پورا حلیہ عجیب آنحضرت کے بیان کردہ اوصاف کے مطابق پایا۔

۸۱۶۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی،

انھیں ائش نے انھیں خلیفہ نے، ان سے سوید بن علفہ نے بیان کیا کہ علی

رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب تم سے میں کوئی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے واسطے سے بیان کر دوں، تو میرے لیے آسمان پر سے گر جانا اس

سے بہتر ہے کہ آنحضرت کی طرف کسی جھوٹ کی نسبت کر دوں۔ العبد حبیب

مہادی باہمی معاملات کی بات چیت ہو تو جنگ ایک چال ہے میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ آخر زمان میں

ایک جماعت پیدا ہوگی، نو عمر دل اور بے وقوفوں کی، زبان سے ایسی

باتیں کہیں گے جو دنیا کی بہترین بات ہوگی۔ لیکن اسلام سے اس طرح

فعلی چکے ہوں گے جیسے تیرکمان سے نکل جاتا ہے، ان کا ایمان ان

کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، تم انھیں جہاں بھی پاؤ، قتل کر دو کیونکہ

ان کا قتل قاتل کے لیے قیامت کے دن باعث اجر ہوگا۔

۸۱۷۔ محمد سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے

نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے حدیث بیان

کی، ان سے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی، آپ اسی وقت اپنی ایک چادر اوڑھ

کعبہ کے سامنے ٹیک لگا کر بیٹھ ہوئے تھے، ہم نے آپ کی خدمت

میں عرض کی کہ آنحضرت ہمارے لیے مدد کیوں نہیں طلب کرتے، ہمارے

لیے اللہ سے دعا کیوں نہیں کرتے۔ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ (ایمان لانے کی سزائیں) گزشتہ امتوں کے افراد کے لیے گڑھا کھودا

جاتا تھا اور انھیں اس میں ڈال دیا جاتا تھا، پھر اگر ان کے سر پر رکھ کر

ان کے دو ٹوکے کر دیئے جاتے تھے اور یہ سزا بھی انھیں ان کے دین سے

روک نہیں سکتی تھی، تو ہے کہ کنگھے ان کے گوشت میں دھنسا کر ان کی

پڑیوں اور سیٹھوں پر پھیرے جاتے تھے اور یہ سزا بھی انھیں ان کے دین

سے نہیں روک سکتی تھی۔ خدا گواہ ہے کہ یہ امر (اسلام) بھی کمال کو پہنچے

گا اور ایک زمانہ آئے گا کہ ایک سوار مقام صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا۔

لَهُ يُخَاتِرُ رِثَّةَ اللَّهِ - أَوَالَيْذِهِ مُبَ
عَنِّي عَنْهُمْ وَلَكِنْ كُفُّ
سَتَعَجِلُونَ ۖ

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ
بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ ابْنَانِي مُوسَى
بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَقَدَ
ثَابِتٌ بِنُفَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا
أَعْلَمُكَ عِلْمَهُ فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا
فِي بَيْتِهِ مُنْكِئًا رَأْسَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ
فَقَالَ شَرَّكَانٌ مِدْفَعٌ صَوْتُهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ
أَهْلِ النَّارِ فَأَتَى الرَّجُلُ مَا خَبَّرَهُ إِنَّهُ قَالَ كَذَا
وَكَذَا فَقَالَ مُوسَى بْنُ أَنَسٍ فَرَجَحَ الْمَرْءُ
الْآخِرَةَ بِبَشَارَةِ عَظِيمَةٍ فَقَالَ إِذْ هَبَّ إِلَيْهِ
فَقَالَ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَكِنْ
مِنْ أَهْلِ الْحَيَّةِ ۖ

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ
الْبُرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَدَأُ رَجُلٌ الْكَهْفَ فِي الدَّارِ الدَّائِمَةِ
فَوَجَلَتْ تَنْفِرٌ فَسَلِمَ فَأَرَادَ ضَرْبًا مَبَهُ
أَوْ سَحَابَةً عَشِيَّةً فَنَ كَرِهَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْتَرَأْ
فَكَرَأَ فَأَرَادَ السَّكِينَةَ
نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ

لِلْقُرْآنِ ۖ

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ
بْنُ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ الْبَاهِلِيُّ الْحَسَنُ الْعُرَاقِيُّ

لیکن را استوں کے قطعاً مامون ہونے کی وجہ سے اسے اللہ کے سوا کوئی
کا خوف نہیں ہوگا یا پھر اسے پھر لوں کا خوف ہوگا کہ کہیں اس کی بکریوں کو نہ
کھا جائے، لیکن تم عجلت سے کام لیتے ہو۔

۸۱۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ازہر بن
سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، انھیں
موسیٰ بن انس نے خبر دی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن ثابت بن نفیس رضی اللہ عنہ نہیں ملے تو ایک
صحابی نے کہا، یا رسول اللہ! میں آپ کے بیٹے کی خبر لاتا ہوں۔ چنانچہ
وہ ان کے بیان آئے تو دیکھا کہ اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہیں۔
انھوں نے کہا کہ برا حال ہے، یہ بد بخت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز
کے سامنے آں حضور سے بھی اونچی آواز سے بولا کرتا تھا اور اسی لیے
اس کا عمل غارت گیا اور یہ دوزخیوں میں ہو گیا ہے۔ وہ صحابی آں حضور
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اطلاع دی کہ ثابت رضی اللہ عنہ
یوں کہہ رہے ہیں موسیٰ بن انس نے بیان کیا، لیکن دوسری مرتبہ وہی
صحابی ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عظیم بشارت لے کر واپس ہوئے۔
آں حضور نے ان سے فرمایا تھا کہ ثابت کے پاس جاؤ اور اس سے کہو
کہ وہ اہل جہنم میں سے نہیں ہے۔ بلکہ وہ اہل جنت میں سے ہے۔

۸۱۹۔ محمد سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غزوانی نے
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے
اور انھوں نے براد بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان فرمایا کہ
ایک صحابی نے (نماز میں) سورۃ کہف کی تلاوت کی۔ اسی گھر میں گھوڑا بندھا
ہوا تھا۔ گھوڑے نے اچھٹنا کو دنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد جب انھوں
نے سلام پھیرا تو دیکھا کہ بادل کے ایک ٹکڑے نے ان پر سایہ کر رکھا ہے۔
اس واقعہ کا ذکر انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے
فرمایا کہ تلاوت کو مریدِ طول دیتا چاہیے تھا، کیونکہ یہ سکینت تھی جو
قرآن کی وجہ سے نازل ہوئی تھی یا اس کے بجائے راوی نے تزلزل
للقرآن (کے الفاظ کہے)۔ ۖ

۸۲۰۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے احمد بن یزید
بن ابیہم ابوالحسن حرانی نے حدیث بیان کی ان سے زہیر بن معاویہ نے

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَعَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو اسحاق سمعت
البراء بن عازب يقول جاء أبو بكر رضي الله
عنه إلى أبي في منزله فاستوى منه رجلاً
فقال لعازب ابعث ابنك يحمله معي
قال فحملته معه وخرج أبي ينتقد
ثم قال له أبي يا أبا بكر حدثني
كيف صنعتما حين سرت مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال نعم
اسرنا ليلتنا ومن الغد حتى قام
قائم الظهيرة وخلا الطريق لا
يمر فيه أحد فدفعنا لنا صخرة
طويلة لها ظل كمنات عليه الشمس
فأنزلنا عنده وسويت للنبي صلى الله
عليه وسلم مكاناً بیدی میان علیہ و
بسطت فیه فركوة وقلت نعم يا رسول
الله وانا أنفص لك ما حولك فثار
وخرجت أنفص ما حوله فإذا أنا
بمراع مقبل بغنمه إلى الصخرة يرمي
منها مثل السهم أردنا فقلت لئن انت
يا غلام فقال لرحيل من أهل المدينة
أرمكة قلت أفى غنمك لبن قال
نعم قلت أفتحب قال نعم فاخذ
شاة فقلت أنفص الصرع من التراب
والشعر والقذى قال فزابت البراء
بضراب إحدى يديه على الآخرى
فإنفص فخلب في قعيب كشيبة من لبن
ومع إدراكه حملها للنبي صلى الله عليه
وسلم فركوى منها ليشرب وحبوضا
فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فركوت

حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی اور انھوں نے براء بن
عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے والد
کے پاس ان کے گھر آئے اور ان سے ایک بچہ وہ خریدار پھر انھوں نے والد
سے فرمایا کہ اپنے بیٹے کے ذریعہ اسے میرے ساتھ بھیج دیجئے جابر رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا، چنانچہ میں اس بچہ کو اٹھا کر آپ کے ساتھ چلا
اور میرے والد بھی قیمت لینے آئے میرے والد نے آپ سے پوچھا
اے ابو بکر! مجھے وہ واقعہ بتائیے جب آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی تو آپ دونوں حضرات نے کیسے وقت گزارا
تھا۔ اس پر انھوں نے بیان کیا کہ حج ہاں رات بھر تو ہم چلتے رہے اور
دوسرے دن صبح کو بھی، لیکن جب دوپہر کا وقت ہوا اور راستہ بالکل
سنان چڑ گیا کہ کوئی بھی متنفس گزرتا ہوا دکھائی نہیں دیتا تھا تو ہمیں
ایک لمبی چٹان دکھائی دی، اس کے دھبہ پورے اساتے میں دھوپ نہیں
آتی تھی ہم وہیں اتر گئے اور میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
ایک جگہ اپنے ہاتھ سے آپ کے آرام فرمانے کے لیے ٹھیک کر دی اور
ایک پوستین ڈال بچا دی۔ پھر عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ آرام فرمائیں
میں پاسپانی کے ذرائع انجام دوں گا۔ آل حضور سوچنے اور میں
چاروں طرف دیکھنے بھالنے کے لیے نکلا۔ اتفاق سے مجھے ایک چرواہا
ملا۔ وہ بھی اپنی بکریوں کے ریوڑ کو اسی چٹان کے سائے میں لانا چاہتا
تھا جس مقصد کے تحت ہم نے ڈال پڑاؤ کیا تھا، وہی اس کا بھی مقصد
تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تمہارا کس قبیلے سے تعلق ہے؟ اس نے
بتایا کہ مکہ یا در اوی نے بیان کیا کہ مدینہ کے ایک شخص سے! میں نے پوچھا
کیا تمہارے ریوڑ سے دودھ بھی حاصل ہو سکتا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں
میں نے پوچھا، کیا ہمارے لیے تم دودھ دودھ دھو سکتے ہو؟ اس نے کہا
کہ ہاں۔ چنانچہ وہ بکری پکڑ کے لایا، میں نے اس سے کہا کہ پیلے تھن کو مٹی،
بال اور دوسری گند گروں سے صاف کر لو، ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے
براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے
پر مار کر تھن کو جھاڑنے کی کیفیت بیان کی، اس نے ٹکڑی کے ایک
پایے میں دودھ دوا۔ میں نے آل حضور کے لیے ایک برتن اپنے ساتھ
رکھ لیا تھا، آپ اس سے پانی پیا کرتے تھے، اس سے پانی پیا جاسکتا تھا

ان اذ قظہ فَوَافَقَتْهُ حَبِیْنِ اسْتَبَقَتْ
فَصَبَبْتُ مِنَ السَّمَاءِ عَلَی الدِّیْنِ حَتّٰی
مَرَدَ اسْفَلَهُ فَقُلْتُ اشْرَبْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ فَشَرِبَ حَتّٰی رَمِیْتُ - ثُمَّ قَالَ
اَلَمْ یَاْنِ لِلرَّحْبِلِ قُلْتُ بَلٰی
قَالَ فَاَرْمِلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ
وَاسْتَبَعْنَا سُرَاجًا بَنَی مَالًا
فَقُلْتُ اَتِیْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ
لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا خَدَعَا
عَلِیْہِ النَّبِیُّ صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَاَسْتَطَمْتُ بِہِ فَرَسُہُ اِلَیَّ
بَطْنُہَا اَمَرٰی فِی حَبْلٍ مِنَ الدَّیْنِ
شَكَّ ذَہِیْدٌ فَقَالَ اِنِّیْ اُرَاکُمَا
مَتٰی دَعَوْتُمَا عَلٰی فَاَدْعُوْا اِلٰی
فَاِنَّ اللّٰهَ لَکُمَا اِنْ اَرَدَ عَنْکُمَا
الطَّلِبَ فَاَدْعَاہُ النَّبِیُّ صَلٰی
اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَجَاوَعَلَ
لَا یَلْقٰی اَحَدًا اِلَّا قَالَ
کَفٰیْتُکُمَا مَاہُنَا فَلَا یَلْقٰی
اَحَدًا اِلَّا سَرَدَ

قَالَ وَوَفِّیْ

لَنَا -

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مُعَلٰی بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مَخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ
عَنْ عِكْرِیْمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ عَلٰی اَعْرَابِیٍّ یَجُودُہُ قَالَ وَ
كَانَ النَّبِیُّ صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا دَخَلَ عَلٰی مَرِیْعٍ یَجُودُہُ قَالَ لَا

اور وضو بھی کی جاسکتی تھی۔ پھر میں آں حضورؐ کے پاس آیا۔ میں آپؐ کو جگنا پسند نہیں کرتا، لیکن جب میں حاضر ہوا تو آں حضورؐ بیدار ہو چکے تھے۔ میں نے پیٹے دودھ کے برتن پر پانی بہایا جب اس کے نیچے کا حصہ تر ہو گیا تو میں نے عرض کی، نوش فرمائیے، یا رسول اللہؐ! انھوں نے بیان کیا کہ پھر آں حضورؐ نے نوش فرمایا جس سے مجھے سکون اور مسرت حاصل ہوئی۔ پھر آپؐ نے دریافت فرمایا، کیا ابھی کوچ کا وقت نہیں ہوا ہے؟ میں نے عرض کی کہ ہو گیا ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ جب سورج ڈھل گیا تو ہم نے کوچ کیا تھا۔ سر اقر بن مالک ہمارا پیچھا کرتا ہوا ہیں آپہنچا تھا۔ میں نے کہا، اب تو یہ ہمارے قریب پہنچ گیا یا رسول اللہؐ! آں حضورؐ نے فرمایا، غم نہ کرو اللہؐ ہمارے ساتھ ہے۔ آں حضورؐ نے پھر اس کے حق میں بددعا کی اڈ اس کا گھوڑا اسے لیے ہوئے پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ میرا خیال ہے کہ زمین بڑی سخت تھی، یہ شک (راوی حدیث) نہ ہو کہ تھا۔ سر اقر نے اس پر کہا، میں سمجھتا ہوں کہ آپؐ لوگوں نے میرے لیے بددعا کی ہے اگر اب آپؐ لوگ میرے لیے اس مصیبت سے نجات کی ادعا کریں تو خدا کی قسم میں آپؐ لوگوں کی تلاش میں آنے والے تمام لوگوں کو واپس لے جاؤں گا۔ چنانچہ آنحضورؐ نے اس کے لیے دعا کی اور وہ نجات پا گیا دودھ کے مطابق (جو بھی اسے راستے میں ملتا تھا اس سے وہ کہتا تھا کہ میں بہت تلاش کر چکا ہوں، یہاں قطعی طور پر وہ موجود نہیں ہیں) اس طرح جو بھی ملتا اسے واپس اپنے ساتھ لے جاتا تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے ہمارے ساتھ جو دودھ کیا تھا اسے پورا کیا۔

۸۲۱۔ ہم سے معلى بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مختار نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے، آں حضورؐ جب بھی کسی مریف کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو فراتے کوئی مضائقہ نہیں، انشاء اللہ (گنہ گواروں کو) دھل دے گا، آپؐ نے اس اعرابی سے بھی یہی فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں، انشاء اللہ!

گناہوں کو چھل دے گا۔ اس نے اس پر کہا، آپ کہتے ہیں گناہوں کو دھسلنے والا ہے، قطعاً غلط ہے۔ یہ تو نہایت شدید قسم کا تجارت ہے یا (راوی نے) تنویر کہا، دونوں کا مفہوم ایک ہے، اگر کسی بوڑھے کو آجاتا ہے تو قبر کی زیارت کر اٹھے بغیر نہیں رہتا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر لوں ہی ہوگا۔

۸۲۲ھ - ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص پہلے عیسائی تھا، پھر اسلام میں داخل ہو گیا تھا، سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھ لی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی (رحمی کی) کتابت بھی کرنے لگا تھا۔ لیکن پھر وہ شخص عیسائی ہو گیا اور کہنے لگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اکے لیے جو کچھ میں نے لکھ دیا ہے اس کے سوا اسے اور کچھ بھی معلوم نہیں (نعوذ باللہ) پھر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق اس کی موت واقع ہو گئی اور اس کے آدمیوں نے اسے دفن کر دیا۔ لیکن صبح ہوئی تو انھوں نے دیکھا کہ اس کی لاش زمین سے باہر پڑی ہوئی ہے۔ انھوں نے کہا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے ساتھیوں (رضی اللہ عنہم) کا فعل ہے۔ چونکہ ان کا دین اس نے چھوڑ دیا تھا۔ اس لیے انھوں نے اس کی قبر کھودی اور لاش کو باہر نکال کے پھینک دیا ہے چنانچہ دوسری قبر انھوں نے کھودی، بہت زیادہ گہری! لیکن صبح ہوئی تو پھر لاش باہر تھی۔ اس مرتبہ بھی انھوں نے یہی کہا کہ یہ محمد اور اس کے ساتھیوں کا فعل ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) علی آلہ و صحبہ و بادک و سلم) چونکہ ان کا دین اس نے ترک کر دیا تھا۔ اس لیے اس کی قبر کھود کر انھوں نے لاش باہر پھینک دی ہے۔ پھر انھوں نے قبر کھودی اور جتنی گہری ان کے بس میں تھی، اس کے اسے اس کے اندر ڈال دیا۔ لیکن صبح ہوئی تو پھر لاش باہر تھی۔ اب انھیں یقین آیا کہ کسی انسان کا کام نہیں ہے چنانچہ انھوں نے اسے یونہی (زمین پر) چھوڑ دیا۔

بَاسَ طَهُورٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ لَهُ لَا يَاسَ طَهُورٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ قُلْتَ طَهُورٌ كَلَامٌ بَلْ هِيَ حُمَىٌ تَقْوَرُ اَوْ تَتَوَّرُ عَلَى شَيْءٍ كَبِيرٍ تُوْمِرُهَا الْقُبُورُ فَقَالَ الْبَنِي مَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمُ فَنَعَمَ اِذَا:

۸۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَاسْلَمَ وَ قَرَأَ الْمَبْقَرَةَ وَالْأَمْرَ أَنَّ كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَادَ نَصْرَانِيًّا فَكَانَ يَقُولُ مَا يَدْرِي مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا كُتِبَتْ لَهُ فَاَمَاتَهُ اللَّهُ فَدَفَنُوهُ فَاصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا هَذَا أَفْعَلَ مُحَمَّدٌ أَصْحَابُهُ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِهِ فَالْقَوْهُ فَحَفَرُوا لَهُ لَمَّا عَمِقُوا فَاصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا هَذَا أَفْعَلَ مُحَمَّدٌ وَأَصْحَابُهُ فَنَبَشُوا عَنْ صَاحِبِهِ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَالْقَوْهُ فَحَفَرُوا لَهُ وَاعْمَقُوا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَاصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَعَلِمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْهُمْ

النَّاسِ

فَالْقَوْهُ :

۸۲۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا الثَّوَالِثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ وَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، جب کسری ہلاک ہو جائے گا۔ تو پھر کوئی کسری پیدا نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو پھر کوئی قیصر پیدا نہیں ہوگا۔ اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں محمد کی جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔

۸۲۴۔ ہم سے قیصر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک بن عمیر نے اور ان سے جابر بن سمور رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، کہ جب کسری ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسری پیدا نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو کوئی قیصر پھر پیدا نہیں ہوگا اور انھوں نے (سہی حدیث کی طرح اس حدیث کو بھی) بیان کیا اور کہا (اُن حضور نے فرمایا) تم ان دونوں کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔

۸۲۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن ابی حسین نے، ان سے نافع بن جبر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسیلمہ کذاب پیدا ہوا تھا اور یہ کہنے لگا تھا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی نبوت و خلافت) کو اپنے بعد مجھے سونپ دیں تو میں ان کی اتباع کے لیے تیار ہوں۔ مسیلمہ اپنی قوم کی ایک بہت بڑی فوج لے کر مدینہ کی طرف آیا تھا لیکن (اولاً) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس (اسے سمجھانے کے لیے) تشریف لے گئے، آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا ٹکڑا تھا۔ آپ جب وہاں پہنچے جہاں مسیلمہ اپنے آدمیوں کے ساتھ موجود تھا تو آپ نے اس سے فرمایا، اگر تم مجھ سے یہ ٹکڑا (لکڑی کا جو آپ کے ہاتھ میں تھا، بھی مانگو گے) اس عنوان پر تو میں نہیں دے سکتا، تمہارے باورے میں اللہ کا جو حکم ہو چکا ہے اس سے تم آگے نہیں جا سکتے اور اگر تم نے کوئی سر تابی کی تو اللہ تعالیٰ تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا میں تو سمجھتا ہوں کہ تم وہی ہجو مجھے (خواب میں) دکھائے گئے تھے، تمہارے ہی بارے میں میں نے دیکھا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، میں سو ہاتھ ہوا تھا کہ میں نے (خواب میں) سونے کے دو کٹھن اپنے ہاتھوں میں

اِنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا هَکَکَ کِیْسَرٰی فَلَا کِیْسَرٰی بَعْدَہٗ وَاِذَا اَہْلَکَکَ قَیْصَرٌ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَہٗ وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَیْدَہٗ لَتُنْفِقَنَّ کُنُوزَہُمَا فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ ۖ

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا قَبِیْضٌ حَدَّثَنَا سَفِیَانٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُورَةَ رَفَعَهُ قَالَ اِذَا هَکَکَ کِیْسَرٰی فَلَا کِیْسَرٰی بَعْدَہٗ وَذَکَرُوْا وَقَالَ لَتُنْفِقَنَّ کُنُوزَہُمَا فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ ۖ

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا ابُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ ابِی حَسِبٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَدْ مِمَّ مَسِیْلَمَةُ اَنْکَذَابٌ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَجَعَلَ یَقُوْلُ اِنْ جَعَلَ لِیْ مُحَمَّدًا کَا مُوْمِنٍ بَعْدَہٗ تَبِعْتُهُ وَقَدْ مِمَّ اِیَّیْ بِشَرِّ کَثِیْرٍ مِّنْ قَوْمِہٖ فَاَقْبَلَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَمَعِیْ ثَابِتُ بْنُ قَیْسٍ بْنُ شَمَّاسٍ وَفِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَطَلَعَتْ جَبْرِ حَتّٰی وَقَفَ عَلٰی مَسِیْلَمَۃٍ فِیْ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ لَوْ سَاَلْتُکُمَا وَلَنْ تَغْدُوْا وَاَمْرًا اللّٰہُ فِیْکَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتُ لَیَعْقِرَنَّکَ اللّٰہُ وَ اِیَّیْ لَا سَاَلُ الشَّیْءَ اِذَا رَیْتُ فِیْکَ مَا رَاَیْتُ فَاَخْبَرَنِیْ اَبُو ہُرَیْرَۃٌ اَنْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ بَیِّنَا اَمَّا

دیکھے، مجھے اس خواب سے بہت سوچ بڑھا۔ پھر خواب میں ہی وحی کے ذریعہ مجھے ہدایت کی گئی کہ میں ان پر پھونک ماروں۔ چنانچہ جب میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ میں نے اس سے یہ تائید لی کہ میرے بعد وہ جھوٹے پیدا ہوں گے۔ پس ان میں سے ایک تو اسود عسفی تھا اور دوسرا یامہ کا مسیلہ کذاب۔

۸۲۶۔ مجھ سے محمد بن عطاء نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے، ان سے ان کے دادا ابور بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے، میرا خیال ہے (امام بخاری نے فرمایا) کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا، میں نے خواب دیکھا تھا کہ میں مکہ سے ایک ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں، جہاں کھجور کے باغات ہیں۔ اس پر میرا ادھر منتقل ہوا کہ یہ مقام یامہ یا بجر ہوگا لیکن وہ مریض نکلا، شرب، اور اسی خواب میں، میں نے دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو وہ بیچ میں سے ٹوٹ گئی، یہ اس لفظ ان اور مصیبت کی طرف اشارہ تھا جو احد کی لڑائی میں مسلمانوں کو اٹھائی پڑی تھی۔ پھر میں نے دوسری مرتبہ اسے ہلایا تو وہ پہلے سے بھی اچھی صورت میں جڑ گئی۔ یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کی فتح دی تھی، اور مسلمانوں کو اجتماعی زندگی میں قوت و توانائی عنایت فرمائی تھی، میں نے اسی خواب میں ایک گائے دیکھی اور اللہ تعالیٰ کی تقدیرات میں تبدیلی ہی ہوتی ہے، ان گائیوں سے ان مسلمانوں کی طرف اشارہ تھا جو محمدؐ کی لڑائی میں قتل کئے گئے تھے۔ اور نیمہ و بھلائی وہ تھی جو ہمیں اللہ تعالیٰ سے صدق و سچائی کا بدلہ بدر کی لڑائی کے بعد عنایت فرمایا (خیر اور مکہ کی فتح کی صورت میں)

۸۲۷۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے فراس نے، ان سے عامر نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، آئیں، ان کی چال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے بڑی مشابہت تھی، حضور اکرمؐ نے فرمایا، چھی، مرحبا! اس کے بعد آپؐ نے انھیں اپنی دائیں طرف یا بائیں طرف بٹھایا، پھر ان کے کان میں آپؐ نے کوئی بات کہی تو وہ رد دیں۔

ثُمَّ دَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَا سَرِّ بْنِ دَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُ قَوْمٍ فَأُدْعِي إِلَى فِي الْمَنَامِ أَنْ أَنْفُضَهُمَا فَتَفُخَّهُمَا مَطَارًا فَأَذَلَّتْهُمَا كَذَّابَتِي تَحْرُجَانِ بَعْدِي فكَانَ أَحَدُهُمَا الْعُسْفِيُّ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابِ مَحَابِبِ الْيَمَامَةِ۔

۸۲۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ إِلَى جَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَسَاءَةَ عَنِ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلَيْتُ إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَفْهَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ مَبْتُورٌ وَرَأَيْتُ فِي رَأْيِي هَذِهِ أَتَى هَزَنَاتٌ سَيِّفًا مَا تَقْطَعُ صَدْرًا فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَنَاتٌ بَأْخَرِي فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا حَبَّ اللَّهُ مِنْ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ بَيْنَهُمَا بَهْرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا حَبَّ اللَّهُ مِنْهُمْ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ السَّادِئِ إِنَّا نَالِ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ أُحُدٍ

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا عَنْ فَرَّاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَتَلَبْتُ فَاطِمَةَ تَمْشِي كَمَا مَشَيْتُهَا مَشَى ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْحَبًا يَا مَبْنِي ثُمَّ اجْلَسَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ اسْرَّ إِلَيْنَا

میں نے ان سے پوچھا آپ رونے کیوں لگی تھیں؟ پھر دوبارہ آنحضرتؐ نے ان کے کان میں کچھ کہا تو وہ سنیں دیں۔ میں نے کہا آج عَم کے روز بعد ہی خوشی کی جو کیفیت میں نے آپ کے چہرے پر عموماً کی، اس کا مشاہدہ میں نے کبھی نہیں کیا تھا۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ آنحضرتؐ نے کیا فرمایا تھا (ان کے کان میں)۔ انہوں نے کہا کہ جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باحیات ہیں میں آپ کے راز کو کسی پر نہیں کھول سکتی۔ چنانچہ میں نے راکھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دفات کے بعد پوچھا تو انہوں نے بنایا کہ اُن حضورؐ نے میرے کان میں یہ کہا تھا کہ جبریل علیہ السلام ہر سال قرآن مجید کا ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اسی سال انہوں نے دُر مرتبہ دور کیا، مجھے یقین ہے کہ اب میری موت کا وقت قریب آچکا ہے اور میرے گھرنے میں سب سے پہلے مجھ سے آئینے والی تم ہوگی، میں (آپ کی اس گفتگو پر) رونے لگی تو آپ نے فرمایا، کیا تم اس پر راضی نہیں کہ جنت کی عورتوں کی سردار ہو یا (اُن حضورؐ نے فرمایا کہ) مومنہ عورتوں کی، اور میں اسی پر منہسی تھی۔

۸۲۸۔ مجھ سے یحییٰ بن قزعمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ مرض میں اپنی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پایا اور آہستہ سے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں، پھر آپ نے انہیں بلایا اور آہستہ سے کوئی بات کہی تو وہ ہنسیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ مجھ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے بنایا کہ پہلی مرتبہ جب آنحضرتؐ نے مجھ سے آہستہ سے جو گفتگو کی تھی تو اس میں آپ نے فرمایا تھا کہ آپ کی اسی مرض میں دفات ہو جائے گی جس میں واقعی آپ کی دفات ہوئی، میں اس پر رد پڑی۔ پھر دوبارہ اُن حضورؐ نے آہستہ سے مجھ سے جوابات کہی اس میں آپ نے فرمایا کہ آپ کے اہل بیت میں میں سب سے پہلے اُن حضورؐ سے جا ملوں گی اس پر منہسی۔

۸۲۹۔ ہم سے محمد بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابی بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ

حَدَّثَنَا فَبَكَتْ فَقُلْتُ لَهَا لَمْ يَبْكِيَنَّ ثُمَّ اسْرَ إِلَيَّ حَدِيثًا فَضَحَكَتْ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُرْبِي فَسَالَتْهَا عَمَا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لَا مَشَى سَرَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَقْبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَالَتْهَا فَقَالَتْ أَسَرَّ إِلَيَّ أَنَّ جَبْرِيلَ كَانَ يَجَارِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَدَّةَ وَارِثَةٍ عَادَ صُنِّي الْعَامَ مَدَّتَيْنِ وَلَا أَسَاهُ إِلَّا حَضْرًا هَلِيَّ وَارِثَةً أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لِحَاقًا بِحُجَّتْ فَبَكَتْ فَقَالَ أَمَا تَرْضَيْنِ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةً لِنِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ فَضَحَكَتْ لِمَا ذَكَرَ

۸۲۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعْمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ اجْتَنَّتْ فِي شِكْوَاهِ الَّذِي قَبِعَ فِيهَا فَنَاسَاهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ - ثُمَّ دَعَاهَا فَسَالَتْهَا فَضَحَكَتْ قَالَتْ فَسَالَتْهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَأَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يَقْبِضُ فِي وَجْهِهِ الَّذِي تَوَفَّى نَبِيَّ فَبَكَتْ ثُمَّ سَأَلَنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَنْتَبَعُهُ فَضَحَكَتُ

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ

مید فی ابن عباس فقال له عبد الرحمن بن عوف ان لنا اباً ومثله فقال
انه من حيث تعلم فقال عمر بن عباس عن هذه الآية اذا جاء
فصل الله والفرق فقال اجل
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما علمه اياه فقال ما علم
مما لا تعلم

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابن سليمان بن حنظلة بن الغسيل
حَدَّثَنَا عكرمة عن ابن عباس رضي الله
عنه قال خرج رسول الله صلى الله عليه
وسلم في مرضه الذي مات فيه
بجلفه قد عصب بجصابة وسماء
حتى جلس على المنبر فحمد الله وأثنى
عليه ثم قال أما بعد فإن الناس يكثرون
ويقولون لا نصارى حتى يكونوا في الناس بمنزلة
المذبح في الطعام فمن ذبي منكم شيئاً
فيمن ذبي قوماً ومنهم ذبي اخرين
فليقبل من خبيثهم ويثبوا وذعن منيهم
فكان آخر مجلس جلس به النبي صلى الله عليه وسلم

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عيسى بن آدم حَدَّثَنَا حسين الجعفي عن
آبي موسى عن الحسن عن أبي بكره رضي
الله عنه اخرج النبي صلى الله عليه وسلم
ذات يوم الحسن فضع به على المنبر فقال
ابني هذه سيدك ولعل الله ان يصليهم
بين قسطين من المسلمين

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا سليمان بن حرب حَدَّثَنَا حماد

عمرہ کو اپنے قریب بٹھاتے تھے۔ اس پر عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
نے عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی کہ ان جیسے تو ہمارے لڑکے میں لیکن
عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ محض ان کے علم و فضل کی وجہ سے ہے
پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیت اذ جاء
فصل الله والفرق کے متعلق دریافت فرمایا تو انھوں نے
جواب دیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تھی جس کی اطلاع
اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جو مفہوم تم نے
بتایا میں بھی وہی سمجھتا تھا

۸۳۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن سلیمان
بن حنظلہ بن غسیل نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان
کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مرضی الوفا میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، آپ سر مبارک پر ایک
سیاہی باندھے ہوئے تھے (مسجد نبوی میں تشریف لائے اور) منبر پر
تشریف فرما ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی لور فرمایا، اما بعد
(آنے والے دور میں) دوسرے لوگوں کی تعداد بہت بڑھ جائے گی لیکن
انصار کم ہوتے جائیں گے اور ایک زیادہ آئے گا کہ دوسروں کے مقابلے
میں ان کی تعداد اتنی کم ہو جائے گی جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے پس
اگر تم میں سے کوئی شخص کہیں کا والی ہو اور اپنی ولایت کی وجہ سے وہ کسی
کو نقصان اور نفع بھی پہنچا سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ انصار کے
نیکیوں کی نیکی قبول کرے اور جو نیک نہ ہوں انھیں معاف کیا
کرے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری مجلس تھی۔

۸۳۱۔ محمد سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ بن
آدم نے حدیث بیان کی، ان سے حسین جعفی نے حدیث بیان کی، ان
سے ابو موسیٰ نے، ان سے حسن نے اور ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حسن رضی اللہ عنہ کو ایک دن ساتھ لے کر
باہر تشریف لائے اور منبر پر فرودکش ہوئے، پھر فرمایا، میرا بیٹا مروا
ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو جاعتزل
میں صلح کرائے گا۔

۸۳۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن

زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کرنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر اور زید رضی اللہ عنہما کی شہادت کی اطلاع (حاذ جہنگ سے) اطلاع آنے سے پہلے ہی صحابہ ربہ کو دے دی تھی ورنہ آپ کو وحی کے ذریعہ معلوم ہو گیا تھا) اس وقت حضور اکرم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۸۳۳۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ہدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ان کی شادی کے موقع پر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، کیا تمہارے پاس غلط (ایک خاص قسم کے بسترے) ہیں؟ میں نے عرض کیا، ہمارے پاس غلط کس طرح ہو سکتے ہیں؟ اس پر ان حضوڑ نے فرمایا، یاد رکھو، ایک وقت آئے گا کہ تمہارے پاس غلط ہوں گے۔ اب جب میں اس سے یعنی ادا اپنی بیوی سے تھی کہتا ہوں کہ اپنے غلط بٹا لو تو وہ کہتی ہے کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے نہیں کہا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب تمہارے پاس غلط ہوں گے، چنانچہ میں ابھی وہیں بیٹھ رہا ہوں۔

۸۳۴۔ محمد سے احمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے عمرو بن مہیون نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ عہد کے ارادہ سے (کہہ آئے اور ابوصفوان امیر بن خلف کے یہاں قیام کیا امیر بھی شام جاے ہوئے تجارت وغیرہ کے لیے) جب مدینہ سے گذرنا تو سعد رضی اللہ عنہ کے یہاں قیام کرتا تھا۔ امیر نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا۔ ابھی تمہارے جب نصف النہار کا وقت ہو جائے اور لوگ غافل ہو جائیں (تو طواف کرنا، چنانچہ میں اس کے کہنے کے مطابق آیا اور طواف کرنے لگا۔ سعد رضی اللہ عنہ ابھی طواف کر رہے تھے کہ ابو جہل آگیا اور کہنے لگا، یہ کعبہ کا طواف کون کر رہا ہے؟ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں سعد ہوں، ابو جہل بولا، تم کعبہ کا طواف محفوظ و مامون حالت میں کر رہے ہو حالانکہ تم نے محمد اور اس کے ساتھیوں کو نہ دے رکھی ہے صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ

بن زید عن ایوب عن حمید بن ہلال عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعی جعفرًا وزیدًا قبل ان یجئ خبرہم وعینا ۴۸

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عمرو بن عباس حدثنا ابن مہدی حدثنا سفیان عن محمد بن المنکدر عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم هل لکم من اَنْماط قلت وَاَنی سیکون لنا اَنْماط قال اَمَّا اِنَّه سیکون لکم اَنْماط فَاَنَا اَقول لہما یعنی امراتہ اَخدی عنی اَنْماطک فتقول الہ یقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا ستکون لکم اَنْماط فَاَدَعُہَا ۴۸

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا احمد بن اسحاق حدثنا عبید اللہ بن موسیٰ حدثنا اسرائیل عن ابی اسحاق عن عمرو بن مہیون عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال انطلق سعد بن معاذ معتمرًا قال فتنزل علی امیۃ بن خلف ابی صفوان وَ کَانَ اُمَیۃً اِذَا انطلق الی الشام فمر بالمدینۃ نزل علی سعد فقال امیۃ لسعد انتظر حتی اذا انتصف النهار وغفل الناس انطلقت فطقت فبینا سعد یطوف اذا ابو جہل فقال من هذا الذی یطوف بالکعبۃ فقال سعد انا سعد فقال ابو جہل تطوف بالکعبۃ اَمَّا وقد اذیتہم محمدًا وَاَصحابہ

فَقَالَ نَعَمْ فَتَلَحَّيَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ امِيَّةٌ لَسَعْدَ لَا تَرْفَعُ صَوْتَكَ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ فَإِنَّهُ سَيَذْهَبُ أَهْلُ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ سَعْدُ وَاللَّهِ لَسَبْنُ مَنَعْتَنِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ لَا قَطْعَنَ مَتَجَرَّكَ بِالشَّأْمِ قَالَ فَجَعَلَ امِيَّةٌ يَقُولُ لَسَعْدَ لَا تَرْفَعُ صَوْتَكَ وَجَعَلَ يَمْسِكُهُ فَمَضَى سَعْدُ فَقَالَ دَعْنَا عَنْكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَّهُ قَاتَلَكَ قَالَ أَيْيَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللَّهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ إِذَا حَدَّثَ فَرَجَعَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ مَا تَعْلَمِينَ مَا قَالَ لِي أَخِي الْيَثْرِبِيُّ؟ قَالَتْ وَمَا قَالَ؟ قَالَ زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدًا أَنَّهُ قَاتَلَ قَاتِلِي قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ قَاتَلَ فَلَمَّا خَرَجُوا إِلَى بَدْرٍ وَجَّهَ الصَّرِيحُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَمَا ذَكَرْتُ مَا قَالَ لَكَ أَخَاكَ الْيَثْرِبِيُّ؟ قَالَتْ فَاسْأَلْهُ أَنْ لَا يَخْرُجَ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ أَنْتَ مِنْ أَشْرَافِ الْوَادِي فَسَرَّ يَوْمًا إِذْ يَوْمِينَ سَارَ مَعَهُمْ فَقَتَلَهُ

اللَّهُ -

۸۳۵- حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمَغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ يُجَنِّمُونَ

واصحابہ وبارک وسلم) انھوں نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے۔ اس طرح بات بڑھ گئی۔ پھر امیہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا، ابوالحکم (ابوہریرہ) کے سامنے اونچی آواز کر کے نہ بولو، وہ اس وادی کا سردار ہے۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا کی قسم! اگر تم نے مجھے بیت اللہ کے طواف سے روکا تو میں بھی تمھاری شام کی تجارت بند کر دوں گا۔

اسی طرح شام جانے کا صرف ایک ہی راستہ دینے سے جاتا تھا بیان کیا کہ امیہ سعد رضی اللہ عنہ سے برابر یہی کہتا رہا کہ اپنی آواز بلند نہ کرو اور (مقابلہ سے) روکتا رہا سعد رضی اللہ عنہ کو اس پر غصہ آگیا اور آپ نے فرمایا، اس حمایت جاہلیت سے باز آ جاؤ، میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اُن حضورؐ تمھیں قتل کریں گے۔ امیہ نے پوچھا مجھے؟ آپ نے فرمایا، ہاں۔ اس پر وہ کہنے لگا، بخدا، محمدؐ جب کوئی بات کہتے ہیں تو غلط نہیں ہوتی۔ پھر وہ اپنی بیوی کے پاس آیا اور اس سے کہا، تمھیں معلوم نہیں، میرے بیٹے بیٹھی بھائی نے مجھے کیا بات بتائی ہے؟ اس نے پوچھا، انھوں نے کیا کہا؟ اس نے بتایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ چکے ہیں کہ وہ مجھے قتل کریں گے وہ کہنے لگی، بخدا، محمدؐ غلط بات زبان سے نہیں نکالتے۔ بیان کیا کہ پھر اہل مکہ بدر کی لڑائی کے لیے روانہ ہونے لگے اور کوچ کی اطلاع دینے والا آیا تو امیہ سے اس کی بیوی نے کہا، تمھیں یاد نہیں رہا، تمھارا بیٹا بیٹھی بھائی تمھیں کیا اطلاع دے گیا تھا؟ بیان کیا کہ اس کی یاد دہانی پر اس کا ارادہ ہو گیا تھا کہ اب جنگ میں شرکت کے لیے نہیں جائے گا لیکن ابو جہل نے کہا، تم وادی مکہ کے اشرف میں سے ہو، اس لیے کم از کم ایک یا دو دن کے لیے ہی تمھیں چلنا چاہیئے۔ اس طرح وہ ان کے ساتھ جنگ میں شرکت کے لیے نکلا اور اللہ تعالیٰ نے بدرجہت کو قتل کر دیا۔

۸۳۵- مجھ سے عبدالرحمن بن شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن مغیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے موسیٰ بن عقیقہ نے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے (خواریج) دیکھا کہ لوگ ایک میدان میں جمع ہیں۔ پھر ابو بکر (رضی اللہ عنہ) اٹھے اور ایک یا دو ڈول پانی بھر کر انھوں نے نکالا، پانی نکالنے میں بعض اوقات

ان میں کمزوری محسوس ہوتی تھی اور اللہ ان کی مغفرت کرے پھر ڈول عمر رضی اللہ عنہم نے سنبھالی جس نے ان کے ہاتھ میں ایک بڑے ڈول کی صورت اختیار کر لی، میں نے ان جیسا مدیر اور بہادر انسان نہیں دیکھا جو اس درجہ جرات اور حسن تدبیر سے کام کا عادی ہو اور انھوں نے اتنے ڈول کھینچے کہ لوگوں نے انڈول کے بیٹھنے کی جگہ کو پانی سے بھر لیا۔ اور ہام نے بیان کیا۔ ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ڈول کھینچے تھے۔

۸۳۶۔ محمد سے عباس بن الولید ترسی نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی کہ مجھے یہ حدیث معلوم ہوئی ہے، کہ جبریل علیہ السلام ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے گفتگو کرتے رہے۔ اس وقت حضور اکرم کے پاس ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں۔ جب حضرت جبریلؑ چلے گئے تو حضور اکرمؐ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا، یہ کون صاحب حق ہے؟ اوکا قال، ابو عثمان نے بیان کیا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، وحی کلبی رضی اللہ عنہ تھے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، خدا گواہ ہے، میں سمجھے بیٹھی تھی کہ وہ وحی کلبی ہیں آخر جب میں نے حضور اکرمؐ کا خطبہ سنا جس میں آپ جبریل علیہ السلام (کی آمد کی) اطلاع دے رہے تھے تو میں سمجھی کہ وہ جبریل علیہ السلام ہی تھے اوکا قال۔ بیان کیا کہ میں نے ابو عثمان سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی تھی؟ تو انھوں نے بتایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے۔

۸۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ: اہل کتاب نبی کو اس طرح

پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بیشک ان میں سے ایک فریق حق کو جاننے ہوئے چھپاتا ہے۔

۸۳۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک بن انس نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ یہود، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے

فِي صَعْبِهِ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنْوِيًّا
أَوْ ذَنْوِيْنٍ وَفِي بَعْضٍ نَزَعَهُ ضَعْفٌ
وَاللَّهُ يُغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عَنَرٌ
فَاسْتَحَاكَتْ بِيَدِهِ عَزْبًا فَلَمْ أَسَ
عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ كَيْفَرِي خَرِيَّةٌ حَتَّى
ضَرَبَ النَّاسَ بِحَبْلٍ - وَقَالَ هَمَامٌ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَ أَبُو بَكْرٍ ذَنْوِيْنٍ ۝

۸۳۶۔ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ
الْتَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ
أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ قَالَ أَتَيْتُ
أَنْ حَبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ
سَلَمَةَ فَجَعَلَ يَحْدُثُ ثُمَّ قَامَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُمِّ سَلَمَةَ
مِنْ هَذَا أَدْكُمَا قَالَ، قَالَ قَالَتْ هَذَا
وَحْيَةٌ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَيْمَنَ اللَّهُ
مَا حَسِبْتَهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ
خَطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْبِرُ حَبْرِيْلَ أَدْكُمَا قَالَ - قَالَ
فَقُلْتُ لَا بِيْ عَثْمَانَ مِنْ سَمِعْتُ
هَذَا قَالَ مِنْ اسَامَةَ

بن زید۔

۸۳۷۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يُغْفِرُ فَوْقَهُ
كَمَا يُغْفِرُونَ أُنْبَاءَهُمْ وَإِنْ فَرِيقًا
مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى

اور آپ کو بتایا کہ ان کے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے۔
 اُن حضور نے ان سے دریافت فرمایا، رجم کے بارے میں تو رات میں کیا
 حکم ہے؟ انھوں نے بتایا کہ ہم انھیں بے عزت اور شرمندہ کریں
 اور انھیں کوڑے لگاٹے جائیں۔ اس پر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے
 فرمایا جو اسلام لانے سے پہلے تو رات کے بہت بڑے عالم سمجھے
 جاتے تھے، کہ تم لوگ غلط بیانی سے کام لے رہے ہو، تو رات میں
 رجم کا حکم موجود ہے۔ پھر یہی تو رات لانے اور اسے کھولا۔ لیکن رجم
 سے متعلق جو آیت تھی اسے ایک یہودی نے اپنے ہاتھ سے چھپا لیا اور
 اس سے پہلے اور اس کے بعد کی آیتیں پڑھ ڈالیں عبداللہ بن سلام
 رضی اللہ عنہ نے کہا کلا چھا اب اپنا ہاتھ اٹھاؤ، جب اس نے ہاتھ اٹھایا
 تو وہ اُن آیت رجم موجود تھی۔ اب وہ سب کہنے لگے کہ عبداللہ بن سلام
 رضی اللہ عنہ نے سچ کہا تھا، اے محمد! تو رات میں رجم کی آیت موجود ہے۔
 چنانچہ اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان دونوں کو رجم کیا گیا عبداللہ
 بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، میں نے دیکھا کہ رجم کے وقت (مرد
 پتھر کی ضربات سے عورت کو بچانے کے لیے اس پر گر پڑتا تھا۔

۳۸۰۔ مشرکین کے اس مطالبہ پر کہ انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی معجزہ دکھائیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شق قمر

کا معجزہ دکھایا تھا۔

۸۳۸۔ ہم سے حدیث بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عبید نے
 خبر دی، انھیں ابن ابی یحییٰ نے، انھیں مجاہد نے، انھیں ابو عمر نے اور
 ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم کے عہد میں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے (حضور اکرم صلی اللہ علیہ
 وسلم کے معجزہ کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے) اور اُن حضور نے فرمایا
 تھا کہ اس پر گواہ رہنا۔

۸۳۹۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے
 حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کیا، ان سے قتادہ
 نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔ اور مجھ سے خلیفہ نے بیان
 کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث
 بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے یونس بن مالک رضی اللہ عنہ نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا
 لہم ان رجلاً منهم وامرأة زنيا فقال
 لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ما تجدون فی التوراة فی شان الرحمة
 فقالوا نقضھم و یجدون فقال
 عبد اللہ بن سلام کذ منکم ان
 فیہا الرحمة فاذکروا بالتوراة
 فکشفوها فوضع احدھما یداً
 علی اية الرحمة فقرأ ما قبلھا
 وما بعدھا فقال لہ عبد اللہ
 ابن سلام انک یدک فرفع یدک
 فاذا انبعث اية الرحمة فقالوا صدق یا محمد نبیاً اية
 الرحمة فامرھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فوجھا قال عبد اللہ فذکرت الرجل
 یجئاً علی المرأة یقبھا الحجارۃ :-

۳۸۰۔ سوال المشرکین ان بدیکھ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم اية

فامرھما اشتقاق القمر

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا
 ابْنُ عَيْنٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ جَاهِدٍ
 عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَقْتَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّتَيْنِ فَقَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا :-

۸۳۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
 يُونُسُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ
 بْنِ مَالِكٍ - وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مِزِيدُ
 بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
 أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ

حدیث بیان کی کہ اہل بکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا تھا کہ انھیں کوئی معجزہ دکھائیں تو ان حضروں نے شقی قمر کا معجزہ دکھایا تھا۔

۸۲۰۔ مجھ سے خلف بن خالد قرشی نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن معمر نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیع نے، ان سے عراک بن مالک نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن مسعود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔

باب ۳۸۱

۸۲۱۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے معاذ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے دو صحابہ اٹھ کر اپنے گھر لوٹے، ہر نے آلات تارک تھی، لیکن دو چراغ کی طرح کی کوئی چیز ان کے آگے روشنی کرتی جاتی تھی۔ پھر جب یہ دونوں حضرات راستے میں اپنے اپنے گھر کی طرف جانے کے لیے جدا ہوئے تو وہ چیز دونوں حضرات کے ساتھ الگ الگ ہو گئی اور اس طرح وہ اپنے گھر پہنچ گئے۔

۸۲۲۔ مجھ سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے حدیث بیان کی اور انھوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت کے کچھ افراد ہمیشہ غالب رہیں گے، یہاں تک کہ جب قیامت آنے کی وجہ سے وہ غالب ہی ہوں گے یعنی اپنے فضل و کمال اور باطل کے مقابلے میں پامردی اور استغفال کے ساتھ۔

۸۲۳۔ ہم سے حمید بن عمار نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن جابر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمر بن آفانہ نے حدیث بیان کی اور انھوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ فرما رہے تھے کہ میری امت میں ہمیشہ ایک طبقہ ایسا موجود رہے گا جو

ان اهل مكة ساءوا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يريهم آية فآراهم اشتقاق القمر۔

۸۲۰۔ حَدَّثَنِي خَلْفُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعٍ عَنْ عِرَاقِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَهْدِهِ فِي لَيْلَةٍ انشق في ليلتين من القمر في ليلتين۔

۸۲۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِثْنَى حَدَّثَنَا مَعَاذُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مَطْلَعَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمَصَابِيحِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا فَلَمَّا افترقا صار مع كل واحد منهما واحد حتى اتى أهله۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إسماعيل بن قيس سمعت المغيرة بن شعبه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يزال ناس من أمتي ظاهرين حتى ياتيهم أمر الله فذاهبون فذاهبون۔

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَافٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ تَابِعُهُ بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ

مَنْ خَذَ لَهُمْ وَلًا مَّا خَالَفَهُمْ حَتَّى
يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ
عُمَيْرٌ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ عَمِيْرٍ قَالَ
مَعَاذُ اللَّهِ بِالشَّامِ فَقَالَ مَعَاوِيَةُ هَذَا
مَالِكٌ يَزْعُمُ إِنَّهُ سَمِعَ مَاذَا
يَقُولُ وَهُوَ بِالشَّامِ

ترجمہ:

۸۴۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَفِيَانُ
حَدَّثَنَا شَيْبَةُ بْنُ عُرْقَةَ قَالَ
سَمِعْتُ الْحُجَّاجَةَ بِنْتَ ثَوْنٍ عَنْ عَمْرٍو
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْطَاهُ
وَيْسَارًا يَشْتَرِي لَهُ بِهِ شَاةً فَاشْتَرَى
لَهُ بِهِ شَاتَيْنِ فَبَاعَ أَحَدَهُمَا
بِدِينَارٍ وَجَاءَهُ بِدِينَارٍ وَ
شَاةٍ فَدَعَا لَهُ بِالْبُرْكَاتِ
فِي بَيْعِهِ وَكَانَ لَوْ اشْتَرَى
الْشَّاتِ لَرَجَحَ فِيهِ قَالَ سَفِيَانُ
كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَمَارَةَ حَاوِلًا
هَذَا الْحَدِيثَ عَنْهُ قَالَ
سَمِعَهُ شَيْبَةُ مِنْ عَمْرٍو فَاقْبَلَهُ
فَقَالَ شَيْبَةُ إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ
عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ الْحُجَّاجَةَ تَخْبِرُوكَ
عَنْهُ وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ الْغَيْرُ مَعْقُودٌ بِئَوَاصِي الْخَيْلِ الْحُجَّاجَةُ
تَذَكَّرُ الْقِيَامَةَ قَالَ وَقَدْ رَأَيْتُ فِي دَارِكَ سَبْعِينَ
فَرَسًا قَالَ سَفِيَانُ يَشْتَرِي لَهُ شَاةً كَمَا تَفْعَلُ امْرَأَتُهُ -
۸۴۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
عَبِيدَةَ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَافِقٌ عَنْ ابْنِ
عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اللہ تعالیٰ کی شریعت پر قائم رہے گا، انھیں ذلیل کرنے کی کوشش
کرنے والے اور اسی طرح ان کی مخالفت کرنے والے انھیں کوئی نقصان
نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ قیامت آئے گی اور امت کا یہ طریقہ حق
پر اسی طرح قائم رہے گا۔ عمیر نے بیان کیا کہ اس پر مالک بن نجاشی نے
کہا۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا کہ وہ طبقہ شام میں ہوگا،
معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ مالک یہاں موجود ہیں اور کہہ رہے ہیں
کہ انھوں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ وہ طبقہ شام میں ہوگا۔

۸۴۴- محدث سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر
دی، ان سے شیبہ بن عرقہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے اپنے قبیلہ
کے لوگوں سے سنا تھا وہ لوگ عروہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتے
تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ایک دینار دیا کہ اس کی بکری
خرید لیں۔ انھوں نے اس دینار سے دو بکریاں خریدیں، پھر ایک بکری
کو ایک دینار میں بیچ کر دینار بھی واپس کر دیا اور ایک بکری بھی پیش کر
دی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ان کی خرید و فروخت میں برکت کی دعا کی،
پھر قرآن کا یہ حال تھا کہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی انھیں نفع پہنچاتا۔
سفیان نے بیان کیا کہ حسن بن عمارہ نے ہمیں یہ حدیث پہنچائی تھی
شیبہ بن عرقہ کے واسطے سے حسن بن عمارہ نے بیان کیا کہ شیبہ
نے حدیث عروہ رضی اللہ عنہ سے خود سنی تھی۔ چنانچہ میں شیبہ کی حدیث
میں حاضر ہوا اور واقعہ کی تحقیق کے لیے انہوں نے بتایا کہ میں نے حدیث
خود عروہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی تھی، البتہ میں نے اپنے قبیلہ کے
لوگوں کو ان کے حوالے سے بیان کرتے سنا تھا۔ البتہ یہ حدیث خود میں نے
ان سے سنی تھی، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا، آپ نے فرمایا، خیر اور بھلائی گھوڑوں کی پیشانی کے ساتھ قیامت
تک والبتہ رہے گی۔ شیبہ نے بیان کیا کہ میں نے عروہ رضی اللہ عنہ
کے گھر میں ستر گھوڑے دیکھے تھے۔ سفیان نے بیان کیا کہ عروہ رضی
اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بکری خریدی تھی، غالباً وہ قربانی کے لیے تھی۔
۸۴۵- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان
کی، ان سے عبد اللہ نے بیان کیا انھیں سافق نے خبر دی اور انھیں ابن عمر
رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گھوڑے کی پیشانی

وَسَلَّمَ قَالَ الْخَبِيلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَبِيرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
۸۴۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ
بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الشَّيْحِ
قَالَ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْخَبِيلُ مَخْفُودٌ فِي نَوَاصِيهَا
الْخَبِيرُ

۸۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَبِيلُ
لَشَدَّةِ خَلَّةٍ لِرَجُلٍ آخِرٌ وَلِرَجُلٍ سَيِّئٌ
وَعَلَى رَجُلٍ وَشَرٌّ فَأَمَّا الَّذِي لَمْ
أُخْبَرْ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَطَأَتْ
لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْصَةٍ فَمَا أَصَابَتْ
فِي طَبَائِهَا مِنَ الْمَرْجِ أَوْ الرَّوَصَةِ كَانَتْ
لَهَا حَسَنَاتٌ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ
طَبَائِهَا فَاسْتَنْثَتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَ فَنِينَ
كَانَتْ أَمَّا أَنَّهَا حَسَنَاتٌ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا
مَرَّتْ بِهَجْرٍ فَشَرَبَتْ وَلَمْ يَرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا
كَانَ ذَلِكَ لَهُ حَسَنَاتٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا
تَحْنِيئًا وَسَيِّئًا وَتَعَقُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ
اللَّهِ فَرِيَقَايِهَا وَظَهَرُوا بِهَا فَهِيَ لَهَا
كَانَ ذَلِكَ سَيِّئًا وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخَرَّ أَوْ رِيَاءً
وَنِيَاءً رَكَعَ الرُّسُلَا مِ فَهِيَ وَشَرٌّ
وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ عَنْ الْحَمْرِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ
عَنِّي فَنِيْمًا إِنَّ هَذِهِ الذَّابِدَةُ
الْحَبَّ مَعَهُ الْفَادَةُ مَنْ تَعَلَّى
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا مِثْرَةً وَمَنْ

کے ساتھ خیر و بھلائی قیامت تک کے لیے والبتہ کر دی گئی ہے۔
۸۴۶- ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن
حارث نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے
ابو النبیاح نے حدیث بیان کی اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ
عنه سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا گھوڑے کی پشتیانی کے
ساتھ خیر و بھلائی والبتہ کر دی گئی ہے۔

۸۴۷- ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے
ان سے زید بن اسلم نے ان سے ابوالصالح سمان نے اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گھوڑے کا انجام
تین قسم کا ہے ایک شخص کے لیے تو وہ باعث اجر و ثواب ہے، ایک
شخص کے لیے وہ صرف پردہ ہے اور ایک شخص کے لیے وہ وبال ہے
جس شخص کے لیے گھوڑا باعث اجر و ثواب ہے، یہ وہ شخص ہے جو
جہاد کے لیے اسے پالتا ہے اور چراگاہ یا باغ میں اس کی رسی کو جس
سے وہ بندھا ہوتا ہے خوب دراز کر دیتا ہے رتا کہ خوب اچھی طرح
چر سکے، تو وہ اپنے اس طول و عرض میں جو کچھ بھی چرتا چمکتا ہے وہ
سب اس کے لیے نیکیاں بن جاتی ہیں۔ اور اگر کبھی وہ اپنی رسی ٹٹا
کر دو چار قوم دوڑ لیتا ہے تو اس کی بید بھی مالک کے لیے باعث اجر و
ثواب بن جاتی ہے اور کبھی اگر وہ کسی نہر سے گزرتے ہوئے اس میں سے
پانی پی لیتا ہے اگرچہ مالک کے دل میں پہلے سے اسے پلانے کا خیال
بھی نہیں تھا، پھر گھوڑے کا پانی پینا اس کے لیے اجر و ثواب بن جاتا
ہے۔ اور ایک شخص وہ ہے جو گھوڑے کو لوگوں کے سامنے اظہار
استغناء، پردہ پوشی اور سوال سے بچے رہنے کی غرض سے پالتا ہے
اور اللہ تعالیٰ کا جو حق اس کی گردن اور اس کی پیٹھ کے ساتھ والبتہ ہے
اسے بھی وہ فراموش نہیں کرتا تو یہ گھوڑا اس کی خواہش کے مطابق اس
کے لیے ایک پردہ ہوتا ہے اور ایک شخص وہ ہے جو گھوڑے کو فخر اور
دکھاوے اور اہل اسلام کی دشمنی میں پالتا ہے تو وہ اس کے لیے وبال
جان ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لگھوڑوں کے متعلق پوچھا گیا
تو آپ نے فرمایا کہ اس جامع اور منفرد آیت کے سوا مجھ پر اس کے بارے
میں اور کچھ نازل نہیں ہوا کہ جو شخص ایک ذرہ کے برابر بھی نیکی کرے گا تو

يَعْلَمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَجِدْهُ -
 ۸۴۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
 حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ
 مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ صَبَّحَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بَكْرَةً وَ
 قَتْلًا خَرَجُوا بِالْمَسَاحِي فَلَمَّا زَاوَاهُ قَالُوا
 مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ وَأَخَالُوا إِلَى الْحِصْنِ
 يَسْعَوْنَ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَ
 قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرَجَتْ خَيْبَرُ أَتَانَا زَانِرُنَا
 بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَيَأْتِي صَبَاحُ الْمُنْتَدِرِينَ -

۸۴۹۔ حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ الْمُنْذِرُ حَدَّثَنَا ابْنُ
 أَبِي الْفَتْحَةِ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَى سَمْعَتٌ مِنْكَ حَدِيثًا
 كَثِيرًا فَأَنَسَاكَ قَالَ أَبَسْطَرِدَاءُ لَكَ
 فَبَسَطْتَ فَعَرَفَ بَيْدَهُ فِيهِ شَيْءٌ
 قَالَ هُمُ فَصَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيتُ
 حَدِيثًا تَجَدَّدَ :-

۳۸۲۔ فَصَائِلُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ صَحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَرَأَاهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِهِ

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
 عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ
 عَلَى النَّاسِ شَيْءٌ مَآءٌ فَيَغْزُو فَيَأْتُمُّ مِنَ النَّاسِ
 فَيَقُولُونَ فَيَكْفُرُونَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ
 ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ شَيْءٌ مَآءٌ فَيَغْزُو فَيَأْتُمُّ مِنَ

اس کا بدلہ پا لیا اور جو شخص ایک ذرہ کے برابر بھی برائی کر لگا تو اس کا بدلہ بھی پا لیا :-
 ۸۴۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ، ان سے سفیان نے
 حدیث بیان کی ، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ، ان سے محمد نے
 اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم خیر میں صبح ترکے ہی پہنچ گئے تھے ۔ خیر کے یہودی اس وقت
 اپنے بچھاؤ کے لئے کہ دھیتوں اور باغات وغیرہ پر جا رہے تھے
 کہ انھوں نے آپ کو دیکھا اور یہ کہتے ہوئے کہ محمد لشکر کے کمانڈر
 قلعہ کی طرف بھاگے ۔ اس کے بعد ان حضوروں نے اپنے ہاتھ اٹھا کر فرمایا
 اللہ اکبر ! خیر تو بر باد ہو گا کہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں (جنگ کے
 لیے) اتر جاتے ہیں تو پھر ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے ۔

۸۴۹۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ، ان سے ابن ابی
 الفتح نے حدیث بیان کی ، ان سے ابی ذئب نے ، ان سے مقبری
 نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی ،
 یا رسول اللہ ! میں نے آج حضور سے بہت سی احادیث اب تک
 سنی ہیں لیکن میں انھیں بھول جاتا ہوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ اپنی چادر پھیلاؤ ، میں نے چادر پھیلا دی اور آپ نے اپنا ہاتھ
 اس پر ڈال دیا اور فرمایا کہ اسے اب سمیٹ لو ، چنانچہ میں نے سمیٹ لیا ،
 اور اس کے بعد کبھی کوئی حدیث نہیں بھولا ۔

۳۸۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی فضیلت

مسلمانوں کے جس فرد نے بھی ان حضوروں کی صحبت اٹھائی

ہو یا آپ کا دیدار اسے نصیب ہو ، وہ آپ کا صحابی ہے

۸۵۰۔ مجھ سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ، ان سے سفیان نے
 حدیث بیان کی ، ان سے عمر نے بیان کیا اور انہوں نے جابر بن عبد اللہ
 رضی اللہ عنہ سے سنا ، آپ نے بیان کیا کہ ہم سے ابو سعید خدری رضی اللہ
 عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، ایک ایسا زمانہ آئے گا
 گا کہ مسلمانوں کی جماعت غزوہ کرے گی تو لوگ پوچھیں گے کہ کیا تمہارے
 ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی صحابی بھی ہیں ؟ جواب ملے گا کہ ہاں
 ہیں ، تو انھیں کے ذریعہ فتح کی دعا کی جائے گی ۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا
 کہ مسلمانوں کی جماعت غزوہ کرے گی اور اس موقع پر یہ سوال اٹھے گا کہ کیا

ابوبکر صدیق یعنی عبداللہ بن ابی قحظہ رضی اللہ عنہ بھی مہاجرین کی جماعت میں شامل ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”ان حاجتہم مہاجرین کا یہ (خاص طور پر) حق ہے جو اپنے گھر دل اور اپنے مالوں سے جدا کر دیئے گئے ہیں، اللہ کے فضل اور رضا مندی کے طلبگار ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں۔ یہی لوگ تو صادق ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، ”اگر تم لوگ ان کی (یعنی رسول کی) مدد کرو گے تو ان کی مدد تو خود اللہ کر چکا ہے“ ارشاد ”ان اللہ معنا“ تک۔

حضرت عائشہ، ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں تھے (ہجرت کرتے ہوئے)۔

۸۵۳۔ ہم سے عبداللہ بن رجاہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسراہیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (ان کے والد عازب رضی اللہ عنہ سے ایک کجاوہ تیرہ درہم میں خریدی) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عازب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ براہ (رضی اللہ عنہ) سے کہئے کہ وہ میرے یہاں یکجاوہ اٹھا کر بیٹھا دیں۔ اس پر عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک آپ وہ واقعہ بیان کر دیں کہ آپ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے (ہجرت کے ارادہ سے) کس طرح نکلے نہیں کامیاب ہوئے تھے جبکہ مشرکین آپ حضرات کو تلاش بھی کر رہے تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ مکہ سے نکلنے کے بعد ہم رات بھر چلتے رہے اور دن میں بھی سفر جاری رکھا، لیکن جب دوپہر ہو گئی تو میں نے چاروں طرف منظر دوڑائی کہ کہیں کوئی سایہ نظر آجائے اور ہم اس میں پناہ لے سکیں، آخر ایک چٹان دکھائی دی اور میں نے اس کے قریب پہنچ کر سائے کے طول و عرض کا جائزہ لیا۔ پھر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک فرش ریاں میں نے بچھا دیا اور عرض کی یا رسول اللہ! اب آپ آرام فرمائیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتا ہوا میں نکلا کہ ممکن ہے کوئی انسان منظر آجائے۔ اتفاق سے بکر بن کا

منہم ابوبکر عبداللہ بن ابی قحظہ التیمی رضی اللہ عنہ و قول اللہ تعالیٰ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَصْطَوْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ وَقَالَ إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا۔

قالت عائشة و ابوسعید

و ابن عباس رضی اللہ عنہم

و كان ابوبکر مع النبی

صلی اللہ علیہ وسلم فی الغار۔

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا

اسراہیل عن ابی اسحاق عن البراء

قال اشتری ابوبکر رضی اللہ عنہ

من عازب رحلاً بثلاث عشرة درهماً

فقال ابوبکر لعازب مر البراء فليحمل

إني رجلي فقال عازب لا حتى تجد لنا

كيف صنعت انت و رسول الله صلی اللہ

عليہ وسلم حين خرجنا من مكة

والمشركون يطلبونكم قال ارتحلنا

من مكة فاحيينا اوسيينا لبيكتنا و

يوما حتى اظهرتنا و قام فاشهد

الظهيرة فرميت ببصري هل اري

من ظلة فادى اليي فاذا صخرة انبثقا

فنظرت بفتية ظل لها فتوىي ثم

فرشت للنبي صلی اللہ علیہ وسلم فيه

ثم قلت لا اضطجع يا نبي الله فاضلم

النبي صلی اللہ علیہ وسلم ثم انطلقت انظر

۳۸۴ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ابوبکرؓ کے دروازے کو چھوڑ کر مسجد نبویؐ کے انتہام دروازے بند کر دو۔
اس کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۸۵۵ - مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سالم ابو النضر نے حدیث بیان کی، ان سے بسر بن سعید نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دینا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے ان دونوں میں سے کسی ایک کا اختیار دیا تو اس بندے نے اسے اختیار کر لیا جو اللہ کے پاس تھا، انھوں نے بیان کیا کہ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے روئے لیگے۔ ہمیں ان کی اس گریہ نازی پر حیرت ہوئی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو کسی بندے کے متعلق خبر دے رہے ہیں جسے اختیار دیا گیا تھا لیکن بات یہ تھی کہ حضور اکرمؐ ہی وہ تھے جنہیں اختیار دیا گیا تھا اور ابوبکرؓ ہم میں سب سے زیادہ جانتے والے تھے۔ آل حضورؐ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ اپنی صحبت اور مال کے ذریعہ مجھ پر ابوبکرؓ کا سب سے زیادہ احسان ہے اور اگر میں اپنے رب کے سوا خلیل بنا سکتا تو ابوبکرؓ کو بناتا۔ لیکن اسلام کی اخوت اور مودت کافی ہے مسجد کے تمام دروازے جو صحابہ کے گھروں کی طرف کھلتے تھے بند کر دیئے جائیں، سو ابوبکرؓ کی طرف کے دروازے کے۔

۳۸۵ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

۸۵۶ - ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں عیب یہی صحابہ کے درمیان انتخاب کے لئے کہا جاتا تو سب میں منتخب اور ممتاز ہوا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قرار دیتے۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو، پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو۔
۳۸۶ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ اگر میں کسی کو

یا ۳۸۴ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم سَدُّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۵۵ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُلَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خُطِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَأَخْتَارَ ذَلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللَّهِ قَالَ فَبِكْرٍ أَبُو بَكْرٍ فَعَجِبْنَا لَبِغًا أَنْ يُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مُجِبِهِ وَمَلَأِهِ أَبَا بَكْرٍ وَكَوْنْتُ مُتَخَذًا أَخِيًّا غَيْرَ رَفِيٍّ لَدَيْهِ خُذْ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أَخَوَاكَ الْإِسْلَامَ مَوَدَّتُهُ لَا يَنْفَعِينَ فِي الْمَسْجِدِ بَابُ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ

باب ۳۸۵ وَفَضْلُ أَبِي بَكْرٍ عِدَّةُ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مُخَيَّرِينَ بَيْنَ النَّاسِ فِي مَنْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخُيِّرَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

باب ۳۸۶ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم

كَوْصُكُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا
قَالَ أَبُو سَعِيدٍ

۸۵۷- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهْبُ عَنْ
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَكُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَا تَخَذُتُ
أَبَا بَكْرٍ وَ لَكِنْ أَخِي وَ صَاحِبِي حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ عَنْ
أَيُّوبَ وَقَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا
لَا تَخَذُتُ تَهْ خَلِيلًا وَ لَكِنْ أَخُوهُ الرَّسُولِ
أَفْضَلُ حَدَّثَنَا قَتِيبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
عَنْ أَيُّوبَ مِثْلَهُ :

۸۵۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ
زَمِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَلِيكَةَ
قَالَ كَتَبَ أَهْلُ الْكُوفَةِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ
فَالْحَبِيبُ فَقَالَ أَمَا الَّذِي قَالَ رَسُولُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ
مُتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيلًا لَا تَخَذُتُ
أَنْزَلُهُ أَتَابِعِي أَبَا بَكْرٍ :

باب ۳۸۷

۸۵۹- حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
أَمْتُ امْرَأَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَامْرَأَانِ تَرْجِعُ إِلَيْهِ قَالَتْ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ
أَجِدْكَ كَأَنَّمَا تَقُولُ الْمَوْتُ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
إِنْ لَمْ تَجِدِي فَايْ أَبَا بَكْرٍ :

۸۶۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا بِلَالُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ

خَلِيلٍ بَنِي سَكَنَةَ.

اس کی روایت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کی ہے۔

۸۵۷- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے
حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے
اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، اگر اپنی امت کے کسی فرد کو میں خلیل بنا سکتا تو ابو بکر کو بناتا،
لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں ہم سے معلی بن اسد اور
موسیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے وہب نے حدیث بیان کی
ان سے ایوب نے (اس روایت میں یوں ہے) کہ آل حضورؐ نے فرمایا
اگر میں کسی کو خلیل بنا سکتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اسلام کی اخوت سب
سے بہتر ہے۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب
نے حدیث بیان کی اور ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، سابق کی طرح۔
۸۵۸- ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، انھیں حماد بن زید
نے خبر دی، انھیں ایوب نے ان سے عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے بیان کیا۔
کہ کوفہ والوں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے داد (کی میراث کے سلسلے میں)
استفتاء کیا تو آپ نے انھیں جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تھا، اگر اس امت میں کسی کو میں اپنا خلیل بنا سکتا تو ابو بکر کو بناتا
اور انھوں نے داد کو باپ کے درجے میں قرار دیا تھا۔ آپ کی مراد ابو بکر
رضی اللہ عنہ سے تھی۔

۸۵۹- ہم سے حمید بن محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم
سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے
محمد بن حبیب بن مطعم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ایک عاتق
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے ان سے دوبارہ
آنے کے لیے فرمایا۔ انھوں نے کہا، لیکن اگر میں نے آپ کو دیا یا پھر آپ
کا کیا خیال ہے؟ غالباً وہ وفات کی طرف اشارہ کر رہے تھے جنہوں نے حضور اکرمؐ
نے فرمایا اگر تم مجھے نہ پاسکیں تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس چلی جانا۔

۸۶۰- ہم سے احمد بن ابی طیب نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل
بن معابد نے حدیث بیان کی۔ ان سے بیان بن بشر نے حدیث بیان کی،

ومدّۃ بن عبد الرحمن عن ہمام قال سمعت
عماراً یقول ما یت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وما معہ إلا خمسۃ
أعبدوا وامتات و
ابو بکر

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا
مُهَذَّبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ دَاوُدَ
عَنْ بَسْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِذِ بْنِ
أَبِي أَدْرِيسٍ عَنْ أَبِي السَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ كُنْتُ خَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُبِلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا
بِطُوفِ ثَوْبِهِ حَتَّى يَدِيَ عَنْ رُكْبَتِهِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا
صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ فَسَلِمَ وَقَالَ ابْنُ
كَانَ مَبْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْ
مَا سُرِعَت إِلَيْهِ ثُمَّ قَدِمَتْ فَسَالَتْ
إِلَى يَغْفِرُ لِي فَا بِي عَلِيٍّ فَا قَبِلْتَ إِلَيْكَ فَقَالَ
يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَلَا تَأْتِ
أَنْ هَمَّ بِدَمٍ فَا بِي فَنَزَلَ ابْنُ بَكْرٍ
فَسَأَلَ أَتَمَّ أَبُو بَكْرٍ فَقَالُوا لَا فَا بِي
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلِمَ
فَجَعَلَ وَجْهَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَمَعَّرُ حَتَّى اشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ فَحَثَا عَلَى
رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَاللَّهِ أَنَا كُنْتُ
أَظْلَمَ صَدِيقَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ
قَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ اسْمَاعِي بِنَفْسِهِ وَ
مَالَهُ فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونِي صَاحِبِي صَدِيقِي
فَمَا أَوْدَى بَعْدَ هَذَا

ان سے ذہبہ بن عبد الرحمن نے ان سے ہمام نے بیان کیا کہ میں نے عمار
رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا تھا جب آپ کے ساتھ اسلام لانے والے
میں پانچ غلام، دو عورتوں اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہم کے سوا اور
کوئی نہ تھا۔

۸۶۱۔ مجھ سے ہشام بن عمار نے حدیث بیان کی، ان سے صدقہ
بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن داؤد نے حدیث بیان
کی، ان سے بسر بن عبد اللہ نے، ان سے عائذ اللہ بن ادریس نے
اور ان سے ابو دردادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مجھ بنی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے کاٹا و
پکڑے ہوئے آئے، (کپڑا اٹھوں نے اس طرح پکڑ رکھا تھا کہ اس
سے گھٹنا کھل گیا تھا حضور اکرمؐ نے یہ حالت دیکھ کر فرمایا، معلوم ہوتا
ہے تمہارے دوست کسی سے روٹ گئے ہیں۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
حاضر ہو کر سلام کیا اور عرض کی یا رسول اللہ! میرے اور ابن خطاب کے
درمیان کچھ بات ہو گئی تھی اور اس سلسلے میں میں نے جلد بازی سے کام
لیا، لیکن بعد میں مجھے ندامت ہوئی تو میں نے ان سے معافی چاہی، اب
وہ مجھے معاف کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اسی لیے میں آپ کی خدمت
حاضر نہ ہوں حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ اے ابو بکر! تمہیں اللہ معاف کرے،
تین مرتبہ جلد ارشاد فرمایا۔ آخر عرضی اللہ عنہ کو بھی ندامت ہوئی اور وہ
ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے اور پوچھا، یہاں ابو بکر موجود ہیں، معلوم
ہو کہ موجود نہیں ہیں تو آپ بھی حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور
سلام کیا۔ حضور اکرمؐ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا (انگواری کی وجہ سے اللہ
ابو بکر رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کرنے لگے،
یا رسول اللہ! خدا گواہ ہے زیادتی میری طرف سے تھی، دو مرتبہ یہ جبکہ
اس کے آل حضورؐ نے فرمایا، اللہ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث کیا تھا،
اور تم لوگوں نے کہا تھا کہ تم جھوٹے بولتے ہو، لیکن ابو بکرؓ نے کہا تھا کہ میں
سچا ہوں اور اپنی جان اور مال کے ذریعہ انھوں نے میری مدد کی تھی تو کیا
تم لوگ میرے ساتھ تھی کہ مجھ سے الگ کر دو گے۔ دو مرتبہ آل حضورؐ نے یہ جملہ
فرمایا اور اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کبھی کسی نے تکلیف نہیں پہنچی تھی۔

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا مَعْلَى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
بْنُ الْمُخْتَارِ تَالِ خَالِدَ الْحَذَّاءِ حَدَّثَنَا عَنْ اَبِي
عِثَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ
اَللّٰهُ عَنْهُ اَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلَى حَبِيشَ ذَاتِ السَّلَاسِلِ

فَقُلْتُ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ
فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ اَبُو هَا
فَقُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
وَعَدُ رِجَالٍ۔

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا ابُو الْيَمَانِ اخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزَّهْرِيِّ قَالَ اخْبَرَنِي ابُو سَلَمَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنْ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اَللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا رَاْعُ فِيْ
عَتَمَةٍ عِنْدَا عَلِيٍّ الدِّبْتُبُ فَاَحَدًا مِنْهَا
شَاةً فَطَلَبَةُ الدِّرَاعِي فَانْتَفَتِ اِلَيْهِ
الدِّبْتُبُ فَقَالَ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمٌ
لَيْسَ لَهَا رَاْعٌ عَنِّي وَدَيْتَا رَجُلٌ مَيُوسُو
بَقَرَةً تَلَا حَمَلًا عَتَمِيهَا فَانْتَفَتِ اِلَيْهِ
فَكَفَّمَتْهُ فَقَالَتْ اِنِّي لَمُاخَلَقٌ لِهَذَا وَلَكِنِّي خُلِقْتُ لِلْعَدُوِّ
قَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اَللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي
اَوْمِنُ بِذَلِكَ وَالْبُكَيْرُ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهُمَا

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اَنْ اخْبَرَنَا عَبْدُ اَللّٰهِ عَنْ
يُوْسُفَ عَنِ الزَّهْرِيِّ قَالَ اخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ
سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا اَنَا
مَائِمٌ وَارْتَمَيْتُ عَلَى قَلْبِي عَلِيْمًا وَلَوْ
فَنَزَعْتُمْ مِنْهَا مَا شَاءَ اَللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَ هَا
ابْنُ اُمِّي حَفَاةً فَكَذَعَهَا ذُنُوْنَا اَوْ ذُنُوْنِيْنِ

۸۶۲۔ ہم سے معالی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز
بن المختار نے حدیث بیان کی کہ خالد حذاء نے ہم سے ابو عثمان کے واسطے
سے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے
حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں غزوہ ذات
السلاسل کے لیے بھیجا، عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم میں آپ
کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ سب سے زیادہ محبت آپ کو
کس شخص سے ہے؟ آپ نے فرمایا کہ عائشہ سے۔ میں نے پوچھا،
اور مردوں میں؟ فرمایا اس کے والد سے۔ میں نے پوچھا اس کے بعد
فرمایا کہ عمر بن خطاب سے۔ اس طرح آپ کے کئی اشخاص کے نام لیے۔

۸۶۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر
دی، ان سے زہری نے بیان کیا انھیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر
دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک چرواہا اپنی بکریاں چرا
رہا تھا کہ بھیڑیا آگیا اور ریوڑ سے ایک بکری اٹھا کر لے جانے لگا۔
چرواہے نے اس سے بکری چھڑائی چاہی تو بھیڑیا بول پڑا یوم السبع
میں اس کی رکھوالی کرنے والا کون ہوگا جس دن میرے سوا اور کوئی اس کا
چرواہا نہ ہوگا؟ اسی طرح ایک شخص بیل لیے جا رہا تھا اس پر سوار ہو کر،
بیل اس کی طرف متوجہ ہو کر گویا ہوا اور کہا کہ میری تخلیق اس کے لیے
نہیں ہوتی ہے، میں تو کھیتی باڑی کے کاموں کے لیے پیدا کیا ہوں۔
شخص بول پڑا، سبحان اللہ! (چانور اور انسانوں کی طرح باتیں
کرتا ہے!) حضور اکرم نے پھر فرمایا کہ میں ان واقعات پر ایمان لاتا ہوں
اور ابوبکر اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بھی۔

۸۶۴۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے خبر دی
انھیں یونس نے، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں ابن المسیب
نے خبر دی اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ میں سو
رہا تھا کہ خواب میں، میں نے خود کو ایک کنوئیں پر دیکھا، اس پر ایک ڈول
تھا، اللہ تعالیٰ نے جتنا چاہا میں نے اس سے پانی پینا۔ پھر اسے
ابن ابی قحاذ (ابو بکر رضی اللہ عنہ) نے لے لیا اور محمول نے ایک بادو ڈول

کھینچے، ان کے کھینچنے میں کچھ کمزوری محسوس ہوئی اور اللہ ان کے اس کمزوری کو معاف کرے۔ پھر اس ڈول نے ایک بہت بڑے ڈول کی صورت اختیار کر لی اور اسے ابن خطاب نے اپنے ہاتھ میں لے لیا میں نے اتنا قوی اور باہمت انسان نہیں دیکھا جو عمرہ کی طرح ڈول کھینچ سکتا ہو، یہ حال تھا کہ لوگوں نے اونٹوں کے پانی پینے کی جگہ کو بھر لیا تھا۔

۸۶۵۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انھیں سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا یا جامہ یا تہبند وغیرہ کمر ڈول کی وجہ سے زمین پر گھسیٹتا چلے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف دیکھیں گے بھی نہیں۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میرے کپڑے کا ایک حصہ لٹک جایا کرتا ہے البتہ اگر میں پوری طرح نگہداشت رکھوں (تو اس سے بچتا ممکن ہوگا) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ ایسا تکبر کے طور پر نہیں کرتے اس لیے آپ اس حکم کے تحت داخل نہیں ہیں، موسیٰ نے بیان کیا کہ میں نے سالم سے پوچھا، کیا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا کہ جو اپنے تہبند کو گھسیٹتے ہوئے چلا تو انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ان سے پوچھا کہ یہی کے متعلق سنا تھا (تہبند وغیرہ کی تخصیص کے ساتھ نہیں سنا تھا)۔

۸۶۶۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی ان سے شعیب نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کے راستے میں کسی چیز کا ایک سوڑا خرچ کیا تو اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا کہ اسے اللہ کے بندے! یہ دروازہ بہتر ہے پس جو شخص اہل نمازیں سے ہوگا اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا جو شخص اہل جہاد میں سے ہوگا اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا، جو شخص اہل صدقہ میں سے ہوگا اسے صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص اہل صیام (روزہ) میں سے ہوگا اسے

وَفِي تَرْجَمَةٍ مُنْعَفٍ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ
مُنْعَفَةً ثُمَّ اسْتَحَالَتْ
ابن الخطاب فَلَاحَ عَيْشِيَا
مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ
عُمَرَحَتِي صَوَّبَ
النَّاسُ بِعَطَنِ

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ سَالِمِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلًا كَمْ
يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ أِنْ أَحَدٌ شَفَى ثَوْبِي يَنْتَرَحِي
إِلَّا أَنْ الْعَاهِدَ ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ
لَسْتَ تَضُنُّهُ ذَلِكَ خِيَلًا قَالَ
مُوسَى فَقُلْتُ لِسَالِمٍ إِذَا
عَبَدَ اللَّهُ مِنْ جَرٍّ إِنْ أَرَاكَ قَالَ لَمْ أَسْمَعْ
ذَكَرَ إِلَّا ثَوْبَهُ

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمِيدُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ انْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ
شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دُعِيَ
مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا
خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ
مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ
دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ

الصَّادِقَةُ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّادِقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّيَّامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّيَّامِ وَبَابُ الْبَيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَلَى هَذَا لِي دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ خُرُودَةٍ وَقَالَ هَلْ يَدْعِي مِنْهَا كَلِمًا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَارْجِعُوا أَنْ تَكُونُ مِنْهُمْ حَيًّا يَا بَكْرِي

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا إسماعيل بن عبد الله حدثنا سليمان بن بلال عن هشام بن عروة عن عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مات و أبو بكر بالسنن قال إسماعيل يعني بالعالية فقال عمر يقول والله ما مات رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت وقال عمر والله ما كان يقف في نفسي إلا ذاك وليبعثه الله فليقطعن أيدي رجال وأرجلهم فجاء أبو بكر فكشف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقبله قال يا بني أنت وأمي طابت حيا وميتا والذي نفسي بيده لا يبدى نقيض الله الموتين ابدا ثم خرج فقال أيتها الخالف على رسلك فلما تكلم أبو بكر جلس عمر فحمد الله أبو بكر واثني عليه وقال لا من كان يعبد محمداً صلى الله عليه وسلم فإن محمداً قد مات ومن كان يعبد الله فإن الله حي لا يموت وقال إِنَّكَ مَيِّتٌ وَ

صیام اور ربان دسیر الی کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی جس شخص کو ان تمام ہی دروازوں سے بلایا جائے گا پھر تو اسے کسی قسم کا خوف و اندیشہ باقی نہیں رہے گا۔ اور پوچھا، کیا کوئی شخص ایسا بھی ہوگا جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے۔ یا رسول اللہ! آن حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں اور مجھے توقع ہے کہ آپ بھی انھیں میں سے ہوں گے اے ابو بکر!

۸۶۷۔ مجھ سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی۔ ان سے هشام بن عروہ نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حضور اکرمؐ کی جب وفات ہوئی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ اس وقت مقام سبخ میں تھے۔ اسماعیل نے کہا کہ آپ کی مدد مریض کے بالائی علاقہ سے تھی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کر یہ کہنے لگے کہ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا دل اس کے سوا کسی اور بات کے لیے تیار نہیں تھا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ آنحضرتؐ کو معجوت فرمائیں گے اور آپ ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیں گے (جو آپ کی موت کی باتیں کہتے ہیں)۔ اتنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے: اور حضور اکرمؐ کی نعش مبارک کو کھول کر بوسہ دیا اور کہا، میرے باپ اور ماں آپ پر نذاہوں، آپ زندگی میں بھی یا گمیرہ تھے اور وفات کے بعد بھی، اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ آپ پر درجہ اموات ہرگز طاری نہیں کرے گا اس کے بعد آپ باہر تشریف لائے اور کہا کہ اے قسم کھانے والے! خطاب عمر رضی اللہ عنہ سے تھا، جو قسم کھا کھا کر کہہ رہے تھے کہ حضور اکرمؐ کی وفات نہیں ہوئی ہے! عجلت نہ کیجئے۔ پھر حبیب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی تو عمر رضی اللہ عنہ سٹیج گئے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پہلے اللہ کی حمد و ثنا کی اور پھر فرمایا (اے اللہ کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ محمدؐ کی وفات ہو چکی ہے اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ ہی ہے اس پر موت کبھی طاری نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ نے خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے، فرمایا تھا کہ آپ پر بھی

انْفَقَمَ صَيِّتُونَ وَقَالَ مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ
فَدَخَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ
أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ
وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبَيْهِ فَجَنَّ نَجَسًا
اَللّٰهُ سَخِيئًا وَ سَرِيحُوزِي اَللّٰهُ الشَّاكِرِيْنَ
قَالَ فَتَنَشَّعَ النَّاسُ مِيكُونُ قَالَ وَاجْتَمَعَ
الانصار الى سعد ابن عُبَادَةَ فِي سَقِيْفَةِ
بَنِي سَاعِدَةَ فَقَالُوا مَنَا امِيرٌ وَ مِنْكُمْ
امِيرٌ فَذَهَبَ إِلَيْهِمُ ابُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابُ وَ ابُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَذَهَبَ
عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَاسْكَنَهُ ابُو بَكْرٍ وَ كَانَ عُمَرُ
يَقُولُ وَ اَللّٰهُ مَا اسَدْتُ بِذَلِكَ إِلَّا اِلَى
فَدَخَلَتْ كَلَامًا قَدَا عَجَبِي
خَشِيْتُ اَنْ لَا يَبْلُغَ ابُو بَكْرٍ ثُمَّ تَكَلَّمَ
ابُو بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ اِبْلُغَ النَّاسُ فَقَالَ فِي
كَلَامِهِ فَنَزَلَ الْاَمْرَاءُ وَ اَنْتُمْ
الْوَسْطَاءُ فَقَالَ حَبَابُ بْنُ الْمُنْذَرِ
لَا وَ اَللّٰهُ لَا فَعَلْنَا مَنَا امِيرًا
وَ مِنْكُمْ امِيرًا فَقَالَ ابُو بَكْرٍ لَا
لَكُنَا الْاَمْرَاءُ وَ اَنْتُمْ الْوَسْطَاءُ هُوَ
اَوْسَطُ الْعَرَبِ دَاوُدُ وَ اَعْرَبُهُمْ اَحْبَابًا
فَبَا يَعُوْا عُمَرُ اَوْ اَبَا عُبَيْدَةَ فَقَالَ
عُمَرُ بَلْ نَبَا يَعِيْكَ اَنْتَ فَاَنْتَ سَيِّدُنَا
وَ خَيْرُنَا وَ اَحَبُّنَا اِلَى رَسُوْلِ اَللّٰهِ صَلَّى
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاحْتَدَى عُمَرُ بَيْدَةً
فَبَا يَعِيْهِ وَ بَا يَعِيْهِ النَّاسُ فَقَالَ
تَنْذُ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ
فَقَالَ عُمَرُ قَتَلْتُمُوْهُ اَللّٰهُ - وَ قَالَ
عَبْدُ اَللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ عَنْ الزُّبَيْدِيِّ

موت طاری ہوگی اور انھیں بھی موت کا سامنا کرنا ہوگا، اور اللہ تعالیٰ نے
فرمایا تھا کہ محمد صرف رسول ہیں، اس سے پہلے بھی بہت سے رسول
گذر چکے ہیں، پس کیا اگر ان کی وفات ہو جائے تو کیا انھیں شہید کر دیا
جائے تو تم ارتداد اختیار کر لو گے اور جو شخص ارتداد اختیار کرے گا تو
اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور اللہ عنقریب شکر گزار
بندوں کو بدلہ دینے والا ہے۔ بیان کیا یہ سن کر لوگ پھوٹ پھوٹ
کر رونے لگے۔ بیان کیا کہ انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں سعد بن
عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہو گئے تھے اور کہنے لگے تھے کہ ایک
امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم (مہاجرین) میں سے ہوگا۔ پھر ابوبکر
عمر بن الخطاب اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم ان کی مجلس میں
پہنچے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی ابتدا کرنی چاہی لیکن ابوبکر رضی اللہ
عنہ نے ان سے خاموش رہنے کے لیے کہا۔ عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے
کہ خدا گواہ ہے میں نے ایسا صرف اس وجہ سے کیا تھا کہ میں نے
پہلے سے ہی ایک تقریر تیار کر لی تھی جو مجھے بہت پسند آتی تھی، پھر
مجھے ڈر تھا کہ ابوبکر نے کی برابری اس سے بھی نہیں ہو سکے گی۔ آخر
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی، انتہائی بلاغت کے ساتھ
انھوں نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہم (قریش) امراء ہیں اور تم (جماعت
انصار) وزراء ہو۔ اس پر حباب بن منذر رضی اللہ عنہ بولے کہ نہیں، خدا
گواہ ہے، ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے، ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور
ایک تم میں سے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا کہ نہیں ہم امراء ہیں اور
تم وزراء ہو (حدیث کی رو سے)۔ قریش گھرانے کے اعتبار سے عجیب
سے بہتر شمار کئے جاتے ہیں اور اپنے عادات و اخلاق میں عربیت کی
سمیت سے زیادہ نمائندگی کرتے ہیں۔ اس لیے عمر یا ابو عبیدہ کے ہاتھ
پر سمیت کر لو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، نہیں، ہم آپ سے ہی سمیت کریں
گے آپ ہمارے سردار ہیں۔ ہم میں سب سے بہتر ہیں اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی جناب میں ہم سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ
نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور ان کے ہاتھ پر سمیت کر لی۔ پھر سب لوگوں نے
سمیت کی۔ اتنے میں کسی کی آواز آئی کہ سمیت عبادہ رضی اللہ عنہ کو تم
لوگوں نے نظر انداز اور بے وقعت کر دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انھیں

قال عبد الرحمن بن القاسم اخبرني
القاسم ان عائشة رضي الله عنها
قالت شخص بصر النبي صلى الله عليه
وسلم ثم قال في الرقيق الاعلى ثلاثا
وقعت الحديث قالت فما كانت
من خطبها من خطبة الا نفع الله بها
لقد خوف عمر وان فيهم لنفا فاقروهم
الله بذلك ثم لقاه نصر ابو بكر
المهدي وعرفهم الحق الرزي
عليهم وخرجوا به يتلون
وما محمد الا رسول قد
خلت من قبله الرسل
الى الشاكدين - ۛ

۸۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
سَفِيَّانُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ
حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ
قَالَ قُلْتُ لِي أَيُّ النَّاسِ

بعد رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال ابو بكر قلت ثم من قال
ثم عمر وخشيت ان يقول عثمان
قلت ثم انت قال ما انا الا رجل
من السليمين ۛ

۸۶۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ
أَوْ بِذَاتِ الْعَبِيشِ الْقَطْعَ عَقِدْتُ لِي فَأَقَامَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

انھیں اللہ تعالیٰ نے نظر انداز کر لیا ہے یعنی اللہ کے حکم سے وہ خلافت کے
مستحق نہیں ہیں اور عبد الرحمن بن قاسم نے زبیدی کے واسطے سے بیان کیا
کہ عبد الرحمن بن قاسم نے بیان کیا انھیں قاسم نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی
اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مبارک اٹھی (وفات سے
پہلے) اور آپ نے فرمایا کہ (اے اللہ! مجھے) زمینیں (علی میں) داخل کیجئے۔ آپ نے
یہ حدیثیں مرتب فرمادیں۔ اور بوہری حدیث بیان کی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ
ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما دونوں ہی خطبوں سے نفع پہنچا (عمر رضی اللہ عنہ نے
لوگوں کو دھمکایا) کیونکہ ان میں بعض منافق بھی تھے، اس لئے انھیں
اللہ تعالیٰ نے اس طرح باز رکھا (غلط افواہیں پھیلانے سے) اور (بعد میں)
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو صحیح راستہ دکھایا اور انھیں بتایا کہ جو کچھ ان کے علم
میں آچکا ہے وہی صحیح ہے اور یہی وجہ تھی کہ جب لوگ باہر گئے تو یہ آیت تلاوت
کر رہے تھے محمد ایک رسول ہیں اور ان سے پہلے بھی رسول گذر چکے
ہیں۔ " الشاکرین تک۔ "

۸۶۸- ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر
دی، ان سے جامع بن ابی راشد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو نعیم نے
حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حنفیہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (علی
رضی اللہ عنہ) سے پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے
افضل صحابی کون ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ ابو بکرؓ میں نے پوچھا اس کے
بعد؟ انھوں نے فرمایا کہ اس کے بعد عمرؓ مجھے اس کا اندیشہ تھا کہ (اگر
پھر میں نے سنا پوچھا کہ اس کے بعد؟ تو کہہ دیں گے کہ عثمانؓ اس لیے
میں نے عرض کی۔ اس کے بعد آپ کا درجہ ہے؟ فرمایا کہ میں تو صرف مسالزل
کی جماعت کا ایک فرد ہوں۔

۸۶۹- ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے،
ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ چلے جب ہم مقام بیداء یا مقام ذات العیش پر پہنچے
تو میرا ایک ہار گم ہو گیا۔ اس لیے حضور اکرمؐ میں کی تلاش کے لیے وصال
مٹھ کر گئے اور صبح بڑھی آپ کے ساتھ مٹھ کرے لیکن نہ اس جگہ پانی کا نام
نشان تھا اور نہ ان کے ساتھ پانی تھا۔ لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔

اور کہنے لگے کہ آپ ملاحظہ نہیں فرماتے۔ عائشہؓ نے کیا کر رکھا ہے حضور اکرمؐ کو یہیں روک لیا۔ اتنے صحابہ آپ کے ساتھ ہیں، نہ تو یہاں پانی کا نام و نشان ہے اور نہ لوگ اپنے ساتھ لئے ہوئے ہیں اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سر مبارک میری رانوں پر رکھے ہوئے سو رہے تھے وہ کہنے لگے تمھاری وجہ سے آں حضورؐ اور سب لوگوں کو دیکھنا پڑا اب یہاں کہیں پانی ہے اور نہ لوگوں کے ساتھ ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بہت برا بھلا کہا، جو کچھ اللہ کو منظور تھا اور اپنے ہاتھ سے میں کچھ کے لگانے لگے ان کچھ کول کے باوجود حرکت کرنے سے صرف ایک چیز مانع رہی کہ حضور اکرمؐ کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ آں حضورؐ سوتے رہے اور جب صبح ہوئی تو پانی نہیں تھا اور اسی موقع پر اللہ تعالیٰ نے تیمم کا حکم نازل فرمایا اور سب نے تیمم کیا، اس پر اسید بن حصیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے آل ابوبکر! یہ تمھاری کوئی پہلی حرکت نہیں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر ہم نے جب اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہمارا اسی کے پیچھے ملا۔

۸۶۰۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عیش نے بیان کیا انھوں نے ذکوان سے سنا اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے اصحاب کو برا بھلا نہ کہو اگر کوئی شقیق احد پہاڑ کے برابر بھی سونا اللہ کے راستے میں خرچ کر ڈالے تو ان کے ایک مدغلہ کی برابری بھی نہیں کر سکتا اور نہ ان کے آدھے مدغلے کی۔ اس روایت کی متابعت حریر، عبد اللہ بن داؤد، ابومعادیہ اور محاضر نے عیش کے واسطے سے کی۔

۸۶۱۔ ہم سے محمد بن مسکین ابوالحسن نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن جہان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے شریک بن ابی نمر نے، ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا اور انھیں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نے ایک دن اپنے گھر میں وضو کی اور اس ارادہ سے نکلے کہ آج دن بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

علی التماثۃ واقام الناس معہ ویسوا علی ماء و لیس معہم ماء فاقا للناس ابابکر فقالوا الانزی ما صنعت عائشۃ اقامت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبالناس معہ ویسوا علی ماء و لیس معہم ماء فجاء ابوبکر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامنحہ رأستہ علی فخذی قد نام فقال جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس ویسوا علی ماء و لیس معہم ماء قالت فعاتبتنی و قال ما شاء اللہ ان یقول وجعل یطعننی بمیدہ فی حاضونی فلا یمنعنی من التخت الا مکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی فخذی فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اصبح علی غیر ماء فانزل اللہ آیۃ التیمم فتمیموا فقال اسید بن الحضیر ما ہی بادل برکتکم یا الابی بکر فقالت عائشۃ فنعثنا البعیر الذی کنت علیہ فوجدنا تختہ فی۔

۸۶۰۔ حَدَّثَنَا اَدْرِهْنُ ابی ابیاس حدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَلْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ ذُكْوَانَ يَجِدُثُ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ الْبَنِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَ تَسْبُؤًا اَصْحَابِي فَاَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ الْحَبِّ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مِنْ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفُهُ۔ تَابِعِ جَدِيدُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دَاوُدَ وَ ابُو مُعَاوِيَةَ وَ الْحَاضِرِيُّ عَنْ اَلْاَعْمَشِ۔

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْكِينٍ ابُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَهَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ شَرِيكَ بْنِ اَبِي نَمِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسِيبٍ قَالَ اخْبَرَنِي اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ اَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقُلْتُ لَدَ مَنْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا کون
معہ یومی هذا قال فجاء المنعبد
فقال عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقالوا خرج و رَحَبَ ههنا فخرجت
علی اِثَرِه اسال عنه حتی دخل بئر اریس
فجلست عند الباب ویا بها من حریه حتی
فتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حاجه فتوضا و قمت الیه فاذا هو جالس
علی بئر اریس و توسط قفها و کشف
عن ساقیه و ذلّا ههنا فی البئر فسلمت
علیه ثم انصرفت فجلست عند الباب
فقلت لا کونن بواب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الیوم فجاء ابو بکر فدفع
الباب فقلت من هذا فقال ابو بکر
فقلت علی دسلک ثم ذهبت فقلت یا
رسول اللہ هذا ابو بکر یتستأذن فقال
امذن له و بشرا بالجنة فاقبلت حتی
قلت لا فی بکر ادخل و رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ببشورک بالجنة
فدخل ابو بکر فجلس عن یمین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معه فی القب
ردیاً و جلّی فی البئر كما صنع النبی صلی اللہ
علیه وسلم و کشف عن ساقیه، ثم
رجعت فجلست و قد ترکت اخي یتوضا
و یلحقی فقلت ان یبرد اللہ بقلدن خبیراً
میدید اخله یأتی یم فاذا انسان خیرک
الباب فقلت من هذا فقال عمر بن
الخطاب فقلت علی دسلک ثم جئت الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلمت

و سلم کی رفاقت میں گزاروں گا۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر آپ مسجد نبوی
میں حاضر ہوئے اور حضور اکرم کے متعلق پوچھا تو وہاں موجود لوگوں نے
بتایا کہ آل حضور تو تشریف لے جا چکے ہیں اور آپ اس طرف تشریف
لے گئے۔ چنانچہ میں آل حضور کے متعلق پوچھا ہوا آپ کے پیچھے
پہنچے نکلا اور آخر میں نہ دیکھا کہ آپ (قباء کے قریب ایک باغ)
بئر اریس میں داخل ہو رہے ہیں۔ میں دروازے پر بیٹھ گیا اور اس کا
دروازہ کھجور کی شاخوں سے بنا ہوا تھا۔ جب حضور اکرم قضاہ حاجت
کر چکے اور وضو بھی کر لی تو میں آپ کے پاس گیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ
بئر اریس اس باغ کے کنویں کے من پر بیٹھے ہوئے تھے، اپنی نپٹلیاں
آپ نے کھول رکھی تھیں اور کنوئیں میں پاؤں ٹکائے ہوئے تھے۔ میں
نے آپ کو سلام کیا اور پھر واپس آکر باغ کے دروازے پر بیٹھ گیا۔
میں نے سوچا کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان رہوں گا
پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور دروازہ کھولنا چاہا تو میں نے پوچھا کہ کون
صاحب ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ ابو بکر! میں نے کہا تھوڑی دیر ٹھہر
جائیے۔ پھر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض
کی کہ ابو بکر دروازے پر موجود ہیں اور آپ سے اجازت چاہتے ہیں (اور
آنے کی) آل حضور نے فرمایا کہ انھیں اجازت دے دو اور رحمت کی بشارت
بھی! میں دروازہ پر آیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اندر تشریف لے
جائیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو رحمت کی بشارت دی
ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور اسی کنویں کے من پر حضور
اکرم کی داہنی طرف بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پاؤں کنوئیں میں ٹکائیے
جس طرح حضور اکرم ٹکائے ہوئے تھے اور اپنی نپٹلیوں کو بھی کھول
لیا تھا پھر میں واپس آکر انہی جگہ بیٹھ گیا۔ میں آتے وقت اپنے بھائی کو
وضو کراتا ہوا چھوڑ آیا تھا۔ وہ میرے ساتھ آنے والے تھے۔ میں نے
اپنے دل میں کہا، کاش اللہ تعالیٰ فلاں کو خبر دے دیتا ان کی مراد اپنے
بھائی سے تھی اور انھیں یہاں کسی طرح پہنچا دیتا۔ اتنے میں کسی صاحب
نے دروازہ پر دستک دی۔ میں نے پوچھا کون صاحب ہیں؟ کہا کہ عمر بن
خطاب۔ میں نے کہا کہ تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر جائیے۔ چنانچہ میں حضور
اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کے بعد عرض کیا کہ عمر بن خطاب

عليه فقلت هذا عند بن الخطاب
يسئذون فقال ائذن له ونبشره
بالجنة فجلت فقلت ادخل ونبشرك
رسول الله صلى الله عليه وسلم بالجنة
فدخل فجلس مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم في القف عن يساره ودلى رجله
في البئر ثم رجعت فجلست فقلت ان
يبرء الله بفلان خيرا بات به خبا
انسان بجرىك الباب فقلت من هذا فقال
عثمان بن عفان فقلت على رسلك فجلت
رسول الله فاخبرته فقال ائذن له و
نبشره بالجنة على ينوي نصيبه فجلت
فقلت له ادخل ونبشرك رسول
الله صلى الله عليه وسلم بالجنة على بوي
تصيبك فدخل فوجد القف فدا
ملى فجلس وجاهه من الشق
الآخر قال يربك قال سعيد بن
المسيب فاؤلفتهما قبورهم :-

۸۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ ابْنَ مَالٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَحَابًا أَحَدًا وَابْنُ مَالٍ رَضِيَ
عَنْهُ فَخَرَفَ بِهِمْ فَقَالَ أَتَيْتُ أَحَدًا
فَأَيْتَمًا عَلَى بَيْتِي وَصِدِّيقِي وَشَهِيدِي :-

۸۷۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْبُوعَيْنِيُّ
حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ
نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَمَا أَنَا عَلَى مِثْرٍ أُنْزِعُ مِنْهَا حَاءً رَجِي

وروازي پر کھڑے ہیں اور اجازت چاہتے ہیں کہ حضور نے فرمایا
کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی پہنچا دو۔ میں
واپس آیا اور کہا کہ اندر تشریف لے جائیے اور آپ کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی ہے آپ بھی داخل ہوئے
اور حضور اکرم کے ساتھ اسی من پر بائیں طرف بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں
کوٹھیں میں لٹکالیے۔ میں پھر دروازہ پر آکر بیٹھ گیا اور سوچتا رہا کہ
کاش اللہ تعالیٰ فلاں (آپ کے بھائی) کے ساتھ خیر چاہتے اور
انہیں یہاں پہنچا دیتے۔ اتنے میں ایک صاحب آئے اور دروازے
پر دستک دی میں نے پوچھا، کون صاحب ہیں؟ بولے کہ عثمان بن عفان
میں نے کہا حقوڑی دیر کے لیے توقف کیجئے۔ میں حضور اکرم کے پاس
آیا اور آپ کو ان کی آمد کی اطلاع دی۔ آپ حضور نے فرمایا کہ انہیں
اجازت دے دو اور ایک مصیبت پر جو انہیں پہنچے گی جنت کی بشارت
پہنچا دو۔ میں دروازے پر آیا اور ان سے کہا کہ اندر تشریف لے جائیے
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے ایک
مصیبت پر جو آپ کو پہنچے گی۔ آپ جب داخل ہوئے تو دیکھا کہ چوڑے
پر جگہ نہیں ہے۔ اس لیے آپ دوسری طرف حضور اکرم کے سامنے بیٹھ
گئے۔ شریک نے بیان کیا کہ سعید بن مسیب نے فرمایا، میں نے اس سے
ان حضرات کی قبول کی تاویل لی۔ (کہ اسی ترتیب سے بنیں گی)۔

۸۷۲- محمد سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے
حدیث بیان کی، ان سے سعید نے ان سے قتادہ نے، اور ان سے
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر احد پہاڑ پر چڑھے
تو احد کا ٹپ اٹھا۔ حضور اکرم نے فرمایا، اُحد! قرآن پڑھ کہ تجھ پر ایک
نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

۸۷۳- محمد سے ابو عبد اللہ احمد بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے
وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے صخر نے حدیث بیان کی، ان
سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں ایک کوٹھیں پر (خواب میں) کھڑا اس
سے پانی کھینچ رہا تھا کہ میرے پاس ابوبکر اور عمرؓ بھی پہنچ گئے پھر ابوبکر

أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ السَّيْفَ
فَنَزَعَ ذَنْبًا أَوْ ذَنْبَيْنِ فِي مَدْعِهِ
ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا
ابْنُ الْخَطَّابِ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي
بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ عَذَابًا فَلَمَّا سَأَلَ
عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَقْرِي مَدْعِيَهُ فَنَزَعَ
حَتَّى حَذَبَ النَّاسُ يَعْطَلُونَ قَالَ وَهَبَ
الْعَطَنُ لَكَ الْإِبِلَ يَقُولُ حَتَّى رَوَيْتَ
الْإِبِلَ فَأَنَاحَتْ -

۸۷۴ - حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَمِيْنُ
بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ
الْمَكِّيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي مُكَيْمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ لُؤْلُؤٍ فِي قَوْمٍ فَدَعَا
اللَّهُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْخَطَّابِ وَقَدْ وَضَعَهُ عَلَى
سَدِيرِهِ إِذَا رَجَلَ مِنَ التَّفَتِي فَذَوْنُ مِرْقَةٍ
عَلَى مَنْكَبِي يَقُولُ رَحِمَكَ أَنْ كُنْتَ لَارْجُوا
يَجْعَلُكَ اللَّهُ مَعَ مَا جَبَيْكَ لَدُنِّي كَثِيرًا مَا
كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ وَابُو بَكْرٍ
وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَابُو بَكْرٍ وَعُمَرُ
فَإِنْ كُنْتُ لَارْجُوا أَنْ يَجْعَلُكَ
اللَّهُ مَعَهُمَا مَاذَا هُوَ عَلَى
بْنِ أَبِي طَالِبٍ -

۸۷۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْزَانَ الْكُوفِيُّ
حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْأَوْثَانِ عَنْ
يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
أَبِي هَيْبٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزَّمِيرِ قَالَ
سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ أَشَدِّ مَا
صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَزَعُ دُولَ لِيَا أَوَّلَ بَكْرٍ يَأْخُذُ دُولَ كَهْنِيخٍ - ان کے
کھینچنے میں ضعف تھا اور اللہ ان کی مغفرت کرے گا پھر ابو بکر رضی
اللہ عنہ کے ہاتھ سے دُول عمر رضی اللہ عنہ نے لیا اور ان کے ہاتھ
میں سمیٹتے ہی وہ ایک بہت بڑے دُول کی صورت میں تبدیل ہو
گیا۔ میں نے کوئی باہمت اور قوی انسان نہیں دیکھا جو اتنی حسن
تدبیر اور مضبوط قوت ارادی کے ساتھ کام کرنے کا عادی ہو چنانچہ انھوں
نے اتنا پانی کھینچی کہ لوگوں نے اونٹوں کو پانی پلانے کی جگہیں بھر لیں
وہاب نے بیان کیا "العطن" اونٹوں کے پیٹھ کی جگہ کو کہتے
ہیں، بولتے ہیں اونٹ اتنا سیراب ہوئے کہ وہیں (بدیٹھ گئے)۔

۸۷۴ - ہم سے ولید بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ بن یونس
نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن سعید بن ابی الحسین مکی نے حدیث
بیان کی ان سے ابن ابی ملیک نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما
نے بیان کیا کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ کھڑا تھا جو عمر بن خطاب رضی اللہ
عنہ کے لیے دعا نہیں کر رہے تھے، اس وقت آپ کا جنازہ تابت
پر رکھا ہوا تھا انھوں نے ایک صاحب نے میرے پیچھے سے آکر میرے
شانوں پر اپنی کہنیاں رکھ دیں اور عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہنے
لگے اللہ آپ پر رحم کرے۔ مجھے تو یہی توقع تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو
آپ کے دونوں ساتھیوں (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی
اللہ عنہ) کے ساتھ (دفن) کرے گا۔ میں اکثر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا کرتا تھا کہ میں، ابو بکر اور عمر تھے۔

میں نے اور ابو بکر اور عمر نے یہ کام کیا۔ میں اور ابو بکر اور عمر نے
اس لیے مجھے تو یہی توقع تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو انھیں دونوں حضرات
کے ساتھ رکھے گا۔ میں نے مڑ کر جو دیکھا تو آپ علی رضی اللہ عنہ تھے۔

۸۷۵ - محمد بن محمد بن یزید کوئی نے حدیث بیان کی، ان سے
ولید نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے، ان سے یحییٰ بن ابی
کثیر نے، ان سے محمد بن ابی ایمن نے اور ان سے عروہ بن زبیر نے
بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مشرکین مکہ کے
سب سے زیادہ شدید اور سنگین معاملے کے متعلق پوچھا جو انھوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا تو انھوں نے فرمایا کہ

میں نے دیکھا کہ عقبہ بن ابی معیط حضور اکرم کے پاس آیا۔ آپ اس وقت نماز پڑھا رہے تھے اس بد بخت نے اپنی چادر گردن مبارک میں ڈال رکھینی جس سے آپ کا گلا بڑی شدت کے ساتھ بھنس گیا اتنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور بد بخت کو دفع کیا اور فرمایا، کیا تم ایک ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور وہ تمہارے پاس اپنے پروردگار کی طرف سے یتیم (معجزات و دلائل) بھی لایا ہے ؟

۳۸۸۔ ابو حفص عمر بن خطاب فرمشی عدوی رضی اللہ

عنه کے مناقب

۸۷۶۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز ماحشون نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن منکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خواب میں جنت میں داخل ہوا تو دُعا میں نے اہل طور رضی اللہ عنہ کی بیوی رمیضا کو دیکھا اور میں نے قدموں کے چاپ کی آواز سنی تو میں نے پوچھا، یہ کون صاحب ہیں؟ بتایا گیا بلال رضی اللہ عنہ، اور میں نے ایک محل دیکھا، اس کے سامنے ایک عورت تھی میں نے پوچھا، یہ کس کا محل ہے؟ تو بتایا گیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا، میرے دل میں آیا کہ اندر داخل ہو کر اسے دیکھوں لیکن مجھے عمر کی غیرت یاد آئی اور اس لیے اندر داخل نہیں ہوا، اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میرے دل باپ آپ پر فدا ہوں۔ کیا میں آپ سے بھی غیرت کر دوں گا؟ یا رسول اللہ!

۸۷۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں لیث نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آپ حضورؐ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب میں جنت دیکھی، میں نے دیکھا کہ ایک عورت ایک محل کے کنارے دھڑک رہی ہے میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ عورت کا، پھر مجھے ان کی غیرت و حمیت یاد آئی اور میں وہیں سے لوٹ آیا۔ اس پر عمر

عبدی وسلم قال رایت عقبۃ بن ابی معیط جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو یصلی فوضع یدہ فی عنقہ فخنقہ بہ خنقا مشرنا فجاہ ابو بکر حتی دفعہ عنہ فقال اتقتلون رجلا ان یشکک فی ربہ اللہ وقد جاءکم بالبینات من ربکم۔

۳۸۸ مناقب عمر بن الخطاب الی

الفرشی العذری رضی اللہ عنہ

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاحِشُونُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرَّامِثِيَّاتِ امْرَأَةٌ أَبِي طَلْحَةَ وَ سَمِعْتُ خَفَافَةً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ هَذَا يَدَلُّ وَمَا أَنِي قَصْرًا أَضْعَاثُ جَارِمَةٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالَ لِعُمَرَ فَأَسْرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَمَا كَرْتُ عَيْزَتِكَ فَقَالَ عُمَرُ يَا نَجِيَّ دَايِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْلِبَكَ بَأَعَارٍ؟

۸۷۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ مِرَّةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْنَا مَعَ عَبْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ تَبَيَّنَا أَنَا نَائِحٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ فَتَوَصَّأْتُ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعُمَرَ

فَذَكَرْتُ غَيْرَكَ فَوَلَّيْتُ مَنْ بَرًّا فَبَكَى عُمَرُ
وَقَالَ اَعَدَيْكَ اَغَارَ يَارَسُولَ اللَّهِ -

۸۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّلْتِ الْبُجَعْفَرُ
السُّكُوفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اخْبَرَنِي حُمَازَةُ عَنْ

أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ نَبِيًّا أَنَا نَائِمٌ مُشْرِبٌ تُعِينِي اللَّيْلُ حَتَّى أَنْظُرَ
إِنَّ الرَّبَّ يَجْعَلُنِي فِي ظَفَرِي أَوْ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ
تَأَوَّلْتُ عُمُرًا فَقَالُوا فَمَا أَوَّلَتْكَ قَالَ الْعِلَافَةُ -

۸۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُمَيْرٍ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَالِحٍ عَنْ سَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي
أُتْرَعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلْبِي فَجَاءَ أَجْوَبُ بَكْرٍ

فَنَزَعَهُ وَنَوَّأَ أَوْ ذَنُوبَيْنِ نَزَعَا ضَعِيفًا
وَاللَّهُ يَجْعَلُهُمَا ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
فَأَسْتَحَالَتْ غُرْبًا أَنْتَ أَرْعَقِيًّا فَرِيهَ حَتَّى

رَوَى النَّاسُ وَصَدْرُ الْبُخَارِيِّ قَالَ ابْنُ جَسْبَرٍ
الْبُخَارِيُّ عَنْ قِيسِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ رَزَائِكَةَ
الْبَطْنَانِ قَبْلَ لَهَا حَمَلٌ رَقِيقٌ مَبْثُوثٌ كَثِيرَةٌ -

۸۵۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ
ابْنِ إِسْهَاقٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ
ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدِ الْحَمِيدِ ابْنُ مُحَمَّدٍ

بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَا قَالَةَ عَبْدِ الْعَزِيزِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
سَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ ابْنِ

عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ بِنِ
أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دُودِيَّةً وَأُورَعِيًّا يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ مِثْلُكَ
سَاحِقٌ هَجِي غَيْرَتُكَ كَرْدَلُكَ -

۸۴۸ - مجھ سے محمد بن صلت ابو جعفر کو فی نے حدیث بیان کی ان
سے ابن المبارک نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے زہری

نے بیان کیا، انھیں حمزہ نے خبر دی اور انھیں ان کے والد نے، کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دودھ پیا

اور سیرابی کے اثر کو اپنے ناخوں تک پر محسوس کیا۔ پھر میں نے پیا
کہ عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ!

اس خواب کی تعبیر کیا ہوگی؟ اُن حضور نے فرمایا کہ علم۔
۸۴۹ - ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن

نشر نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، کہا
کہ مجھ سے ابو بکر بن سالم نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور

سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کنوئیں سے ایک اچھا بڑا ڈول کھینچ

رہا ہوں۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور انھوں نے بھی ایک یا دو ڈول
کھینچے ضعف کے ساتھ اور اللہ ان کی مغفرت کرے گا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ

آئے اور ان کے ہاتھ میں وہ دو ڈول بہت بڑے ڈول کی صورت
اختیار کر گیا، میں نے ان جیسا قوی اور با عظمت شخص نہیں دیکھا جو

اتنی مضبوط قوت ارادی کے ساتھ کام کا عادی ہو، انھوں نے اتنا
کھینچا کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اونٹوں کے سیراب ہونے کی جھلک

کو مجھ کو محفوظ کر لیا۔
۸۵۰ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن
ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان

ان کے والد نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انذار کرنے کی اجازت چاہی اس وقت حضور اکرم کے پاس قریش کی چند عورتیں راہبات المؤمنین میں سے بیٹھی باتیں کر رہی تھیں اور آل حضور کی آواز سے بھی بلند آواز کے ساتھ آپ سے نفقہ میں زیادتی کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ یوں ہی عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی تو وہ تمام خواتین کھڑی ہو کر پردے کے پیچھے چل دیں بھاگ کھڑی ہوئیں۔ آخر حضور اکرم نے انھیں اجازت دی اور وہ داخل ہوئے تو آل حضور مسکرا رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے حضور اکرم نے فرمایا، مجھے ان عورتوں پر ہنسی آرہی تھی جو ابھی میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں، لیکن آپ کی آواز سننے ہی پر دے کے پیچھے بھاگ گئیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! درناؤ انھیں آپ سے چاہیے تھا پھر انھوں نے (عمرؓ کے لئے) کہا، اے اپنی جانوں کی دشمن! تم مجھ سے تو ڈرتی ہو اور حضور اکرم سے نہیں ڈرتیں۔ عورتوں نے کہا کہ ہاں آپ ٹھیک کہتے ہیں حضور اکرم کے مقابلے میں آپ کہیں زیادہ سخت ہیں۔ پس پھر آل حضور نے فرمایا، اے ابن خطاب! اس ذات کی قسم جس کے رقبہ و قدرت میں میری جان ہے، اگر کبھی شیطان آپ کو کسی راستے پر چلتا دیکھ لیتا ہے تو اسے چھوڑ کر کسی دوسرے راستے پر ہو لیتا ہے۔

۸۸۱۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے بعد پھر ہمیں ہمیشہ عزت حاصل رہی ہے۔

۸۸۲۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے خبر دی، ان سے عمر بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی علیک نے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ ان کے نائب پر (شاہدات کے بعد) دکھا گیا تو تمام لوگوں نے غش مبارک کو گھیر لیا۔ اور ان کے لیے دعا و صلاہ پڑھتے گئے، غش ابھی اٹھائی نہیں گئی تھی میں بھی وہیں موجود تھا۔ اسی حالت میں اچانک ایک صاحب نے میرا نشانہ بچھڑ لیا، میں نے دیکھا تو وہ علیؓ کم اندر چھپے تھے۔ پھر انھوں نے

الخطاب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وعندہ نسوة من قریش یکلمنہ
سیتکثرنہ غلبۃ اصواتھن علی صوته فلما
استاذن عمر بن الخطاب قمن فباذرن
الحجاب فاذن لہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فدخل عمر ورسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یصحبہ فقال عمر اضحک
اللہ سیک یا رسول اللہ فقال البی صلی اللہ
علیہ وسلم عجبت من هؤلاء اللذین
کن عنیدی فلما سمعت صوتک ابتذرن
الحجاب فقال عمر فانت احق ان تکفین
یا رسول اللہ ثم قال عمر یا عدو است
انفسھن اتمھن لکنی ولا تمھن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلن نعم انت
اقط و اغلظ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایھا ابن
الخطاب والذی نفسی بیدہ ما لیک الشیطان
سالکاً فحاً قط الا سلتک فحاً غیر فحک
۸۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسُ قَالَ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا زِلْنَا اَعِزَّةً مُنْذُ
اَسْلَمَ عُمَرُ

۸۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اَنُ خَبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ اِبْنِ اَبِي صَلِيكَةَ
اَنَّهُ سَمِعَ اِبْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وَجِئَ عُمَرُ عَلَى
سُورَةٍ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيَصْلُونَ
قَبْلَ اَنْ يَرْفَعَ وَاَنَا فِيهِمْ فَلَمَّ يَرَعْنِي الرَّجُلُ
اَخَذَ مَتَكِيَّ فَاذَا عَلِيٌّ فَتَرَحَّمْ عَلَيَّ
عُمَرُ وَقَالَ مَا خَلَفْتُ اَحَدًا اَوْ اَحَبَّ اِلَيَّ

عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا و رحمت کی اور ان کی نفی کو مخاطب کر کے فرمایا، آپ نے اپنے بعد کسی بھی شخص کو نہیں چھوڑا کہ جسے دیکھ کر مجھے یہ تمنا ہوتی کہ عمل جیسا عمل کرتے ہوئے میں اللہ سے جاہلوں، اور خدا کی قسم مجھے تریقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ ہی رکھے گا میرا یہ یقین اس وجہ سے تھا کہ میں نے اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سنے تھے کہ ”میں، ابوبکر اور عمر گئے۔ میں، ابوبکر اور عمر داخل ہوئے۔ میں، ابوبکر اور عمر باہر آئے۔“

۸۸۳۔ ہم سے مسدود حدیث بیان کی، ان سے زید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اور محمد سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے محمد بن سواد اور کھس بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے تو آپ کے ساتھ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ پہاڑ کا نینے لگا تو حضور اکرم نے اپنے پاؤں سے اسے کھینکی دی اور فرمایا، اُحُد! ٹھہرا رہ کہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہی تو ہیں۔

۸۸۴۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمر بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے بیان کیا، اور ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اپنے والد عمر رضی اللہ عنہ کے بعض حالات پوچھے، جو میں نے انھیں بتا دیئے تو انھوں نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں نے کسی شخص کو معاملات میں اتنی انتھک کوشش کرنے والا اور اتنا زیادہ سخی نہیں دیکھا اور یہ خصال عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر ہی ختم ہو گئے۔

۸۸۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت

أَنَّ الْيَقِيَّ اللَّهُ بِمَثَلٍ عَمِلَ مِنْكَ وَأَيُّمُ
الْإِنِّ كُنْتُ لَكَ ظَنُّ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ
مَعَ مَا حَبَيْبِكَ وَحَبِيبَتِ أَفَى كُنْتُ
كَثِيرًا أَسْمَعُ الْبَنِيَّ مَكُونًا اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَهَبْتُ أَنَا وَابْنُكَ
وَعُمَرُ وَكَانَتْ أَنَا وَابْنُكَ
وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَابْنُكَ
وَعُمَرُ

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّادٍ وَكَهْمَسُ
ابْنُ الْبَيْهَقِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى أَحَدٍ وَمَعَهُ ابْنُ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعثَمَانُ
فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرِبَهُ بِرُجْلِهِ وَقَالَ اثْبُتْ أَحَدُ
فَمَا عَلَيْكَ إِنَّكَ صَبِيٌّ أَذْمِيدُ نَفْسِي أَوْ شَحِيدَانِ ؟

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ
مُحَمَّدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ
شَأْنِهِ يَعْنِي عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ
مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِينِ
قُبِضَ كَانَ أَحَدًا وَآخُودًا حَتَّى انْتَهَى
مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ -

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کے متعلق پوچھا کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ اس پر حضور اکرمؐ نے فرمایا: ادر تم نے قیامت کے لیے تیاری کیا کی ہے؟ انھوں نے عرض کی: کچھ بھی نہیں سوا اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں۔ ان حضورؐ نے فرمایا کہ یہ تمھارا حشر بھی انھیں کے ساتھ ہوگا جن سے تمھیں محبت ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں کبھی اتنی خوشی کسی بات سے بھی نہیں ہوئی ہوگی جتنی آپ کے اس ارشاد سے ہوئی کہ تمھارا حشر انھیں کے ساتھ ہوگا جن سے تمھیں محبت ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں اور ان سے اپنی اس محبت کی وجہ سے امید دار ہوں کہ میرا حشر انھیں حضرات کے ساتھ ہوگا۔ اگرچہ میرے عمل ان کے جیسے نہیں ہیں۔

۸۸۶۔ ہم سے یحییٰ بن قزح نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سے سنی امتوں میں محدث و جن کی زبان پر حق اور فیصلہ خداوندی خود بخود اللہ کے حکم سے جاری ہو جائے گا (تھکا) ہڑا کرتے تھے اور اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہے تو وہ عمر (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ نہ کریا بن زائدہ نے اپنی روایت میں سعد کے واسطے سے یہ افادہ کیا ہے کہ ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سے پہلے بنی اسرائیل کی امتوں میں کچھ لوگ ایسے ہڑا کرتے تھے کہ نبی نہیں ہوتے تھے اور اس کے باوجود، (فرشتوں کے ذریعے) ان سے کلام ہڑا کرتا تھا۔ اور اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے تو وہ عمر (رضی اللہ عنہ) ہیں۔

۸۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ ہم نے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک چرواہا اپنا روٹ چراگ تھکا کہ ایک بھڑیے نے اس کی ایک بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور بکری کو اس سے

وَسَلَّمَ عَنْ السَّاعَةِ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَ مَاذَا أَعْدَتْ لَهَا قَالَ كَمَا شِئْتُ إِلَّا أَنْ أَحِبَّ اللَّهُ وَ سَأَسْأَلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسُ فَنَا أَحِبَّ ابْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ اسْرَجُوا أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحَبَّتِي رَأَيْتَاهُمْ وَأَنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَحٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنْ الْأُمَمِ مُجَدِّتُونَ قَانِيكَ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَمَاتَهُ عُمَرُ سَادَ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ يُكَلِّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ فَإِنْ سَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مَنٌ أَحَدٌ فَعُمَرُ

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلًا مِثْلًا فِي غَنَمٍ عَدَا لِدَبَّ ثَبً فَاخَذَ مِنْهَا

چھڑا لیا۔ پھر پھڑپھڑایا اس کی طرف متوجہ ہوا اور بولا (خزق عادت کے طور پر) یوم السبع میں اس کی حفاظت کرنے والا کون ہوگا، حنب میرے سوا اس کا کوئی چر وانا نہ ہوگا، صحابہؓ اس پر بول اٹھے سبحان اللہ! حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں اس واقعہ پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکرؓ و عمرؓ بھی حالانکہ ابوبکرؓ و عمرؓ رضی اللہ عنہما موجود نہیں تھے۔

۸۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انھیں ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے خبر دی اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو قمیص پہنے ہوئے تھے۔ ان میں سے بعض کی قمیص صرف سینے تک کی تھی اور بعض کی اس سے بھی چھوٹی اور میرے سامنے عمر پیش کئے گئے تو وہ اتنی ڈبی قمیص پہنے ہوئے تھے کہ چلتے ہوئے گھسٹتی تھی صحابہؓ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپؐ نے اس کی تعبیر کیا لی؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ دین۔

۸۸۹۔ ہم سے صلت ابن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابومیکہ نے اور ان سے مسور بن مخزوم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ زخمی کر دیئے گئے تو بڑی کرب و بے چینی کا اظہار آپؐ کی طرف سے ہوا۔ اس موقع پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آپؐ سے تسلی و تسفی کے طور پر کہا کہ یا امیر المؤمنین! آپؐ اس درجہ گھرا کیوں رہے ہیں، آپؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور آل حضورؐ کی صحبت کا پورا حق ادا کیا، پھر جب آپؐ آل حضورؐ سے جدا ہوئے تو آل حضورؐ آپؐ سے خوش اور راضی تھے۔ اس کے بعد ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ کی صحبت اٹھائی اور ان کی صحبت کا بھی آپؐ نے پورا حق ادا کیا اور جب جدا ہوئے تو وہ بھی آپؐ سے راضی اور خوش تھے، آخر میں مسلمانوں کی صحبت آپؐ کو حاصل رہی، ان کی صحبت کا بھی آپؐ نے پورا حق ادا کیا ہے اور اگر آپؐ ان سے جدا ہوئے تو اس میں کوئی شہ نہیں کہ انھیں بھی آپؐ اپنے سے خوش اور راضی ہی چھوڑ دیں گے۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آپؐ نے جو رسول اللہ

سَلَاةً مَطْلَبًا حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا فَانْقَضَتْ إِلَيْهِ الذِّبَةُ فَقَالَ لَهَا مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ لَكَيْنِ لَهَا رَأَيْعٌ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُدْرِكُ مِنْهَا وَالْبُكْرُ وَعُمَرُ وَمَا تُحَدِّثُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ؟

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَنِيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَبِيًّا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قَمِيصٌ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ السَّدَى وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ ذُنْ ذَلِكْ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ أَحْبَرُهُ مَا لَوْ أَنَّمَا أَذْلَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّيِّئِينَ؟

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِدْرِيسٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُثَيْبٍ عَنْ الْمُسَوِّرِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَهُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَانَ مَجْبُورًا عَلَيْهِ يَا أَسِيرَ السُّومَنِيِّينَ وَلَئِنْ كَانَ ذَلِكَ لَقَدْ صَحَبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْسَنْتَ صَحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عِنْدَ رَاضٍ ثُمَّ صَحَبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَاحْسَنْتَ صَحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عِنْدَكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحَبْتَ مَعْصِيَتَهُمْ فَاحْسَنْتَ صَحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَسْتَ فَارِقْتَهُمْ وَهُمْ عِنْدَكَ رَاضُونَ قَالَ أَمَا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صَحْبَتِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاكَ فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنْ اللَّهِ لَعَنَ لِي مَا نَعَى بِهِ عَلِيٌّ وَأَمَّا مَا

ذَكَرْتُ مِنْ مَعْجَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاةٍ فَاضَا
 ذَاكَ مَنْ مِنْ اللَّهِ حَلَّ ذِكْرُهُ مَنْ بِهِ
 عَلَيَّ وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ حِزْجِي فَهُوَ
 مِنْ أَجْلِكَ وَأَجَلِ الْمُصَابِثِ، وَاللَّهُ
 لَوْ أَنَّ لِي طَلْعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَا
 فَتَدِيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَذْو
 حَبْلٍ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ قَالَ حَمَّادُ بْنُ
 زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ
 ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ
 عَبَّاسٍ دَخَلْتُ عَلَى

عمر جہذا:

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو
 اسامة قَالَ حَدَّثَنِي عُمَانُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُو
 عُمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي حَائِطٍ مِنْ حَيْطَانِ الْمَدِينَةِ تَجَاءُ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَمَهُ
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ
 لَهُ وَبَشِيرُهُ بِالْحَبَّةِ فَفَتَحَتْ لَهُ فَاذَا أَبُو بَكْرٍ
 فَبَشَّرَتْهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَحَمْدُ اللَّهِ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَمَهُ
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَفْتَمَهُ
 أَفْتَمَهُ لَمَّْا وَبَشِيرُهُ بِالْحَبَّةِ فَفَتَحَتْ
 لَهُ فَاذَا هُوَ عُمَرُ فَخَبَّرَتْهُ بِمَا قَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمْدُ اللَّهِ
 ثُمَّ اسْتَفْتَمَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لِي أَفْتَمَهُ لَمَّْا
 وَبَشِيرُهُ بِالْحَبَّةِ عَلَى بَلْوَى تَصْنِيبِهِ
 فَاذَا عُمَانُ فَخَبَّرَتْهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمْدُ اللَّهِ ثُمَّ
 قَالَ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ :

صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا اور ان حضوروں کی رضا و خوشنمی کا جو ذکر کیا ہے
 تو یقیناً یہ صرف اللہ تعالیٰ کا ایک فضل اور احسان ہے جو اس نے محمد پر
 کیا ہے اسی طرح جو آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت اور ان کی رضا
 و خوشنمی کا ذکر کیا ہے تو یہ بھی محمد پر اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان تھا،
 لیکن جو گھبراہٹ اور پریشانی محمد پر طاری آپ دیکھ رہے ہیں وہ آپ کی
 وجہ سے اور آپ کے ساتھیوں کی وجہ سے ہے اور خدا کی قسم اگر
 میرے پاس زمین بھر سونا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا سامنا کرنے
 سے پہلے اس کا فدیہ دے کر اس سے نجات کی کوشش کرتا، حماد بن
 زید نے بیان کیا، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابویہ
 نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت
 میں حاضر ہوا۔ یہی حدیث۔

۸۹۰۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ
 نے حدیث بیان کی، کہا کہ محمد سے عثمان بن غیاث نے حدیث بیان کی
 ان سے البرعثان ہندی نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوموسیٰ اشعری
 رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ کے ایک باغ میں، میں رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ایک صاحب نے آکر دروازہ کھلوا دیا،
 حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ان کے لیے دروازہ کھول دو اور انہیں جنت
 کی بشارت سنا دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، میں
 نے انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق جنت کی بشارت سنائی
 تو انہوں نے اس پر اللہ کی حمد و ثناء کی پھر ایک صاحب آئے اور دروازہ
 کھلوا دیا حضور اکرمؐ نے اس موقع پر بھی یہی فرمایا کہ دروازہ ان کے کھول دو اور
 انہیں جنت کی بشارت سنا دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو عمر رضی اللہ عنہ
 تھے۔ انہیں بھی حبیب حضور اکرمؐ کے ارشاد کی اطلاع سنائی تو انہوں
 نے اللہ کی حمد و ثناء کی۔ پھر ایک تیسرے صاحب نے دروازہ کھلوا دیا۔ ان
 کے لیے بھی حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی
 بشارت سنا دو۔ ان مصائب اور آزمائشوں کے بعد جن سے انہیں
 (دنیا میں) دوچار ہونا پڑے گا۔ آپ عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ جب
 میں نے آپ کو حضور اکرمؐ کے ارشاد کی اطلاع دی تو آپ نے اللہ کی
 حمد و ثناء کے بعد یہی فرمایا کہ اللہ مدد کرنے والا ہے۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي
ابن وهب قال أخبرني حيوة قال
حدثني ابو عقیل نهرية بن معبد انه سمع
حبة عبد الله بن هشام قال
كنا مع النبي صلى الله عليه
وسلم وهو آخذ بيد عمر
بن الخطاب :

باب ۳۸۹ مناقب عثمان بن عفان ابی
عمر و القرشی رضی اللہ عنہ
و قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم مَنْ يَغْفِرْ بِئْرَ رُوْمَةٍ
فَلَهُ الْجَنَّةُ فخرها
عثمان و قال من جَهَرَ
حَبِيشَ الْعُسَّةِ فَلَهُ
الْجَنَّةُ فخرها
عثمان

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حماد عن أيوب عن ۲ في عثمان عن
ابي موسى رضي الله عنه ان النبي
صلى الله عليه وسلم دخل حائطاً
وامرني بحفظ الحائط فجاء رجل
يسئذن فقال ائذن له و بشركه
بالجنة فاذا ابوسكر ثم جاء آخر
يسئذن فقال ائذن له و بشركه
بالجنة فاذا عمر. ثم جاء آخر
يسئذن فسكت هنيئة ثم قال ائذن
له و بشركه بالجنة هلي بكوي ستمصبة
فاذا عثمان بن عفان قال حماد وحديثنا
عاصم الدخول وعلى بن الحكم سمعا اباعثنا

۸۹۱۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے
ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حیوة نے خبر دی۔ کہا کہ مجھ
سے ابو عقیل زہریہ بن معبد نے حدیث بیان کی اور انھوں نے اپنے
دادا عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے سنا تھا۔ انھوں نے بیان کیا
کہ ہم ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ حضور اکرم
اس وقت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے
تھے۔

۳۸۹۔ ابو عمر و عثمان بن عفان القرشی رضی اللہ عنہ
کے مناقب۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص بئر رومہ ایک
کنواں کو خرید کر سب کے لیے عام کر دے گا وہ جنت کا
مستحق ہوگا۔ تو عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے خرید کر عام کر
دیا تھا اور ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص
جیش عمرہ (غزوہ تبوک کے لشکر) کو سامان سے لیس کرے
گا وہ جنت کا مستحق ہوگا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا
کیا تھا۔

۸۹۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی اُن سے حماد نے حدیث
بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے ابو موسیٰ
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ کے اندر تشریف لے
گئے اور مجھ سے فرمایا کہ میں دروازہ پر حفاظت کرتا رہوں۔ پھر ایک
صاحب آئے اور اجازت چاہی، اُن حضور نے فرمایا کہ انھیں اجازت
دے دو اور جنت کی خوشخبری بھی سنا دو۔ آپ ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے
پھر دوسرے صاحب آئے اور اجازت چاہی۔ اُن حضور نے فرمایا کہ
انھیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری سنا دو۔ آپ عمر رضی
اللہ عنہ تھے۔ پھر تیسرے صاحب آئے اور اجازت چاہی۔ آنحضرت
تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو گئے، پھر فرمایا کہ انھیں بھی اجازت دے
دو اور (دینا میں) ایک آزمائش سے گزرنے کے بعد جنت کی بشارت
بھی سنا دو۔ آپ عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ حماد نے بیان کیا۔ اور ہم سے
عاصم اسول اور علی بن حکم نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو عثمان سے

محدث عن ابي موسى بنحوه وزاد فيه
عاصم ان النبي صلى الله عليه وسلم
كان قاعداً في مكان فيه ماء قد انكشف
عن ركبتيه او ركبته فلما دخل
عثمان غطاها -

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَةَ بْنِ سَعْدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ
أَخْبَرَنِي عَنْ وَدَاعَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ
الْخُبَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُسَوَّرَ بْنَ فَخْرَةَ
وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ ابْنَ عَبْدِ يَغُوثَ
قَالَا مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكَلَّمَ عُمَانُ لِأَخِيهِ
الْوَلِيدِ فَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيهِ فَقَصَدَتْ
لِعُمَانٍ حَتَّى خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ إِنَّ
لِيَ إِلَيْكَ حَاجَةً وَهِيَ نَصِيحَةٌ لَكَ قَالَ
يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ مِنْكَ قَالَ مَعْرُوفٌ قَالَ
أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَأَنْصَرَفَتْ فَرَجَعَتْ
إِلَيْهِمْ إِذْ جَاءَ رَسُولُ عُمَانَ فَأَمَّنَتْهُ
فَقَالَ مَا نَصِيحَتُكَ فَقُلْتُ إِنَّ اللَّهَ سَبَّحَاتِهِ
بِحَثِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتُ مِمَّنْ
اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَهَاجَرْتُ إِلَهُ جَرَمَيْنَ وَصَحْبَتِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَمَّا بَيْتُ هَذِهِ وَفَدَا أَكْثَرَ النَّاسِ
فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ أَدْرَكَتِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا وَلَكِنْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ مَا
يُخْلِصُ إِلَى الْغَدَاةِ فِي سِتْرِهِ هَا
قَالَ أَمَا نَجِدُ فَإِنَّ اللَّهَ جَعَلَ مُحَمَّدًا صَلَّى

سنا اور وہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح حدیث بیان
کرتے تھے، لیکن عاصم نے اپنی اس روایت میں یہ اضافہ بھی کیا ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے جس کے
اندر پانی تھا اور آپ اپنے دونوں گھٹنوں یا ایک گھٹنہ کھولے ہوئے تھے
لیکن جب عثمان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو آپ نے چھپا لیا تھا۔

۸۹۳۔ ہم سے احمد بن شعیب بن سعد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ
سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، کہ ابن شہاب
نے بیان کیا اور انھیں عروہ نے خبر دی، انھیں عبید اللہ بن عدی بن
حیان نے خبر دی کہ مسور بن مخزوم اور عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث
رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا کہ آپ عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کے
بھائی ولید کے بارے میں (سب سے) عثمان رضی اللہ عنہ نے کوڑ کا گورنر
بنایا تھا، کمزور گفتگو نہیں کرتے، لوگوں میں اس مسئلہ پر بڑی بے چینی
پائی جاتی ہے۔ چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ کے یہاں گیا اور جب وہ نماز کے
لیے باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کی کہ مجھے آپ سے ایک عزت
ہے اور وہ ہے آپ کے ساتھ ایک خیر خواہی! اس پر عثمان رضی اللہ
عنہ نے فرمایا، اے یہاں! تم سے (میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں) اہم
نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: "اعوذ
باللہ منک"، میں واپس ان حضرات کے پاس آ گیا۔ اتنے ہی عثمان
رضی اللہ عنہ کا قاصد بلاسنے کے لیے آیا۔ میں جب اس کے ساتھ عثمان
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہاری
خیر خواہی (نصیحت) کیا تھی؟ میں نے عرض کی، اللہ سبحانہ تعالیٰ نے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا اور ان پر کتاب نازل کی۔
آپ بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول
کی دعوت پر لبیک کہا تھا۔ آپ نے دو ہجرتیں کیں حضور اکرم کی محبت
اسٹھائی اور آپ کے طریقے اور سنت کو دیکھا لیکن لوگوں میں ولید کی
درجہ سے بڑی بے چینی پیدا ہو گئی ہے (اس کے خلاف شریعت کامل
کی وجہ سے)۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے اس پر پوچھا۔ آپ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ میں نے عرض کی کہ نہیں، اگر کچھ
پیدا شد حضور اکرم کے دور ہی کی ہے، لیکن حضور اکرم کی احادیث

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ فَكَانَتْ
مِنْ اسْتِجَابِ اللَّهِ وَلِرَسُولِهِ
وَأَمَّا مَا بَعَثَ بِهِ وَهَاجِدَتِ
الْهَجْرَتَيْنِ كَمَا قُلْتُ وَصَحْبَةُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَبَايَعَتْهُ فَوَاللَّهِ مَا
عَصَيْتُهُ وَلَا عَشَقَشْتُهُ حَتَّى
تَوَفَاَهُ اللَّهُ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ
مِثْلُهُ ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُهُ ثُمَّ
اسْتُخْلِفْتُ أَفْلَسِي لِي مِنَ
الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي لَهُمْ
قُلْتُ بَلَى قَالَ فَمَا هَذِهِ
الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي
عَنْكَ أَمَا مَا ذَكَرْتُ مِنْ شَأْنِ
الْوَلِيدِ فَسَأُخَذَ فِيهِ
بِالْحَقِّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ
دَعَا عَلِيًّا فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِدَهُ
فَجَلَدَهُ بِثَمَانِينَ

۸۹۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ عَنْ بَزْزِيعٍ
حَدَّثَنَا ذَا أَنْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

ایک کنواری لڑکی تک اس کے تمام پردوں کے باوجود جب پہنچ چکی ہیں
تو مجھے کیوں نہ معلوم ہوتی ہے اس پر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا،
اما بعد! بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا
اور میں اللہ اور اس کے رسول کی دعوت کو قبول کرنے والوں میں ہی تھا حضور
اکرم جس دعوت کو لے کر بھیجے گئے تھے میں اس پر مکمل طریقے سے ایما
لایا اور جیسا کہ آپ نے کہا وہ ہجرتیں بھی کیں، میں حضور اکرم کی صحبت
سے بھی فیض باب ہوا ہوں اور آپ سے بیعت بھی کی ہے، پس خدا
گواہ ہے کہ میں نے کبھی آپ کے حکم سے سر نہ ٹائی نہیں کی اور نہ آپ کے
ساتھ کبھی کوئی فریب کیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات
دی، اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی میرا یہی معاملہ رہا اور
عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی یہی معاملہ رہا۔ تو کیا جب کہ مجھے ان کا
جانشین بنا دیا گیا ہے تو مجھے وہ حقوق حاصل نہیں ہوں گے جو
انھیں تھے؟ میں نے عرض کی کہ کیوں نہیں، آپ نے فرمایا کہ پھر ان باتوں
کے لیے کیا حوازیہ جاتا ہے جو آپ لوگوں کی طرف سے مجھے پہنچتی رہتی
ہیں لیکن آپ نے جو ولید کے حالات کا ذکر کیا ہے تو انشاء اللہ ہم
اس معاملے میں حق پر ہی قائم رہیں گے۔ پھر آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو
بلایا اور ان سے فرمایا کہ ولید کو کوڑے لگوائیں چنانچہ آپ نے اسے
انسی کوڑے لگوائے۔

۸۹۴۔ محمد سے محمد بن حاتم بن بزیز نے حدیث بیان کی، ان سے شاذان
نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ الماحضون نے حدیث

۱۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کی اشاعت اتنی عام اور شائع و منافع ہے کہ ان کے علم سے کوئی مسلمان خالی نہیں۔ کنواری
لڑکی جو اپنی شرم و حجاب کے لیے مشہور ہے۔ وہ بھی آپ کے فرمودات کا علم رکھتی ہے تو پھر مجھے کیوں نہ ہوگا جبکہ میں انھیں حاصل کرنے کے
لیے کوششیں بھی کرتا رہوں۔

۲۔ ولید کی دوسری بے راہ روی کے تذکروں کے ساتھ جو خاص واقعہ اس وقت پیش آیا تھا وہ اس کے شراب پینے کا تھا اور اس پر مسلمانوں
میں بڑی بے چینی ہو گئی تھی۔ چونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے انتظامات کے خلاف بعض لوگ صرف منتر پر دازی کی غرض سے نکتہ چینی کیا
کرتے تھے، اس لیے جب عبید اللہ بن عدی بن خیاری رضی اللہ عنہ نے ان سے اس واقعہ کا ذکر کیا اور عوام و خواص کی اس واقعہ پر عام بے چینی
کا ذکر کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے بھی اولاً اس نقطہ نظر کی ترجمانی سمجھی اور اس پر ایک حد تک ناراضگی کا بھی اظہار فرمایا لیکن بعد
میں واقعہ کی تحقیق کی طرف متوجہ ہوئے اور جب دو آدمیوں کی گواہی اس کے شراب استعمال کرنے پر ہو گئی تو اسے انسی کوڑے لگوائے، جو شراب
پینے کی اسلامی شریعت میں منہر ہے۔

بن ابی سلمۃ الماحشون عن عبد اللہ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال کتا فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تعدل بانی بکراحداً ثم عمر ثم عثمان ثم متروک امیاء بنی صلی اللہ علیہ وسلم لا فاضل بنہم تابعہ عبد اللہ عن عبد العزیز :

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ حَوْثَانَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ وَحَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ فَقَوْمٌ قَالَ هَؤُلَاءِ قَالَ فَمَنْ الشَّيْخُ فَنِمُّمٌ قَالَُوا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ لِحَدِيثِي هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ نَعَمْ۔ فَقَالَ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغْيِبٌ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ۔ قَالَ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغْيِبٌ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْ هَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ۔ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَى بَيْنَ لَكَ أَمَّا فَرَارَةُ يَوْمَ أُحُدٍ فَاشْهَدَ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ وَأَمَّا تَغْيِبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَاتِّمَمَتْ كَانَتْ تَحْتَ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَدِينَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسُحُفًا۔ وَأَمَّا تَغْيِبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدًا عَزَّ بَطْنُ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَ مَكَانَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان کی، ان سے عبد اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم ابو بکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو نہیں قرار دیتے تھے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کو اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو، اس کے بعد حضور اکرم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کوئی بحث نہیں کرتے تھے اور کسی کو ایک دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے۔ اس روایت کی متابعت عبد اللہ نے عبد العزیز کے واسطے سے کی۔

۸۹۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن موہب نے حدیث بیان کی کہ اہل مصر میں سے ایک صاحب آئے اور حج بیت اللہ کیا۔ پھر کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو پوچھا کہ ان حضرات کا تعلق کس قبیلے سے ہے کسی نے کہا کہ یہ حضرت قریش ہیں۔ انھوں نے پوچھا کہ ان میں بزرگ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما۔ انھوں نے پوچھا، اے ابن عمر! میں آپ سے ایک بات پوچھتا چاہتا ہوں، امید ہے کہ آپ مجھے بتائیں گے، کیا آپ کو معلوم ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے احد کی لڑائی سے رام فرار اختیار کیا تھی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں ایسا ہوا تھا، پھر انھوں نے پوچھا کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے تھے؟ جواب دیا کہ ہاں، ایسا ہوا تھا، انھوں نے پوچھا، کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بیعت رضوان میں بھی شریک نہیں ہوئے تھے؟ جواب دیا کہ ہاں یہ بھی صحیح ہے۔ یہ سن کر ان کی زبان سے نکلا، اللہ اکبر! تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، قریب آ جاؤ، میں تمہیں ان واقعات کی تفصیل سمجھاؤں گا۔ احد کی لڑائی سے فرار کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف کر دیا ہے۔ بدر کی لڑائی میں عدم شرکت کا واقعہ یہ ہے کہ ان کے نکاح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں اور اس وقت بیمار تھیں اور حضور اکرم نے فرمایا تھا لڑائی میں عدم شرکت کی اجازت دیتے ہوئے، کہ تمہیں اتنا ہی اجر و ثواب ملے گا جتنا اس شخص کو جو بدر کی لڑائی میں شریک ہو گا اور اسی کے مطابق مال غنیمت سے حصہ بھی! اور بیعت رضوان میں عدم شرکت کا واقعہ یہ ہے کہ اس موقع پر وادی مکہ میں کوئی بھی شخص مسلمانوں کی طرف کا عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ ہر دلعزیز اور بااثر ہوتا تو حضور اکرم

وَسَلَّمَ عَثْمَانُ وَكَانَتْ بَعْدَ الرِّضْوَانِ
بَعْدَ مَا ذَهَبَ عَثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيِّدَا الْيَمِينِ هَذِهِ
يَدُ عَثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا
مُحَمَّدٌ هَذِهِ
بِعُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ
عُمَرَ إِذَا ذَهَبَ بِهَا الْآنَ
مَعَكَ -

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَسْبَأَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
حَدَّثَهُمْ قَالَ مَعَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ
وَعُثْمَانُ فَوَجِبَ فَقَالَ اسْكُنْ أَحَدًا أَظْنَعُكَ
بِرَجُلِهِ فَكَلِمَتَيْنِ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيًّا وَ
صِدِّيقًا وَشَهِيدًا

بَابُ ۳۹ قِصَّةُ الْبَيْعَةِ وَالْإِتِّفَاقِ عَلَى
عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ
قَالَ سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَبْلَ أَنْ يَصَابَ بِأَيَّامٍ بِالْمَدِينَةِ
وَقَفَ عَلَى حَدِيثِ يَفَّةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعُثْمَانَ
بْنِ حَنِيفٍ قَالَ كَيْفَ فَعَلْتُمَا إِتِّفَاقًا
أَنْ تَكُونَا قَدْ حَمَلْتُمَا الدَّارَ مِنْ مَا لَا
تَطِيقُ قَالَا حَمَلْنَا هَا أَمْرًا هِيَ لَهَا
مَطِيقَةٌ مَا فِيهَا كَبِيرٌ فَضَلَّ قَالَ أَنْظِرْ
أَنْ تَكُونَا حَمَلْتُمَا الدَّارَ مِنْ مَا لَا تَطِيقُ
قَالَ قَالَا فَكَانَ عُمَرُ لَيْسَ سَلَمَتِي اللَّهُ

اسی کو آپ کی جگہ وہاں بھیجتے، یہی وجہ ہوئی تھی کہ ان حضوروں نے انہیں
مکہ بھیج دیا تھا تاکہ قریش کو یہ باور کرایا جاسکے کہ ان حضوروں صرف عمرہ
کی غرض سے آئے ہیں، (لڑائی سرگز مقصود نہیں) اور جب بیعت رضوان
ہو رہی تھی تو عثمان رضی اللہ عنہ مکہ جا چکے تھے۔ اس موقع پر حضور
اکرم نے اپنے واسطے ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا تھا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے
اور پھر اسے اپنے دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا تھا کہ یہ بیعت عثمان
کی طرف سے ہے۔ اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سوال کرنے والے
شخص سے فرمایا کہ جاؤ ان باتوں کو ہمیشہ یاد رکھنا۔ (تاکہ عثمان رضی اللہ
عنہ کے خلاف کوئی جذبہ نہ پیدا ہو)۔

۸۹۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے
انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب
احمد پہاڑ پر چڑھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ
عنہم بھی تھے تو پہاڑ کانپنے لگا۔ حضور اکرم نے اس پر فرمایا، احد
بٹھڑ جا۔ میرا خیال ہے کہ ان حضوروں نے اسے اپنے پاؤں سے
مارا بھی تھا۔ کہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہی تو ہیں۔

۳۹۰۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بیعت اور آپ

کی خلافت پر اتفاق کا واقعہ

۸۹۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ
نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے عمر بن مایمون نے
بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو شہادت سے چند دن
پہلے مدینہ میں دیکھا کہ آپ حفصہ بن میمان اور عثمان بن حنیف رضی اللہ
عنہما کے ساتھ کھڑے تھے اور ان سے فرما رہے تھے کہ (عراق کی
آرامی کے لیے جس کا انتظام خلافت کی جانب سے ان حضرات کے سپرد
کیا گیا تھا) آپ لوگوں نے کیا کیا؟ کیا آپ لوگوں کو خطرہ ہے کہ اس
زمین والوں پر اتنا بوجھ پڑ گیا ہے جسے برداشت کرنے کی ان میں طاقت
نہیں ہے؟ ان حضرات نے جواب دیا کہ ہم نے ان پر (جزیرہ و خراج کا)
اتنا ہی بار ڈالا ہے جسے ادا کرنے کی ان میں طاقت ہے، اس میں کوئی
زیادتی نہیں کی گئی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر حال ہمیشہ اس کا

لَدَعَنَ اِرَامِلُ اهل العراق لَا يَجْتَنِبْنَ اِلَى
 رَجُلٍ بَعْدِي اِبْنًا - قَالَ تَمَا اَنْتَ عَلِيْهِ
 الْاَسْرَابَةُ حَتَّى اَصِيْبَ ، قَالَ اِنِّیْ لَفَاتُطٌ
 مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ اِلَّا عَبْدُ اللهِ مِنْ
 عَبَاسٍ عِنْدَاةٍ اُصِيْبَ وَكَانَ اِذَا مَرَّ
 مَبِيْنُ الصَّفِيْنِ قَالَ اسْتَوُوا حَتَّى
 اِذَا لَمْ يَدْرِ فَيَمْنٌ خَلَدٌ فَتَقْدَمُ
 فَنَكْبُرُ وَرَبِّمَا قَدْ اُسُوْرَةٌ يُوْ سَفَّ
 اَوَالْنَحْلِ اَوْ غَوْ ذَاكَ فِي الرَّكْعَتِ
 الْاَوَّلَى حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ فَمَا هُوَ
 اِلَّا اَنْ كَبَّرَ فَمَعْنَاهُ يَقُوْلُ تَتَكَبَّرُ
 اَوْ اَكْبَرُ اِنِّیْ اَنْكَبْتُ حِيْنَ طَعَنَهُ
 فَنَظَرَ اِلَيْهِ بِسِكِّينٍ ذَاتِ
 طَرَفَيْنِ لَا يَمْرُحُ لِیْ اَحَدٌ
 يَمِيْنًا وَلَا شِمَالًا اِلَّا طَعَنَهُ
 حَتَّى طَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشْرَ رَجُلًا
 مَاتَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ فَلَمَّا رَاى
 ذَاكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ طَرَحَ
 عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَلَمَّا ظَنَّ الْعِلْجُ
 اَنَّهُ مَا خُوْذَ غَوَّ نَفْسَهُ وَتَنَادَلَ
 عُمَرُ بِيْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَنُ عَوْفٍ
 فَقَدِمَ فَمَنْ مَبِيْلَى عُمَرُ فَقَدَ رَاى
 الَّذِیْ اَرَى - وَاَمَّا نَوَاحِی الْمَسْحِدِ
 فَاتَّهَمُوا لَا يَدْرُوْنَ غَيْرَ اَنَّهُمْ قَدْ فَقَدُوا
 صَوْتِ عُمَرُوْهُمْ يَقُوْلُوْنَ سُبْحَانَ اللهِ
 سُبْحَانَ اللهِ فَصَلَّى بِحَمْدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ صَلَاةً
 خَفِيْفَةً فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ يَا ابْنَ عَبَاسٍ
 اَنْظُرْ مَنْ تَتَكَبَّرُ لِحَالِ سَاعَةِ ثُمَّ جَاءَ
 فَقَالَ عَلَامُ الْمُغْبِرَةِ قَالَ الصَّنْعُ

طاہر رکھنا کہ اس زمین پر نراج کا اتنا بار نہ پڑے جو زمین والوں کی طاقت سے
 باہر ہو۔ بیان کیا کہ ان دو حضرات نے کہا کہ ایسا نہیں ہونے پائے گا۔
 اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے زندہ رکھا تو جس
 عراق کی بیوہ عورتوں کے لیے اتنا کر دوں گا کہ پھر میرے بعد وہ کسی کی
 محتاج نہیں رہیں گی۔ بیان کیا کہ ابھی گفتگو پر چوتھا دن ہی آیا تھا کہ عمر
 رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے۔ عمر ابن مسمیوں نے بیان کیا کہ جس صبح کو
 آپ شہید کئے گئے، میں فجر کی نماز کے انتظار میں، صف کے اندر
 کھڑا تھا اور میرے اور آپ کے درمیان عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
 کے سر اور کوئی نہیں تھا۔ آپ کی عادت تھی کہ جب صف سے گزرتے
 تو فرماتے جاتے کہ صفیں سیدھی کر لو اور جب دیکھتے کہ صفوں میں کوئی
 خلل باقی نہیں رہ گیا ہے تب آگے (مصلے پر) بڑھتے اور تکبیر کہتے۔
 آپ (فجر کی نماز کی) پہلی رکعت میں عموماً سورہ یوسف، سورہ نمل یا اتنی
 ہی طویل کوئی سورت پڑھتے۔ یہاں تک کہ لوگ جمع ہو جاتے اس دن بھی
 آپ نے تکبیر کہی تھی کہ میں نے سنا، آپ فرما رہے ہیں کہ مجھے قتل کر دیا
 یا کہنے کے کاٹ لیا۔ البولوں نے آپ کو زخمی کر دیا تھا اس کے بعد بدبخت
 اپنا دودھ اڑھی ہتھکڑی لگا اور دائیں بائیں جھڑک رہا تھا
 تو لوگوں کو زخمی کرنا جاتا اس طرح اس نے تیرہ آدمیوں کو زخمی کر دیا جن میں
 سات حضرات نے شہادت پائی مسلمانوں میں سے ایک صاحب نے جب
 یہ صورت حال دیکھی تو انھوں نے اپنی لمبی ٹوپی (ربنس) اس پر ڈال دی۔ بخت
 کو جب یقین ہو گیا کہ اب پکڑ لیا جائے گا تو اس نے خود اپنا بھی گلا کاٹ دیا
 پھر عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر انھیں
 آگے بڑھا دیا (نماز پڑھانے کے لیے)۔ (عمر بن مسمیوں نے بیان کیا کہ ابو
 لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے قریب تھے انھوں نے بھی وہ صورت حال دیکھی جو میں
 دیکھ رہا تھا، لیکن جو لوگ مسجد کے کنارے پر تھے (تہجیح کی صفوں میں) تو
 انھیں کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ چونکہ عمر رضی اللہ عنہ کی آواز (نمازیں) انھوں
 نے نہیں سنی تو کہتے رہے کہ سبحان اللہ سبحان اللہ! حیرت و تعجب کی وجہ سے
 آخر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بہت ہلکی نماز پڑھائی پھر
 جب لوگ واپس ہونے لگے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ابن عباس! دیکھو
 مجھے کس نے زخمی کیا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تھوڑی دیر گھوم پھر کر

قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاتَّكَلَّ اللَّهُ لَقَدْ أَمَرْتُ
بِهِ مَعْدُودًا الْحَكَمَ اللَّهُ الَّذِي لَمْ
يَجْعَلْ مَيْتَنِي بَيِّدٍ رَجُلٍ مَيَّاحِي
الْإِسْلَامِ قَدْ كُنْتُ أَنْتَ وَالْبُوكُ
تَحِبَّانِ أَنْ تَكْتُمَا الْعُلُوجَ بِالْمَدِينَةِ
وَكَانَ أَكْثَرُهُمْ رَقِيقًا فَقَالَ
أَنْ شِئْتُ فَعَلْتُ أَيْ أَنْ شِئْتُ
قَتَلْنَا قَالَ كَذَبْتَ بَعْدَ مَا
تَكَلَّمُوا بِلسَانِكُمْ وَصَلُّوا
قَبِلْتَكُمْ وَحَجُّوا حَجَّكُمْ فَاحْتَمَلْ
إِلَى بَيْنِهِ فَاَنْطَلَقْنَا مَعَهُ وَكَانَ
النَّاسُ لَمْ تَصْبِهِمْ مَصِيبَةً قَبْلِي
مَعْدُودَةً فَقَاتِلْ يَقُولُ لَا بَأْسَ وَ
قَاتِلْ يَقُولُ أَخَافُ عَلَيْهِ فَنَاقِي
بَنِيذَ فُتْرِهِ فُخْرِجَ مِنْ حُجْرَةٍ
ثُمَّ أَقَى مَبْلِينَ فُتْرِهِ فُخْرِجَ
مِنْ حُجْرِهِمْ فَعَلِمُوا أَنَّهُ مَيِّتٌ
مَنْ خَلَا عَلَيْهِ وَجَاءَ النَّاسُ
يُثْنُونَ عَلَيْهِ وَجَاءَ رَجُلٌ
مُشَابٌّ فَقَالَ الْبُشْرَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
مُبَشِّرِي اللَّهِ لَكَ مِنْ مَحَبَّةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَفِيهِمْ فِي الْإِسْلَامِ
مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ وَابِتَ
فَعَدَلَتْ ثُمَّ شَهَادَةٌ - قَالَ
وَدِدْتُ أَنَّ ذَا لِكَ كَقَاتٍ كَا
عَلَى وَلِيَّيْ خَلَا أَدْبَرَ إِذَا
إِسْرَارُكَ يُسْتَأْذِنُ قَالَ
رَدُّوا عَلَى الْخَلَاءِ قَالَ ابْنُ

دیکھا اور فرمایا کہ مغیرہ رضی اللہ عنہ کے غلام (ابو لؤلؤ) نے آپ کو زخمی کیا
ہے۔ پھر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا وہی جو کارِ بیکہ ہے؟ جواب دیا کہ
جی ہاں۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا اسے برابر کرے۔ میں نے
تو اسے اچھی بات کہی تھی (جس کا اس نے یہ بدلہ دیا) اللہ تعالیٰ کا شکر ہے
کہ میری موت اس نے کسی ایسے شخص کے ہاتھوں نہیں مقدر کی جو اسلام
کا مدعی ہو۔ تم اور تمھارے والد (عباس رضی اللہ عنہ) اس کے بہت
خواہشمند تھے کہ عجمی غلام دینے میں زیادہ سے زیادہ لائے جاویں،
یوں بھی ان کے پاس غلام بہت تھے۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ
نے عرض کی، اگر آپ فرمائیں تو ہم بھی کر گذریں، مقصد یہ تھا کہ اگر آپ
جاہیں تو ہم مدینہ میں مقیم عجمی غلاموں کی قتل کر ڈالیں۔ عمر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا۔ یہ انتہائی غلط فکر ہے۔ خصوصاً جبکہ تمھاری زبان میں گفتگو
کرتے ہیں، تمھارے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے میں اور تمھاری
طرح حج ادا کرتے ہیں (یعنی جب وہ مسلمان ہو گئے ہیں پھر ان کا قتل کس
طرح جائز ہو سکتا ہے) پھر عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے گھر آٹھا کر لایا گیا اور
ہم آپ کے ساتھ ساتھ آئے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے لوگوں پر کبھی اس سے
پہلے اتنی بڑی مصیبت آئی ہی نہیں تھی۔ پھر رضی اللہ عنہ کے زندہ بچ جانے
کے متعلق لوگوں کی رائے بھی مختلف تھی (بعض تو یہ کہتے تھے کہ کچھ نہیں
ہوگا) (اچھے ہو جائیں گے) اور بعض یہ کہتے تھے کہ آپ کی زندگی خطرہ
میں ہے۔ اس کے بعد کھجور کا پانی لایا گیا اور آپ نے اسے نوش فرمایا
تو وہ آپ کے پیٹ سے باہر نکل آیا۔ پھر دودھ لایا گیا۔ اسے بھی
جول ہی آپ نے پیاز خرم کے راستے وہ بھی باہر نکل آیا۔ اب لوگوں کو
یقین ہو گیا کہ آپ کی شہادت یقینی ہے۔ پھر ہم اذکر گئے اور لوگ
آپ کی تعریف و توصیف کرنے لگے۔ اتنے میں ایک نوجوان اندر آیا اور
کہنے لگا، ایا امیر المؤمنین! آپ کو خوشخبری ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے
کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی۔ ابتداء میں اسلام
لانے کا شرف حاصل کیا جو آپ کو معلوم ہے (یعنی جو بشارتیں اللہ
تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ملی ہیں)۔ پھر آپ والی بنا سٹے گئے اور عدلی و
انصاف سے حکومت کی اور پھر شہادت پائی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہیں
تو اس پر بھی خوش تھا کہ ان باتوں کی وجہ سے برابر پر میلہ معاملہ ختم ہو جاتا،

اخي ارحم شوبك ابقى لشوبك واتقى
سِرْبِكَ يا عبد الله بن عمر انظر
ما علي من الدين خسيوه فوجدوه
سِيْتَةً و شامنين الفاء او بخ ده
قال ان وفي له مال ال عمر فاده
من اموالهم والا تسلف في بيتي
عدي بن كعب فان لم تقب
اموالهم فسلف في تدليس ولا نقدهم
الى غبيدهم فاذ عني هذا المال
انطلقن الى عاشقة ام المؤمنين
فقل يقرا عليك عمر السلام
ولا تقل امير المؤمنين فاني
لست اليوم للمؤمنين امير اذ
قل يستاذن عمر بن الخطاب
ان ميدفن مع صاحبيه فسلم و
استاذن ثم دخل عليها فوجدها
قاعدة تنكي فقال يقرا عليك
عمر بن الخطاب السلام ويستاذن
ان ميدفن مع صاحبيه - فقالت
كنت اريدك لنفسى ولا وثرن
به اليوم على نفسى فلما اقبل
قيل هذا عبد الله بن عمر قد
جاء قال ارفعوني فاسنده رجل
اليه فقال مالك ليك قال الذي
تحب يا امير المؤمنين اذ انت
قال الحمد لله ما كان من شئ
اهم الي من ذاك فاذا انا قضيت
فاحملوني ثم سلم فقل يستاذن
عمر بن الخطاب فان اذ انت لي

نہ عقاب ہوتا اور نہ ثواب، جب وہ نوجوان جانے لگا تو اس کا تہنید
(انذار) لٹک رہا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لڑکے کو میرے ماں واپس
لا لاؤ۔ (جب وہ آئے تو) آپ نے فرمایا۔ میرے بیٹے! یہ اپنا کپڑا
اٹھائے رکھو (زمین سے) کہ اس سے تمہارا کپڑا بھی زیادہ دونوں مک چلے
گا اور تمہارے رب سے تقویٰ کا بھی باعث ہے۔ اے عبد اللہ بن
عمر! دیکھو مجھ پر کتنا قرض ہے؟ جب لوگوں نے آپ پر قرض کا شمار
کیا تو تقریباً چھینا تھی ہزار نکلا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ
اگر یہ قرض ال عمر کے مال سے ادا ہو سکے تو انھیں کے مال سے اس کی
ادا سیکی کرنا، ورنہ پھر بنی عدی بن کعب سے کہنا، اگر ان کے
مال کے بعد بھی ادائیگی نہ ہو سکے تو قریش سے کہنا، ان کے سوا اور کسی
سے ادا طلب نہ کرنا اور میری طرف سے اس قرض کی ادائیگی کر دینا۔ اچھا
اب ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں جاؤ اور ان سے عرض کرو
کہ عمر نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے، امیر المؤمنین (میرے
نام کے ساتھ) نہ کہنا کیونکہ اب میں مسلمانوں کا امیر نہیں رہا ہوں۔ تو ان
سے عرض کرنا کہ عمر بن خطاب نے آپ سے اپنے دونوں ساتھیوں کے
ساتھ دفن ہونے کی اجازت چاہی ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے
عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا اور اجازت
لے کر اندر داخل ہوئے، دیکھا کہ آپ بیٹھی رو رہی ہے۔ پھر کہا کہ عمر
بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے آپ کو سلام کہا ہے اور اپنے دونوں ساتھیوں
کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت چاہی ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا
میں نے اس جگہ کو اپنے لیے منتخب کر رکھا تھا، لیکن آج میں انھیں اپنے
پر ترجیح دوں گی۔ پھر جب ابن عمر رضی اللہ عنہ واپس آئے تو لوگوں نے
بتایا کہ عبد اللہ آگئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر مجھے اٹھاؤ، ایک
صاحب نے سہارا دے کر آپ کو اٹھایا۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا
خبر لائے؟ کہا کہ جو آپ کی تنہائی یا امیر المؤمنین! عمر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا، الحمد للہ! اس سے ام حبیب میرے لیے کوئی نہیں رہ گئی تھی
لیکن جب میری وفات ہو چکے اور مجھے اٹھا کر دفن کے لیے لے چلو
تو پھر میرا سلام ان سے کہنا اور عرض کرنا کہ عمر بن خطاب نے آپ سے
اجازت چاہی ہے، اگر وہ میرے لیے اجازت دے دیں تب مجھے دیاں

فَادْخُلُوْا وَاِنْ رَّءَيْتُمْ شُرُكُؤُفِي الْاَلَةِ
مَقَابِلِ الْمُسْلِمِيْنَ وَجَاءَتْ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ
حَفْصَةُ وَالنِّسَاءُ تَسِيْرٌ مَعَهَا فَلَمَّا رَايْنَاهَا
قَمْنَا فَوَلَجَتْ عَلَيْهِ فَبَكَتْ عِنْدَنَا
سَاعَةً وَاسْتَاْذَنَ الرَّجَالُ فَوَلَجَتْ
وَاخْلَا لَهُمْ فَمَعْنَاهَا بَكَاهَا قَمْنَا مِنْ
الدَّخْلِ فَقَالُوا اَوْصِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اسْتَخْلَفَ قَالَ مَا اَحْبَبْتُ اَحَقَّ بِهَذَا
الْاَمْرِ مِنْ هَوْلَاءِ النَّفَرِ وَالرَّهْطِ الَّذِيْنَ
تَرَوْفِي - رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَنَسِيَ عَلِيًّا وَ
عُثْمَانَ وَالزَّبِيْرَ وَطَلْحَةَ دَسَعًا وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ
وَقَالَ شَهِدَا كَهَ عِبَادَ اللهِ بَنَ عَمْرٍو لَيْسَ
لَهُ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ كَهَيْئَةِ التَّعْزِيَةِ لَهُ
فَانْ اَصَابَتْ اِلَا مَرَّةً سَعْدًا فَهَوُ ذَاكَ وَ
اِلَّا فَلَيْسَتْ عَنْ بِيْ اَتَّيْكُمْ مَا اُمِرَ فَاَنْفِيْ لَهُ
اَعْزَلَهُ عَنْ عَجْزٍ وَلاَ حِيَاْنَةٍ وَقَالَ اَوْصِي
الْخَلِيْفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ
اِنْ يَعْرِفُ لَهُمْ حَقُّهُمْ وَتَحْفَظُ لَهُمْ
حُرْمَتَهُمْ وَ اَوْصِيْهِ بِالْاَنْصَارِ خِيَرَةِ الدِّيْنِ
تَبَوُّوا اُذْ اِلَ الدَّارَ وَ اِلَ الْبَنَانِ مِنْ قَبْلِهِمْ اِنْ
يَقْبَلُ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَاِنْ يَعْفِي عَنْ
مُسِيئَتِهِمْ وَ اَوْصِيْهِ بِاهْلِ الْاِمْصَارِ خِيَرًا
فَاتَّقُوا سَدْمَ الْاِسْلَامِ وَحُبَابَةَ اَلْمَالِ وَ
غَيْظَ الْعَدُوِّ وَاِنْ لَا يُوْخَذُ مِنْهُمْ اِلَّا
فَضْلُهُمْ عَنْ رِضَاهُمْ - وَ اَوْصِيْهِ بِالْاَعْرَابِ
خَيْرًا فَانَّهُمْ اَصْلُ الْعَرَبِ وَ مَادَّةُ
الْاِسْلَامِ اِنْ يُوْخَذُ مِنْ حَوَا شَيْ
اَمْوَالِهِمْ وَ تَرَدُّدُ عَلٰى فَقَرَأْتُهُمْ - وَ اَوْصِيْهِ

دفن کرنا اور اگر اجازت نہ دی تو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا۔
اس کے بعد اُم المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا آئیں، ان کے ساتھ کچھ
دوسری خواتین بھی تھیں۔ جب ہم نے انھیں دیکھا تو ہم اچھٹ گئے،
آپ عمر رضی اللہ عنہ کے قریب آئیں اور وہاں تھوڑی تک السو بہاتی
رہیں پھر جب مردوں نے انہیں کی اجازت چاہی تو آپ مکان
کے اندر دینی حصہ میں چلی گئیں اور ہم نے ان کے رونے کی آواز سنی۔
پھر لوگوں نے عرض کی، امیر المؤمنین! کوئی وصیت کر دیجیے۔ خلافت
کے متعلق! فرمایا کہ خلافت کا میں ان حضرات سے زیادہ اور کسی
کو مستحق نہیں پاتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک
جن سے راضی اور خوش تھے، پھر آپ نے علی، عثمان، زبیر، طلحہ،
سعد اور عبدالرحمن رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نام لیا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ
عبداللہ بن عمر کو بھی صرف مشورہ کی حد تک شریک رکھنا لیکن خلافت
سے انھیں کوئی سروکار نہیں رہے گا، جیسے آپ نے ابن عمر رضی اللہ
عنہ کی تسکین کے لیے یہ فرمایا ہو۔ پھر اگر خلافت سعد کو مل جائے تو
وہ اس کے اہل ہیں اور اگر وہ نہ ہو سکیں تو جو شخص بھی خلیفہ ہو وہ اپنے
زبان خلافت میں ان کا تعاون حاصل کرتا رہے، کیونکہ میں نے انھیں
(کو فز کی گورنری سے) نااہلی یا کسی خیانت کی وجہ سے معزول نہیں کیا
ہے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو
مہاجرین اولین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کے حقوق
کو پہنچانے اور ان کے احترام و عزت کو ملحوظ رکھے۔ اور میں اپنے بعد
ہونے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ انصار کے ساتھ بہتر معاملہ
کرے، جو دارالہجرت اور دارالایمان (مدینہ منورہ) میں (رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے سے) مقیم ہیں، (خلیفہ کو چاہیے)
کہ وہ ان کے نیکیوں کو نوازے اور ان کے بڑوں کو معاف کر دیا کرے
اور میں ہونے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ شہری آبادی کے ساتھ
صحیح اچھا معاملہ رکھے کہ یہ لوگ اسلام کی مدد، مالی جمع کرنے کا ذریعہ اور اسلام
کے دشمنوں کے لیے ایک مصیبت ہیں اور یہ کہ ان سے وہی وصول کیا جائے
جو ان کے پاس فاضل ہو اور ان کی خوشی سے لیا جائے۔ اور میں ہونے والے
خلیفہ کو اعراب کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرنے کی وصیت کرتا ہوں کہ وہ اصل

بِسْمِ اللَّهِ وَذِمَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوَفِّيَ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَانْ يُعَاتَلَ مِنْ وَرَأَائِهِمْ وَلَا يَكْلَفُوا إِلَّا طَاعَتَهُمْ فَلَمَّا قَبِضَ خُرَجَاتُهَا بَطَلَتْ نَمَشِي فَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَتْ أَدْخِلُوكُلَا فَاَدْخَلَ فَوَضَعَ هَذَاكَ مَعَ صَاحِبِيهِ فَلَمَّا فَرِغَ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هَؤُلَاءِ الرَّهْطُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلَاثَةِ مِنْكُمْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ طَلْحَةُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عِثْمَانَ وَقَالَ سَعْدُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أُنِي كَمَا تَبَدُّوا مِنْ هَذَا إِلَّا مَرَفَتُجَعَلُوا إِلَيْهِ وَاللَّهِ وَالْإِسْلَامَ لَيَنْظُرَنَّ أَفْضَلُهُمْ فِي نَفْسِهِ فَأُسْكِبَتِ الشَّيْخَانُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ افْتَجِعِلُونِي إِلَى وَاللَّهِ عَلَى أَنْ لَا آسُوا عَنْ أَفْضَلِكُمْ قَالَ نَعَمْ فَاخْتَارَا بِيَدِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ لَكَ قَرَابَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُدَامُ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَإِنَّهُ عَلَيْكَ لَشَنَ أَمْرُتُكَ لَتَعْدَ لَكَ وَلَشَنَ أَمْرُتُ عِثْمَانَ لَسْتُمْ تَعْنِ وَلَتَطْبِيعِ.

عرب میں اور اسلام کی جڑ ہیں۔ اور یہ کہ ان سے ان کا بچا کچھ مال وصول کیا جائے اور انھیں کے محتاجوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اور میں ہونے والے خلیفہ کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کے نیکوئی کی (جو اسلامی حکومت کے تحت غیر مسلموں سے کیا ہے) اوصیت کرنا ہوں کہ ان سے کئے گئے عہد کو پورا کیا جائے، ان کی حفاظت کے لیے جنگ کی جائے اور ان کی حیثیت سے زیادہ ان پر بوجھ نہ ڈالا جائے جب عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی تو ہم دہاں سے (عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی طرف) آئے۔ (دفن کے لیے) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے (عائشہ رضی اللہ عنہا کو) اسلام کیا اور عرض کی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی ہے، ام المومنین نے فرمایا، انھیں یہیں دفن کیا جائے۔ چنانچہ وہیں دفن ہوئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کے حجرہ میں) اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ آرام فرماہیں۔ پھر جب لوگ دفن سے فارغ ہو چکے تو وہ جماعت دہاں میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کرنا تھا، جمع ہوئی۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تمہیں اپنا معاملہ اپنے ہی میں سے تمیں آدمیوں کے سپرد کر دینا چاہیے۔ اس پر زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنا معاملہ علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا، طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنا معاملہ عثمان رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا اور سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنا معاملہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا۔ اس کے بعد عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے (عثمان اور علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے) فرمایا کہ آپ حضرات میں سے جو بھی خلافت سے اپنی براءت ظاہر کرے گا ہم خلافت اسی کو دیں گے اور اللہ اس کا نگران و نگہبان ہوگا اور اسلام کے حقوق کی ذمہ داری اس پر لازم ہوگی۔ ہر شخص کو غور کرنا چاہیے کہ اس کے خیال میں کون افضل ہے اس پر حضرات شیخین خاموش ہو گئے تو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کیا آپ حضرات انتخاب کی ذمہ داری مجھ پر ڈالتے ہیں۔ خدا گواہ ہے کہ میں آپ حضرات میں سے اسی کو منتخب کر دوں گا جو سب میں افضل ہوگا۔ ان حضرات نے فرمایا کہ جی ہاں، پھر آپ نے ان حضرات (حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہا) میں سے ایک کا ماتھ پکڑا اور فرمایا کہ آپ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت بھی ہے اور اجتہاد میں اسلام

ثم خذ بالآخر فقال له مثل ذلك فلما
اخذ الميثاق قال ارفع يدك يا عثمان
فبايعه فبايع له على ذلج اهل الدار
فبايعوه :

لانے کا شرف بھی! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے: پس اللہ آپ کا
نگران ہے کہ اگر میں آپ کو خلیفہ بنا دوں تو کیا آپ عدل و انصاف
سے کام لیں گے اور اگر عثمان کو بنا دوں تو کیا آپ ان کے احکام کو سنیں
گے اور ان کی اطاعت کریں گے؟ اس کے بعد دوسرے صاحب کو
متہائی میں لے گئے اور ان سے بھی یہی کہا اور جب ان سے وعدہ لے لیا تو فرمایا، اے عثمان آپ اپنا ہاتھ بڑھا بیٹھے۔ چنانچہ آپ نے
ان سے بیعت کی اور علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے بیعت کی۔ پھر اہل مدینہ آئے اور سب نے بیعت کی۔

۳۹۱۔ ابو الحسن علی بن ابی طالب القرشی الہاشمی رضی
اللہ عنہ کے مناقب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ
تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک آپ سے
راضی اور خوش تھے۔

باب مناقب علی بن ابی طالب القرشی
الہاشمی ابی الحسن رضی اللہ عنہ
وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لعلی انت منی ذاتاً منک۔ و
قال توفي رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وهو عنده راض۔

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
عبد العزيز عن أبي حازم عن سهل بن
سعد رضي الله عنه ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال لا عَظِيْنُ الرَّأْيَةِ
عِنْدَ رَحِيْلٍ يَفْتُمُّ اللهُ عَلَى مِيَدِهِ
قال فبات الناس يَدُوْكَ وَكُوْنُ لِيْلَتِهِمْ اِيَّاهُ
يعطاها فلما اصبح الناس عندوا على
رسول الله صلى الله عليه وسلم
كلهم يرحبوا ان يعطاها فقال ابن علقم
بن ابي طالب فقالوا نيشنكى عينيبي يا رسول
الله قال فادرسيلوا اليه فالتوا في به فلما
جاء بصق في عينيه ودعاه فبرأ
حتى كان له مكن به وجمع فاعطاه الراية
فقال علكم يا رسول الله اقاتلهم حتى
يكونوا مثلنا فقال انفضا على رسله
حتى تنزل بيما حتمهم ثم ادعهم
الى الاسلام وادخلهم بيما يحب عليهم

۸۹۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز
نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سهل بن سعد
رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب جنگ خیبر کے
موقع پر) فرمایا۔ کل میں ایک ایسے شخص کو اسلامی غلہ دول کا جس کے
ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتوح عنایت فرمائے گا۔ بیان کیا کہ رات کو لوگ
یہ سوچتے رہے کہ دیکھئے غلہ کسے ملتا ہے جب صبح ہوئی تو حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سب حضرات (جو سرگودہ تھے) حاضر ہوئے
سب کو امید تھی کہ غلہ انھیں ہی ملے گا۔ لیکن ان حضور نے درخت
فرمایا، علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ ان کی آنکھوں میں
آشوب ہو گیا ہے۔ یا رسول اللہ! ان حضرات نے فرمایا کہ پھر ان کے
سہاں کسی کو بھیج کر بلو۔ جب وہ آئے تو آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان کی آنکھ میں اپنا تھوک ڈالا اور ان کے لیے دعا کی۔ اس سے
انھیں ایسی شفا حاصل ہوئی جیسے کوئی مرض پہلے تھا ہی نہیں چنانچہ آپ
نے غلہ انھیں کو عنایت فرمایا۔ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ!
میں ان سے اتنا طول کا کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں۔ حضور اکرم نے
فرمایا، اسی طرح چلے جاؤ، جب ان کے میدان میں اترو تو پہلے انھیں
اسلام کی دعوت دو اور انھیں بتاؤ کہ اللہ کے ان پر کیا حقوق واجب ہیں،

خدا گواہ ہے کہ اگر تمہارے ذریعہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

۸۹۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن زید بن ابی عبیدہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلم بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ غزوہ خیبر کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دھواں شرب چشم کے نہیں آسکے تھے۔ پھر انھوں نے سوچا۔ میں حضور اکرم کے ساتھ غزوہ میں شریک نہ ہو سکوں (تو بڑی بد قسمتی ہوگی) چنانچہ گھر سے نکلے اور حضور اکرم کے لشکر سے جا ملے۔ جب اس رات کی شام آئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح عنایت فرمائی تھی تو اُن حضور نے فرمایا، کل میں ایک ایسے شخص کو علم دوں گا یا (آپ نے یوں فرمایا کہ کل) ایک ایسا شخص علم کرے گا جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں، یا آپ نے یہ فرمایا کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائے گا۔ اتفاق سے علی رضی اللہ عنہ آگئے، حالانکہ ان کے آنے کی کوئی توقع نہیں تھی۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ ہیں علی رضی اللہ عنہ، انھوں نے علم انھیں کو دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائی۔

۹۰۰۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد العزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے کہ ایک شخص سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے یہاں آیا اور کہا کہ یہ فلاں، اس کا انا راہ امیر مدینہ (مدینہ بن حکم) کی طرف تھا، برسر منبر علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتا ہے۔ ابو حازم نے بیان کیا کہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا، کیا کہتا ہے، اس نے بتایا کہ انھیں ”الزباب“ کہتا ہے۔ اس پر سہل رضی اللہ عنہ منہنے لگے اور فرمایا کہ خدا گواہ ہے۔ یہ تم تو ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا اور خود علی رضی اللہ عنہ کو اس نام سے زیادہ اپنے لیے اور کوئی نام پسند نہیں تھا یہ سن کر میں نے سہل رضی اللہ عنہ سے فقرہ کی تفصیل بیان کرنے کی خواہش ظاہر کی اور عرض کی، اے ابو عباس بس کا واقعہ کیا ہے؟ بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ علی رضی اللہ عنہ، فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آئے اور پھر باہر گھر مسجد میں لیٹ رہے۔ پھر اُن حضور نے (عالم رضی اللہ عنہا) سے دریافت فرمایا، تمہارے چچا زاد بھائی علی رضی اللہ عنہ

مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ قَوْمٌ لَمْ يَكُنْ يَدْرِي أَنَّ اللَّهَ يُكَلِّمُ أَحَدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ؛ ۸۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ فِيهِ رَمَدٌ فَقَالَ إِنَّا تَخَلَّفَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلَيَّ فَالْحَقَّ بِالْبَنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءَ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللَّهُ فِي صَبَاحِهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى عَطِيقَ الرَّايَةِ أَوْ لَيَّا خَذَنَ الرَّايَةِ غَدًا أَرَحَبًا بِحَبِيبِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ أَوْ قَالَ مُجِيبُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ يُفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِمَا فَاذْأَحْنُ بَعْدِي وَمَا تَوَجَّهَ فَقَالُوا هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّانِيَةَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا؛

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَحْبَلًا جَاءَهُ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ هَذَا فُلَانٌ لَا مِيرَ الْمَدِينَةِ مِيدَعُوا عَلِيًّا هَذَا الْمُنِيرُ قَالَ فَنَقُولُ مَاذَا قَالَ يَقُولُ لَهُ أَتُبُورُ تُرَابٍ فَضَحِكَ قَالَ وَاللَّهِ مَا سَمَاكَ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ لَهُ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ فَأَسْتَطَعْتُ الْحَدِيثَ سَهْلًا وَقُلْتُ يَا أَيُّهَا عَبَّاسُ كَيْفَ؟ قَالَ قُلْ عَلِيٌّ عَلَى نَاطِقَةٍ ثُمَّ خَرَجَ فَأَصْطَحَبَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ ابْنِ عَمِّكَ قَالَتْ فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَوَجِدَ سَادَاعًا قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ

کہاں ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ مسجد میں ہیں۔ اُن حضورؐ میں تشریف لائے
دیکھا تو ان کی چادر پیٹھ سے نیچے آگئی ہے اور ان کی پیٹھ اچھی طرح
خاک آلود ہو چکی ہے۔ اُن حضورؐ مٹی ان کی پیٹھ سے صاف کرنے لگے
اور فرمایا، اٹھو، اب تیرا آپ نے یہ فرمایا۔

۹۰۱۔ ہم سے محمد بن رافع نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے، ان
سے زائدہ نے، ان سے ابو حنین نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے بیان
کیا کہ ایک شخص ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عثمان رضی
اللہ عنہ کے متعلق پوچھا، آپ نے ان کے محاسن کا ذکر کیا پھر فرمایا،
غالباً یہ باتیں بھی تمہیں بری لگی ہوں گی۔ اس نے کہا کہ جی ہاں۔ ابن عمر رضی اللہ
عنہ نے فرمایا، اللہ تجھے ذلیل کرے۔ پھر اس نے علی رضی اللہ عنہ کے متعلق
پوچھا اور ان کے بھی آپ نے محاسن ذکر کئے اور فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ کا
گھرانہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کا نہایت عمدہ گھرانہ ہے۔ پھر فرمایا
غالباً یہ باتیں بھی تمہیں بری لگی ہوں گی۔ اس نے کہا کہ جی ہاں۔ ابن عمر رضی اللہ
عنہ نے فرمایا، خدا تجھے ذلیل کرے۔ جاؤ اور میرا بگاڑنا چاہتے ہو
بگاڑ لینا۔

۹۰۲۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان
کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، انھوں نے ابن ابی لیلیٰ
سے سنا، کہا کہ ہم سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فاطمہ علیہا السلام نے
ابن کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (چکی پیسنے کی تکلیف کی شکایت کی۔ اس کے
بعد اُن حضورؐ کے یہاں کچھ قیدی آئے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے یہاں
آئیں لیکن آپ موجود نہیں تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کی ملاقات
ہوئی تو ان سے اس کے متعلق انھوں نے بات کی۔ پھر جب اُن حضورؐ
تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا
کے آنے کی اطلاع دی۔ اس پر اُن حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم خود ہمارے
یہاں تشریف لائے، اس وقت ہم اپنے بستر پر لیٹ چکے تھے۔
میں نے چاہا کہ کھڑا ہو جاؤں، لیکن اُن حضورؐ نے فرمایا کہ یوں ہی لیٹے
رہو۔ اس کے بعد آپ ہم دونوں کے درمیان میں بیٹھ گئے اور میں نے
آپ کے قدموں کی ٹھنڈ اپنے سینے پر محسوس کی۔ پھر آپ نے فرمایا،
تم لوگوں نے جو مطالبہ مجھ سے کیا ہے، کیا میں تمہیں اس سے بہتر بات

وخلص التراب الى ظهري
فجعل يمسح التراب عن ظهري
فيقول اخيلني يا ابا تراب
مدرتين۔

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ
عَنْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ
عَبِيدَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ
فَسَأَلَهُ عَنْ عُثْمَانَ فَذَكَرَ عَنْ مُحَاسِنِ عَمَلِهِ
قَالَ لَعَلَّ ذَلِكَ يُسَوِّدُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ
فَارْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفَلٍ ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ
فَذَكَرَ مُحَاسِنَ عَمَلِهِ قَالَ ذَلِكَ
مَبِيتُهُ أَوْسَطُ بَيُوتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّ ذَلِكَ يُسَوِّدُكَ قَالَ
أَجَلٌ . قَالَ فَأَرْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفَلٍ أَنْ تَطْلُقَ
فَاجْهَدْ عَنِّي جَهْدَكَ :

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى
قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ
شَكَتْ مَا تَلَقَتْ مِنْ أَثَرِ الرَّحَا فَاذَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجِي فَاذْطَلَقَتْ فَلَمْ
تَجِدْهُ فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَاخْبَرَتْهَا فَلَمَّا
جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْبَرَتْهُ
عَائِشَةُ بِبَعْثِي فَاطِمَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذَنَا
مَعَنَا جَعَلًا فَذَهَبَتْ لَدَى قَوْمٍ فَقَالَ عَلِيُّ
مَكَانُكُمْ فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدَتْ
بِرْدَ قَوْمِهِ عَلَى صَدْرِي وَقَالَ لَا أُعَلِّمُهَا
خَيْبًا مِمَّا سَأَلْتُهَا فِي إِذَا أَخَذْنَا
مَعَنَا جَعَلًا تَكْبَرًا أَوْ دُبْعًا وَثَلَاثِينَ وَ

ذباؤں، جب سونے کے لیے بہتر ریاضت تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر بتینیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہارے لیے کسی خادم سے بہتر ہے۔

۹۰۳۔ مجھ سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غزدر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابراہیم بن سعد سے سنا، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، کیا تم اس پر رضی نہیں ہو کہ تم میرے ساتھ اس درجہ میں رہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام تھے۔

۹۰۴۔ ہم سے علی بن جبہ نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی۔ انہیں الیہ نے، انہیں ابن سیرین نے، انہیں عبیدہ نے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اہل عراق سے) کہ جس طرح تم پہلے فیصلہ کیا کرتے تھے ویسے ہی اب بھی کیا کرو، کیونکہ میں اختلاف کو پسند نہیں کرتا، تاکہ لوگوں کی ایک جماعت رہے اور تاکہ میری بھی موت انہیں حالات میں ہو جن میں میرے ساتھی (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) کی ہوئی تھی۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ عام طور سے (اردافض) جو علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات بیان کرتے ہیں شیخین کی مخالفت میں (وہ قطعاً بھوٹ ہیں۔

۳۹۲۔ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم صورت اور سیرت میں مجھ سے زیادہ مشابہ ہو۔

۹۰۵۔ ہم سے احمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابراہیم بن دینار ابو عبد اللہ جہنی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابوبکر بہت احادیث بیان کرتا ہے حالانکہ پیٹ بھر نے کے بعد ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر وقت رہتا تھا میں خبری روٹی نہیں کھاتا تھا اور دعویٰ لباس پہنتا تھا (کہ اس کے حاصل کرنے میں مجھ وقت لگانا پڑتا، اور نہ میری خدمت کے لیے کوئی نڈال یا غلامی تھی۔ بلکہ میں بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا،

وَسَبَّحًا ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ تَحَمَّداً ثَلَاثَةً وَ ثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ خَادِمٍ۔

۹۰۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ أَمَّا مَرْضَى أَنْ تَكُونَ مَعِيَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى۔

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُبَيْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ فَإِنِّي أَصْعَرُهُ إِلَّا خِلَافَ حَتَّى يَكُونَ لِلنَّاسِ جَمَاعَةٌ أَوْ أَمْوَاتٌ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِي فَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ مَيِّدِي ابْنَ عَامَّةٍ مَا يَرَوِي عَنْ عَلِيٍّ الْكَذِبُ۔

باب ۱۴ مناقب جعفر بن ابی طالب و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشبهت خاتمی و خلیفی

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجَهَنِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي ذئبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَقُولُونَ أَكْثَرُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَ إِنِّي كُنْتُ الزَّم رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْبِجٍ بَطْنِي حَتَّى لَا أَكُلَ الْعَمِيرَ وَلَا الْبَسَّ الْحَبِيرَ وَلَا يَحْدُمُنِي فُلَانٌ وَلَا فُلَانَةٌ وَ كُنْتُ الصِّقِّ

لَطَنِي بِالْحَصْبَاءِ مِنَ الْخَيْرِ وَإِنْ كُنْتُ
لَا سَتَقَرُّ الرَّجُلَ الْيَتِيمَ هِيَ مَعِيَ كِي يَتَقَلَّبَ
فِي فَيْطَلَعَنِي وَكَانَ أَخْبَرَ النَّاسَ لِلْمُسْكِينِ
حَجْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَانَ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا
مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا
أَنْعَكَةَ الشَّرْبِيِّ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ فَتَشْفَقُهَا
فَتُلْعَقُ مَا فِيهَا ۖ

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ
عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذْ وَسَلَّمَ عَلَى
ابْنِ حَجْفَرٍ قَالَ أَسَلَّمْتُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَّةِ حِينَ ۖ
يَا ۳۹۳ ذِكْرُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمَطْلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
۹۰۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الدُّعَاوِيُّ حَدَّثَنَا فِي
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنْثَرِيِّ عَنْ شُمَاةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
النَّسْرِ عَنْ النَّسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ كَانَ إِذْ قُطِيعُوا اسْتَشْفَى بِالْعَبَّاسِ
بْنِ عَبْدِ الْمَطْلِبِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا
فَتَوَسَّلَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَسْقِينَا وَإِنَّا فَتَوَسَّلَ إِلَيْكَ هَجْرًا بَيْنَنَا
مَا سَقْنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ ۖ

يَا ۳۹۴ مَاتَ قَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَصَفِيَّةُ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ ۖ

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الْذَهْلِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَرْسَلَتْ
إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيلًا أَتَمَّهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ

بعض اوقات میں کسی کو کوئی آیت اس لیے پڑھ کر اس کا مطلب پوچھتا
تھا کہ وہ اپنے گھر لے جا کر مجھے کھانا کھلا دے، حالانکہ مجھے اس کا
مطلب معلوم ہوتا تھا۔ مسکینوں کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کرنے
وے حضرت بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے، ہمیں اپنے گھر لے جاتے
اور جو کچھ بھی موجود ہوتا اس سے ہماری ضیافت کرتے تھے۔ بعض
اوقات تو ایسا ہوتا کہ صرف گھی کی خالی کپی نکال کر لاتے اور ہم اسے
مچا کر اس میں جو کچھ لگا رہتا اسے چاٹ لیتے تھے۔

۹۰۶۔ ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ہارون
نے حدیث بیان کی، انھیں اسماعیل بن ابی خالد نے خبر دی، انھیں
شعبی نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب جعفر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے
کو سلام کرتے تو یوں فرماتے "السلام علیکم یا ابن ذی الجناحین" ۳۹۳
عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

۹۰۷۔ ہم سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد اللہ
انصاری نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابی عبد اللہ بن عثمان نے حدیث بیان
کی، ان سے ثمامہ بن عبد اللہ بن النسر نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے
کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قحط کے زمانہ میں عباس بن مطلب رضی اللہ عنہ
کو آگے بڑھا کر دعاء استسقاء کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے اللہ
پہلے ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعاء استسقاء کرتے تھے
اور آپ ہمیں سیرابی عطا فرماتے تھے اور اب ہم اپنے نبی کے چچا کے ذریعہ
استسقاء کی دعاء کرتے ہیں اس لیے ہمیں سیرابی عطا فرمائیے۔
بیان کیا کہ اس کے بعد خوب بارش ہوئی۔

۳۹۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ وادوں کے مناقب
اور فاطمہ علیہا السلام بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب۔
آئی حضور نے فرمایا تھا کہ فاطمہ رشتہ جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

۹۰۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی،
ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زہیر نے بیان کیا اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ فاطمہ علیہا السلام نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہاں
اپنا آدمی بھیج کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے والی اپنی میراث کا مطالبہ
کیا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کافی کی صورت میں دی تھی

یعنی آپ کا مطالبہ مدینہ کی اس جائداد سے متعلق تھا جو آپ حضورؐ کے خیمہ میں خرچ کرتے تھے اور اسی طرح مذکور کی جائیداد اور خیر کے خمس کا بھی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ حضورؐ خود فرما گئے ہیں، ہماری میراث نہیں ہوتی، ہم (انبیاء) جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے اور یہ کہ آل محمدؐ کے اخراجات اسی مال میں سے پورے کئے جائیں گے اگرچہ انھیں یہ حق نہیں ہوگا کہ پیدوار کے مقررہ حصہ سے زیادہ لیں۔ اور میں اخلا کی قسم، حضور اکرمؐ کے مصارف خیر میں جو خود آپؐ کے عہد مبارک میں اس کا نظم تھا۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں کر دی جائے گی۔ بلکہ وہی نظام جاری رکھوں گا۔ جسے آنحضرتؐ نے قائم کیا تھا۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھ کر فرمایا، اے ابو بکر! ہم آپ کی فضیلت و مرتبہ سے خوب واقف ہیں۔ اس کے بعد آپؐ نے آل حضورؐ سے اپنی قرابت کا اور اپنے حق کا ذکر کیا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، اپنی قرابت کے ساتھ صلہ رحمی کرنے سے بھی زیادہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت ہے۔ مجھے عبداللہ بن عبد الوہاب نے خبر دی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے واقد نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی آپ کے اہل بیت کے ساتھ محبت رکھنے میں سمجھو۔

۹۰۹۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عبیدہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے ابن ابی ملیک نے، ان سے مسور بن مخمر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فاطمہؓ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔ اس لیے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

۹۱۰۔ ہم سے یحییٰ بن قزوع نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے مرض کے موقع پر بلایا جس میں آپ کی

صلی اللہ علیہ وسلم تطلب صدقۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم التی بالمدينة وقدك وما بقی من خمس خیر فقال ابو بکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نؤست ما ترکنا فہو صدقۃ انما یا کل ال محمد من ہذا المال یعنی مال اللہ لیس لہم ان یزیدوا علی المال دانی واللہ لا غیر شیئاً من صدقۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم التی کانت علیہا فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا غمکن فیہما بما عمل فیہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منتشہد علی ثم قال انا قد عرفنا یا ابا بکر فضیلک و ذکر قرابتہم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و حقہم فتکلم ابو بکر فقال والذی نفسی بیدہ لقرابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الی ان اصل من قرابتی۔ (خبر فی عبد اللہ بن عبد الوہاب حدیث خالد حدیث شعبہ عن واقد قال سمعت ابی یحییٰ عن ابن عمر عن ابی بکر رضی اللہ عنہم قال ارقبوا محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم فی اہل بیتہ۔

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا ابُو الْوَلِید حَدَّثَنَا ابْنُ عیینۃ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ عَنْ ابْنِ ابِی مَلِیکَ عَنْ الْمَسُودِ بْنِ خُرَّمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَعْصَبَهَا أَعْصَبَنِي۔

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ قَزُوعٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیہِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِی شَکْوَاهِ الَّذِی قُبِحَ

وفات ہوئی تھی پھر آہستہ سے کوئی بات کہی تو آپ رونے لگیں۔ پھر آنحضورؐ نے انہیں بلایا اور آہستہ سے کوئی بات کہی تو آپ ہنسنے لگیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں نے آپ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے بتایا کہ پہلے جب مجھ سے آلِ حضورؐ نے آہستہ سے یہ کہا تھا کہ آلِ حضورؐ اپنی اس بیماری میں وفات پا جائیں گے جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ میں اس پر رونے لگی۔ پھر مجھ سے آلِ حضورؐ نے آہستہ سے فرمایا کہ آپ کے اہل بیت میں سب سے پہلے میں آپؐ سے جا ملوں گی۔ اس پر میں ہنسی تھی۔

۳۹۵۔ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے مناقب

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپؐ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری تھے اور حواری انھیں (عیسیٰ علیہ السلام کے حواریین کو) اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کے کپڑے سفید ہوتے تھے۔

۹۱۱۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ مجھے مروان بن حکم نے خبر دی کہ جس سال نکسیر بھڑوٹنے کی بیماری پھوٹ پڑی تھی، اس سال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اتنی سخت نکسیر پھوٹی کہ آپ حج کے لیے بھی نہ جاسکے اور زندگی سے مایوس ہو کر ادھیت بھی کھدی۔ پھر ان کی خدمت میں قریش کے ایک صاحب گئے اور کہا کہ کسی کو اپنے بھتیجے بناد دیجئے عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا، کیا یہ سب کی خواہش ہے؟ انھوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کسے بناؤں؟ اس پر وہ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد ایک دوسرے صاحب گئے۔ مبرا حیاں ہے کہ وہ حرث تھے۔ انھوں نے بھی یہی کہا کہ آپ کسی کو خلیفہ بنا دیجئے۔ آپ نے ان سے بھی دریافت فرمایا کہ کیا یہ سب کی خواہش ہے؟ انھوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ لوگوں کی رائے کس کے متعلق ہے؟ اس پر وہ بھی خاموش ہو گئے تو آپ نے فرمایا، غالباً زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف لوگوں کا رجحان ہے؟ انھوں نے کہا کہ جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اسی ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میرے علم کے مطابق بھی وہ ان میں سب سے بہتر ہیں اور

فِيهَا سَادَّهَا نَبِيٌّ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاَهَا فَمَاتَتْ هَا فَضَحَكَتْ قَالَتْ مَا لَتَمَّا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَادَّ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَ فِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجْهِ الَّذِي تُوْفِّي فِيهِ فَبَكَتْ ثُمَّ سَادَّ فِي فَأَخْبَرَ فِي أَنِّي أُولُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتَبَعُوا فَضَحَكَتْ ۝

یا ۳۹۵ مناقب الزبیر بن العوامؓ

وقال ابن عباسؓ هو حواری

النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسمی

العواریون لیباض ثیابهم

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيٍّ

بْنِ مُهْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ

أَصَابَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رُعَافٌ شَدِيدٌ

سَنَةَ الرُّعَافِ حَتَّى حَبَسَهُ عَنِ الْحَجِّ وَ

أَوْصَى أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ

قَالَ اسْتَخْلِفْ قَالَ وَقَالُوا قَالَ

نَعَمْ قَالَ وَمَنْ فَسَكَتَ فَدَخَلَ

عَلَيْهِ رَجُلٌ آخَرٌ حَسِبَهُ الْحَرِثُ

فَقَالَ اسْتَخْلِفْ فَقَالَ عُثْمَانُ

وَقَالُوا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ

هُوَ فَسَكَتَ قَالَ فَلَعَلَّهُمْ قَالُوا

الزُّبَيْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَمَا

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّمَا

لَخِيْدُهُمْ مَا عَلِمْتُ وَإِنِّي

كَانَ لَدَى حَبَّتِهِمْ إِلَى رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی اور انھیں ان کے والد نے کہ جنگ یہ یوک کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہا آپ حملہ کیوں نہیں کرتے تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ کریں۔ چنانچہ آپ نے ان پر (درومیوں پر) حملہ کیا۔ اس موقع پر انھوں نے آپ کے دو کاری زخم شانے پر لگائے درمیان میں وہ زخم تھا جو بدر کے موقع پر آپ کو لگتا تھا۔ عروہ نے بیان کیا کہ ایز زخم اتنے گہرے تھے کہ اچھے ہو جانے کے بعد، بچپن میں ان زخموں کے اندر اپنی انگلیاں ڈال کر کھیل کر رہتا تھا۔

۳۹۴۔ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ۔

عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق فرمایا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک ان سے راضی اور خوش تھے۔

۹۱۶۔ محمد سے محمد بن ابی بکر متقی نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعض ان جنگوں میں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود شریک ہوئے تھے (احد کی جنگ) طلحہ اور سعد رضی اللہ عنہما کے سوا اور کوئی جاتی نہیں رہتا تھا۔ ۹۱۷۔ ہم سے سعد دس حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی خالد نے حدیث بیان کی، ان سے قیس بن ابی حاتم نے بیان کیا کہ میں نے طلحہ رضی اللہ عنہ کا وہ ہاتھ دیکھا ہے جس سے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (جنگ احد میں) حفاظت کی تھی کہ بالکل سبکا رہ کر چکا تھا۔

۳۹۷۔ سعد بن ابی وقاص الزہری رضی اللہ عنہ کے مناقب

نبی زہرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مامول ہوتے تھے۔ آپ کا اصل نام سعد بن ابی مالک ہے۔

۹۱۸۔ محمد سے محمد بن شثنی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے یحییٰ سے سنا، کہا کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا، کہا کہ میں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ جنگ احد کے موقع پر میرے بیٹے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر کیا اور فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں (پر فدا ہوں)

اخبرنا ہشام بن عروہ عن ابیہ ان اصحاب البنی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا للزبیر یوم الیرموک الا تشد فنتشد معک فحمد علیہم فصر جوعاً صربتین علی عاتقہ بینہما ضربۃ صر بہا یوم بدر قال عروہ فکنت ادخل اصابعی فی مثل الضربات العی واما صغیر۔

پارہ ۳۹۶ ذکر طلحہ بن عبید اللہ

وقال عمر قوفی البنی صلی اللہ علیہ

وسلم وهو عنہ سراج

۹۱۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّسِيُّ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ قَالَ لَمَّا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ طَلْحَةَ وَسَعْدَ عَنْ حَدِّثَاهُمَا۔

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا سَعْدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ مِ

طَلْحَةَ الَّتِي دَقَّ بِهَا

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَهُ سَلَّتْ :

پارہ ۳۹۷ مناقب سعد بن ابی وقاص الزہری

وہ بنو زہرۃ احوال البنی صلی اللہ علیہ

وسلم و هو سعد بن مالک

۹۱۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ

سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ

بْنَ الْمُسَيْبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا

يَقُولُ جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبَوَيْهِ نَبْرًا أَحَدًا :

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتُ اُمِّي وَآمَنَّا مَثَلُ الْاِسْلَامِ ۝

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ ابِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ غُثَيْبَةَ بْنِ ابِي وَقَاصٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ ابِي وَقَاصٍ يَقُولُ مَا اِسْلَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي اَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَاَفِي لَثَلْتُ الْاِسْلَامَ تَابِعَهُ اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ ۝

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَدُوٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ اِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ اِنِّي رَأَيْتُ الْعَرَبَ رَضِيَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَكُنَّا نَغْزُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرَةِ حَتَّى اِنْ اَحَدًا لَيَصْنَعُ كَمَا يَصْنَعُ الْبُعَيْرُ اَوْ الشَّاةُ مَا لَهُ خَلْطٌ ثُمَّ اَصْبَحْتُ مِنْ اَسَدٍ تَعْزُرُنِي عَلَى الْاِسْلَامِ لَقَدْ جَنَّتْ وَهَلْ عَمِلِي وَكَانُوا وَشَعْرًا بِهِ عَلَى عَمْرٍ قَالُوا لَا يَحْسِبَنَّ يَصِلِي ۝

يَا أَيُّهَا ذُكُرُ الْعَالَمِ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْهُمْ اَبُو الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا ابُو اَلْبَيْهَانِ اخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنْ

۹۱۹۔ ہم سے یحییٰ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہاشم بن ہاشم نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن سعد نے اور ان سے ان کے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ مجھے خوب یاد ہے میں (مردوں میں) تیسرا شخص تھا جو اسلام میں داخل ہوا تھا۔

۹۲۰۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ابن ابی زائدہ نے خبر دی، ان سے ہاشم بن ہاشم بن غثیبہ بن ابی وقاص نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا، کہا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جس دن میں اسلام لایا ہوں، اسی دن دوسرے (سب سے پہلے اسلام میں داخل ہونے والے حضرات صحابہ) بھی اسلام میں داخل ہوئے ہیں اور میں سات دن تک اسی حیثیت میں رہا کہ میں اسلام کا تیسرا فرد تھا۔ اس روایت کی متابعت ابواسامہ نے کی، اور ان سے ہاشم نے حدیث بیان کی تھی۔

۹۲۱۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ عرب میں سب سے پہلے اللہ کے راستے میں، میں نے تیر اندازی کی تھی۔ (ابتداء اسلام میں) ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح غزوات میں شرکت کرتے تھے کہ ہمارے ساتھ درختوں کے پتوں کے سراسر کھانے کے لیے بھی کچھ نہ ہوتا تھا۔ اس سے ہمیں اونٹ اور بکریوں کی طرح اجابت ہوتی تھی (مینگنیوں کی طرح) یعنی مٹی ہوئی نہیں ہوتی تھی لیکن اب بنی اسد کا یہ حال ہے کہ اسلامی احکام پر عمل میں میرے اندر عیب نکالتے ہیں راگراں کے کہنے کے مطابق، میں واقعی نماز اچھی طرح نہیں پڑھتا تو میں ناکام و نامراد رہتا اور میرا عمل برباد ہو گیا۔ واقعہ یہ پیش آیا تھا کہ بنی اسد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے عہد میں، آپ سے شکایت کی تھی کہ سعد رضی اللہ عنہ نماز اچھی طرح نہیں پڑھتے۔

۳۹۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد۔

ابوالعاص بن ربیع بھی آپ کے داماد تھے۔

۹۲۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے علی بن حسین نے حدیث بیان کی اور

ان سے مسور بن محمدرضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی لڑکی کو (جو مسلمان تھیں) پیچھا کرکے لے لیا، اس کی اطلاع جب فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہوئی تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی کہ آپ کی قوم کا خیال ہے کہ آپ کو اپنی بیٹیوں کی خاطر حب انھیں کوئی تکلیف دے (کسی پر غصہ نہیں آتا، اب دیکھیے یہ علی رضی اللہ عنہ) ابو جہل کی بیٹیوں سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر آنحضرتؐ نے صحابہؓ کو خطاب فرمایا، میں نے آپ کو کلمہ شہادت پڑھتے سنا بھر آپ نے فرمایا، انا بھلا! میں نے ابو العاص بن ربیع سے (زینب رضی اللہ عنہا) کو، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی) شادی کی تو انھوں نے جوابات بھی کہی اس میں وہ سچے اترے، اور بلاشبہ فاطمہؓ بھی میرے حکم کا ایک ٹکڑا ہے اور مجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی بھی اسے تکلیف دے، خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے پاس جمع نہیں ہو سکتیں چنانچہ علی رضی اللہ عنہ نے شادی کا ارادہ ترک کر دیا محمد بن عمرو بن حنبلہ نے ابن شہاب کے واسطے سے یہ اٹھا لیا ہے، انھوں نے علی بن حسین کے واسطے سے اور انھوں نے مسور رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے بنی عید شمس کے اپنے ایک داماد کا ذکر کیا اور حقوق دامادی کی ادائیگی میں ان کی وقیع الفاظ میں تعریف فرمائی اور پھر فرمایا کہ انھوں نے مجھ سے جوابات بھی کہی سچی کہی اور جو وعدہ بھی کیا پورا کر دکھایا۔

۳۹۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

برادر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ آل حضورؐ نے زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولا ہو۔

۹۲۲۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم بھیجی اور اس کا امیر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بنایا۔ ان کے

المسور بن مخزوم قال ان عليا خطب بنت ابي جهل فسمعت بذلك فاطمة فانت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت مبدعهم قومك انتك كذا... تغضب لبناك وهذا علي فاكبر. بنت ابي جهل فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمعت حين تشهد يقول اما بعد انكعت ابا العاص بن الربيع فحدثني وصديقتي وان فاطمة بمنعة مني واني اكره ان يسوءها والله لا تجتمع بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وبنت عدي والله عنده رجل واحد فترك على الخطبة وساد محمد بن عمرو بن حنبله عن ابن شهاب عن علي عن مسور سمعت النبي صلى الله عليه وسلم وذكر صهره من بني عبد شمس فاشي عليه في مصاهرته اياها فاحسن قال حدثني فضة ووعده في فوقي الى :-

پارہ ۳۹۹ مناقب زید بن حارثہ مولیٰ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

وقال البراء عن النبي صلى الله عليه وسلم انت اخونا واولادنا۔

۹۲۲۔ حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سليمان قال حدثني عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم بجنا و

امیر بنائے جانے پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا تو ان حضوروں نے فرمایا اگر کج تم اس کے امیر بنائے جانے پر اعتراض کر رہے ہو تو اس سے پہلے اس کے باپ کے امیر بنائے جانے پر بھی تم نے اعتراض کیا تھا اور خدا گواہ ہے کہ وہ (زید رضی اللہ عنہ) امارت کے مستحق تھے اور مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے۔ اور یہ (اسامہ رضی اللہ عنہ) اب ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

۹۲۳۔ ہم سے یحییٰ بن قزعم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک قیافہ شناس میرے بیان آیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت وہیں تشریف رکھتے تھے، اور اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما (ایک چادر میں لیٹے ہوئے دمنہ اور حرم کا سارا حصہ قدموں کے سوا اچھپا ہوا تھا) اس قیافہ شناس نے کہا کہ یہ پاؤں، بعض بعض سے نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں (یعنی باپ بیٹے کے ہیں) قیافہ شناس نے پھر بتایا کہ آلِ حضورؐ اس سے اس اذکار پر بہت مسرور ہوئے اور پھر ان حضوروں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی واقعہ بیان فرمایا۔

۴۰۰۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا ذکر

۹۲۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے زہری سے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ قریش مخزومیہ عورت کے محلے کی وجہ سے (جس نے غزوہ فستج مکہ کے موقع پر چوری کر لی تھی) بہت ملول اور رنجیدہ تھے تو انھوں نے یہ فیصلہ آپس میں کیا کہ اسامہ بن زیدؓ کے سوا، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انتہائی عزیز ہیں (اس عورت کی سفارش کی) اور کون جرأت کر سکتا ہے۔ اور ہم سے علیؓ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے زہری سے مخزومیہ کی حدیث پوچھی تو مجھ پر بہت غصہ ہو گئے، میں نے اس پر سفیان سے پوچھا تو پھر آپ کسی اور ذریعہ سے اس حدیث کی روایت نہیں کرتے؟ انھوں نے بیان کیا کہ ایوب بن موسیٰ کی لکھی ہوئی ایک کتاب میں، میں نے یہ حدیث دیکھی، وہ زہری کے واسطے سے روایت کرتے تھے۔

أَمَرَ عَلَيْهِمُ اسامة بن زيد قطع بعض الناس في امارته فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان تطعنوا في امارته فقد كنتم تطعنون في اماره ابيهم من قبل و ابيهم الله ان كان ليكيافا ليل مارة وان كان لمن احب الناس الى وان هذا لمن احب الناس الى بعدك ؟

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا يحيى بن قزعة حَدَّثَنَا ابراهيم بن سعد عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت دخل علي قائف والنبي صلى الله عليه وسلم شاهد واسامة بن زيد وزيد بن حارثة مضطجعان فقال ان هذه اذنتهم بعضهما من بعض قال فسرد بذلك النبي صلى الله عليه وسلم و اعجب به فاقبر بها عائشة

بأنك ذكر اسامة بن زيد

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا قتيبة بن سعيد حَدَّثَنَا ليث عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها ان قريشا اهتمهم شأن المخزومية فقالوا من يجتري عليه الا اسامة بن زيد حب رسول الله صلى الله عليه وسلم وحديثنا على حَدَّثَنَا سفیان قال ذهبت اسال الزهري عن حديث المخزومية فصاح بي قلت سفیان فلم تحنجله عن احد قال وحديثه في كتاب كان كتبه ايوب بن موسى عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها

وہ عروہ کے واسطے سے اور وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کر لی تھی۔ قریش نے یہ سوال اٹھایا (اپنی مجلس میں) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس عورت کی سفارش کون سے جاسکتا ہے؟ کوئی اس کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ آخر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے سفارش کی تو آنحضرتؐ نے فرمایا بنی اسرائیل میں یہ دستور بن گیا تھا کہ جب کوئی شریف چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے، لیکن اگر کوئی معمولی درجے کا آدمی چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹتے، اگر کج فاطر نے چوری کی ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹتا۔

۹۲۵۔ مجھ سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عبد اللہ یحییٰ بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ماحشون نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن دینار نے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دن ایک شخص کو مسجد میں دیکھا کہ اپنا کپڑا ایک کونے میں پھیلا رہے تھے، آپؐ نے فرمایا، دیکھو، یہ کون صاحب ہیں، کاش میرے قریب ہوتے (تو میں انھیں نصیحت کرتا) ایک شخص نے کہا۔ یا ابا عبد الرحمن! کیا آپ انھیں نہیں پہچانتے، یہ محمد بن اسامہ ہیں۔ ابن دینار نے بیان کیا کہ یہ سنتے ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا سر جھکا لیا اور اپنے ہاتھوں سے زمین کو بیدنے لگے، پھر فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں دیکھتے تو یقیناً آپ انھیں عزیز رکھتے۔

۹۲۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں اور حسن کو (رضی اللہ عنہما) بگڑ لیتے تھے اور فرماتے تھے، اے اللہ! آپ انھیں اپنا محبوب بنا لیجئے کہ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ اور نعیم نے ابن المبارک کے واسطے سے بیان کیا، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں اسامہ بن زید کے ایک مولا (حریص) نے خبر دی کہ حجاج بن امین بن امیہ کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ (منازمی) انھوں نے رکوع اور سجدہ پوری طرح نہیں ادا کیا ہے۔ امین بن امیہ، اسامہ رضی اللہ عنہ کے مال کی طرف سے بھائی تھے، امین رضی اللہ عنہ قبیلہ انصار کے ایک فرد تھے۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہ

ان امراء من بیئ مخزوم سرقت فقالوا من یکلم فیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یجترئ احدٌ ان یشکرہ فکلمہ اسامہ بن زید فقال ان نبی اسرائیل کان اذا سرقت فیہم الشریف ترکوہ و اذا سرق الضیف قطعوہ لو کانت فاطمہ لقطع فاطمہ

۹۲۵۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ يَحْيَى بْنُ عِبَادٍ حَدَّثَنَا الْوَلَدُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا يَسْتَحِبُّ ثِيَابَهُ فِي نَاحِيَةِ هَذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ انْظُرْ مِنْ هَذَا لَيْتَ هَذَا عِنْدِي قَالَ لِمَ اِنْشَأَ مَا نَعْرِفُ هَذَا يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا اَمَامَةُ بْنُ اَبِي قُطَيْبَةَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَأْسَهُ وَتَقَرَّرَ بِيَدِهِ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحْبَبَهُ -

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ اسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ كَانَ يَأْخُذُ بِالْأُحْسَنِ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ احْبِبْهُمَا فَإِنِّي أَحِبُّهُمَا وَقَالَ نَعِيمٌ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ اخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزَّهْرِيِّ اخْبَرَنِي مَوْلَى لاسامه بن زيد ان الحجاج بن أيمن بن أمية رأى أنهما لم يركعا وسجدوا بغير طمأنينة فقال لهما وهو رجل من الانصار فوالاه بن عمر لم يترك ركوعه ولا سجوده

سے کہا کہ خوف نہ کھاؤ میں نے اپنا بیخواب حشفہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا اور انھوں نے آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے، تو ان حضرات نے فرمایا کہ عبداللہ بہت اچھا لڑکا ہے۔ کاش رات میں بھی نماز پڑھتا کرتا۔ سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کے بعد رات میں بہت کم سویا کرتے تھے۔

۹۲۸۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ذہری نے، ان سے سالم نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہا نے اپنی بہن حشفہ رضی اللہ عنہا کے۔ اللہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا، عبداللہ مرد صالح ہے۔

۴۰۳۔ عمار اور حفصہ رضی اللہ عنہا کے مناقب

۹۲۹۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسیر نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ میں جب شام آیا تو میں نے دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا کی کہ اے اللہ! مجھے کوئی صالح ہمیشہ عطا فرمائے پھر میں ایک قوم کے پاس آیا اور ان کی مجلس میں بیٹھ گیا محمودی ہی دیر بعد ایک بزرگ آئے اور میرے قریب بیٹھ گئے۔ میں نے پوچھا، آپ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔ اس پر میں نے دریافت فرمایا، آپ کا وطن کہاں ہے؟ میں نے عرض کی، کوفہ۔ آپ نے فرمایا، کیا تمہارے یہاں ابن ام عبد، صاحب النعین،

صاحب وسادہ و مطہرہ (یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نہیں ہیں؟ کیا تمہارے ہاں وہ نہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی شیطان سے پناہ دے چکا ہے و کہ وہ انہیں کبھی غلط راستے پر نہیں لے جاسکتا۔ مراد عمار رضی اللہ عنہ سے ہے) کیا تم میں وہ نہیں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے بہت سے رازنائے مہربانہ کے حامل ہیں، جنہیں ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا؟ پھر ان کی موجودگی کے باوجود وہاں سے آنے کی کیا ضرورت تھی؟ اس کے بعد آپ نے دریافت فرمایا، عبداللہ رضی اللہ عنہ آیت ”وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى“ کی تلاوت کس طرح کرتے ہیں؟ میں نے انہیں

النَّارِ فَلَقِيَهَا مَلَكٌ آخِرُ فَقَالَ لِي لَسْتُ تَرَاهُ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَصْتُهَا حَفْصَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعَمَ الرَّجُلِ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيُ بِاللَّيْلِ قَالَ سَأَلْتُكَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَأْمُرُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الذَّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أُخْتِ حَفْصَةَ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلًا صَالِحًا

بِاللَّيْلِ مِنْ أَقْبَعِ عَمَارٍ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ الْمَغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدْ مَتَ الشَّامُ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللَّهُمَّ بَسِّرْ لِي حَلِيبًا صَالِحًا فَأَنْتِ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا أَبُو الْوَدَّاءِ فَقُلْتُ إِنِّي دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يَبَسِّرَ لِي حَلِيبًا صَالِحًا فَيَسِّرْ لِي قَالَ مَنْ أَنْتِ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أُولَئِكَ عِنْدَكُمْ كَمَا أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ صَاحِبِ النَّعْلَيْنِ وَالْوَسَادِ وَالْمُطَهَّرَةِ وَفِيكُمْ الَّذِي أَحْبَبَ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُولَئِكَ فِيكُمْ صَاحِبِ سِرِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ أَحَدٌ غَيْرُهُ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ يَقْرَأُ عَبْدُ اللَّهِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى فَقَرَأَتْ عَلَيْهِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارَ إِذَا تَجَلَّى وَمَا خَلَقَ الذَّاكِرَ

وَالْأَنْثَىٰ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَقْرَأَ بِهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ فِيهِ إِلَىٰ نَفْسٍ
۹۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ مَخْيَرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ
عَلِقَمَةُ إِلَى الثَّامِ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ
قَالَ اللَّهُمَّ سِرِّي جَلِيسًا مَالِحًا
فَجَلَسَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَبُو
الدَّرْدَاءِ مَنْ أَنْتَ قَالَ مِنْ
أَهْلِ الْكَوْفَةِ قَالَ أَلَيْسَ فَيْكُمْ أَوْ
مَنْكُمْ صَاحِبُ السَّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ عَيْنٌ بَعِي
حَدِيثُهُ قَالَ قُلْتُ بَلَىٰ قَالَ أَلَيْسَ فَيْكُمْ
أَوْ مِنْكُمْ الَّذِي أَجَاءَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ
نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي مِنَ
الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَارًا قُلْتُ بَلَىٰ قَالَ
أَلَيْسَ فَيْكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السُّوَالِ
أَوْ السِّتْرِ قَالَ بَلَىٰ قَالَ كَيْفَ كَانَ
عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلُ إِذَا تَغَشَّى وَالنَّهَارُ
إِذَا تَجَشَّى قُلْتُ وَاللَّهِ كَرَّ وَالْأَنْثَىٰ قَالَ
مَا زَالَ فِي هَوَاجٍ حَتَّى كَادُوا أَنْ يَنْتَزِلُوا فِي
عَنْ شَيْءٍ سَمِعَتْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

باب مَنْ قَاتَلَ ابْنَ عَبِيدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ ۝

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ كُلَّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَإِنَّ أَمِينَنَا
أَمِينًا أَلَا مَنَّةُ ابْنِ عَبِيدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ ۝

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِم حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

پڑھ کر سنا کی کہ.. واللیل اذا تغشی والنہار اذا تجلی وما خلق الذکر و
الانثیٰ اس پر آپ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود
اپنی زبان مبارک سے مجھے اسی طرح یاد کرایا تھا۔

۹۳۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے
حدیث بیان کی، ان سے مخیرہ نے، ان سے ابراہیم نے بیان کیا کہ
علقمہ شام تشریف لے گئے اور مسجد میں جا کر یہ دعا کی، اے اللہ!
مجھے ایک صالح ہم نشین عطا فرمائے۔ چنانچہ آپ کو ابو درداء رضی اللہ
عنه کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا
آپ کا تعلق کہاں سے ہے؟ عرض کی کہ کوفہ سے۔ اس پر آپ نے فرمایا
کیا تمہارے یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار نہیں ہیں کہ انہیں
ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ آپ کی مراد ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ سے
تھی۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، جی ہاں موجود ہیں۔ پھر
آپ نے فرمایا، کیا تم میں وہ شخص نہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی کی
زبانی شیطان سے اپنی پناہ دی تھی، آپ کی مراد عمار رضی اللہ عنہ سے
تھی۔ میں نے عرض کی کہ جی ہاں وہ بھی موجود ہیں۔ اس کے بعد آپ نے
دریافت فرمایا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آیت ”واللیل اذا تغشی
والنہار اذا تجلی“ کی قرأت کس طرح کرتے تھے؟ میں نے کہا کہ آپ (ما خلق
الذکر و الانثیٰ) پڑھا کرتے تھے۔ اس پر آپ
نے فرمایا کہ یہ شام والے ہمیشہ اس کو کشش میں رہے کہ جس طرح میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا (اس آیت کی تلاوت
کرتے ہوئے، جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی اس
کی توثیق ہوئی) اس سے مجھے ہٹا دیں۔

۹۳۱۔ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے مناقب

۹۳۱۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ
نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو قتادہ
نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر امت میں امین ہوتے ہیں۔
اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں (رضی اللہ عنہ)

۹۳۲۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے

حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے ان سے صلہ سے اور ان سے حفصہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران سے فرمایا میں تمہارے یہاں ایک امین کو بھیجوں گا جو حقیقی معنوں میں امین ہوگا تمام صحابہؓ کو اشتیاق تھا لیکن آل حضورؓ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

۴۰۵۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

۴۰۶۔ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے مناقب

نافع بن جبیر نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن رضی اللہ عنہ کو گلے سے لگایا۔

۹۳۳۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عبیدہ نے حدیث

بیان کی، ان سے ابو موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے انھوں

نے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا، آل حضورؓ منبر پر تشریف رکھتے تھے اور حسن رضی اللہ عنہ آپ

کے سپرد میں تھے۔ آل حضورؓ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور پھر حسن

رضی اللہ عنہ کی طرف اور فرماتے، میرا یہ بیٹا سر دار ہے اور امید ہے کہ

اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دنیا و آخرت میں صلح کر لے گا۔

۹۳۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان

کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عثمان

نے حدیث بیان کی اور ان سے ابواسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں اور حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر دعا کرتے

تھے کہ اے اللہ! مجھے ان سے محبت ہے آپ بھی ان سے محبت

رکھیے۔ اور کہا قال۔

۹۳۵۔ مجھ سے محمد بن حسین ابن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ

سے حسین بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی،

ان سے محمد نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ جب حسین

علیہ السلام کا سر مبارک عبید اللہ بن زیاد کے پاس لایا گیا اور ایک طشت

میں رکھ دیا گیا تو بد بخت اس پر کڑھی سے سارے نگا اور آپ کے

حسن و خوبصورتی کے بارے میں بھی کچھ کہا کہ میں نے اس سے زیادہ

خوبصورت چہرہ نہیں دیکھا اس پر انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت حسین

رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہ تھے

عن ابی اسحاق عن صلیۃ عن حفصۃ رضی اللہ عنہ

قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا حل لجران

ولا یغتنن یعنی علیکم اُمیناً حقاً اُمیناً ماشوف

اصحابہ فبعث اباعبیدۃ رضی اللہ عنہ

باب ۵۱ ذکر مصعب بن عمیر

باب ۵۲ مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنہما

قال نافع بن جبیر عن ابی ہریرۃ عاتق

النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحسن

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ حَدَّثَنَا

الْبُؤْمُوسِيُّ عَنْ الْحَسَنِ سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَى الْمَنْبَرِ وَالْحَسَنُ إِلَى جَنْبِهِ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ

مَرَّةً وَآلِيَهُ مَرَّةً وَيَقُولُ ابْنِي هَذَا

سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصَلِّحَ بِهِ بَيْنَ

فَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ

سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ إِسَامَةَ

بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ بِالْ

حَسَنِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُمَا

فَأَجِبْهُمَا أَفْكَما قَالَ

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

مُحَمَّدَ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدًا بَرَأَ إِلَى الْحُسَيْنِ

عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَعَلَ فِي طَلَسْتِ

فَجَعَلَ يَنْكُثُ وَقَالَ فِي حَسَنِ

شَيْئًا فَقَالَ أَنَسُ كَانَ اسْتَبْهَمَ بِرَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ

مَخْضُوبًا بِأَنَّهُ سَمِيَ - ۴۳۶

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ الْمَتَّحِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنَ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأُحِبُّهُ ۝

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي حَسِينٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عَقِبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَمْلَ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّ شَبِيهَةٍ يَا نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيهٌ لِي بِكَ ۝

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَقْبُوا لِحَمْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ ۝

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْثُيٍّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَخْمُورٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ النَّسَائِيِّ قَالَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ۝

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَعْمَانَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو سَأَلَ عَنْ الْمُحَرَّمِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ فَقَالَ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنْ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

آپ نے وسمہ کا خضاب استعمال کر رکھا تھا ۔

۴۳۶۔ ہم سے حجاج بن متھال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عدی نے خبر دی کہا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جس میں رضی اللہ عنہ آپ کے شانہ مبارک پر تھے اور آپ یہ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! مجھے اس سے محبت ہے، آپ بھی اس سے محبت رکھتے۔

۴۳۷۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے عمر بن سعید بن ابی حسیں نے خبر دی انھیں ابن ابی ملیکہ نے ان سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھائے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں میرے باپ ان پر فدا ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ ہیں علی سے نہیں علی رضی اللہ عنہ وہیں مسکرا رہے تھے ۔

۴۳۸۔ مجھ سے یحییٰ بن معین اور صدقہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں شعبہ نے انھیں واقد بن محمد نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کی خوشنودی) آپ کے اہل بیت کے ساتھ رحمت و خدمت کے ذریعہ، تلاش کرو۔

۴۳۹۔ مجھ سے ابراہیم بن مرثی نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انھیں معمر نے انھیں زہری نے اور انھیں انس رضی اللہ عنہ نے اور عبد الرزاق نے بیان کیا کہ میں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے زیادہ اور کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ نہیں تھا۔

۴۴۰۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی یعقوب نے، انھوں نے ابن ابی نعم سے سنا اور انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا اور کسی نے ان سے محرم کے بارے میں پوچھا تھا شعبہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص (احرام کی حالت میں) مکھی مار دے تو اسے کیا کفارہ دینا پڑے گا؟ اس پر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا عراق کے لوگ مکھی کے بارے میں سوال کرتے ہیں،

جبکہ سہی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کر چکے ہیں جن کے بارے میں آلِ حضورؐ نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں حضرات حسن و حسین رضی اللہ عنہما دنیا میں میرے لیے دو پھول ہیں۔

۴۰۷۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مولا بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جنت میں اپنے آگے میں نے تمھارے قدموں کی چاب سنی تھی۔

۹۴۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الباقی بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے اور انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ ابو بکر ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کو انھوں نے آزاد کیا ہے، آپ کی ہر اہل بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے تھی۔

۹۴۲۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد اللہ نے ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی اور ان سے قیس نے کہ بلال رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا، کہ اگر آپ نے مجھے اپنے لیے خریدا، تو پھر اپنے پاس ہی رکھیے، اور اگر اللہ کے لیے خریدا ہے تو پھر مجھے آزاد کر دیجئے اور اللہ کے راستے میں عمل کرنے دیجئے۔

۴۰۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ

۹۴۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا، اے اللہ! اسے حکمت کا علم عطا فرما۔

۴۰۹۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مناقب

۹۴۴۔ ہم سے احمد بن واقد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے حمید بن بلال نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اطلاع کے پہنچنے سے پہلے زید، جعفر اور ابن رواحہ رضوان اللہ علیہم کی شہادت کی خبر صحابہؓ کو سنا دی تھی، آپ نے فرمایا کہ اب اسلامی علم کو زید رضی اللہ عنہ لیے ہوئے ہیں اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا
نَحْنَا نَتَايَ مِنْ
الدُّنْيَا

باب مناقب بلال بن رباح مولى ابي
بكر رضی اللہ عنہما۔

وقال النبي صلى الله عليه وسلم
سمعتُ ذاتَ نعليك بين يدي في الجنة۔

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ أَخْبَرَنَا
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
كَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدَنَا وَ
أَعْتَقَ سَيِّدَنَا بَعْنَى بِلَالٍ۔

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قَيْسٍ أَنَّ
بِلَالَ قَالَ لَأَبِي بَكْرٍ إِنْ كُنْتُ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي
لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكْنِي وَإِنْ كُنْتُ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي
لِللَّهِ فَدَعْنِي وَعَمِلْ لِلَّهِ۔

باب ذكر ابن عباس رضي الله عنهما

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ ضَمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
صَدْرِهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلِّمَهُ الْحِكْمَةَ۔

باب مناقب خالد بن الوليد رضي الله عنه

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ
عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَأَبْنَ رَوَاحَةَ
لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَيْرُهُمْ فَقَالَ أَحَدُ
الرَّيَّةِ زَيْدٌ فَأَصِيبُ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرُ فَأَصِيبُ

ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ سَدَاحَةَ نَاصِيَةَ
وَعَيْنَا لَا مَثَدَ بَيْنَ حَتَّى
أَخَذَهَا سَيْفٌ مِنْ
سَيُوفِ اللَّهِ حَتَّى قَتَلَهُ اللَّهُ
عَلَيْهِمْ :

يَا أَيُّهَا مَنْ قَبِ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حَنْظَلَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ
قَالَ ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرِوٍ فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أَحِبُّهُ
بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ
مِنْ أَسْبَغَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَبَدَأَ
بِهِ وَسَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حَنْظَلَةَ وَأَبِي
بَنْ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ لَكَ إِدْرِي
سِدَا أَمِيَّاتِي أَوْ بَعْدَ -

يَا أَيُّهَا مَنْ قَبِ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حَنْظَلَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا
قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِوٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَرْبُكَ فَا جِئْتُكَ وَكَرْتَفَحْتُ
وَقَالَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا
وَقَالَ أَسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَسْبَغَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حَنْظَلَةَ وَأَبِي
بَنْ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ :

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ أَبِي عَوَّازٍ عَنْ مَخْبُورَةٍ
عَنْ عُلْفَمَةَ دَخَلَتْ الشَّامَ فَصَلَّتْ وَكَعَّتْ
فَقُلْتُ اللَّهُمَّ تَبَسَّرْ لِي جَلِيلًا قَرَأْتُ شَيْخًا

ابن جعفر رضی اللہ عنہ نے علم اٹھالیا اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے اب ابن رواحہ
رضی اللہ عنہ نے علم اٹھالیا ہے اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے جعفر اکرم
کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور آخر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار
رخالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اٹھالیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی قیامت میں
مسلمانوں کو فتح عنایت فرمائی ۔

۴۱۰۔ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مولا سالم رضی اللہ عنہ
کے مناقب ۔

۹۴۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے
حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے ابراہیم نے اور ان سے
مسروق نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے بیان عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا میں ان سے ہمیشہ محبت
رکھوں گا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے چار
اشخاص سے قرآن سیکھو عبد اللہ بن مسعود، آل حفصہ نے ابتداء عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہی کی، اور ابو حذیفہ کے مولا سالم، ابی بن کعب
اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم انھوں نے بیان کیا کہ مجھے پوری طرح یاد
ہے کہ آل حفصہ نے پہلے ابی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا یا معاذ رضی
اللہ عنہ کا ۔

۴۱۱۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب ۔

۹۴۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے سلیمان نے بیان کیا۔ انھوں نے ابو دائل سے سنا کہ
کہ میں نے مسروق سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ
نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر کوئی برا کلمہ نہیں آتا
تھا اور آپ کی ذات سے یہ ممکن تھا۔ اور آپ نے فرمایا تھا کہ تم میں سب سے
زیادہ عزیز مجھے وہ شخص ہے جس کے عادات و اخلاق سب سے عمدہ
ہوں۔ اور آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید چار افراد سے سیکھو عبد اللہ بن مسعود
ابو حذیفہ کے مولا سالم، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہم)

۹۴۷۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوازم نے، ان سے
مخبورہ نے، ان سے علفمہ نے کہ میں شام پہنچی تو سب سے پہلے میں نے دو
رکعت نماز پڑھی اور یہ دعا رکھی، اے اللہ! مجھے کسی صالح، ہمنشین

کی صحبت سے فیض یابی کی توفیق عطا فرمائیے، چنانچہ میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ اُدسے تھے۔ جب وہ قریب آگئے تو میں نے سوچا شاید میری دعا قبول ہو گئی ہے۔ انھوں نے دریافت فرمایا، تمہارا وطن و موکر کہاں ہے؟ میں نے عرض کی کہ کوثر کا رہنے والا ہوں اس پر آپ نے فرمایا کیا تمہارے یہاں صاحب نعلین، صاحب وسادہ و مطہرہ و عبد بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نہیں ہیں؟ کیا تمہارے یہاں وہ صحابی نہیں ہیں جنھیں شیطان سے (اللہ کی پناہ مل چکی ہے) کیا تمہارے یہاں سرسبزہ رازدوں کے جاننے والے نہیں ہیں کہ جنھیں ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ دھیرہ دریافت فرمایا کہ ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) آیت والیل کی قرأت کس طرح کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی کہ ”واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی“ واخلق الذکر والانثی“ آپ نے فرمایا کہ مجھے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زبان مبارک سے اسی طرح سکھایا تھا۔ لیکن اب شام والے مجھے اس طرح قرأت کرنے سے ہٹانا چاہتے ہیں۔

۹۴۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے عبدالرحمن بن زیاد نے بیان کیا کہ ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ صحابہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عادات و اخلاق اور طور و طریق میں سب سے زیادہ قریب کون صحابی تھے؟ تاکہ ہم ان سے سیکھیں۔ آپ نے فرمایا کہ اخلاق اور طریق اور سیرت و عادت میں ابن ام عبد سے زیادہ آگے حضورؐ سے قریب اور کسی کو میں نہیں سمجھتا۔

۹۴۹۔ مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے کہا کہ مجھ سے اسود بن یزید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں اور میرے بھائی یمن سے (مدینہ منورہ) حاضر ہوئے اور ایک زمانہ تک یہاں قیام کیا ہم اس پورے عرصے میں یہی سمجھتے رہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے کے ایک فرد ہیں، کمونہ و اخفونہ کے گھر میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ

مُقبِلًا فَلَمَّا دَنَا قُلْتُ أَرَجُوا أَنْ يَكُونَ اسْتِجَابَ قَالَ مِنْ أَمْنٍ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَفَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوَسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ الَّذِي أُجِيرَ مِنَ الشَّيْطَانِ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّيَرِ الَّذِي لَا يَعْلَمُ غَيْرَهُ كَيْفَ حَدَّثَ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارُ إِذَا تَجَلَّى وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى قَالَ اقْتَرَأَ فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ إِلَى فِيَّ فَمَا نَالَ هَوْلًا حَتَّى كَادُوا مَسِيرًا وَفِي ۝

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ سَأَلْنَا حَذِيفَةَ عَنْ رَجُلٍ قَرِيبٍ إِلَيْهِ مِنَ الْهَدْيِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَأْخُذَ عَنْهُ فَقَالَ مَا أَعْرِفُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَذَلَّةً بِالْهَدْيِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ ۝

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَسُوفَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَسَدُ بْنُ مَيْزِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَدِمْتُ أَنَا وَآخِي مِنَ الْيَمَنِ فَكَثَرْنَا جُنُودًا مَا نَدَى إِلَّا رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَيَّ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

باب ۱۱ ذکر معاویہ رضی اللہ عنہ

۹۵۰- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشِيرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَاوِيَةُ عَنْ عِثَانَ بْنِ الْأَسَدِ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ أَدْرَكَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بَرَكَةَ وَعِنْدَهُ مَوْلَى لَاحِظٌ لِعَبَّاسٍ فَقَالَ دَعْنِي فَإِنَّهُ صَحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۹۵۱- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قِيلَ لَاحِظٌ لِعَبَّاسٍ هَذَا لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَكْثَرَ إِلَهُ يَوَاحِدَةً قَالَ إِنَّهُ فَتِيهٌ ۝

۹۵۲- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي النَّسَّاجِ قَالَ سَمِعْتُ حُرَّانَ بْنَ أَبِي عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا كُنْتُمْ لَتَصُتُونَ صَلَاةً لَقَدْ صَحَبْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهِمَا وَلَقَدْ خَفِيَ عَنْهُمَا بَعْثِي وَكُتَيْبِي بَعْدَ الْعَصْرِ ۝

باب ۱۲ مناقب فاطمة علیہا السلام

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ۝

۹۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ هُبَيْرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوِّبِ بْنِ هَنْزَلَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

کی دیکھتے اور گرفت ہم دیکھا کرتے تھے۔

۴۱۲- معاویہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

۹۵۰- ہم جسے حسن بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے معافی نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن اسود نے اور ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد وتر کی صرف ایک رکعت منازہ پڑھی وہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ایک مولا (کریم) بھی موجود تھے، جب وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے (تو معاویہ رضی اللہ عنہ کی ایک ایک رکعت وتر کا ذکر کیا) اس پر آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہے، (اور یقیناً ان کے پاس آل حضور کے قول و فعل میں سے کوئی چیز ہوگی)۔

۹۵۱- ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ کیسے فرمائیں گے انھوں نے وتر کی صرف ایک رکعت پڑھی ہے، آپ نے فرمایا کہ وہ فقیہ ہیں۔

۹۵۲- مجھ سے عمر بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو النبیاح نے بیان کیا، انھوں نے حمران بن ابان سے سنا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم لوگ ایک خاص نماز پڑھتے ہو، ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور ہم نے کبھی آپ کو اس وقت نماز پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے توان سے منع فرمایا تھا، معاویہ رضی اللہ عنہ کی مراد عصر کے بعد دو رکعت نماز سے تھی (جسے اس زمانہ میں بعض لوگ پڑھتے تھے)۔

۴۱۳- فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی خواتین کی سردار ہیں۔

۹۵۳- ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جعینہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسووب بن ہنزلا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا، غارِ ثور میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے جو اسے ناراض کرے گا وہ مجھے ناراض کرے گا۔

۴۱۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

۹۵۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا یا عائشہ! یہ جبریل تشریف رکھتے ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں میں نے اس پر جواب دیا وعلیہ السلام وبراکاتہ، آپ وہ کچھ ملاحظہ فرماتے ہیں جو ہمیں نظر نہیں آتیں۔ آپ کی مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی۔

۹۵۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا (مصنف نے) اور ہم سے عمرو نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی انھیں عمرو بن مرہ نے انھیں مرہ نے اور انھیں ابوسلمہ اشعری رضی اللہ عنہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں قیامت سے کامل اچھے لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران، فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہم کے سوا اور کوئی کامل پیدا نہیں ہوئی اور عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے، جیسے شریک کی فضیلت بقیہ تمام کھانوں پر۔

۹۵۶۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا، عائشہؓ کی فضیلت عورتوں میں ایسی ہے جیسے شریک کی فضیلت بقیہ تمام کھانوں پر۔

۹۵۷۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب بن عبد المجید نے حدیث بیان کی ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار پڑیں تو ابن عباس رضی اللہ عنہ (عیادت کے لیے آئے) عرض کی ام المؤمنین! آپ تو سچے جانے والے کے پاس جا رہی ہیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس۔

۹۵۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غفر نے حدیث

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فَاَطِمْتُ بَضْعَةً مِنِّي فَسَمَنَ اَعْضَبُهَا اَعْضَبُنِي؛

یا عائشہ! فضل عائشہ رضی اللہ عنہا

۹۵۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابُو سَلَمَةَ اَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْوَمَا يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُكَ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَمْ أَرَى تَرْسِلُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا اَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو اَخْبَدَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرُو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي مَرْثَدَةَ الشَّعْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمَلُ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَكِنْ يَكْمُلُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ؛

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنْ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ۔

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمُجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنْ عَائِشَةَ اُسْتُتِلَتْ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تَقَعُ مَيْنٌ عَلَى فَرْطِ صِدْقِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى اَبِي بَكْرٍ۔

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

شعبة عن الحكم سعت ابا وائل قال لما بعث
عَلِيَّ عَمَّاسًا وَالْحَسَنَ اِلَى الْكُوفَةِ
لِيُسْتَنْصَرَ هُمُ خُطَبَ عَمَّارٍ فَقَالَ اِنِّي
لَا اَعْلَمُ اَنَّهُا رَوْحَةٌ فِي السُّنْبَا وَ
الْاُخَيْرَةُ وَ لَكِنِ اللّٰهُ اَبْتَلَاكُمْ
لِيَتَّبِعُوْهُ اَوْ
اَيَّاهَا۔

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَعَاوَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً
فِيهَا كُنْتُ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا
فَأَذَرَكْتُهُمُ الصَّلَاةَ فَصَلُّوا بِغَيْرِ
وُضُوءٍ فَلَمَّا أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكُّوا ذَلِكَ إِلَيْهِ
فَنَزَلَتْ آيَةُ الْيَمِّ فَقَالَ أَسَيْدُ بْنُ
حُضَيْرٍ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهُ مَا نَزَلَ بِهِ
أَمْزَقَ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكَ مِنْهُ خُرْجًا وَجَعَلَ
لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَتٌ ۝

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ فِي مَرْجَبٍ
جَعَلَ يَدُورُ فِي سِنَانِهِ وَيَقُولُ
أَيْنَ عَدُوٌّ حَرَصًا عَلَى نَبِيٍّ عَائِشَةُ
قَالَتْ عَائِشَةُ خَلَمًا كَانَ يَوْجِي
سَكَنَ ۝

بیان کی، ان سے شعبة نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے اور انھوں نے
ابو وائل سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب علی رضی اللہ عنہ نے عمار اور
حسن رضی اللہ عنہما کو کوفہ بھیجا تھا کہ وہاں کے لوگوں کو اپنی مدد کے لیے
تیار کریں تو عمار رضی اللہ عنہ نے انھیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا مجھے
بھی خوب معلوم ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ
ہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی لیکن اللہ تعالیٰ تمہیں آزمانا چاہتا ہے
کہ دیکھتے تم علی کا اتباع کرتے ہو (جو خلیفہ برحق ہیں یا عائشہ رضی اللہ عنہا کی)

۹۵۹۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان
سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ
میں جانے کے لیے) آپ نے (اپنی بہن) اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک
ہار عاریتہ لے لیا تھا، اتفاق سے وہ راستے میں کہیں گم ہو گیا آل حضورؐ نے
اسے تلاش کرنے کے لیے چند صحابہ کو بھیجا اس دوران میں نماز کا وقت ہو
گیا تو ان حضرات نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی پھر جب آل حضورؐ کی خدمت
میں حاضر ہوئے تو آپؐ سے صورت حال کے متعلق عرض کی، اس کے بعد تم کی
آیت نازل ہوئی، اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا تمہیں اللہ خیر کا بدلہ
دے، خدا گواہ ہے کہ تم پر جب بھی کوئی مرحلہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے
نکلنے کی سبیل تمھارے لیے پیدا کر دی اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی اس
میں برکت پیدا فرمائی۔

۹۶۰۔ محمد سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض الوفا میں بھی انزواج مطہرات کی باری کی پابندی
فرماتے رہے البتہ یہ دریافت فرماتے رہے کہ کل کس کے یہاں ٹھہرنا ہے؟
کیونکہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں کی باری کے خواہشمند تھے عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب میرے یہاں قیام کا دن آیا تو آپ کو
سکون ہوا۔

الحمد للہ تفہیم البخاری کا چودھواں پارہ ختم ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پندرھواں پارہ

باب ۴۱۴ فضل عائشہ رضی اللہ عنہا۔

۹۶۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُونَ بِهَذَا أَيَا هُمْ كَيْدُ مَرْعَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَا جْتَمِعْ صَوَّاجِي إِلَى أُمِّ سَكْمَةَ فَقُلْنَ يَا أُمَّ سَكْمَةُ وَاللَّهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ بِهَذَا أَيَا هُمْ كَيْدُ مَرْعَائِشَةَ وَأَنَا تَرْبِي الْحَيَّو كَمَا تَرِيدُ عَائِشَةُ فَمَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَأْمُرُ النَّاسَ أَنْ يَهْدُوا إِلَى هَيْثُ مَا كَانَ وَحَيْثُ مَا دَا قَالَتْ فَنَزَلَتْ ذَلِكَ أُمُّ سَكْمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَلَمَّا عَادَ إِلَى ذِكْوَتِ لَهُ ذَاكَ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ذَكْوَتِ لَهُ فَقَالَ يَا أُمَّ سَكْمَةَ لَا تَقُولِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي الْحَاكِفِ أُمُورًا مَكْنُونًا غَيْرَهَا۔

باب ۴۱۵ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ سَمِعُوا

وَالَّذِينَ كَانُوا يَمَانٍ مَن قَبْلَهُمْ يَحْيُونَ مَن مَّا جَوَّالِيَهُمْ وَلَا يَحْيُونَ مَن مَّا جَوَّالِيَهُمْ حَاجَةً مِمَّا أَذْنُوا۔

۴۱۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

۹۶۱۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان کے والد نے بیان کیا کہ صحابہؓ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا ہدیہ پیش کرنے کے لیے عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس پر میری سونپیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں جمع ہوئیں اور کہا، اے ام سلمہ! بخدا، لوگ اپنا ہدیہ بھیجنے کے لیے عائشہ کی باری کا انتظار کرتے ہیں اور جیسے عائشہ چاہتی ہیں ہم بھی چاہتی ہیں کہ ہمارے ساتھ بہتر معاملہ ہو اس لیے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے کے لوگوں سے فرما دیں کہ ہدیہ بھیجنے میں کسی خاص باری کے منتظر نہ رہا کریں۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق کہا ان کا بیان تھا کہ اس پر آنحضرت نے مجھ سے اعراض فرمایا۔ پھر جب آپ نے دوبارہ توجہ فرمائی تو میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے اس مرتبہ بھی اعراض فرمایا، تیسری مرتبہ جب میں نے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: اے ام سلمہ! عائشہ کے معاملہ میں مجھے اذیت نہ دو، اللہ گواہ ہے کہ تم میں سے کسی کے بستر پر مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی سوا عائشہ کے بستر کے (رضی اللہ عنہا)۔

۴۱۵۔ انصار رضوان اللہ علیہم کے مناقب اور ان لوگوں کا

رہی حق ہے جو دارالاسلام اور ایمان میں ان کے پہلے سے قرار پکڑے ہوئے ہیں، محبت کرتے ہیں اس سے جو ان کے پاس ہجرت کر کے آتا ہے اور اپنے دلوں میں کوئی رشک نہیں اس سے

جو کچھ انھیں ملتا ہے۔

۹۶۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن میمون نے حدیث بیان کی ان سے غیلان بن جریر نے حدیث بیان کی کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا، انصار اپنا نام آپ حضرات نے خود اختیار کیا تھا قرآن مجید میں اس کے ذکر سے پہلے، یا آپ حضرات کا یہ نام اللہ تعالیٰ نے رکھا تھا؟ آپ نے فرمایا نہیں، ہمیں یہ خطاب اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا تھا۔ وغیلان کی روایت ہے کہ ہم انسؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ہم انصار کے مناقب اور غزوات میں ان کی شرکت کے واقعات بیان کرتے تھے اور میری طرف یا در اھوں نے اس طرح بیان کیا کہ قبیلہ ازد کے ایک شخص کی طرف متوجہ ہو کر فراتے، تمھاری قوم رانصار نے فلاں فلاں مواقع پر فلاں فلاں کارنامے انجام دیئے ہیں۔

۹۶۳۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بعثت کی جنگ کو دھما سلام سے پہلے اوس و خزرج میں ہوئی تھی، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہی مقرر کر رکھا تھا، چنانچہ جب آں حضور تشریف لائے تو مدینہ میں انصار کی جماعت افتراق و تشتت کا شکار تھی اور ان کے سردار قتل کیے جا چکے تھے یا زخمی کیے جا چکے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس جنگ کو آنحضرتؐ سے پہلے اس لیے مقرر کیا تھا کہ انصار کا اسلام میں داخل ہونا مشکل نہ رہے

۹۶۴۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو التیاح نے بیان کیا اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقع پر جب آنحضرتؐ قریش کو درغزوہ خنین کی غنیمت کا زیادہ حصہ دیا تو اسلام میں نئے نئے داخل ہونے والے بعض انصار نے کہا، خدا کی قسم، یہ تو عجیب بات ہوئی، ابھی ہماری تلواروں سے قریش کا خون ٹپک رہا تھا اور ہمارا حاصل کیا ہوا مال غنیمت انھیں کو دیا جا رہا ہے، اس کی اطلاع جب آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے انصار کو بلایا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا، جو مجھے اطلاع ملی

۹۶۲ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِي بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيلَاتُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنْسِ أَرَأَيْتَ إِذَا نَصَرْنَا كُنْتُمْ تَسْمَوْنَ بِهِ أَمْ سَمَّاكُمْ اللَّهُ قَالَ بَلَى سَمَّانَا اللَّهُ كُنْتُمْ تَدْخُلُونَ عَلَى أَنْسٍ فَيُحَدِّثُنَا مَنَاقِبَ الْأَنْصَارِ وَمَشَاهِدَهُمْ وَيُعِيلُ عَلَيَّ أَوْ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَزْدِ فَيَقُولُ فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا۔

۹۶۳ حَدَّثَنَا عَبِيدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ يَوْمَ بَعَاثَ يَوْمَ مَا نَدَّاهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ افْتَرَقَ مَلَكُهُمْ وَقَتَلَتْ سَرَدَانَهُمْ وَجَرَحُوا فَقَدْ مَرَّ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ۔

۹۶۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الشَّيَاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَتْ الْأَنْصَارُ يَوْمَ فَتَحِ مَكَّةَ وَأَعْطَى قُرَيْشًا وَاللَّهُ إِنْ هَذَا لَهَوٌ لَعَجَبٌ إِنْ سَيُوفُنَا تَقَطَّرُ مِنْ دِمَائِ قُرَيْشٍ وَغَنَائِمُنَا تَرُدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا الْأَنْصَارَ قَالَ فَقَالَ مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ وَكَأَنِّي لَا يَكُنْ بَوْنٌ فَقَالُوا هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ

۱۵ راوی کو شک ہے کہ ان دو جہلوں میں سے غیلان رحمۃ اللہ علیہ نے کونسا جملہ کہا تھا؟ بہر حال دونوں کا مقصد ایک ہے اور دونوں سے مراد خود ان کی اپنی ذات ہے آپ قبیلہ ازد ہی کے ایک فرد تھے۔

میا وہ صحیح ہے؟ ظاہر ہے کہ انصار صحوٹ نہیں بول سکتے تھے۔ انھوں نے عرض کر دیا کہ آنحضرتؐ کو اطلاع صحیح ملے ہے (لیکن یہ انصار کی توفیر بود کو غلطی ہے اور صرف وقتی جوش کی وجہ) اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کیا تم اس سے خوش اور راضی نہیں ہو کہ جب سب لوگ غنیمت کے مال لے کر اپنے گھروں کو واپس جا رہے ہوں گے تو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لیے اپنے گھروں کو جاؤ گے؟ انصار جس وادی یا گھاٹی میں چلیں گے تو میں بھی انھیں کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔

۴۱۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ”اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں انصار کی طرف اپنے کو منسوب کرتا۔“

اس کی روایت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۹۶۵۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یوں بیان کیا) ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انصار جس وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انھیں کی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد کھلونا پسند کرتا، ابو ہریرہؓ نے فرمایا، آنحضرتؐ پر میرے ماں باپ فدا ہوں آپ نے یہ کوئی غلط بات نہیں فرمائی تھی، انصار تے آپ کو اپنے یہاں ٹھہرایا تھا اور آپ کی مدد کی تھی، یا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کے علاوہ) اور کوئی دوسرا کلمہ کہا۔

۴۱۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انصار اور مہاجرین کے درمیان موافقت قائم کرتے ہیں۔

۹۶۶۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ جب مہاجرین مدینہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمنؓ اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ کر دیا (سعد رضی اللہ عنہ نے) عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں انصار کے سب سے دولت مند افراد میں سے ہوں، اس لیے آپ میرا دھامال لے لیجئے۔ اور میری دو بیویاں ہیں آپ انھیں دیکھ لیجئے اور جو آپ کو پسند ہو اس کے متعلق مجھے بتائیے۔

قَالَ اُولَٰئِكَ تَرْضَوْنَ اَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِاَنْفُسِهِمْ اِلَىٰ بُيُوتِهِمْ وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَىٰ بُيُوتِكُمْ لَوْ سَلَكْتُ اِلَٰهَ نَصَارَ وَاَدِيًّا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَاَدِيَّ الْاَنْصَارِ اَوْ شِعْبَهُمْ

باب ۲۱۶ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ مِنَ الْاَنْصَارِ

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۶۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَلْاَنْصَارَ سَلَكُوا وَاَدِيًّا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ فِي وَادِي الْاَنْصَارِ وَلَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ اَمْرًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ مَا ظَلَمَ بَايِعِي وَاصْحِي اَدْوَةً وَنَهَرٌ ذَا اَوْ كَلِمَةً اُخْرَى

باب ۲۱۷ اِخَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ

۹۶۶ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَبْرِ قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ اَخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ اِنِّي اَكْثَرُ الْاَنْصَارِ مَالًا فَاقْسِمْ مَا لِيْ يَنْصِفُنِي وَلِيْ اَمْرًا تَانِ فَاَنْظُرْ اَعْجَبَهُمَا اِلَيْكَ فَسَيَّمَا لِي

میں اسے طلاق دے دوں گا، عدت گزرنے کے بعد آپ اس سے نکاح کر لیں! اس پر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ آپ کے اہل اور مال میں برکت عطا فرمائے، آپ کا بازار کدھر ہے؟ چنانچہ بنی قینقاع کا بازار انھیں بتا دیا اور جب وہ وہاں سے واپس ہوئے کچھ کاروبار کر کے (تو ان کے ساتھ کچھ غیر اور بھی تھا پھر آپ اسی طرح روزانہ صبح سویرے بازار چلے جاتے اور کاروبار کرتے) آخر ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو جسم پر خوشبو کی زردی کا اثر تھا۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا، یہ کیلہ؟ انھوں نے بتایا کہ میں نے شادی کر لی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا مہر کتنا ادا کیا؟ عرض کی کہ سونے کی ایک گٹھلی یا (یہ کہا کہ) ایک گٹھلی کے وزن برابر سونا۔ ابراہیم کو شبہ تھا۔

۹۶۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ (مدینہ ہجرت کر کے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ کر دیا۔ سعد رضی اللہ عنہ بہت دولت مند تھے، آپ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے فرمایا، انصار کو معلوم ہے کہ میں ان میں سب سے زیادہ مالدار ہوں، اس لیے میں اپنا مال آدھا آدھا اپنے اور آپ کے درمیان تقسیم کر دیتا چاہتا ہوں اور میرے یہاں وڈیویاں ہیں جو آپ کو پسند ہوگی، میں اسے طلاق دے دوں گا، جب اس کی عدت گزر جائے تو آپ اس سے نکاح کر لیں۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ آپ کے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے، پھر وہ بازار سے اس وقت تک واپس نہیں آئے جب تک کچھ گھٹی اور غیر (نفع کا) بچا نہیں لیا تھوڑے ہی دنوں کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جسم پر زردی کا نشان تھا۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا، یہ کیلہ؟ عرض کی کہ میں نے ایک خاتون سے شادی کر لی ہے، آنحضرت نے فرمایا، فرمایا مہر کیا دیا؟ عرض کی کہ ایک گٹھلی کے برابر سونا یا (یہ کہا کہ) سونے کی ایک گٹھلی، اس کے بعد ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا اب ولیمہ کرو۔ خواہ ایک بکری ہی ہو۔

۹۶۸۔ ہم سے ابوہام صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں

أُطْلِقُهَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجُهَا قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ ابْنُ سُوَيْكَمٍ فَذَلُّوا عَلَى سُوَيْكَمٍ بَنِي قَيْنِقَاعَ كَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَضْلٌ مِّنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ ثُمَّ تَابِعَ الْعَدَا وَشَرَجَاءَ يَوْمًا وَبِهِمْ أَشْرُصَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْمِمٌ قَالَ تَزَوَّجْتُ قَالَ كَمْ سَقْتِ إِلَيْهَا قَالَ بَوَاةٌ مِّنْ ذَهَبٍ أَوْ ذَنُّ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ شَلَّةٌ إِبْرَاهِيمُ

۹۶۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَلَغَ ابْنُ سَعْدِ بْنِ الدَّبِيعِ وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ نَصَارَ أَيْ مَنِ الْكُفْرَ مَا لِي سَأَسْأَلُ مَا لِي بِسَيْئَةٍ وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ وَلِي أُمْرًا تَابَ فَاَنْظُرُوا عَجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَأُطْلِقُهَا حَتَّى إِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتُهَا فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ فَلَمْ يَزَجِرْهُ كُوفَةُ حَتَّى أَفْضَلَ شَيْئًا مِّنْ سَمْنٍ وَأَقِطٍ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَرَّ مِّنْ مَّهْمِمٍ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ أُمْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَا سَقْتِ فِيهَا قَالَ ذَنُّ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ أَوْ ذَنُّ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَوْ لِمَ ذَلُّوا بِشَاةٍ

۹۶۸ حَدَّثَنَا الْفَلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو هَامٍ

نے مغیرہ بن عبد الرحمن سے سنا، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اسرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار نے کہا، یا رسول اللہ! کھجور کے باغات ہمارے اور مہاجرین کے درمیان تقسیم فرما دیجئے۔ آپ حضورؐ نے فرمایا کہ میں ایسا نہیں کروں گا اس پر انھارنے مہاجرین سے، کہا، پھر آپ حضرات یہ صورت اختیار کر لیں کہ کام ہماری طرف سے آپ کو دیا کریں اور کھجور کے پھلوں میں ہمارے شریک ہو جائیں مہاجرین نے کہا، ہم نے آپ حضرات کی بات سنی اور ہم ایسا ہی کریں گے۔

۴۱۸۔ انصار کی محبت

۹۶۹۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی انھیں عدی بن ثابت نے جردی کہا کہ میں نے براہِ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، یا اس طرح بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار سے صرف مومن ہی محبت رکھ سکتے ہیں اور ان سے صرف منافق ہی بغض و دشمنی رکھ سکتے ہیں جو شخص ان سے محبت رکھے گا اس سے اللہ محبت رکھے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔

۹۷۰۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن جبر نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایمان کی نشانی انصار کی محبت ہے اور نفاق کی نشانی انصار سے بغض رکھنا ہے۔

۴۱۹۔ انصار سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ تم

لوگ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو۔

۹۷۱۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں اور بچوں کو غالباً کسی شادی سے واپس آتے ہوئے دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے اور میں مرتبہ فرمایا، اللہ اتم لوگ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو۔

۹۷۲۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے بہز بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ

قَالَ سَمِعْتُ الْمَعْبُورَةَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحُلْ قَالٍ لَا قَالَ تَكْفُونَا الْمُؤْنَةَ وَتَشْرِكُونَا فِي الشَّيْءِ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا۔

عَنْ

بَابُ حُبِّ الْأَنْصَارِ

۹۶۹ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِهْمَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَبْرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِبُّوهُمْ إِلَّا بِحُبِّهِمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمُ أَبْغَضَهُ اللَّهُ۔

۹۷۰ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِلْأَنْصَارِ أَنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ

۹۷۱ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُودٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ الْوَائِلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ وَالْهَبْيَانَ مُتَمِيلَيْنِ قَالَ حَسِبْتُ أَنَّه قَالَ مِنْ غَيْرِ مَنْ يَقَامُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَمِيلًا قَالُوا اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيْنَا قَالَهُنَّ ذَلِكَ وَوَدَّ

۹۷۲ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ

مجھے ہشام بن زید نے خبر دی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ انصار کی ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ساتھ ان کا ایک بچہ بھی تھا آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے گفتگو فرمائی، پھر فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو دو مگر یہ آپ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا۔

۴۲۰۔ انصار کے حلیف

۹۷۳۔ ہم سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے غزرنے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے انھوں نے، انھوں نے ابو حمزہ سے سنا اور انھوں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ انصار نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہر نبی کے حلیف ہوتے ہیں اور ہم نے آپ کی اتباع کی ہے اس لیے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ ہمارے حلیفوں کو بھی ہماری ہی طرح قرار دے دے کہ انھیں بھی انصار کہا جائے اور ان کے ساتھ بھی وہ مراعات کی جائیں جو ہمارے ساتھ ہوں تو انھیں ان کے دعا فرمائی۔ پھر میں نے اس حدیث کا ذکر ابن ابی یسلیٰ کے سامنے کیا تو انھوں نے فرمایا کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بھی یہ حدیث بیان کی تھی۔

۹۷۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن مرثد نے حدیث بیان کی کہ میں نے انصار کے ایک فرد ابو حمزہ سے سنا کہ انصار نے عرض کی، ہر قوم کے حلیف ہوتے ہیں، ہم نے بھی آپ کی اتباع کی ہے، آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حلیفوں کو بھی ہماری ہی طرح قرار دے دے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، اے اللہ! ان کے حلیفوں کو بھی انھیں میں سے قرار دیکھ، عمرو نے بیان کیا کہ پھر میں نے اس کا ذکر ابن ابی یسلیٰ کے سامنے کیا تو انھوں نے فرمایا کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فرمایا تھا۔ شعبہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ انھوں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہا تھا۔

۴۲۱۔ انصار کے گھرانوں کی تفصیلات

۹۷۵۔ مجھ سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے غزرنے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرثد نے

ابن زید قال سمعت انس بن مالك رضي الله عنه قال جاءني امرأة من الانصار الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعها صبي لها فكلما رآه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال والذی نفسی بیدہ انکم احب الناس الی مرتین۔

باب ۲۱ اتباع الانصار

۳۷۳ وحدثنا محمد بن بشر حدثنا عنده حدثنا شعبه عن عمر سمعت ابا حمزة عن زید بن ارقم قالت الانصار رسول نبي اتبعنا وانا قد اتبعناك فادع الله ان يجعل اتباعنا من ادعاهم فميت ذلك الى بن ابي ليلى قال قد دعاه ذلك زيدا۔

۳۷۴ وحدثنا آدم حدثنا شعبه حدثنا عمرو بن مرثد قال سمعت ابا حمزة رجلا من الانصار قالت الانصار ان رسول قوم اتبعنا وانا قد اتبعناك فادع الله ان يجعل اتباعنا من ادعاهم فميت ذلك الى بن ابي ليلى قال قد دعاه ذلك زيدا قال شعبه اظنه زید بن ارقم۔

باب ۲۲ فضل دور الانصار

۳۷۵ وحدثني محمد بن بشر حدثنا عنده حدثنا شعبه قال سمعت قسادة

عَنْ أَبِي بَرْزٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَيْرُ دُورٍ الْأَنْصَارُ ثُمَّ بَنُو التَّجَارِ ثُمَّ بَنُو
عَبْدِ الْأَسْهَلِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْحَارِثِ بَن
خَذَرَجٍ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورٍ
الْأَنْصَارُ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ مَا أَرَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا
فَقِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ - وَقَالَ عَبْدُ
الْقَمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ
سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا - وَقَالَ سَعْدُ بْنُ
عُبَادَةَ -

٤٦٩ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
عَنْ يَحْيَى قَالَ أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَيْدٍ أَنَّهُ
سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ الْأَنْصَارِ
أَوْ قَالَ خَيْرُ دُولِ الْأَنْصَارِ مِنْوُ النَّجَارِ وَبَنُو عُبَيْدِ
الْأَشْهَلِ وَبَنُو الْحَارِثِ وَبَنُو سَاعِدَةَ -

٩٤٤ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَيَّاسٍ مَوْلَى
سَهْلِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ حَبِرُ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي
التَّجَارِ ثُمَّ عَبْدٌ إِلَّا شَهْلٌ ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ
ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ دَفِنَ كُلُّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ
فَلَحِقْنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ أَبُو سَيْدٍ أَلَمْ
تَرَ أَنَّ نِسَاءَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ
الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا أَحْيَرًا فَأَذْرَكَ سَعْدُ الشَّيْبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَيْرُ
دُورِ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا أَحْيَرًا فَقَالَ أَوْلَيْسَ بِمَحْسَبِكُمْ
أَنْ تَكُونُوا مِنْ الْخِيَارِ -

ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے ابو اسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنو نجار کا گھرانہ انصاریں سب سے بہتر گھرانہ ہے پھر بنو عبدالمطلب کا، پھر بنو الحارث بن خزرج کا، پھر بنو ساعدہ کا، اور خیر انصار کے تمام ہی گھرانوں میں ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے قبیلوں کو ہم پر ترجیح دی ہے۔ ان سے کہا بھی گیا کہ آپ کے قبیلہ پر بہت سے قبیلوں کو آنکھوں نے فضیلت دی ہے اور عبدالمطلب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے ابو اسید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے یہی حدیث بیان کی۔ (اور اس روایت میں یوں ہے کہ) سعد بن عبادہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا۔

۹۷۶ھ میں سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے کہ ابو سلمہ نے بیان کیا کہ مجھے ابو اسید رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ انصار میں سب سے بہتر یا انصار کے گھرانوں میں سب سے بہتر، بنو نجار، بنو عبد المطلب، بنو حارث اور بنو ساعدہ کے گھرانے ہیں۔

۹۷۷۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن بکیح نے حدیث بیان کی، ان سے عباس بن سہل نے اور ان سے ابو حمید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کا سب سے بہترین گھرانہ بنو نجار کا گھرانہ ہے پھر عبدالشہل کا، پھر بنی حارث کا، پھر بنی ساعدہ کا اور خیر انصار کے تمام گھرانوں میں ہے۔ پھر ہماری ملاقات سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو ابواسید رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، آپ کو معلوم نہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بہترین گھرانوں کی فضا مذہبی کی اور میں سب سے اخیر میں رکھا چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! انصار کے سب بہترین خانوادوں کا بیان ہوا اور ہم سب اخیر میں کر دیئے گئے، آنحضورؐ نے فرمایا، کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں کہ تمہارا خانوادہ بھی بہترین خانوادہ ہے۔

باب ۲۲۲ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ أَصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُنِي عَلَى الْحَوْضِ -

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۹۷۸ **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَّارٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حَضْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فَلَا تُؤَاوِئُنِي بَعْدَ حَيِّ أَشْرَةٍ فَأَصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُنِي عَلَى الْحَوْضِ -**

۹۷۹ **حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ اسْكُمُ سَتَلَقُونَ بَعْدِي حَيِّ أَشْرَةٍ فَأَصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُنِي وَتَوْعِدُكُمْ الْحَوْضِ -**

۹۸۰ **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ خَرَجَ مَعَهُ إِلَى التَّوَلِيدِ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ إِلَى أَنْ يَقْطِعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا إِنْ لَمْ نَقْطَعْ لَوْحًا نَبَا مِنْ أَلْمُهَاجِرِينَ مِثْلَهَا قَالَ إِنْ لَمْ نَقْطَعْ لَوْحًا نَبَا حَتَّى تَلْقَوُنِي فَإِنَّهُ سَيَمِينُكُمْ بَعْدِي أَشْرَةً -**

۲۲۲ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد انصار سے کہ مدبر سے کام لینا یہاں تک کہ تم مجھ سے حوض پر ملاقات کرو (قیامت کے دن)۔

اس کی روایت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۹۷۸ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غدر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک انصاری صحابی نے عرض کی، یا رسول اللہ! اعلان شخص کی طرح مجھے بھی آپ عامل بنا دیجئے، آنحضورؐ نے فرمایا، میرے بعد دنیاوی معاملات میں، تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی، اس لیے صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر آملو۔

۹۷۹ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غدر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا میرے بعد تم دیکھو گے کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اس وقت تم صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ مجھ سے آملو، اور میری تم سے ملاقات حوض پر ہوگی۔

۹۸۰ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا جب وہ آپ کے ساتھ خلیفہ ولید بن عبد الملک کے یہاں جانے کے لیے سفر کر رہے تھے، انس رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر فرمایا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تاکہ بحرین کی اراضی انھیں عطا فرماویں، انصار نے عرض کی ایسا نہیں ہو سکتا، جب تک آں حضورؐ ہمارے بھائی مہاجرین کو بھی اسی جیسی زمین نہ عطا فرمائیں ہم سے قبول نہیں کر سکتے، آں حضورؐ نے فرمایا جب آج انکار کیا ہے تو پھر میرے بعد بھی، صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ مجھ سے آملو، کیونکہ میرے بعد تم پر دوسروں کو ترجیح دی جایا کرے گی۔

۲۲۳ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کہ دے اللہ انصار

باب ۲۲۳ دُعَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور مہاجرین پر اپنا کرم فرمائیے۔

۹۸۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی قابل توجہ نہیں پس انصار اور مہاجرین پر اپنا کرم فرمائیے اور قنادہ سے روایت ہے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی طرح! اور انھوں نے بیان کیا کہ پس انصار کی مغفرت کیجئے۔

۹۸۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید طویل نے، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ انصار غزوہ خندق کے موقع پر خندق کھودتے ہوئے یہ شعر پڑھتے تھے: "ہمیں وہ ہیں جنھوں نے محمد سے عہد کیا ہے جہاد کا، جب تک ہماری جان میں جان ہے" آنحضرت نے جب سنا تو اس کا جواب یوں دیا: "اے اللہ! آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی قابل توجہ نہیں ہے۔ پس انصار و مہاجرین پر اپنا فضل کرم فرمائیے۔"

۹۸۳۔ مجھ سے محمد بن عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے کھل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہم خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی منتقل کر رہے تھے۔ اس وقت آنحضرت نے یہ دعا فرمائی: "اے اللہ! آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی نہیں، پس انصار اور مہاجرین کی آپ مغفرت فرمائیے۔"

۲۲۲۲۔ اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں، اگرچہ خود فاقہ میں ہی ہوں۔

۹۸۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن عازم نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب (خود ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضرت نے انھیں ازواج مطہرات کے یہاں بھیجا تا کہ ان کی ضیافت کریں (ازواج

اصحیح اللہ نصاد والمہاجرۃ

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا اَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو اَيَّاسٍ عَنْ اَكْبَبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاصْلِحِ الْإِنْسَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ وَ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ اَكْبَبِ بْنِ الشَّيْبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَالَ فَاعْفِرْ لِلْإِنْسَارِ۔

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا اَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمِيْدِ الطَّوِيلِ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ الْإِنْسَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُولُ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا

عَنِ الْجِهَادِ مَا حَيَّتْنَا أَبَدًا

فَأَجَابَهُمُ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاصْلِحِ الْإِنْسَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ۔

۹۸۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ قَالَ جَلَسْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَخْفِضُ الْخَنْدَقَ وَنَقْلُ التُّرَابَ عَلَى الْكَنَادِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاعْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْإِنْسَارِ۔

بَابُ دِكْوِ شُرُوءٍ عَلَى أَنْفُسِهِمْ

وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ فَصِيلِ بْنِ عَزْمٍ وَأَنَّ ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ فَقُلْنَ مَا مَعَنَا إِلَّا الْمَاءُ

نے کہلا بھیجا کہ سہارپاس پانی کے سوا اور کچھ نہیں ہے اس پر آنحضرت نے فرمایا ان کی کون سیافت کرے گا۔ ایک انصاری صحابی نے عرض کی کہ میں کروں گا چنانچہ وہ اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر تواضع کرو۔ بیوی نے کہا کہ گھر میں بچوں کے کھانے کے سوا اور کوئی چیز بھی نہیں ہے۔ انھوں نے کہا کہ جو کچھ بھی ہے اسے نکال دو اور چراغ جلا لو اور بچے اگر کھانا مانگتے ہیں تو انھیں سلا دو۔ بیوی نے کھانا نکال دیا اور چراغ جلا دیا اور اپنے بچوں کو دھوکا سلا دیا۔ پھر وہ دکھا تو یہ رہی تھیں جیسے چراغ درست کر رہی ہوں لیکن انھوں نے اسے سمجھا دیا۔ اس کے بعد دونوں میاں بیوی مہمان پر یہ ظاہر کرنے لگے کہ گویا وہ بھی ان کے ساتھ کھا رہے ہیں (اندھیرے میں) لیکن ان دونوں حضرات اپنے بچوں سمیت، فاتر سے گزر رہی، صبح کے وقت جب وہ صحابی آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تم دونوں میاں بیوی کے طرز عمل پر رات اللہ تعالیٰ مسکرا دیا دیہ فرمایا کہ پسند کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اور انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین“ اپنے سے مقدم رکھتے ہیں۔ (دوسرے صحابہؓ کو) اگرچہ خود فاتر ہی میں ہوں اور جو اپنی طبیعت کے بغل سے محفوظ رکھا جائے تو ایسے ہی لوگ تو فلاح پانے والے ہیں“

۴۲۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ یہ انصار کے

نیکو کاروں کی پدیرائی کر دو اور ان کے خطا کاروں سے
درگزر کرو۔“

نَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
يُضْمَرُ أَوْ يُفْتِفُ هَذَا أَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
أَنَا فَأُتِلَقُ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ نَقَالَ أَكْرَهُ صِفَتِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
مَا عُدْنَا إِلَّا قَوْتُ صَبْيَانِي نَقَالَ هِيَ
طَعَامُكَ وَاصْبِحِي سَرَاخًا وَتَوَمَّي صَبَاكَ
إِذَا أَرَادَ عَشَاءُ فَهَيَّأْ طَعَامَهَا وَ
اصْبَحِي سَرَاخًا وَتَوَمَّي صَبَاكَ
ثُمَّ قَامَتْ كَانَهَا تَصْلِحُ سَرَاخًا تَكْفَأُ ثَمَّ
فَجَعَلَهُ يَرِيًّا بِهِ أَتَاهَا يَا كَلَانِ نَهَاكَ
طَاوِيْبِينَ فَلَمَّا أَصْبَحَ عِنْدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ
اللَّهُ الْبَلَاءُ أَوْعِيبْ مِنْ فَعَا لَكُمْ
فَأَنزَلَ اللَّهُ وَيُؤْشِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ
وَلَوْ كَانِ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوْثِقِ
سُحَّ نَفْسِهِمْ فَأَدْلَيْتُ لَهُمُ الْمُعْلُحُونَ؛

منہ منہ

باب ۲۵ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا قِبَلَؤُ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزْنَا
عَنْ مَسِيئَتِهِمْ۔

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَیْ
حَدَّثَنَا شَاذَانُ أَخُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ
أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ
زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ
مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ
مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ فَقَالَ
مَا يَبْكُكُمْ قَالُوا أَذْكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فَدَا حُلَّ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَمُّوا بِذَلِكَ

۹۸۵۔ مجھ سے ابوعلی محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدان
کے بھائی شاذان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث
بیان کی، انھیں شعبہ بن حجاج نے خبر دی، ان سے ہشام بن زید نے
بیان کیا کہ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا
کہ ابو بکر اور عباس رضی اللہ عنہما انصار کی ایک مجلس سے گزرے، دیکھا کہ
تمام اہل مجلس رورہے ہیں، پوچھا، آپ حضرات کیوں رورہے ہیں؟
اہل مجلس نے کہا کہ ابھی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کا ذکر
کر رہے تھے جس میں ہم بیٹھا کرتے تھے دیہ آنحضرت کے مرض الوفا کا
واقعہ ہے، اس کے بعد یہ آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو داتو

کی اطلاع دی۔ بیان کیا کہ اس پر آنحضرتؐ باہر تشریف لائے ہر مبارک پر کپڑے کی ایک پٹی بندھی ہوئی تھی، بیان کیا کہ پھر آنحضرتؐ منبر پر تشریف لائے اور اس کے بعد پھر کبھی منبر پر آپ نہ تشریف لا سکے، آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا، میں تمہیں انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ میرے جسم و جان میں، انھوں نے اپنی تمام ذمہ داریاں پوری کیں، لیکن اس کا بدلہ جو انھیں ملنا چاہیے تھا (جنت)، وہ ملنا ابھی باقی ہے اس لیے تم لوگ بھی اہل کے نیکوکاروں کی پذیرائی کرتا اور ان کے خطاکاروں سے درگزر کرتے رہنا۔

۹۸۶۔ ہم سے احمد بن یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن غنیل نے حدیث بیان کی، انھوں نے عکرمہ سے سنا، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ اپنے دونوں شانوں سے چادر اوڑھے ہوئے تھے اور ہر مبارک پر ایک سیاہ پٹی (بندھی ہوئی) تھی۔ آخر آپ منبر پر بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا، اے لوگو! دوسروں کی تو بہت کثرت ہو جائے گی لیکن انصار کی تعداد بہت کم ہو جائے گی اور وہ ایسے ہو جائیں گے جیسے کھانے میں نمک ہونا ہے پس تم میں سے جو شخص بھی کسی ایسے معاملہ میں با اختیار ہو جس کے ذریعہ کسی کو نقصان نہ پہنچا سکتا ہو تو اسے انصار کے نیکوکاروں کی پذیرائی کرنی چاہیے اور ان کے خطاکاروں سے درگزر کرنا چاہیے۔

۹۸۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غزوانی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انصار میرے جسم و جان میں، ایک در آئے گا کہ دوسرے لوگ تو بہت ہو جائیں گے لیکن انصار کم رہ جائیں گے اس لیے ان کے نیکوکاروں کی پذیرائی کیا کرو اور خطاکاروں سے درگزر کیا کرو۔

۲۲۶۔ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مناقب

۹۸۸۔ محمد سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، کہا کہ میں نے براہ بن عازبؓ

قَالَ فُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةً بَدْرٍ قَالَ فَصَعِدَ الْمُنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَآثَنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَوْصِيَكُمْ يَا آلَ نَصَارٍ فَإِنَّهُمْ كَرُمْتُ وَعَيْبَتِي وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ فَأَقْبِلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَا وَذُؤَاعِي مَسِيئِهِمْ۔

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ سَمِعْتُ عِكْرَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِلْحَةٌ مُنْعَطِفًا بِهَا عَلَى مَكْيَسِهِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ وَشَمَاءُ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمُنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَآثَنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْتُمُونَ وَيَقْبِلُونَ آلَ نَصَارٍ حَتَّى يَكُونُوا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَكُنْتُ ذَلِكُ مِنْكُمْ أَمْوًا يُضَرُّ فِيهِ أَحَدٌ أَوْ يَنْفَعُهُ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَا وَذُؤَاعِي مَسِيئِهِمْ۔

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَزْوَانٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ ثَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آلَ نَصَارٍ كَرُمْتُ وَعَيْبَتِي وَالنَّاسُ سَيَكْتُمُونَ وَيَقْبِلُونَ فَأَقْبِلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَا وَذُؤَاعِي مَسِيئِهِمْ۔

باب مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه
۹۸۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

يَقُولُ اَهْدِيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حُلَّةَ حَدِيرٍ فَجَعَلَ اصْحَابُهُ يَمْسُوكَهَا
وَيُعْجِبُونَ مِنْ لَيْسِنِهَا فَقَالَ اَتَعْجَبُونَ مِنْ
لَيْسِنِ هَذِهِ لِمَا دَلَّ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ خَيْرُ
مَنْهَا اَذْكَى لَيْسِنٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالزَّهَرِيُّ سَمِعَا
النَّسَائِيَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ

۹۸۹ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا فَضْلُ
ابْنِ مَسَاوِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ
عَوَانَةَ عَنْ اَلْاَعْمَشِ عَنْ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ
جَابِرِ بْنِ رَجْوٍ اَللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ
سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ وَعَنْ اَلْاَعْمَشِ حَدَّثَنَا ابْنُ
هَارِجٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لِحَابِرٍ قَارِئُ الْبَرَاءِ
يَقُولُ اَهْتَزَّ السِّرُّ فَقَالَ اِنَّهُ كَانَ بَيْنَ هَذَيْنِ
الْحَيَّيْنِ ضَعَاثٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ اَهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ
ابْنِ مَعَاذٍ -

سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہرے میں
ایک ریشمی حلہ آیا تو صحابہؓ اسے چھونے لگے اور اس کی نرمی اور زکرت
پر حیرت کرنے لگے۔ ان حضروں نے اس پر فرمایا، تمہیں اس کی نرمی پر
حیرت ہے، سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رد مال (جنت میں) اس سے کہیں بہتر
ہیں یاد آپ نے فرمایا کہ، اس سے کہیں زیادہ نرم و نازک ہیں۔ اس
حدیث کی روایت قتادہ اور زہری نے بھی کی ہے، انھوں نے انس
رضی اللہ عنہ سے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔

۹۸۹۔ مجھ سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ کے ۱۲۷
فضل بن مساور نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے
ابو سفیان نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ سعد بن معاذ
کی موت پر عرش ہل گیا۔ اور اعمش سے روایت ہے، ان سے ابو صالح
نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے حوالے سے اسی طرح۔ ایک صاحب نے جابر رضی اللہ عنہ سے
کہا کہ براء رضی اللہ عنہ تو اس طرح حدیث بیان کرتے ہیں کہ چارپائی
وجس پر معاذ رضی اللہ عنہ کعبہ نشی ہوئی تھی، ہل گئی۔ جابر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا، ان دونوں قبیلوں (اوس اور خزرج) کے درمیان دشمنی تھی
(زمانہ جاہلیت میں) میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا
ہے کہ سعد بن معاذ کی موت پر عرش رحمان ہل گیا۔

۱۵ اس عداوت اور دشمنی کی طرف اشارہ ہے جو انصار کے دو قبیلوں، اوس و خزرج کے درمیان زمانہ جاہلیت میں تھی، لیکن ظاہر
ہے کہ اسلام کے بعد اس کے اثرات ایک فیصدی بھی باقی نہیں رہ گئے تھے، سعد رضی اللہ عنہ قبیلہ اوس کے سردار تھے اور براء رضی اللہ
عنہ کا تعلق خزرج سے تھا۔ جابر رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ ہے کہ اس پرانی دشمنی کی وجہ سے انھوں نے حدیث پوری طرح نہیں بیان کی۔ یہ کلمات
صحابہؓ کے آپس میں ایک دوسرے کے متعلق ہیں وہ آپس میں معاصر تھے، مرتبہ میں بھی کوئی زیادہ فرق نہیں تھا اور سب حضرات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیضیاب ہوئے تھے اس لیے بشری تقاضوں کے ماتحت وہ ایک دوسرے کے متعلق بہت کچھ کہنے
کے مجاز ہو سکتے ہیں، لیکن ہم اس طرح کی کوئی بات زبان پر نہیں لاسکتے اور نہ ہمارے لیے یہ جائز ہے۔ علامہ اور شاہ صاحب
کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حدیث میں اس طرح کا تغیر تبدیل صحابہؓ کی شان سے قطعاً مستبعد ہے۔ وہ اس سے بہت
ارفع داعی ہیں کہ ان کی ذات کے ساتھ اس طرح کا کوئی شبہ بھی ذہن میں لایا جائے۔ بہر حال حدیث دونوں طرح آئی ہے اور
دونوں صورتوں کی محدثین نے یہ تشریح کی ہے کہ اس میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات کو ایک اعظم اور ایک حادثہ عظیم بتایا
گیلے ہے۔ آپ کے مرتبہ کو گھٹانا کسی کے بھی پیش نظر نہیں تھا۔

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْوَهِمٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ابْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنْظَلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَنَا سَأَلُوهُ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى خَيْرِكُمْ أَوْ سَيِّدِكُمْ فَقَالَ يَا سَعْدُ إِنَّ هَذَا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنِ تَقْتُلَ مَقَاتِلَتَهُمْ وَتُسَبِّحَ دَرَارِيَّهُمْ قَالَ حَكَمْتُ بِحُكْمِ اللَّهِ أَوْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ -

باب ۲۲ منقبتہ اُسید ابنِ حفصیر و عباد بن بشر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا -

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَبَابٌ حَدَّثَنَا مَسْرُورٌ أَخْبَرَنَا مَاتُ دَجْ عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ خَزَجَا مِنْ عَشِيرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفِيَ لَيْلَتُهُ مَظْلَمَةً وَإِذَا نَوَّرَ بَيْنَ أَيُّدِيهِمَا حَتَّى تَفْرَقَا تَفَرَّقَ الشُّوَرُ مَعَهُمَا وَقَالَ مَعْمَرُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ أَسِيدَ ابْنَ حَفْصِيرٍ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ - وَقَالَ حَسَدٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ أَسِيدَ ابْنَ حَفْصِيرٍ وَعَبَادَ بْنَ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

باب ۲۳ مناقب معاذ بن جبل رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عَنْدٌ

۹۹۰۔ ہم سے محمد بن عوفہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ابوامامہ بن سہیل بن خنیف نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک قوم (یہودی قرظیہ) نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو نالوث مان کر ہتھیار ڈال دیئے تو انھیں بلانے کے لیے آدمی بھیجا گیا اور وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب اس جگہ کے قریب پہنچے جسے دہنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیام محاصرہ میں نماز پڑھنے کے لیے منتخب کیا تھا تو ان نے فرمایا کہ اپنے سب سے بہتر شخص کے لیے یا آپ نے یہ فرمایا کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ، پھر آپ نے فرمایا، اے سعد انھوں نے آپ کو نالوث مان کر ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر میرا فیصلہ یہ ہے کہ ان کے جو افراد جنگ کے قابل ہیں انھیں قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں، بچوں کو قید کر لیا جائے آنحضورؐ کے فرمایا کہ آپ نے اللہ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا یا آپ نے یہ فرمایا کہ فرشتے کے حکم کے مطابق۔

۲۲۷۔ اسید بن حفصیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہ کی منقبت۔

۹۹۱۔ ہم سے علی بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے حباب نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، انھیں قتادہ نے خبر دی اور انھیں انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے اٹھ کر دو صحابی ایک تاریکے رات میں اپنے گھر کی طرف (جائے گئے تو ایک نور ان کے آگے آگے تھا۔ پھر جب وہ جدا ہوئے تو ان کے ساتھ ساتھ نور بھی الگ الگ ہو گیا اور عمر نے ثابت کے واسطے سے بیان کیا، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ اسید بن حفصیر رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے انصاری صحابی رکے ساتھ یہاں قدم پیش آیا تھا، اور حساد نے بیان کیا انھیں ثابت نے خبر دی اور انھیں انس رضی اللہ عنہ نے کہ اسید بن حفصیر اور عباد بن بشر کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ کے ساتھ۔

۲۲۸۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

۹۹۲۔ مجھ سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے عند نے

حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مروی ہے، ان سے
ابراہیم نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما
کے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا قرآن
چار افراد ابن مسعود، ابو خذیفہ کے مولا سالم، ابی اور معاذ بن جبل رضوان
اللہ علیہم اجمعین سے سیکھو۔

۴۲۹۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی منقبت

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ اس سے پہلے مرد صالح تھے

۴۳۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان
کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی،
کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کا بہترین گھرانہ بنو نجار
کا گھرانہ ہے، پھر بنو عبداللہ اشجیل کا، پھر بنو الحارث کا، پھر بنو ساعدہ کا اور
خیر انصار کے تمام گھرانوں میں ہے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اور آپ
اسلام میں بڑا رسوخ رکھتے تھے کہ میرا خیال ہے، آں حضور نے ہم پر دوسروں
کو فضیلت دی ہے آپ سے کہا گیا کہ آں حضور نے آپ پر بہت سے قبائل کو
فضیلت دی ہے۔

۴۳۱۔ ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ کے

مناقب

۴۴۲۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی
ان سے عمرو بن مروان، ان سے ابراہیم نے، ان سے مسروق نے بیان کیا کہ عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو آپ
نے فرمایا کہ اس وقت سے ان کی محبت میرے دل میں جاگزیں ہو گئی ہے۔ جب
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ قرآن چار اشخاص سے
سیکھو، عبداللہ بن مسعود، آں حضور نے انہیں انھیں کے نام سے کی، اور ابو
خذیفہ رضی اللہ عنہ کے مولا سالم، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم۔

۴۴۵۔ مجھ سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی
کہا کہ میں نے شعبہ سے سنا، انھوں نے قتادہ سے سنا اور ان سے انس بن مالک
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی کعب رضی
اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو سورۃ لم یکن الذین

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ
مَسْرُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْتَقْرِلُوا
الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ اَبْنِ مَسْعُوْدٍ وَ سَالِمٍ مَوْلَى
اَبِي حَذَافَةَ وَ اَبِي دَعْبَانَ وَ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

باب ۲۲۹ مَنَقِبَةُ سَعْدِ بْنِ عِبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا۔

۴۳۰ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْسٍ
الْأَشْجَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَدْرِجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ
وَفِي مَوْلَى دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عِبَادَةَ وَ
كَانَ ذَا قَدَمٍ فِي الْأَسْلَاحِ ارَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَنُتَيْلِلُ لَهُ قَدْ
فَضَّلَكُمْ عَلَى نَاسٍ كَثِيرٍ۔

باب ۲۳۰ مَنَاقِبُ أَبِي بَنِي كَعْبٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ

۴۴۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ
مَرْثَدَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْدٍ قَالَ ذَكَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ مَسْعُوْدٍ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَلِكَ لِحَبْلِ
لَدَا اَنَا اَحِبُّتُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ حَدِّثُوا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُوْدٍ وَ اَبِي اَبِيهِمْ وَ سَالِمٍ مَوْلَى اَبِي حَذَافَةَ وَ مَعَاذِ
بْنِ جَبَلٍ وَ اَبِي بَنِي كَعْبٍ۔

۴۴۵ حَدَّثَنَا ثَنِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُنْدَادُ

ثَالٍ سَمِعْتُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بَيَّ رَأَتْ اللَّهُ أَمْرِي أَنْ أَفْرَأَ

کفر وہاں سناؤں، ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا اللہ تعالیٰ نے میری تعین بھی فرمائی ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، اس پر ابی رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

۴۳۱۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

۹۹۶۔ مجھ سے محمد بن ثار نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چار افراد اور ان سب کا تعلق قبیلہ انصار سے تھا، قرآن مجید پر سند سمجھے جاتے تھے۔ ابی بن کعب، معاذ بن جبل، ابو زید اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم۔ میں نے پوچھا، ابو زید کون ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ میرے ایک چچا۔

۴۳۲۔ ابوطحمر رضی اللہ عنہ کے مناقب

۹۹۷۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الحزین بن صہیب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ احدی لڑائی کے موقع پر جب صحابہؓ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے ادھر ادھر منتشر ہونے لگے تو ابوطحمر رضی اللہ عنہ اس وقت اپنی ایک ڈھال سے آنحضورؐ کی حفاظت کر رہے تھے ابوطحمر رضی اللہ عنہ بڑے نیر انداز تھے اور خوب کھینچ کھینچ کر تیر چلایا کرتے تھے۔ چنانچہ اس دن دو باتیں کمائیں آپؐ نے توڑ دی تھیں اس وقت کہ کوئی مسلمان ترکش بیٹے ہوئے گذرنا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ اس کے تیر ابوطحمر کو دے دو آنحضورؐ صورت حال کا جائزہ لینے کے لیے اچک کر دیکھنے لگتے تو ابوطحمر رضی اللہ عنہ عرض کرتے۔ یا نبی اللہ! آپ پر میرے باپ اور ماں فدا ہوں، اچک کر ملاحظہ نہ فرمائیں کہیں کوئی تیراں حضورؐ کو نہ لگ جائے میرا سینہ آنحضورؐ کے سینے کی ڈھال بنا رہے۔ اور میں نے عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلمہؓ ابوطحمر رضی اللہ عنہ کی بیوی کو دیکھا کہ اپنا ازار اٹھائے ہوئے دعاؤں کی مدد میں بڑی مستعدی کے ساتھ مشغول تھیں۔ (رپودہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے، رکیز ا انھوں نے اتنا اٹھا رکھا تھا کہ میں ان کی پندہوں کے زیور دیکھ سکتا تھا۔ انتہائی سرعت کے ساتھ مشکیزے اپنی بیٹیوں پر لیے ہوئے جاتی تھیں اور مسلمانوں کو پلا کہ واپس آتی تھیں اور پھر انھیں بھر کر لے جاتیں اور ان کا پانی مسلمانوں کو پلاتیں اور ابوطحمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اس دن دو یا تین مرتبہ تلوار چھوٹ چھوٹ کر گر پڑی تھی۔

عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَ سَمَاعِي قَالَ كَعَمَ فَبَكَى۔

۴۳۱۔ مناقب زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
۹۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَجَعَمَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ بَعَثَهُ لَهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ الْبَاقِي وَمَعَاذُ مَنْ كَبَّلَ وَ أَبُو زَيْدٍ وَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قُلْتُ لِمَنْ مِنَ الْوُزَيْرِ قَالَ أَحَدَهُمَا مَتَّى۔

۴۳۲۔ مناقب ابی طلحہ رضی اللہ عنہ۔
۹۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا سَاتِ يَوْمَ أُحُدٍ اِنْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحْرَبٍ بِهِ يَحْجَفُهُ لَهُ وَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَافِعًا شَدِيدًا الْقَلْبَ يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَ كَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْحُجْبَةُ مِنَ السَّبَلِ فَيَقُولُ ائْتِدْهَا لِي أَبِي طَلْحَةَ فَأَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَا لِي أَنْتَ دَامَ حَيٌّ لَمْ تُشْرِفْ يَصِيبَكَ سَهْمٌ مِنَ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ وَ لَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ مِتَّتْ أَبِي بَكْرًا وَ أُمَّ سُلَيْمٍ وَ رَأَيْتُهَا لَمْ تُمَرِّ تَابِ أَدَّى خُدْمٌ سَوْقِيهَا مَثْقِرَاتِ الْقُرْبِ عَلَى مَتْنُيْهَا تَقْرَعَانِ فِي أَقْوَاةِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَمَلَا زِيهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ تَقْرَعَانِ فِي أَقْوَاةِ الْقَوْمِ وَ لَقَدْ رَأَيْتُ السَّيْفَ مِثْ يَدِي أَبِي طَلْحَةَ أَمَا مَرَّتَيْنِ أَمَا ثَلَاثًا۔

۴۳۳- عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے مناقب

۹۹۸- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہہا کہ میں نے مالک سے سنا، وہ عمر بن عبید اللہ کے مولا ابو نصر کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے وہ عامر بن سعد بن ابی وقاص کے واسطے سے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی کے متعلق یہ نہیں سنا کہ وہ اہل جنت میں سے ہیں۔ بیان کیا کہ آیت ”وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَءِیْلَ“ الایۃ۔ انھیں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ راوی حدیث عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ آیت کے نزول کے متعلق مالک کا قول ہے یا حدیث میں اسی طرح تھا۔

۹۹۹- مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ازہر سمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے محمد نے اور ان سے قیس بن عبید اللہ نے بیان کیا کہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بزرگ داخل ہوئے جن کے چہرے پر ششوع و خضوع کے آثار نمایاں تھے۔ لوگوں نے کہا کہ یہ اہل جنت میں سے ہیں پھر انھوں نے دو رکعت نماز مختصر طریقہ پر پڑھی اور باہر نکل گئے، میں بھی ان کے پیچھے ہولیا اور عرض کی، جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ یہ بزرگ اہل جنت میں سے ہیں اس پر انھوں نے فرمایا خدا کی قسم کسی کے لیے ایسی بات زبان سے نکالنا مناسب نہیں ہے جسے وہ نہ جانتا ہو، اور میں تھیں تاویل کا کہ ایسا کیوں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں میں نے ایک خواب دیکھا اور آنحضرتؐ سے اسے بیان کیا۔ میں نے خواب دیکھا تھا کہ جیسے میں ایک باغ میں ہوں، پھر آپ نے اس کی دعوت اور اس کے سبز و زاروں کا ذکر کیا، اس باغ کے درمیان میں لوہے کا ایک کھمبا ہے جس کا نیچلا حصہ زمین میں اور اوپر کا آسمان پر، اور اس کی چوٹی پر ایک گھٹا درخت (العرۃ) ہے مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھ جاؤ میں نے کہا کہ مجھ میں تو اتنی طاقت نہیں ہے اتنے میں ایک خادم آیا اور پیچھے سے میرے پیرے اس نے اٹھلے تو میں چڑھ گیا۔ اور جب اس کی چوٹی پر پہنچ گیا تو میں نے اس گھٹے درخت کو پکڑ لیا مجھ سے کہا گیا کہ اس درخت کو پوری مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہو۔ ابھی میں اسے اپنے ہاتھ سے پکڑے ہی ہوئے تھا کہ میری بیند کھل گئی۔ یہ خواب جب میں نے آنحضرتؐ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ جو باغ تم نے دیکھا وہ اسلام ہے اس میں ستون اسلام کاستون نے اور عروہ (گھٹا درخت) عروہ الوثقی ہے۔

باب ۳۳ مناقب عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ
۹۹۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسُفٍ قَالَ سَمِعْتُ مَا بَكَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا كَمَا يَشْتَرِي عَلَى الْوَضْعِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا رَعِبَ اللَّهُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ وَفِيهِ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَءِیْلَ الْآيَةُ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ مَالِكُ الْآيَةُ أَوْ فِي الْحَدِيثِ۔

۹۹۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَانُ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلَى وَجْهِهِ أَشْرُ الْخُشُوعِ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّكَ رَجُلٌ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَأَلَا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَأَخْبِرُكَ بِكَذَاكَ رَأَيْتُ رَسُولًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَسُولَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخَفَرَتِهَا وَسَطَهَا عُمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ اسْتَفْلَكُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لَهُ ارْقُ قُلْتُ لَا اسْتَطِيعُ فَأَتَانِي مُمْسِكٌ فَسَرَفَ نِيَابِي وَمِنْ خَلْفِهِ رَقِيقٌ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَاهَا فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ لَهُ اسْتَمْسِكْ فَاسْتَنْقِطْتُ وَرَأَيْتُهَا كَيْفَ يَلِيحُ نَقْصُصُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ الرَّوْمَةُ أَوْ سَلَامٌ وَذَلِكَ الْعُمُودُ أَوْ سَلَامٌ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ مِجْرَةُ الْوُثْقَى فَأَمْتُ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ وَذَلِكَ الرَّجُلُ

اس لیے تم اسلام پر موت تک قائم رہو گے۔ یہ بزرگ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے اور مجھ سے خلیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے۔ منصف (خادم) کے بھلے وصف کا لفظ ذکر کیا۔

۱۰۰۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی بردہ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو میں نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملا تھا کی، آپ نے فرمایا آؤ تمہیں میں سنتوں اور کھجور کھلاؤں گا اور تم ایک عظمت مکان میں داخل ہو گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس میں تشریف لے گئے تھے، پھر آپ نے فرمایا تمہارا قیام ایک ایسے ملک میں ہے جہاں سودی معاملات بہت عام ہیں، اگر تمہارا کسی شخص پر کوئی حق ہو اور پھر وہ تمہیں ایک تنکے جو کہ ایک دانے یا ایک گھاس کے برابر بھی ہدیہ دے تو اسے قبول نہ کرنا، کیونکہ وہ بھی سود ہے۔ نظرا بوداؤ داؤد اور وہب نے شعبہ کے واسطے سے (اپنی روایتوں میں) البیت گھر کا ذکر نہیں کیا۔

۴۳۷۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح، اور آپ کی فضیلت۔

۱۰۰۱۔ مجھ سے محمد بن ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبادہ نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن جعفر سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا اور مجھ سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبدہ نے خبر دی انھیں ہشام نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن جعفر سے سنا، انھوں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اپنے زمانہ میں) مریم علیہا السلام سب سے افضل خاتون تھیں۔ اور (اس امت میں) خدیجہ سب سے افضل ہیں۔

۱۰۰۲۔ ہم سے سعید بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہشام نے میرے پاس اپنے والد (عروہ) کے واسطے سے کچھ کہہ دیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَتِيبُ بْنُ عُبَادٍ عَنْ ابْنِ سَلَامٍ قَالَ وَصِيفُ مَكَانٍ مِنْصَفٌ۔

منہج منہجہ

۱۰۰۰ احَدًا ثَنَا سَيِّدَاتُ بَنِي حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَيْبُوثُ الْمَدِينَةِ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَا نَجِيئِي فَأُطْعِمَكَ سَوِيًّا وَتَمْرًا وَتَدْخُلُ فِي بَيْتِي۔ ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ يَا ذِي السَّرَّابِهَا فَاسْأَلِ إِذَا سَأَلْتَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَأَهْدِي إِلَيْكَ حِمْلَ شَعِيرٍ أَوْ حِمْلَ شَعِيرٍ أَوْ حِمْلَ قَيْتٍ فَلَا تَأْخُذْهُ فَإِنَّهُ رِبَا وَلَمْ يَدْكُرِ النَّصْرَ وَابْنُ دَاوُدَ وَهَبٌ عَنْ شُعْبَةَ الْبَيْتِ۔

باب ۴۳۷ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ وَفَضْلِهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

۱۰۰۱ احَدًا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْبَرَنا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَدَّثَنِي صَدَاقَةُ أَخْبَرَنَا عُمَةُ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَائِنَا هَاؤُمُيْمٌ وَخَيْرُ نِسَائِنَا خَدِيجَةُ۔

۱۰۰۲ احَدًا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا الْبَيْهَقِيُّ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا عَزُوتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ

کے معاملہ میں، میں نے اتنی غیرت نہیں محسوس کی جتنی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے معاملہ میں، میں محسوس کرتی تھی، آپ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں لیکن آنحضورؐ کی زبان سے میں ان کا ذکر براہِ برستگی رہتی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آنحضورؐ کو حکم دیا تھا کہ انھیں (جنت میں) موتی کے ایک محل کی خوشخبری سنا دیں۔ آنحضورؐ کبھی بکری ذبح کرتے تو ان سے میل محبت رکھنے والی خواتین کو اس میں سے آٹا ہدیہ بھیجتے جو ان کے لیے کافی ہوتا۔

۱۰۰۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے معاملہ میں جتنی غیرت میں محسوس کرتی تھی، اتنی کسی عورت کے معاملے میں نہیں کی، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر اکثر کیا کرتے تھے انھوں نے بیان کیا کہ آنحضورؐ سے میرا نکاح ان کی وفات کے تین سال بعد ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا تھا یا جبریل علیہ السلام کے ذریعہ یہ پیغام پہنچایا تھا کہ آنحضورؐ جنت میں موتیوں کے ایک محل کی بشارت دیدی۔

۱۰۰۴۔ مجھ سے عمر بن محمد بن حسن نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج میں جتنی غیرت مجھے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آتی تھی اتنی کسی اور سے نہیں آتی تھی۔ حالانکہ میں نے انھیں دیکھا بھی نہیں تھا۔ لیکن آنحضورؐ ان کا ذکر بکثرت کیا کرتے تھے، اور اگر کبھی کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے ٹکڑے کر کے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ملنے والیوں کو بھیجتے تھے۔ میں نے اکثر آنحضورؐ سے کہا، جیسے دنیا میں خدیجہ کے سوا اور کوئی عورت ہے ہی نہیں! اس پر آنحضورؐ فرماتے کہ وہ ایسی تھیں اور ایسی تھیں، اور ان سے میرے اولاد ہے۔

۱۰۰۵۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بشارت دی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ ہاں جنت میں موتیوں کے ایک محل کی! جہاں نہ کوئی شور و غل ہوگا اور نہ ٹھکان ہوگی۔

مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَزَّتْ عَلَى خَدِيجَةَ هَلَكْتُ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَآمَرَ اللَّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ وَإِنْ كَانَ لَيْدًا يَحْمُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي خَلَا ئِلِهَا مِثْمَا مَا يَسْتَعْمَلُ.

۱۰۰۳۔ أَحَدًا ثَنَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمِيدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا عَزَّتْ عَلَى خَدِيجَةَ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّاهَا قَالَتْ وَتَزَوَّجَنِي بَعْدَهَا بِثَلَاثِ سِنِينَ أَمَرَ اللَّهُ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُجِيرَ لِي عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ.

۱۰۰۴۔ أَحَدٌ ثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا عَزَّتْ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَزَّتْ عَلَى خَدِيجَةَ وَ مَا رَأَيْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْثُرُ ذِكْرُهَا وَرَبَّاهَا ذِكْرَ الشَّاةِ ثُمَّ يَقَطَعُهَا أَصْفًا ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَأِ الْإِنِّ خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةً إِلَّا خَدِيجَةَ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَ لِي مِثْمَا وَلَدٌ.

۱۰۰۵۔ أَحَدٌ ثَنَا سَعْدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَدَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَشَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ قَالَ نَعَمْ بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا مَخَافَ فِيهِ وَلَا كَصَبٍ.

۱۰۰۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ نے، ان سے ابو زرعد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا، یا رسول اللہ! خدیجہؓ آپ کے پاس ایک برتن لیے آ رہی ہیں جس میں سائلن دیا فرمایا ا کھانا دیا فرمایا، پینے کی چیز ہے جب وہ آپ کے پاس آئیں تو ان کے رب کی جانب سے انھیں سلام پہنچا دیجئے اور میری طرف سے بھی، اور انھیں جنت میں موتیوں کے ایک محل کی بشارت دیدیجئے۔ جہاں نہ شور و نہ گام نہ ہوگا اور نہ تکلیف و تھکن اور اسماعیل بن فضیل نے بیان کیا، انھیں علی بن مسہر نے خبر دی، انھیں ہشام نے انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ آنحضرتؐ سے اندرانے کی اجازت چاہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اجازت لینے کی ادایا آگئی، آپ چونک اٹھے اور فرمایا، خداوندایہ تو ہالہ ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے اس پر بڑی غیرت آئی، میں نے کہا آپ قریش کی کس بوڑھی کا ذکر کیا کرتے ہیں جس کے مسوڑوں پر بھی صرف سرخی باقی رہ گئی تھی دو انٹوں کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے) اور جسے مرے ہوئے بھی ایک زمانہ گزر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کو اس سے بہتر دے دیا ہے۔

۲۳۵۔ جریر بن عبد اللہ یحییٰ رضی اللہ عنہ کا ذکر۔

۱۰۰۷۔ ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے کہ میں نے تیس سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب میں اسلام میں داخل ہوا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دھڑکے اندر آنے سے انہیں روکا۔ جب بھی میں نے اجازت چاہی اور جب بھی آنحضرتؐ مجھے دیکھتے تو مسکراتے اور قیس کے واسطے سے روایت ہے کہ جریر بن عبد اللہ رضی اللہ

۱۰۰۶۔ احَدٌ ثَنَا ثَنِيَّةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي رَزَافَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ جِبْرِيلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَا خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا نَأْمٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنْكَ وَكَبِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ وَقَالَ إسماعيلُ بْنُ حَديْلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مِسْكَرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنْتُ هَالَةَ بَيْتِ خَوَلِيدٍ أَنْحَبْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفْنَا شَتَنَ خَدِيجَةَ فَأَرْتَا عَ لِيْكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَالَةَ قَالَتْ فَخِصْتُ فَقُلْتُ مَا تَدْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزٍ قَدْ لَيْتَ حَمَلُكِ الشَّدَقَتَيْنِ هَلَكْتُ فِي الْمَاءِ هَرَقًا أَجْمَلَ اللَّهُ نَحِيرًا مِنْهَا۔

۲۳۵۔ جریر بن عبد اللہ یحییٰ رضی اللہ عنہ کا ذکر۔

۱۰۰۷۔ احَدٌ ثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ جَبْرِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا صَلَافًا۔ وَعَنْ قَيْسٍ عَنْ جَوْرِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ

منہا صدقہ کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس بات پر اتنا غصے ہوئے کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا اس سے بہتر کیا چیز مجھے ملی ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا کھڑی ہو گئیں اور اللہ کے حضور میں تو بہ کی اور بھر کھی اس طرح کی گفتگو آں حضور کے سامنے نہیں کی۔

عمر نے فرمایا، زمانہ جاہلیت میں سذوالخلصہ نامی ایک بت کردہ تھا۔ اسے «الکعبۃ الیانیۃ یا الکعبۃ الشامیۃ» بھی کہتے تھے۔ اس حضور نے مجھ سے فرمایا ذی الخلفہ رکے وجود سے میں جس اذیت میں مبتلا ہوں، کیا تم مجھے اس کے نجات دلا سکتے ہو؟ انھوں نے بیان کیا، کہ پھر میں قبلہ جس کے ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر چلا، انھوں نے بیان کیا، اور ہم نے بت کردے کو سمار کر دیا اور اس میں جسے بھی پایا قتل کر دیا۔ پھر ہم آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اطلاع دی تو آپ نے ہمارے لیے اور قبیلہ جس کے لیے دعا فرمائی۔

۴۳۶ - حدیفہ بن یمان عبسی رضی اللہ عنہ
کا ذکر۔

۱۰۸۔ مجھ سے اسماعیل بن خلیل نے حدیث بیان کی، انھیں سلمہ بن رجاء نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ احد کی لڑائی میں جب مشرکین واضح طور پر شکست کھا چکے تھے تو ابلیس نے چلا کر کہا، اے اللہ کے بندو! پیچھے والوں کو قتل کر دیا ان کی مدد کرو، چنانچہ آگے کے مسلمان پیچھے والوں پر تیل پڑے اور انھیں قتل کرنا شروع کر دیا، حدیفہ رضی اللہ عنہ نے جو دیکھا تو ان کے والد یمان رضی اللہ عنہ بھی وہیں موجود تھے! انھوں نے با آواز بلند کہا اے اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں، میرے والد! عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا، ہنزا، اس وقت تک لوگ وہاں سے نہیں بٹے جب تک انھیں قتل نہ کر لیا، حدیفہ رضی اللہ عنہ نے صرف اتنا کہا، اللہ تمہاری مغفرت کرے۔ ہشام نے بیان کیا کہ میرے والد نے بیان کیا، خدا گواہ ہے، حدیفہ رضی اللہ عنہ برابر یہ کلمہ دعا بیدہ ذکر اللہ ان کے والد کے قاتلوں کی مغفرت کرے کہ محض غلط فہمی کی وجہ سے یہ حادثہ پیش آیا تھا، کہتے ہیں تا آنکہ اللہ سے جملے۔

۴۳۷ - ہند بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا
کا ذکر۔

اور عبدان نے بیان کیا، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، ان سے عروہ نے حدیث بیان

سلہ یعنی ابوسفیان کی بیوی اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی والدہ، فتح مکہ کے بعد اسلام لائی ہیں۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ بھی اس زمانہ میں اسلام لائے تھے۔

يَقَالَ لَهُ دُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يَقَالَ لَهُ الْكَلْبَةُ الْبَيَانِيَّةُ أَوِ الْكَلْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ قَالَ فَفَرَرْتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِينَ وَبَاشِيَةَ فَارِيبٍ مِنْ أَحْمَسَ قَالَ فَكُسْرُنَا وَفَتَلْنَا مَرْتً وَحَبْدًا نَاعِشَةً فَاتَيْسَنَا نَاخَبُونَا لَا فِدَا عَالَنَا وَرِاحْمَتِي

باب ۴۳۸ ذِكْرُ حَدِيثِ يَفَّةَ بْنِ الْيَمَانِ الْقَبَسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

۱۰۸۔ اَحَدٌ ثَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ اَخْبَرَنَا سَكْمَةُ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ يَوْمَ مَرُّ أَحَدٍ هَزَمَ الْمُشْرِكُونَ هَزِيئَةً بَيِّنَةً فَصَاحَ ابْلِسُ اَيُّ عِبَادَ اللَّهِ اَخْرَاكُمْ فَكَرَجَعَتْ اَوْدَلَا هُمْ عَلَى اَحْرَاهُمْ فَجِتَلَدَتْ اَحْرَاهُمْ فَنَظَرَ حَدِيْفَةُ فَاِذَا هُوَ بِاَبِيهِ فَنَادَى اَيُّ عِبَادَ اللَّهِ اَيُّ اَيُّ فَقَالَتْ قَوْلَ اللَّهِ مَا اَحْتَجَزُوْا حَتَّى تَقْتُلُوْهُ فَقَالَ حَدِيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ اَيُّ كَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حَدِيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةٌ خَيْرٌ حَتَّى لَتِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

باب ۴۳۹ ذِكْرُ هِنْدِ بِنْتِ عَتَبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا۔

وَقَالَ عُبَادَةُ اَنْ اَخْبَرَنَا عَائِشَةُ اللَّهُ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ

۱ کے واسطے بیان کی تھی کہ زید بن عمرو بن نفیل شام گئے، دین (خالص) کی تلاش جستجو میں! وہاں ان کی ایک یہودی عالم سے ملاقات ہوئی تو آپ نے ان کے دین کے بارے میں پوچھا اور کہا، ممکن ہے میں تمہارا دین اختیار کر لوں، اس لیے تم مجھے اپنے دین کے متعلق بتاؤ۔ یہودی عالم نے کہا کہ ہمارے دین میں تم اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک اللہ کے عذاب کے ایک حصہ کے لیے (جو ایک مختصر مدت تک مرنے کے بعد ہوگا) تیار نہ ہو جاؤ۔ اس پر زید نے کہا کہ یہ سب کچھ تو میں اللہ کے عذاب ہی سے بچنے کے لیے کر رہا ہوں! اللہ کے عذاب کو برداشت کرنے کی میرے اندر ذرا بھی طاقت نہیں اور مجھ میں یہ طاقت ہو بھی کیسے سکتی ہے! کیا تم مجھے کسی دوسرے دین کے متعلق کچھ بتا سکتے ہو؟ عالم نے کہا کہ میری نظر میں تو صرف ایک "دین حنیف" ہے۔ زید نے پوچھا، دین حنیف کیا ہے؟ عالم نے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام کا دین جو نہ یہودی تھے نہ نصرانی، اور اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ زید وہاں سے چلے آئے اور ایک نصرانی عالم سے ملے۔ ان سے بھی اپنا مقصد بیان کیا، اس نے بھی یہی کہا کہ تم ہمارے دین میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک اپنے اوپر اللہ کی لعنت کے ایک حصہ کے لیے تیار نہ ہو جاؤ، زید نے کہا میں اللہ کی لعنت ہی سے بچنے کے لیے تو یہ سب کچھ کر رہا ہوں اللہ کی لعنت کے تحمل کی مجھ میں قطعاً طاقت نہیں، اور میں اس کا تحمل کر بھی کس طرح سکتا ہوں! کیا تم میرے لیے اس کے سوا کسی اور دین کی نشاندہی کر سکتے ہو، اس نے کہا میری نظر میں تو صرف ایک دین حنیف ہے انھوں نے پوچھا، دین حنیف سے آپ کی کیا مراد ہے؟ کہا کہ دین ابراہیم جو نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی اور اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ زید نے جب ابراہیم علیہ السلام کے متعلق ان کی یہ رائے سنی تو وہاں سے روانہ ہوئے اور اس سرزمین سے باہر نکل کر اپنے ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی، اے اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں ابراہیم پر ہوں۔ اور لیتھ نے بیان کیا کہ مجھے ہشام نے دکھا اپنے والد کے واسطے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا تھا کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو کعبہ سے اپنی پیٹھ لٹکائے ہوئے کھڑے ہو کر یہ کہتے سنا، اے معشر قریش! خدا کی قسم میرے سوا اور کوئی تھا کہ

ذِينَ بَنِي عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ لِيَسْأَلَ عَنِ السِّيَرِ وَيَتَّبِعَهُ مُلَقًى عَالِمًا مِّنَ الْيَهُودِ فَسَأَلَهُ عَنْ دِينِهِمْ فَقَالَ إِنِّي لَعَلِّي أَتُ أَدِيَّتُ أَدِيَّتِكُمْ فَآخُخَرَنِي فَقَالَ لَا تَكُونُ عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِمُصِيدَةٍ مِّنْ غَضَبِ اللَّهِ - قَالَ ذِيْدٌ مَا أَفَرُّ مِّنْ غَضَبِ اللَّهِ وَلَا أَحْمِلُ مِمَّنْ غَضَبِ اللَّهِ شَيْئًا أَبَدًا وَآتَى اسْتَطِيعَهُ فَمَلَّ سَدَائِي عَلَى غَيْرِهِ قَالَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا - قَالَ ذِيْدٌ وَمَا الْحَنِيفُ قَالَ دِيْنُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْْبُدُ إِلَّا اللَّهَ تَخَذَ زِيْدٌ مُلَقًى عَالِمًا مِّنَ النَّصْرَانِي فَسَأَلَ عَنْ دِينِهِمْ فَقَالَ لَنْ تَكُونَ عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِمُصِيدَةٍ مِّنْ لَّعْنَةِ اللَّهِ قَالَ مَا أَفَرُّ إِلَّا مِمَّنْ لَّعْنَةُ اللَّهِ وَلَا أَحْمِلُ مِمَّنْ لَّعْنَةُ اللَّهِ وَلَا مِمَّنْ غَضَبِ اللَّهِ شَيْئًا أَبَدًا وَآتَى اسْتَطِيعَهُ فَمَلَّ سَدَائِي عَلَى غَيْرِهِ قَالَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا وَقَالَ وَمَا الْحَنِيفُ قَالَ دِيْنُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْْبُدُ إِلَّا اللَّهَ - فَلَمَّا رَأَى زِيْدٌ قَوْلَهُمْ فِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَرَجَ فَأَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ عَلَى دِيْنِ إِبْرَاهِيمَ وَقَالَ اللَّيْثُ كَتَبَ إِلَى هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتِ رَأَيْتُ زِيْدَ بْنَ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ قَائِمًا مُسْنِدًا كَهَمْرًا إِلَى الْكَلْبَةِ يَقُولُ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ وَاللَّهِ مَا مَعَكُمْ عَلَى دِيْنِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرِي - وَكَانَ يُحْيِي الْمَوْتُوكة يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْعَلَ ابْنَتَهُ

کی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، ہندسبت قبۃ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں داسلام لانے کے بعد حاضر ہوئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ! روئے زمین پر کسی گھرانے کی ذلت آپ کے گھرانے کی ذلت سے زیادہ میرے لیے باعث مسرت نہیں تھی لیکن آج کسی گھرانے کی عزت روئے زمین پر آپ کے گھرانے کی عزت سے زیادہ میرے لیے باعث مسرت نہیں ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ابھی اس میں اضافہ ہوگا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے پھر انھوں نے کہا، یا رسول اللہ! ابوسفیان بہت بخیل ہیں تو کیا اس میں کوئی حرج ہے اگر میں ان کے مال میں سے دان کی اجانت کے بغیرا بال بچوں کو کھلا بلا دیا کروں؟ آنحضور نے فرمایا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ دستور کے مطابق ہونا چاہیئے۔

۴۳۸- زید بن عمرو بن نفیل کا واقعہ

۱۰۱۔ مجھ سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سید نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سالم بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زید بن عمرو بن نفیل سے (وادوی) بلدح کے نشیبی علاقہ میں ملاقات ہوئی، یہ واقعہ نزول وحی سے پہلے کا ہے۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک دسترخوان بچھا لیا گیا تو زید بن عمرو بن نفیل نے کھانے سے انکار کیا اور جن لوگوں نے دسترخوان بچھا تھا ان سے کہا کہ اپنے بچوں کے نام پر جو تم ذبح کرتے ہو، میں اُسے نہیں کھاتا، میں تو وہی ذبح کھا سکتا ہوں جس پر صرف اللہ کا نام لیا گیا ہو، زید بن عمرو قریش پران کے ذبیحے کے بارے میں نکتہ چینی کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بربی کو پیدا تو کیا ہے اللہ تعالیٰ نے، اس نے اس کے لیے آسمان سے پانی نازل فرمایا ہے، اسی نے اس کے لیے زمین پر گھاس اگائی ہے اور پھر تم لوگ اللہ کے نام کے سوا دوسرے دتوں کے ناموں پر اسے ذبح کرتے ہو۔ زید نے یہ کلمات ان کے ان افعال پر اعتراض اور ان کے اس عمل کو بہت بڑی جرأت قرار دیتے ہوئے کہے تھے موسیٰ نے بیان کیا ان سے سالم بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور مجھے یقین ہے کہ انھوں نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ

أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْهُ وَهِيَ يَتُتْ عَتَبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِي إِذْ مِنْ مِنْ أَهْلِ خَبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَبْنِي لِي مِنْ أَهْلِ خَبَاءٍ شَرَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِي إِذْ رَضِيَ أَهْلُ خَبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَبْنِي لِي مِنْ أَهْلِ خَبَاءٍ قَالَتْ يَا وَيْهَذَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْبَأُ سَفِيَّاتٍ رَجُلٍ مَيْتَةٍ فَمَلَّ عَلَى حَرْجٍ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِينَ لَهُ عِيَالًا قَالَ أَرَأَاكَ إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ -

باب ۳۳۸ حدیث زید بن عمرو بن نفیل

۱۰۱۔ احَدٌ ثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ دِيْنًا ابْنِ عُمَرَ وَبَنِي نَفِيلٍ بِأَسْفَلِ بَلَدٍ حِجْرٍ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقَعَا مَتَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا قَالِي أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ دِيْنًا إِرْتِي كُنْتُ أَسْأَلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا أَسْأَلُ إِلَّا مَا ذَكَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْتَ دِيْنًا ابْنِ عُمَرَ وَكَانَ يَعْبُدُ عَلَى قَرْنَيْنِ دَبَابِحَهُمْ وَيَقُولُ الشَّأْنُ خَلَقَهَا اللَّهُ وَأَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ السَّمَاءَ وَأَنْتَبَّ لَهَا مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ تَذْبَحُونَهَا عَلَى غَيْرِ اسْمِ اللَّهِ إِنْكَارًا لِذَلِكَ وَاعْظَا مَا لَهُ - قَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا ثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا تَحَدَّثَ بِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ

بیان ابن ابیہیم پر نہیں ہے۔ اگر کسی لڑکی کو زندہ درگور کرنا چاہتے۔ تو اسے بچانے کی زبردستی کوشش کیا کرتے تھے اور ایسے شخص سے جو اپنی بیٹی کو مار ڈالنا چاہتا، کہتے، اسکی جان نہ لو، اس کے تمام اخراجات میرے ذمہ رہیں گے چنانچہ لڑکی کو اپنی پرورش میں لے لیتے جب وہ بڑھی ہو جاتی تو اس کے باپ سے کہتے اب اگر تم چاہو تو میں لڑکی کو تمہارے حوالے کر سکتا ہوں اور اگر چاہو تو اب بھی میرے ذمہ اس کے تمام اخراجات رہنے دو۔

۴۳۹۔ کعبہ کی تعمیر

۱۰۱۱۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور عباس رضی اللہ عنہما اس کے لیے پیٹھ دھورہ تھے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے اس حضور سے کہا، اپنا تہبند گردن پر رکھ لو، اس طرح پیٹھ کی درخواست ملنے سے بچ جاؤ گے۔ (محمود نے جو یہی ایسا کیا، آپ زمین پر گر پڑے اور آپ کی نظر آسمان پر گر گئی۔ جب افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا میرا تہبند لاؤ۔ میرا تہبند لاؤ۔ پھر آپ کا تہبند باندھا گیا۔

۱۰۱۲۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار اور عبید اللہ بن ابی زید نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بیت اللہ کے چاروں طرف دیوار نہیں تھی لوگ بیت اللہ ہی کے چاروں طرف نماز پڑھتے تھے پھر جب عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو آپ نے وہاں دیوار بنوائی۔ عبید اللہ نے بیان کیا کہ یہ دیوار بھی چھوٹی تھی اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس سے اضافہ کروایا۔

۴۴۰۔ دور جاہلیت

۱۰۱۳۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عاشور کا روزہ قریش زمانہ جاہلیت میں رکھتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی (ابتداء اسلام میں) اسے باقی رکھا تھا۔ اس حضور جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے خود بھی اس دن روزہ رکھا اور صحابہؓ کو بھی رکھنے کا حکم دیا لیکن جب رمضان کا روزہ فرض ہوا

مَا تَقْتَدِمَا اَنَا كَفَيْتُكُمَا مَوَدَّتُكُمَا
فَيَا خَدَّهَا فَإِذَا اسْرَعَتْ قَالَ
لَهَا يَمِينُهَا - وَتَنَتَتْ دَعَتْهَا إِلَيْكَ
وَإِنْ تَنَتَتْ كَفَيْتُكَ مَوَدَّتُكُمَا -

• • • • •

باب بیان الکعبۃ

۱۰۱۱۔ أَحَدٌ شَرَى مَحْمُودًا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ
أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بَنِيَ
الْكَعْبَةُ دَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبَّاسٌ
يُقَالُ لَهُ الْحَجَّارَةُ فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اجْعَلْ إِذَا رَأَيْتَ عَلَى ذِكْرِكَ بِقِيَدٍ مِنْ
الْحَجَّارَةِ تَحَرَّرَ إِلَى اللَّهِ مِنْ دُمَيْتٍ
عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ أَفَاتَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ
فَسَدَّ عَلَيْهِ إِذَا رَأَى -

۱۰۱۲۔ أَحَدٌ ثَنَا أَبُو النُّعْمَانُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ وَعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ
قَالَ لَمَّا بَنِيَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَوْلَ الْبَيْتِ حَائِطٌ كَانُوا يُقَالُونَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَائِطٌ
كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ
قَوَّيْتُ بَنَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ -

باب آياد الجاهلية

۱۰۱۳۔ أَحَدٌ ثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ هَذَا مِنْ
حَدَّثَنِي ابْنُ عَرَبٍ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
كَانَ عَامُ شَوْذَاءَ يَوْمَ مَا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصُومُ مِنْهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ
مَامَهُ وَآمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ الْمُضَنَّةُ

كَانَ مِنْ شَاءَ صَامَةٍ وَمِنْ شَاءَ لَا يَقُومُ -

۱۰۱۴ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ أَبُو سَيِّدٍ أَيْدُوتَ ابْنِ الْعُمَرَةَ رَفِيَ أَشْهُرَ الْحَجَّ مِنْ الْفَجْرِ فِي الْإِدْرِصِ - وَكَانُوا لَيْسَتُونَ الْمُحَرَّمِ صَفَرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ السَّبْرُ عَفَا الْإِسْرَ حَلَّتِ الْعُمَرَةُ لَيْسَ اعْتَمَرَ قَالَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْحَابُهُ رَابِعَةَ مِهْلَيْنِ بِالْحَجِّ أَمَرَهُمُ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلُوا مَا عَمَرَهُ قَامُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَى الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ مُكْتَمٌ -

۱۰۱۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عُمَرُ وَيُوقُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبَةَ قَالَ حَامَرُ سَيْدٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَلَسَا مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ قَالَ سُفْيَانُ وَيُقُولُ إِنَّ هَذِهِ الْحَدِيثُ لَهُ شَأْنٌ

۱۰۱۶ حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَاثَةَ عَنْ بَيَّانٍ أَيْ تَبَشِيرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلَ أَبُو سَيْدٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ فَرَأَاهَا لَا تُكَلِّمُ فَقَالَ مَا لَهَا لَا تُكَلِّمُ قَالُوا أَحَبَّتْ مُصْمِتَةً قَالَتْ لَهَا تَكَلَّمِي فَإِنَّ هَذَا لَا يُجِلُّ هَذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَكَلَّمَتْ فَقَالَتْ مَنْ أَنْتِ قَالَ امْرَأَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيَّةِ قَالَتْ أَهْجَى الْمُهَاجِرِيَّةِ قَالَ مِنْ كُرَيْشٍ قَالَتْ مِنْ

تو اس کے بعد حکم اس طرح باقی رہا کہ جس کا جی چاہے عاشورا کا روزہ بھی رکھے اور اگر کوئی نہ رکھے تو اس میں بھی کوئی گناہ کی بات نہیں۔

۱۰۱۴۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن طاووس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا بہت بڑا گناہ خیال کرتے تھے وہ محرم کو صفر کہتے تھے اور کہتے تھے کہ اونٹ کی پیٹھ کا زخم جب اچھا ہونے لگے اور دھاجیوں کے نشانات قدم مٹ چکیں، پھر عمرہ کرنے والوں کا عمرہ جائز ہوتا ہے انھوں نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کو حج کا احرام باندھے ہوئے (مکہ) تشریف لائے تو آنحضرت نے صحابہ کو حکم دیا کہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ سے تبدیل کر دیں (اور پہلے عمرہ کریں) صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! اس عمرہ اور حج کے دوران میں کیا چیزیں حلال ہوں گی؟ آنحضرت نے فرمایا کہ تمام چیزیں! (جو احرام نہ ہونے کی حالت میں حلال تھیں)۔

۱۰۱۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ عمرو بیان کرتے تھے کہ ہم سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے، ان کے دادا کے واسطے سے بیان کیا کہ زمانہ جاہلیت میں ایک مرتبہ ایسا سبلا ب آیا تھا کہ دھکے (دونوں پہاڑیوں کے درمیان سب کچھ اس کے اندر دھک گیا تھا۔ سفیان نے بیان کیا کہ عمرو بن دینار بیان کرتے تھے کہ اس کا واقعہ بڑا بھیانک ہے۔

۱۰۱۶۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے بیان نے، ان سے ابوشمر نے اور ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ قبیلہ اہمس کی ایک خاتون سے ملے۔ ان کا نام زینب تھا رضی اللہ عنہا، آپ نے دیکھا کہ وہ بات ہی نہیں کرتیں، دریافت فرمایا کیا بات ہے، یہ بات کیوں نہیں کرتیں؟ لوگوں نے بتایا کہ مکمل خاموشی کیساتھ حج کر رہی ہیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا، بات کرو، اس طرح حج کرنا درست نہیں ہے کیونکہ یہ تو جاہلیت کا طریقہ ہے۔ چنانچہ انھوں نے بات کی اور پوچھا، آپ کون ہیں؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں مہاجرین کا ایک فرد ہوں، انھوں نے پوچھا، کہ مہاجرین کے کس قبیلہ سے

آپ کا تعلق ہے؟ آپ نے فرمایا کہ قریش سے، انھوں نے پوچھا قریش کے کس خانوادہ سے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا، تم سوال بہت کرنے کی عادی معلوم ہوتی ہو، میں ابو بکر میں، اس کے بعد انھوں نے پوچھا، جاہلیت کے بعد اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں یہ دین حق عطا فرمایا ہے اس پر ہم (مسلمان) کب تک قائم رہ سکیں گے؟ آپ نے فرمایا، اس پر تمھارا قیام اس وقت تک رہے گا جب تک تمھارے ائمہ (سربراہ) اس پر قائم رہیں۔ خاتون نے پوچھا ائمہ کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، یہاں ہمارے قوم میں سردار اور اشراف نہیں تھے جو اگر انھیں کوئی حکم دیتے تھے تو وہ اس کی اطاعت کرتے تھے۔ انھوں نے کہا کہ ہنئے، آپ نے فرمایا، ائمہ کا معاملہ بھی تمام مسلمانوں کے ساتھ ایسا ہی ہوگا۔

۱۰۱۷۔ مجھ سے فروہ بن ابی المغیران نے حدیث بیان کی، انھیں علی بن مہر نے خبر دی، انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک حبشی خاتون جو کسی عرب کی باندی تھیں۔ اسلام لائیں اور مسجد میں ان کے رہنے کے لیے ٹھوڑی سی جگہ دیدی گئی۔ بیان کیا کہ وہ ہمارے یہاں آیا کرتی تھیں لیکن جب گفتگو سے فارغ ہو جائیں تو کہتی "اور بار والا دن بھی ہمارے رب کی عجلت میں سے ہے،" کراسی نے کفر کے شہر سے مجھے نجات دی تھی۔"

انھوں نے جب کئی مرتبہ یہ شعر پڑھا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے دریافت فرمایا کہ بار والے دن کا کیا قصہ ہے؟ انھوں نے بیان کیا کہ میرے مالکوں کے گھرنے کی ایک لڑکی حڑے کا ایک دھڑک رہی تھی اور صبح ہارن پہن کر گئی اور کہیں گم کر آئی۔ اتفاق سے ایک چیل کی اس پر نظر پڑی اور وہ اسے گوشت سمجھ کر اٹھانے لگی، گھر والوں نے مجھے اس کے لیے مہتمم کیا (کیونکہ انھیں اس طرح اس کے گم ہونے کا علم نہیں تھا) اور مجھے مزائیں دینے شروع کیں اور یہاں تک کہ میری شرمگاہ کی بھی تلاشی لی ابھی وہ میرے چاروں طرف ہی تھے اور میں اپنی مصیبت میں مبتلا تھی کہ چیل آئی اور ہمارے سروں کے بالکل اوپر لڑنے لگی پھر اس نے وہی ہارنیچے گرا دیا۔ گھر والوں نے اسے اٹھالیا تو میں نے ان سے کہا، اسی کے لیے تو تم لوگ مجھے الزام دے رہے تھے، حالانکہ میں اس سے بری تھی۔

۱۰۱۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث

أَحَىٰ قُرَيْشٌ أَسْتَقَالَ إِيَّاكَ لَسُوْلٍ أَنَا وَلِيُّكَ
تَأْتِي مَا بَقَاؤُنَا عَلَىٰ هَذِهِ الْأَرْضِ الصَّالِحِ
الَّذِي جَاءَ اللَّهُ بِهِمُ بَعْدَ الْحَاوِلَةِ، قَالَ
بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بَيْتُكُمْ أَيْتُكُمْ
تَأْتِي وَمَا لَدَيْكُمْ قَالَ أَمَا كَانَ يَقُومُ
رُؤُوسُكُمْ وَأَشْرَافُكُمْ يَوْمَ مَوَدَّتْهُمْ فَيُطِيعُكُمْ
تَأْتِي بَلَىٰ قَالَ فَمَنْ أَوْلَيْتُكَ عَلَى
النَّاسِ۔

۱۰۱۷۔ اَحَلَّ ثَنِي فَرَوَةَ بَنِ اَبِي الْمَغِيرَةِ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ
ابْنُ مُسَيْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ اَسْلَمَتْ امْرَاةٌ سَوَادِيَّةٌ لِبَعْضِ الْعَرَبِ وَكَانَ لَهَا
جَفْنٌ فِي الْمَسْجِدِ تَأْتِي تَأْتِيْنَا فَتَحَدِّثُنَا عَنْهَا
وَإِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَدِيثِهَا قَالَتْ ه
وَيَوْمَ الْيَوْمِ اَلْوَسَّاحُ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّكَ
اَلَا اِنَّكَ مِنْ بَلَدَةٍ اَكْفَرُ اَنْجَانِي
فَلَمَّا اَكْتَرَتْ تَأْتِي لَهَا عَائِشَةُ وَمَا يَوْمُ الْيَوْمِ
قَالَتْ خَرَجْتُ مَجُوبِيَّةً لِبَعْضِ اَهْلِي وَعَلَيْهَا
وَسَّاحٌ مِنْ اَدَمٍ نَسَقَتْ مِنْهَا نَا نَحَطَتْ عَلَيْهِ
الْحَدْيَا وَهِيَ تَحْبِسُهُ لَحْمًا فَاَخَذَتْهُ
فَاَتَمَّوْنِي بِهِ فَعَدَا بِيُونِي حَتَّى بَلَغَ مِنْ
اَمْرِى اَنَّهُمْ طَلَبُوْنِي فَبَلَغَ بَيْنَا هَمَّ
حَوْنِي وَاَنَا فِي كَرْوِي وَإِذَا أَصَلْتَ الْحَدْيَا
حَتَّى دَارَتْ بِرُؤُوسِنَا ثُمَّ اَنَّهُنَّ فَاَخَذُوهُ
فَقُلْتُ لَمْ يَزَلْ هَذَا الَّذِي اَتَمَّوْنِي
بِهِ وَ اَنَا وَنِسَاءُ بَرِيئَةٍ۔

۱۰۱۸۔ اَحَلَّ ثَنِي فَرَوَةَ بَنِ اَسْمَاعِيلَ جَعْفَرُ بْنُ

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَخْلِفُ إِلَّا بِاللَّهِ فَكَانَتْ قَوْلُهُنَّ يَخْلِفُ بِأَيِّهَا قَالَ لَا تَخْلِفُوا بِأَيِّكُمْ.

۱۹. احَدًا ثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ يَشْفِي بَيْنَ يَدَيْ الْجَنَّا زَلًا وَلَا يَقْوَمُ لَهَا وَ يُحْمِرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقْوَمُونَ لَهَا يَقْوَمُونَ إِذَا رَأَوْهَا كُنْتُ فِي أَهْلِكَ مَا أَنتَ مَرْتَحِينَ.

۲۰. احَدًا ثَنِي عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عُمَرُو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ الْمُسْرِكِينَ كَانُوا لَا يَنْهَضُونَ مِنْ حَجَرٍ حَتَّى تَشْرِقَ الشَّمْسُ عَلَى نَبِيرٍ نَخَالِفُهُمُ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا مَنْ قَبِلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

۲۱. احَدًا ثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَسَامَةَ حَدَّثَكَ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ حَدَّثَنَا حَصِينٌ عَنْ عِكْرَمَةَ وَ كُاسًا دَهَا قًا قَالَ مُتَابِعَةٌ قَالَ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اسْتَقْنَا كُاسًا دَهَا قًا.

۲۲. احَدًا ثَنِي أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلًا لِكَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ لِكَلِمَةٍ لَا كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا

بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں، اگر کسی کو قسم کھانی ہو تو اللہ کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھائے قریش اپنے آبا و اجداد کی قسم کھایا کرتے تھے تو انھوں نے انھیں فرمایا کہ اپنے آباؤ اجداد کے نام کی قسم نہ کھیا کرو۔

۱۹۔ مجھ سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عمر و نے خبر دی، ان سے عبدالرحمن بن قاسم نے حدیث بیان کی کہ قاسم جنازہ کے آگے آگے چلا کرتے تھے۔ اور جنازہ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے، عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے وہ بیان کرتے تھے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ جنازہ کے لیے کھڑے ہو جایا کرتے تھے اور اسے دیکھ کر دوسرے یہ کہتے تھے کہ رجس طرح اپنی زندگی میں اپنے گھروالوں کے ساتھ تھے اب بھی اسی طرح رہو گے۔

۲۰۔ مجھ سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے ان سے عمرو بن ميمون نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تک دھوپ شبیر پہاڑی پر نہ جاتی، قریش (رج میں) مزدلفہ سے نہیں نکلا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس طرز عمل کی مخالفت کی اور سورج کے طلوع ہونے سے پہلے آپ نے وہاں سے کوچ کیا۔

۲۱۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابواسامہ سے پوچھا، کیا آپ حضرات سے یحییٰ بن مہلب نے یہ حدیث بیان کی تھی کہ ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے (قرآن مجید کی آیت میں) ”وَ كُاسًا دَهَا قًا“ کے متعلق فرمایا کہ ”یعنی میں ابھر ہوا جام جس کا دوسرے چلے“ عکرمہ نے بیان کیا، اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے یہ سنا، وہ فرماتے تھے کہ زمانہ جاہلیت میں یہ لفظ استعمال کرتے تھے ”استقنا کاسًا دَهَا قًا“

۲۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہؓ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بھی بات جو کوئی شاعر کہہ سکتا تھا وہ لبید (رضی اللہ عنہ) نے کہی ہے ”ہاں، اللہ کے سوا ہر چیز

اللہ باطل و کاذب مکتبہ بنی ابی القلیب ان یسلو
۱۰۲۳ احَدٌ ثَنَا اشَاعِلٌ حَدَّثَنَا یَحْيَى عَنْ
سُلَيْمَانَ عَنْ یَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مَحْمَدٍ عَنْ
عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ إِذْ بَكَرَ
غُلَامٌ يَخْرِجُ لَهُ الْخِزَامُ وَكَانَ الْبُكَرُ
يَأْكُلُ مِنْهُ نَجَاءً يَوْمَ يَنْتَحِي فَأَكَلَ مِنْهُ
الْبُكَرُ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ سَدِّ رَحَى مَا هَذَا
فَقَالَ الْبُكَرُ وَمَا مَوُ قَالَ كُنْتُ تَكْفُهُتُ
الْبُكَرَ فِي الْحَبْلِ هَلِيتَ وَمَا أَحْسَنُ الْكَلَامَ إِلَّا
أَنْتِ حَدَّثْتُهُ فَلَقِينِي فَأَعْطَانِي بِذَلِكَ
فَهَذَا الَّذِي أَكَلْتُ مِنْهُ فَأَدَّ حُلَّ
الْبُكَرُ يَدًا لَا فَعَاءَ كُلِّ شَيْءٍ فِي
بَطْنِهِ -

۱۰۲۴ احَدٌ ثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَمْرِو بْنِ
أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
كَانَ أَهْلُ الْحَبْلِ هَلِيتَ يَسْبِغُونَ لَعُومَ الْجُرُودِ
إِلَى حَبْلِ الْحَبْلَةِ قَالَ وَحَبْلُ الْحَبْلَةِ أَنْ تَسْتَجِرَ
السَّاقَةَ مَا فِي بَطْنِهَا ثُمَّ تَحْبِلُ الَّتِي تُنَجِّتُ
فَنَهَا مِمَّا الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ ذَلِكَ -

۱۰۲۵ احَدٌ ثَنَا أَبُو الْوَلَدِ حَدَّثَنَا مُمُوذِيُّ قَالَ
عَمْرُو بْنُ جَبْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ
نَيْفَةَ ثَنَا عَنْ الْأَنْصَارِ وَكَانَ يَقُولُ لِي -
فَعَلْتُ قَوْمَكَ كَذَا أَوْ كَذَا أَيْوَمَ كَذَا أَوْ كَذَا فَعَلْتُ
قَوْمَكَ كَذَا أَوْ كَذَا أَيْوَمَ كَذَا أَوْ كَذَا -

بابُ الْقَسَامَةِ فِي الْحَبْلِ هَلِيتَ -
۱۰۲۶ احَدٌ ثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا
طَلْحَةُ بْنُ الْوَلَدِ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْمَلَاءِيُّ عَنْ عَمْرُو

بے حقیقت ہے اور قریب تھا کہ امیر بن صلت مسلمان ہو جاتا۔
۱۰۲۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی نے حدیث
بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عبدالرحمن بن
قاسم نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان
کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو روزانہ انھیں کچھ محصول دیا کرتا
تھا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اسے اپنی ضروریات میں استعمال کرتے تھے داس
اطمینان کے بعد کہ جائز ذرائع سے حاصل کیا گیا ہے، ایک دن وہ غلام
کوئی چیز لایا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی اسے استعمال کر لیا۔ پھر اس
نے کہا آپ کو معلوم ہے، یہ کیا چیز ہے؟ آپ نے دریافت فرمایا کیا ہے؟
اُس نے کہا میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کے لیے کہانت کی تھی۔
حالانکہ مجھے کہانت نہیں آتی تھی، میں نے تو صرف اسے دھوکہ دیا تھا لیکن
اتفاق سے وہ مجھے مل گیا اور اس نے یہ چیز مجھے دی ہے جواب آپ
تناول بھی فرما چکے ہیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ سنتے ہی اپنا ہاتھ منہ
میں ڈالا اور پیٹ کی تمام چیزیں نکلنے کے نکال ڈالیں۔

۱۰۲۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی،
ان سے عبد اللہ نے، انھیں نافع نے خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ
عنہما نے بیان کیا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ جبل الجبلہ، تک ذمیت کی ادائیگی
کے وعدہ پر اونٹ کا گوشت (وغیرہ) بیچا کرتے تھے آپ نے بیان کیا کہ جبل
الجبلہ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی حاملہ اونٹنی اپنا بچہ جنے، پھر وہ نوزائیدہ بچہ
(بڑھک) حاملہ ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کی خرید و فروخت
ممنوع قرار دی تھی۔

۱۰۲۵۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی نے حدیث
بیان کی کہ غیلان بن جریب نے بیان کیا کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت
میں حاضر ہوتے تھے اور آپ ہم سے انصار کے متعلق بیان فرمایا کرتے تھے
اور مجھ سے فرماتے تھے کہ تمھاری قوم نے فلاں موقع پر یہ کارنامہ انجام
دیا، فلاں موقع پر یہ کارنامہ انجام دیا۔

۱۰۲۶۔ زمانہ جاہلیت میں قسامہ۔

۱۰۲۶۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث
بیان کی، ان سے قطن ابو الہیثم نے، ان سے ابو یزید مدنی نے، ان سے عکرمہ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَسَامَةٍ
كَانَتْ فِي النَّبَاِ هَلِيَّةٌ لَقَبْنَا بَنِي هَاشِمٍ كَانَتْ رَجُلٌ
مِنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ
فَحْدٍ أُخْرَى فَأُتِلَتْ مَعَهُ فِي إِبْلِهِ فَمَدَّ رَجُلٌ
بِهِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدْ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جَوَالِقِهِ
فَقَالَ أَغْشَى بِعَقَالٍ أَشَدَّ بِهِ عُرْوَةَ جَوَالِقِي لَوْ
كُنْتُ الْإِبِلَ فَأَعْطَاةً عَقَالَهُ فَمَشَتْ بِهِ عُرْوَةُ
جَوَالِقِهِ فَلَمَّا نَزَلُوا عَقَلَتْ الْإِبِلُ إِلَّا بَعِيرًا وَاجِدًا
فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَكَ مَا شَأْنُ هَذِهِ الْبَعِيرِ لَمْ
يُتْعَلْ مِنْ بَيْنِ الْإِبِلِ قَالَ لَيْسَ لَكَ عَقَالٌ قَالَ
فَأَيُّنَ عَقَالُهُ قَالَ فَحَدَّثَ بَعْضًا كَانَتْ فِيهَا أَجَلُهُ
فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَسْرِ فَقَالَ أَكْتَشَهُ
الْيُسَيْرُ قَالَ مَا أَشْهَدُ دَرَبًا شَهِدْتُهِ - قَالَ مَنْ
أَنْتَ مُبْلَغٌ عَنِّي رِسَالَتَهُ مَرَّةً مِنَ الدَّاهِرِ فَقَالَ
نَعَمْ قَالَ كُنْتُ إِذَا أَنْتَ شَهِدْتَ الْيُسَيْرَ فَكَادَا
أَلْ قُرَيْشُ فَاذًا أَجَابُوكَ فَاذًا يَا ابْنَ بَنِي هَاشِمٍ
فَاذًا أَجَابُوكَ فَسَلَّ عَنْ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْبِرُهُ إِنَّ
فُلَانًا قَتَلَنِي فِي عَقَالٍ وَ مَاتَ الْمُسْتَأْجَرُ فَلَمَّا
قَدِمَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ أَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ
مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا قَالَ مَرَضَ فَأَحْسَنْتُ الْفِتَامَ
عَلَيْهِ فَوَلَّيْتُ دَمَهُ قَالَ قَدْ كَانَتْ أَهْلُ ذَاكَ
مِنْكَ فَمَكَتْ حَيْثَا - ثُمَّ أَتَى الرَّجُلَ الَّذِي
أَوْطَى إِلَيْهِ أَنْ يُبْلَغَ عَنْهُ وَ فِي الْيُسَيْرِ فَقَالَ
يَا آلَ قُرَيْشٍ فَقَالُوا هَذَا قُرَيْشٌ قَالَ يَا آلَ
بَنِي هَاشِمٍ قَالُوا هَذَا بَنُو هَاشِمٍ - قَالَ أَيْنَ
أَبُو طَالِبٍ قَالُوا هَذَا أَبُو طَالِبٍ - قَالَ أَمْرِي فُلَانٌ
أَنْ أَلْبَحَكَ رِسَالَتَهُ أَنْ فُلَانًا قَتَلَكَ فِي عَقَالٍ فَاتَاهُ
أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ ائْتِئْ مِنْهَا أَحَدًا فُلَانٌ بَنِي
إِنَّ شِئْتَ أَنْ تُؤَدِّيَ بِأَنَّهُ مِنْ الْإِبِلِ فَاتَكَ

نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا، جاہلیت میں سب پہلا
قسمہ ہمارے ہی قبیلہ بنی ہاشم میں ہوا تھا۔ بنو ہاشم کے ایک شخص کو قریش
کی کسی دوسری شاخ کے ایک شخص نے مزدوری پر رکھا تھا، ہاشمی مزدور
اپنے مستاجر کے ساتھ ایلہ گیا۔ وہاں کہیں اس مزدور کے پاس سے ایک بھرا
ہاشمی شخص گذرا، اس کی بوری کا بندھن ٹوٹ گیا تھا۔ اس نے اپنے مزدور
بھائی سے کہا مجھے کوئی رسی دے دو جس سے میں اپنی بوری کا منہ باندھ
لوں اور میرا اونٹ بھی نہ بھاگ سکے۔ اس نے ایک رسی اسے دے دی
اور اس نے اپنی بوری کا منہ اس سے باندھ لیا (اور چلا گیا) پھر جب انھوں
دردور اور مستاجر نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو تمام اونٹ باندھے، لیکن
ایک اونٹ کھلا رہا جس نے ہاشمی کو مزدوری پر اپنے ساتھ رکھا تھا اس
نے پوچھا، یہ اونٹ دوسرے اونٹوں کے ساتھ کیوں نہیں باندھا گیا، کیا
بات ہے؟ مزدور نے کہا کہ اس کی رسی موجود نہیں ہے۔ مالک نے پوچھا کیا
ہوئی اس کی رسی؟ بیان کیا کہ یہ کہہ کر چھپڑی سے مالک نے اسے مارا
اور اسی میں اس مزدور کی موت مقدر تھی (مرنے سے پہلے) وہاں سے ایک
بینی شخص گذر رہا تھا، ہاشمی مزدور نے پوچھا کیا حج کے لیے اس سال
تم مکہ جاؤ گے اس نے کہا کہ ابھی ارادہ تو نہیں ہے۔ لیکن میں جاتا رہتا
ہوں۔ اس مزدور نے کہا جب بھی تم مکہ پہنچو کیا میرا ایک پیغام پہنچا دو گے؟
اس نے کہا کہ ہاں پہنچا دوں گا۔ اس نے کہا کہ جب بھی تم حج کے لیے جاؤ، تو
پکارنا، اے قریش! جب وہ تمہارے پاس جمع ہو جائیں تو پکارنا، اے بنی ہاشم!
جب وہ تمہارے پاس آجائیں تو ان سے ابو طالب کے متعلق پوچھنا اور انھیں
بتانا کہ فلاں شخص نے مجھے ایک رسی کے لیے قتل کر دیا ہے۔ اس وصیت کے
بعد مزدور مر گیا پھر جب اس کا مستاجر کہ آیا تو ابو طالب کے یہاں بھی آ گیا
جناب ابو طالب نے دریافت کیا، ہمارے قبیلہ کے جس شخص کو تم اپنے ساتھ
مزدوری پر لے گئے تھے اس کا کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ وہ بیمار ہو گیا تھا۔ میں
نے تیمارداری میں کوئی کسر ٹھانہ نہیں رکھی، (لیکن وہ مر گیا تو) میں نے اسے
دفن کر دیا، ابو طالب نے کہا کہ تم سے اسی کی توقع تھی کچھ دنوں کے بعد وہی
بینی شخص جسے ہاشمی مزدور نے پیغام پہنچانے کی وصیت کی تھی موسم حج میں آیا
اور آواز دی اے قریش! لوگوں نے بتایا کہ یہاں ہیں قریش، اس نے آواز دی
اے بنی ہاشم! لوگوں نے بتایا کہ بنی ہاشم یہ ہیں۔ اس نے پوچھا ابو طالب کہاں ہیں

قُلْتُ مَا جِئْنَا وَ إِن شِئْتَ حَلَفْتُ خَمْسُونَ
مِنْ قَوْمِكَ إِنَّكَ كُنْتَ تَقْسِمُهُ - فَإِنْ آيَيْتَ
قُلْتُ بِسْمِ نَأْيِي قَوْمَهُ فَقَالُوا نَحْلِفُ
فَأَتَمَّهُ أَمْوَاةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ كَانَتْ
تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَدْ وُلِدَتْ لَهُ فَقَالَتْ
يَا أَبَا طَالِبٍ أَحَبُّ أَتِ تَحِيْرًا بَنِي هَذَا
بِرَجُلٍ مِنَ الْخَمْسِينَ وَلَا تَصْبِرُ يَمِيْنُهُ
حَيْثُ تَصْبِرُ أَوْ قِيَامًا فَعَلَى قَائِلِهِ رَجُلٌ
مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَرَدْتَ خَمْسِينَ رَجُلًا
أَنْ يَحْلِفُوا مَكَانَ مَائَةٍ مِنَ الْبَلِ يُمِيْبُ
كُلُّ رَجُلٍ بَعِيْرَانِ هَذَا بَعِيْرَانِ فَأَيُّكُمَا عَنِي وَلَا تَقْصِرُ
يَمِيْنِي حَيْثُ تَصْبِرُ أَوْ قِيَامًا فَعَلَيْكُمَا وَ
جَاءَ ثَمَانِيَةُ أَوْ بَعُودٌ فَحَلَفُوا ، قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَ الَّذِي لَعْنَتِي بِسَبِّهِ مَا
كَانَ الْحَوْلُ وَ مِنْ الثَّمَانِيَةِ أَوْ بَعِيْرَيْنِ
عَنِّي تَطْرَفُ -

لوگوں نے بتایا تو اس نے کہا کہ فلاں شخص نے مجھے ایک پیغام پہنچانے کے لیے
کہا تھا کہ فلاں شخص نے اسے ایک رسی کی وجہ سے قتل کر دیا ہے۔ اب جناب
ابوطالب اس متاجر کے یہاں آئے اور کہا کہ ان تین چیزوں میں سے کوئی
چیز پسند کر لو۔ اگر تم چاہو تو سوا اونٹ دیت میں دے دو کیونکہ تم نے ہمارے
قبیلہ کے آدمی کو قتل کیا ہے اور اگر چاہو تو تمہاری قوم کے پچاس افراد اس
کی قسم کھالیں کہ تم نے اسے قتل نہیں کیا ہے اگر تم اس پر تیار نہیں ہو گے تو
ہم تمہیں اس کے بدلے میں قتل کر دیں گے وہ شخص اپنی قوم کے پاس آیا تو وہ
اس کے لیے تیار ہو گئے کہ ہم قسم کھالیں گے۔ پھر بنو ہاشم کی ایک عورت
ابوطالب کے پاس آئی جو اسی قبیلہ کے ایک شخص سے بیاہی ہوئی تھی۔
اور اپنے اس شوہر سے اس کے ایک بچہ بھی تھا، اس نے کہا اے ابوطالب!
اگر آپ مہربانی کرتے اور میرے اس لڑکے کو ان پچاس آدمیوں میں سے
معاف کرتے اور جہاں قیسوں لی جاتی ہیں یعنی رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان
اس سے وہاں قسم نہ لیتے۔ جناب ابوطالب نے اسے معاف کر دیا۔ اس کے بعد
ان میں کا ایک اور شخص آیا اور کہا، اے ابوطالب! آپ نے سوا اونٹوں کی جگہ پچاس
آدمیوں سے قسم طلب کی ہے اس طرح ہر شخص پر سوا اونٹ پڑتے ہیں۔ یہ سوا اونٹ
میری طرف سے آپ قبول کر لیجئے۔ اور مجھے اس مقام پر قسم کے لیے مجبور نہ
کیجئے جہاں قسم لی جاتی ہے۔ جناب ابوطالب نے اسے بھی منظور کر لیا۔ اس
کے بعد یقینہ اڑتالیں شخص آئے اور انہوں نے قسم کھالی، ابن عباس رضی اللہ
عنه نے بیان کیا، اسی ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے
ابھی اس واقعہ کو پورا سال بھی نہیں گزرا تھا کہ وہ اڑتالیں آدمی موت
کے گھاٹ اتر گئے۔

۱۰۲۷۔ اَحَدًا ثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ يَوْمَ بَعَاثَ يَوْمَ
قَدَمَهُ اللَّهُ رَسُولِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَدْ افْتَرَقَ مِلَّتُهُمْ وَ قُلْتُ سَرًا وَ أَنَّهُمْ

۱۰۲۷۔ محمد سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث
بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ
عنها نے بیان کیا کہ بعثت کی لڑائی اللہ تعالیٰ نے (مصلحت کی وجہ سے) رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہر ایک کو ہی تھی، آپ حضور جب مدینہ تشریف
لائے تو یہاں کا شیرازہ کچھ چکا تھا۔ ان کے سردار مارے جا چکے تھے۔ اور زخمی
کسی محلے یا گاؤں وغیرہ میں کوئی شخص مقتول پڑا ہوا ملا، قاتل کا کچھ پتہ نہیں اور نہ اس سے متعلق صحیح معلومات حاصل کرنے کے ذرائع موجود ہیں۔
تو ایسی صورت میں اسی محلہ کی ایک بڑی تعداد سے اس بات کی قسم لی جاتی ہے کہ ان کا اس قتل میں کوئی حصہ نہیں اور نہ وہ اس کے متعلق کوئی علم ہی
رکھتے ہیں۔ فساد کا جو طریقہ دور جاہلیت میں رائج تھا، اسلام نے اس میں کسی ترمیم کے بغیر اسے باقی رکھا۔ اخاف کی یہی رائے ہے۔

۲۲۲۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت۔

محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن كعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

عدنان۔

۱۰۳۱۔ ہم سے احمد بن ابی رجا نے حدیث بیان کی، ان سے نضر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چالیس سال کی عمر میں پہنچے تو آپ پر نزول وحی کا سلسلہ شروع ہوا، اس کے بعد آنحضورؐ نے تیرہ سال تک مکہ معظمہ میں قیام فرمایا، پھر آپ کو ہجرت کا حکم ہوا اور آپ مدینہ منورہ ہجرت کر کے چلے گئے وہاں دس سال آپ نے قیام فرمایا، اور پھر آپ نے وفات فرمائی، صلی اللہ علیہ وسلم۔

۲۲۲۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مکہ میں مشرکین کے ہاتھوں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

۱۰۳۲۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے بیان اور اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ ہم نے تم سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے جناب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتبہ حاضر ہوا تو آپ کعبہ کے سائے تلے چادر مبارک پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے مشرکین کہہ رہے تھے انتہائی شدید تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے آپ دعا کیوں نہیں فرماتے اس پر آنحضورؐ سیدھے بیٹھ گئے، چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا تم سے پہلی امتوں میں مسلمانوں پر اس طرح مظالم ڈھائے گئے کہ (کہ) لوہے کی لنگھن کو ان کے گوشت اور ہڈیوں سے گذار کر ان کی ہڈیوں تک پہنچا دیا گیا اور یہ معاملہ بھی ان کے دین سے نہ پھیر سکا کسی کے سر پر آرا رکھ کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے اور یہ بھی ان کے دین سے

۲۲۲۲ مَبْعُوثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ ابْنُ قُصَيٍّ بْنِ كَلَابٍ بْنِ مَرْثَدَةَ بْنِ كَعْبٍ بْنِ لُؤَيٍّ بْنِ غَالِبٍ بْنِ فِهْرٍ بْنِ مَالِكٍ بْنِ نَضْرٍ بْنِ كِنَانَةَ ابْنِ خَزِيمَةَ بْنِ مَدْرَكَةَ بْنِ الْيَاسِ بْنِ مُضَرَ بْنِ نَزَارٍ بْنِ مَعَدٍ بْنِ عَدْنَانَ۔

۱۰۳۱ احَدٌ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي رَجَا حَدَّثَنَا اَلْقُصَّاءُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِينَ فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ امَرَ بِالْهَجْرَةِ فَهَا جَرَّ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَكَثَ بِهَا عَشَرَ سِنِينَ ثُمَّ لُؤِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۲۳ مَا قَعِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَا صَحَابُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ۔

۱۰۳۲ احَدٌ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا بَيَّانٌ وَاسْمَاعِيلُ قَالَا سَمِعْنَا قَيْسًا يَقُولُ سَمِعْتُ خُبَابًا يَقُولُ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ وَهُوَ فِي ظِلِّ الْكُعْبَةِ وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً لَا نَقْلُتُ إِلَّا شِدَّةً عَوَالَهُ فَقَعَدَا وَهُوَ مُحَمَّرٌ وَجْهَهُ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَيْسَ شَطْرُ بَشَاةِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ عِظَامٍ مِنْ لَحْمٍ اَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِمْ وَ يُوْثِقُهُمُ التَّمَشُّكُ عَلَى مَفْرَقِ رَأْسِهِمْ فَيَسْتَقِي يَا سَنِينَ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ

پھر یہ کہ اس دین اسلام کو تو اللہ تعالیٰ خود ہی تمام و کمال تک پہنچائے گا کہ ایک سوار منہار سے حفز موت تک رہتا رہے گا اور راستے میں اسے اللہ کے سوا اور کسی کا خوف نہ ہوگا۔ بیان نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا کہ سوا بھڑیے کے کہ اس سے اپنی بکریوں کے معاملہ میں خوف ہوگا۔

۱۰۳۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے ان سے اسود نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم پڑھی اور سجد کیا، اس وقت حضور اکرمؐ کے ساتھ تمام لوگوں نے سجد کیا صرف ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ اپنے اقدیں اس نے نکریاں اٹھا کر اس پر اپنا سر رکھ دیا اور کہنے لگا کہ میرے لیے بس اتنا ہی کافی ہے میں نے پھر اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل کیا گیا۔

۱۰۳۴۔ ہم سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے عمرو بن میمون نے اور اس سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوئے سجدہ کی حالت میں تھے۔ قریش کے کچھ افراد وہیں قریب میں موجود تھے ان میں عقبہ بن معیط اونٹ کی اوجھری لایا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر لے ڈال دیا، اس کی وجہ سے آنحضورؐ نے اپنا سر نہیں اٹھایا۔ پھر فاطمہ علیہا السلام آئیں اور گندگی کو پشت مبارک سے ہٹایا اور جس نے ایسا کیا تھا اسے بد دعا دی، آنحضورؐ نے بھی ان کے حق میں بد دعا کی کہ اے اللہ! قریش کی اس جماعت کو پکڑ لیجئے، ابو جہل بن هشام، عقبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف یا امیہ کے بھائی آپ نے بد دعا، ابی بن خلف (کے حق میں فرمائی) شبہ راوی حدیث شعبہ کو تھا۔ (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) پھر میں نے دیکھا کہ بدر کی لڑائی کے موقع پر یہ سب قتل کر دیئے گئے تھے اور ایک کنویں میں انھیں ڈال دیا گیا تھا۔ سوا امیہ یا امی کے، کہ اس کا ایک ایک جوڑا الگ ہو گیا تھا۔ اس لیے کنویں میں نہیں پھینکا جاسکا۔

۱۰۳۵۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی یا (منصور نے اس طرح) بیان کیا کہ مجھے حکم نے حدیث بیان کی، ان سے

عَنْ دِينَيسَ وَ لَيْسَتْ لَ اللَّهِ هَذِهِ إِلَّا مَرَّ حَتَّى يَسِيرَ الزَّكَاةُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَةِ مَوْتِ مَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ نَادَى بَيَاتٍ وَالْبَيْتُ عَلَى عَنِيهِ۔

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ اسْوَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّحْمَةَ فَسَجَدَ فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ إِلَّا سَجَدَ إِلَّا رَجُلٌ رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصَا فَزَفَعَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ وَ قَالَ هَذَا يَكْفِينِي فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ قَتْلِ كَافِرًا۔

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ جَاءَ عَقْبَةُ بْنُ أَبِي مَعْطٍ بِسُكِيِّ حَزْرَدٍ فَقَفَا عَنْهُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا يَرَفَعُ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرٍ وَ دَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ الْكَذِبُ مِنْ قُرَيْشٍ أَبَا جَهْلَ بْنَ هَشَامٍ وَ عُبَيْدَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَ شُعْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَ أُمَّ بِلَةَ بْنَ خَلْفٍ شُعْبَةَ الشَّامِ فَرَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ قَالُوا قُوْ فِي سَبْعِينَ أَمِيَّةً أَوْ أَلْفِي تَقَطَّعَتْ أَوْ مَالَهُ فَلَمَّا بَلَغَ فِي الْبَيْتِ۔

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَوْ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان دو آیتوں کے متعلق پوچھو کہ ان میں مطلقاً کس طرح پیدائی جاسکتی ہے (ایک آیت) "وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ" اور دوسری آیت "وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَسَوَاءٌ" ابن عباس رضی اللہ عنہ سے میں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب سورۃ الفرقان کی آیت نازل ہوئی تو مشرکین کہنے لگے کہ ہم نے تو ان جانوں کا بھی قتل کیا ہے جن کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا تھا، ہم اللہ کے سوا دوسرے معبودوں کی عبادت بھی کرتے رہے ہیں اور فواحش کا بھی ہم نے ازکاب کیلئے دھیرا اسلام میں داخل ہو کر نہیں کیا فائدہ پہنچ جائے گا؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی کہ "إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ" وہ لوگ اس حکم میں مستثناء ہیں جو توبہ کر لیں اور ایمان لائیں، تو یہ آیت ان کے حق میں تھی، لیکن سورۃ النساء کی آیت اس شخص کے بارے میں ہے جو اسلام اور شرائع اسلام کی معرفت کے بعد کسی کو قتل کر لے تو اس کی جزاء جہنم ہے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کا ذکر مجاہد سے کیا تو انھوں نے فرمایا کہ لیکن وہ لوگ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جو توبہ کر لیں۔

۱۰۳۴۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی بکر تمیمی نے بیان کیا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن ماسر رضی اللہ عنہ سے پوچھا مجھے مشرکین کے سب سخت معاملے کے متعلق بتائیے جو مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا، آپ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے کہ عقیب بن ابی معیط آیا اور... اپنا کپڑا حضور اکرم کی گردن مبارک میں پھنسا کر زور سے آپ کا کلا گھونٹنے لگا۔ اتنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ آگئے اور انھوں نے بد سخت کا کندھا پکڑ کر آنحضور کے پاس سے اسے ہٹا دیا اور کہا، کیا تم لوگ ایک شخص کو صرف اس لیے مار دانا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ آئیہ۔ اس روایت کی متابعت ابن اسحاق نے کی اور بیان کیا کہ مجھ سے یحییٰ بن عروہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عروہ نے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ اور عیبرہ

قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ آيَتَيْهِ يَسْتَشِيرُ مَا أَمَرَهُمَا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَسَوَاءٌ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَةُ فِي الْقُرْآنِ قَالَ مُشْرِكُوا أَهْلَ مَكَّةَ فَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَدَعَوْنَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَقَدْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَآمَنَ فَمِنْهُمْ لَوْ وَلَيْتَ دَأْمَا الْآيَةُ فِي النَّسَائِ السَّجِّلِ إِذَا عَدَفَ إِلَى سَلَامٍ وَ شَرَّالْعَهْ شَمَّ قَتَلَ فَجَزَاءُ لَا جَهَنَّمَ فَدَا كَرْتُهُ لِمَجَاهِدٍ فَقَالَ إِلَّا مَنْ

نَدِمَ

۱۰۳۵۔ ابْنُ ثَنَا عِيَّاشُ بْنُ أَبِي لَيْسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْسَةَ عَنْ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ عَنْ حَاشِيٍّ يَجْعَلِي عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ابِرَاهِيمَ الشَّيْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ بْنَ الْعَا مِ أَخْبَرَنِي بِأَشَدِّ شَيْءٍ مَنَعَهُ الْمُشْرِكُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْجُو فِي حِجْرِ الْكَعْبَةِ إِذَا أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مَعِيْطٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ خَنَقًا شَدِيدًا فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى أَخَذَ بِمُكَلِّمٍ وَدَفَعَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفَقُلْتُمْ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ الْآيَةُ تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ.

پہلی آیت سے توبہ کے بعد معافی کا اور دوسری آیت سے سلفاً وجوب جزاء کا ثبوت ہوتا ہے، تو ان دونوں میں توفیق کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

بیان کیا۔ ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے کہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ اور محمد بن عمر نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ نے کہ مجھ سے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔

۴۴۵۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اسلام۔

۱۰۳۸۔ مجھ سے عبداللہ بن حماد آلی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن معین نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے ان سے وبرہ نے اور ان سے ہام بن حارث نے بیان کیا کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں بھی دیکھا ہے، جب آنحضورؐ کے ساتھ پانچ غلام، دو عورتوں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وغنم کے سوا اور کوئی (مسلمان نہیں) تھا۔

۴۴۵۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا اسلام

۱۰۳۹۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں ابواسامہ نے فردی ان سے ہاشم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا، کہا کہ میں نے ابواسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جس دن میں اسلام لایا ہوں دوسرے حضرات جنھیں سب سے پہلے اسلام میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہے بھی اسی دن اسلام لائے اور میں اسلام میں داخل ہونے والے تیسرے فرد کی حیثیت سے سات دن تک رہا۔

۴۴۶۔ جنوں کا ذکر اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، آپ کہہ

دیجئے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت

نے قرآن کو بغور سنا

۱۰۴۰۔ مجھ سے عبید اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے معن بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے مسروق سے پوچھا کہ جس رات... جنوں نے قرآن مجید سنا تھا، اس کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے دی تھی۔ مسروق نے فرمایا کہ مجھ سے تمہارے والد یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ آنحضورؐ کو جنوں کی اطلاع ایک درخت نے دی تھی۔

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَمْرِوَةَ عَنْ عَمْرِوَةَ قَالَتْ لَعَنَ اللَّهُ ابْنَ عَمْرِوَةَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي سُرَيْجٍ لَعَنَ ابْنُ عَمْرِوَةَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِوَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ -

باب ۲۴۵۔ اسلام ابی بکر الصديق رضی اللہ عنہ

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمَادٍ الْآلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَجَالِدٍ عَنْ بَيَانَ عَنْ وَبَرَةَ عَنْ هَامِ بْنِ حَارِثٍ عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةٌ أَعْيَبُ دَامُوا ثَانٍ وَأَبُو بَكْرٍ -

باب ۲۴۵۔ اسلام سعد رضی اللہ عنہ

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ سَعْدَ بْنَ الْإِطِ وَاقِصَ يَقُولُ مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِمْ وَكَفَدْتُ مَكْتُبَتِ سَبْعَةٍ أَيَّامٍ وَرَأَيْتُ لَثْلَثَ الْإِسْلَامِ -

باب ۲۴۶۔ ذِكْرُ الْجِنِّ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى

قُلْ أَذْجَى إِلَى آتِهِ اسْتَمِعْ نَفَرٌ

مِنَ الْجِنِّ -

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا وَسْعَعُ عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَيْمَ قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُودًا مِمَّنْ أَذَاتِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَجِنِّ كَيْلَهُ اسْتَمِعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو لَكَيْحٍ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّهُ أَذْنَتْ بِهِمْ شَجَرَةً -

۱۰۴۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وضو اور قضاء حاجت کے لیے (پانی کا) ایک برتن لیے آنحضرت کے ساتھ تھے، آپ برتن لیے ہوئے آنحضرت کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے کہ آنحضرت نے دریافت فرمایا کون چاہا میں؟ بتایا کہ ابو ہریرہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ استنجہ کے لیے چند پتھر تلاش کر لاؤ اور ہاں، ٹہری اور لید نہ لانا۔ پھر میں پتھر لے کر حاضر ہوا، میں انھیں اپنے کپڑے میں رکھے ہوئے تھا اور لا کر آنحضرت کے قریب لے کر رکھ دیا اور وہاں سے واپس چلا آیا۔ آنحضرت جب قضاء حاجت سے فارغ ہو گئے تو میں پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، ٹہری اور لید کے لانے سے آنحضرت نے منع کیوں فرمایا تھا؟ فرمایا کہ اس لیے کہ وہ جنوں کی خوراک ہیں، میرے پاس نصیبین کے جنوں کا ایک وفد آیا تھا، اور کیا ہی وہ اچھے جن تھے! تو انھوں نے مجھ سے اپنی خوراک کے متعلق کہا، میں نے ان کے لیے اللہ سے دعا کی کہ جب بھی ٹہری یا لید پر ان کی نظر پڑے تو وہ ان کے لیے ان کے کھانے کی چیزیں جائے۔

۱۰۴۲۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ کا اسلام

۱۰۴۲۔ مجھ سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن مہر نے حدیث بیان کی، ان سے ثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جہرہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب ابو ذر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بخت کے متعلق معلوم ہوا تو انھوں نے اپنے بھائی سے کہا، وادی مکہ کے لیے سواری تیار کر لو اور اس شخص کے بارے میں جو نبی ہونے کا دعویٰ رہے اور کہتا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبر آتی ہے، میرے لیے معلومات حاصل کر کے لاؤ، اس کی باتوں کو خود غور سے سنا اور پھر میرے پاس آنا، ان کے بھائی وہاں سے چلے اور مکہ حاضر ہو کر آنحضرت کی احادیث خود سنیں پھر واپس ہو کر انھوں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ میں نے انھیں خود دیکھا ہے وہ اچھے اخلاق و عادات کی تلقین کرتے ہیں اور میں نے ان سے جو کلام سنا ہے (یعنی قرآن مجید) وہ شعر نہیں ہے اس پر ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا جس مقصد کے لیے میں نے تمھیں بھیجا تھا، مجھے اس سلسلہ میں پوری طرح تنفیخ نہیں ہوئی۔ چنانچہ انھوں نے خود

۱۰۴۱۔ احَدُنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِشَةُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ كَانَتْ تَحْمِلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً يَوْمَ مَوْتِهِمْ وَحَاجَتِهِمْ نَبِيْنَا هُوَ يَتْبَعُهُ بِهَا فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقَالَ أَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَتَجْنِي أَحْجَارًا اسْتَنْفِضُ بِهَا وَلَا تَأْتِيَنِي بِعَظْمٍ وَلَا بِرُؤْسَةٍ فَاتَّبَعَهُ بِأَحْجَارٍ أَحْمَلُهَا فِي طَرَفِ ثَوْبِي حَتَّى وَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا مَرَعْتُ مَشِيئَةً فَقُلْتُ مَا بَالُ الْعَظْمِ وَرُؤْسَةٍ قَالَ هَذَا مِنْ طَعَامِ الْحَيِّ وَانْتَ أَمَاتِي وَفَدَا حَيِّ نَفِيبَيْنِ وَنِعْمَ الْحَيُّ نَسَاؤُ فِي الْمَرَادِ قَدْ مَوْتَ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ لَا يَمُرَّ وَابِعَظْمٍ وَلَا بِرُؤْسَةٍ إِلَّا وَحِدَةً وَاعْلَمِيهَا طَعَامًا۔

باب ۱۲ اسلام آئی ذر رضی اللہ عنہ

۱۰۴۲۔ احَدُنَا ثَنِيٌّ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ بْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْرٍ حَدَّثَنَا الْمُشْتَمِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَخِيهِ ارْكَبْ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَأَعْلِمْنِي بِمَا عَلِمَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّكَ نَبِيٌّ بِأَتَمِّهِ الْخَبَرِ مِنَ السَّمَاءِ وَاسْمِعْ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ اتَّبَعْنِي فَأَتَلَقَى الْوَادِي حَتَّى قَدِمَ مَوْسِمٌ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ لَهُ دَايِسْتُمْ يَا مُؤْمِنَاكُمْ الْوَادِيَّ وَكَلَامًا مَا هُوَ يَا شُعْرَةَ فَقَالَ مَا شَفِيتُنِي مِنْهَا أَرَدْتُمْ فَتَرَوْا وَحَمَلْتُ سَنَةً لَكُمْ فِيهَا مَا مَرَّ حَتَّى تَدَامَ مَلَكَةٌ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ أَنْ يُسْأَلَ عَنْهُ
 حَتَّى أَذْرَكَهُ بَعْضُ اللَّيْلِ فَأَضْطَجَعَ فَرَأَاهُ
 عَلَى فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ فَلَمَّا رَأَاهُ تَبِعَهُ
 فَلَمْ يَنَالْ وَاحِدًا مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ
 حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قَدْبَتَهُ وَزَادَ إِلَى
 الْمَسْجِدِ وَظَلَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى مَعَادَ إِلَى
 مُصْجِعِهِ فَمَتَرِيهِمْ عَلَى فَقَالَ أَمَا نَالِ لِلرَّجُلِ
 أَنْ يَعْلَمَ مَنَزِلَهُ فَأَمَّا مَا فَدَاهَبَ بِهِ مَعَهُ لَا
 يُسْأَلُ وَاحِدًا مِنْهَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ
 حَتَّى إِذَا كَانَ الْيَوْمُ الثَّلَاثُ فَعَادَ عَلَى مَنَزِلِهِ
 ذَلِكَ فَأَمَّا مَعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا تَعْلَمُ شَيْئًا
 مَا الَّذِي أَتَاهُ مَلَكَ قَالَ لَنْ أُعْطِيَتْنِي
 عَمْدًا أَوْ مِثْنًا فَالْتَرْتِدَ شَيْئًا فَعَلْتُ
 فَفَعَلْتُ فَأَخْبَرَهُ قَالَ فَاتَهُ حَقٌّ وَهُوَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَا
 أَصْبَحْتُ فَاتَّبَعْنِي فَارْتَمَيْتُ إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا
 أَخَافُ عَلَيْكَ فَمِتُّ كَأَنِّي أُرِيقُ السَّمَاءَ
 فَإِنَّ مَضَيْتُ فَاتَّبَعْنِي حَتَّى شَدَّ خُلْمُ مَدُنِي
 فَفَعَلْتُ فَانْطَلَقْتُ يَتَقَوَّاهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ
 فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِمْ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ
 لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ
 إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَكَ
 أَمْرِي قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
 لَا مَرَحُوتَ بِهَا بَيْنَ قَلْبِهِمَا نَبِيَّهُمْ فَجَرَحَ
 حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا
 رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَفَرَّبُوهُ

رخت سفرانداھا، پانی سے بھرا ہوا ایک مشکیزہ ساتھ لیا اور کہہ آئے مسجد الحرام
 میں حاضری دی اور یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا، ابوذر رضی
 اللہ عنہ آنحضرت کو پہچانتے نہیں تھے اور کسی سے آنحضرت کے متعلق پوچھا بھی
 پسند نہیں کرتے تھے ایک رات کا واقعہ ہے کہ آپ لیٹے ہوئے تھے، علی رضی اللہ
 عنہ نے آپ کو اس حالت میں دیکھا اور سمجھ گئے کہ کوئی مسافر ہے، علی رضی اللہ
 عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ میرے گھر چل کر آرام کیجئے، ابوذر رضی اللہ عنہ
 آپ کے پیچھے پیچھے چلے گئے لیکن کسی نے ایک دوسرے کے متعلق نہیں پوچھا
 جب صبح ہوئی تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے پھر اپنا مشکیزہ اور رخت سفر
 اٹھایا اور مسجد الحرام میں آگئے یہ دن بھی یونہی گذر گیا اور آپ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کو نہ دیکھ سکے۔ شام ہوئی تو سونے کی تیاری کرنے لگے کہ علی رضی اللہ
 عنہ پھر وہاں سے گذرے اور سمجھ گئے کہ ابھی شخص اپنی منزل مقصود تک نہیں پہنچ
 سکا آپ انھیں وہاں سے پھر اپنے ساتھ لے آئے اور آج بھی کسی نے ایک دوسرے
 کے متعلق کچھ نہیں پوچھا، تیسرا دن جب ہوا علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ یہی
 معاملہ کیا اور اپنے ساتھ لے گئے تو ان سے پوچھا کہ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ
 یہاں آپ کے آنے کا باعث کیا ہے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر آپ مجھ
 سے پختہ وعدہ کر لیں کہ میری رہنمائی کریں گے تو میں آپ سے سب کچھ بتا دوں
 علی رضی اللہ عنہ نے وعدہ کر لیا تو آپ نے انھیں صورت حال کی اطلاع دی
 علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ وہ حق پر ہیں اور اللہ کے رسول ہیں صلی
 اللہ علیہ وسلم۔ اچھا صبح کو آپ میرے پیچھے پیچھے میرے ساتھ چلیں اگر میں
 نے رستے میں کوئی ایسی بات محسوس کی جس سے مجھے آپ کے بارے میں کوئی
 خطرہ ہو تو میں کھڑا ہو جاؤں گا کسی دیوار کے قریب، گو مجھے پیشاب کرنا
 ہے اس وقت آپ میرا انتظار نہ کریں اور جب دل بھر چلے لگوں تو میرے
 پیچھے آ جائیں تاکہ کوئی سمجھ نہ سکے کہ دونوں حضرات ساتھ ہیں اور اس طرح
 جس گھر میں، میں داخل ہوں آپ بھی داخل ہوں۔ آپ بھی داخل ہو جائیں
 انھوں نے ایسا ہی کیا اور پیچھے پیچھے چلے آئے کہ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے، آنحضرت کی ہاتھیں سینیں اور
 وہیں اسلام لائے پھر آنحضرت نے ان سے فرمایا، اب اپنی قوم میں واپس جاؤ
 اور انھیں میرے متعلق بتاؤ تا آنکہ جب ہمارے ظہور اور غلبہ کا علم ہو جائے
 تو پھر ہمارے پاس آ جاؤ، ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اس ذات کی

حَتَّىٰ أَصْجَعُوهُ وَآتَىٰ الْعَبَّاسُ
فَاكَبَ عَلَيْهِ قَالًا وَيَكْلُمُ السَّمْعُ
تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارِ
وَأَنَّ طَرِيقَ تَجَارِكُمْ إِلَى
السَّامِ فَاثْقَلَا مِثْمَهُ
ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغِيَابِ لِيُثْلِمَا
فَصَدَّ بُوَّةً وَتَارَدَا لِيَكِيه
فَاكَبَ الْعَبَّاسُ
عَلَيْهِ

باب ۲۲۸ - اسلام سعید بن زید رضی اللہ عنہ

۱۰۲۳ - أَحَدُنَا قَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَتِيبِ قَالَ سَمِعْتُ
سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فِي
مَسْجِدٍ اذْكَوْثَةَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَكَ
رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عُمَرَ لَمَوْثِقِي عَلَى الْإِسْلَامِ
قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ عُمَرُ وَكَوَأَنَّ أَحَدًا
إِذْ فُتِقَ لِي نِيْحِي مَنَعَمُ يَنْتَمَانُ كَانَ

باب ۲۲۹ - اسلام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

۱۰۲۴ - أَحَدُنَا شَيْخِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِيسٍ عَنْ قَتِيبِ
بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا زِلْتُ أَعِدُّهُ مِنْذُ اسْلَمَ عُمَرُ
۱۰۲۵ - أَحَدُنَا شَيْخِي تَيْمُ بْنُ سَكَيْتَانَ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ
فَأَخْبَرَنِي بِحَقِّي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ فِي السَّوَارِخِ إِذْ

قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے میں ان قریشیوں کے مجمع میں بیاگم ہوں
کہلہ تجوید و رسالت کا اعلان کروں گا چنانچہ حضورؐ کے یہاں سے واپس آپؐ مسجد حرام
میں آئے اور بلند آواز سے کہا کہ میں گوہر ہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں
اور یہ کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، سارا مجمع ٹوٹ پڑا اور اتنا مارا کہ آپؐ گر پڑے۔ اتنے
میں عباس رضی اللہ عنہ آگئے اور ابو ذر رضی اللہ عنہ کے اوپر اپنے کمال کر قریش سے
فرمایا، انھوں نے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اس شخص کا تعلق قبیلہ غفار سے ہے اور شام جانے والے
تھاکہ تاجر دول کا راستہ دھری سے پڑتا ہے اس طرح ان سے آپؐ کو بچایا۔ پھر ابو ذر
رضی اللہ عنہ دو سحر دن مسجد حرام میں آئے اور اپنے اسلام کا اظہار کیا قوم ہمیں طرح آپؐ
پر ٹوٹ پڑی اور مارنے لگے۔ اسی دن بھی عباسؓ نے ہی آپؐ کو بچایا۔

۲۲۸ - سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا اسلام

۱۰۲۳ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے اسماعیل نے ان سے قتیب نے بیان کیا کہ میں نے کوفہ کی مسجد
میں سعید بن زید بن عمرو بن نفیلؓ سے سنا، آپؓ بیان کیا کہ وہ تھے کہ ایک
وقت تھا جب عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے سے پہلے، مجھے اس وجہ سے
باندھ رکھا تھا کہ میں نے اسلام کیوں قبول کیا لیکن جو کچھ تم لوگوں نے عثمان رضی
اللہ عنہ کے ساتھ کیا ہے رافضی قتل کر کے، اس کی وجہ سے آگاہ ہوا پھر بھی
اپنی جگہ چھوڑ دے تو اسے ایسا ہی کرنا چاہیے۔

۲۲۹ - عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اسلام

۱۰۲۴ - مجھ سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں
اسماعیل بن ابی خالد نے، انھیں قتیب بن ابی حازم نے اور ان سے عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کے بعد ہم
ہمیشہ غالب رہے۔

۱۰۲۵ - ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ان
کے دادا زید بن عبد اللہ بن عمرؓ نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے بیان
کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ (اسلام لانے کے بعد قریش سے) خوفزدہ ہو کر گھر

۱ - کہہ حضرت سعید رضی اللہ عنہ انقلاب مانہ پر حیرت زدہ ہیں کہ ایک وقت تھا جب عمر رضی اللہ عنہ جو اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے، ایک مسلمان سے جو
ان کا عزیز و قریب بھی تھا اس طرح کا طرز عمل اختیار کرتے تھے۔ اور کیونکہ وہ کافر تھے اس وجہ سے ایک مسلمان کو انھوں نے جذبہ انتقام کی وجہ سے باندھ رکھا تھا۔ لیکن
اب کفر و اسلام کا سوال اٹھ گیا، خود مسلمانوں نے اسلام کے دعوے کے باوجود ایک مسلمان جلیل القدر صحابی مبشرؓ بالجنہ کو جو ان کا امیر بھی ہے کسی بیدرد کی قتل کر ڈالا

میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ابو عمر و عاص بن وائل سہمی اندر آیا، دھاری دار علمہ اور ریشمی گوٹ کی قمیص پہنے ہوئے تھا، اس کا تعلق قبیلہ بنو سہم سے تھا جو زمانہ جاہلیت میں ہمارے حلیف تھے۔ عاص نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کیا بات ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہاری قوم میرے قتل پر تلی بیٹھی ہے کیونکہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اس نے کہا، تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا، جب اس نے یہ کلمہ کہہ دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں بھی اپنے کو امان میں سمجھتا ہوں۔ اس کے بعد عاص باہر نکلا تو دیکھا کہ وادی میں انسانوں کا سمندر موجیں لے رہا ہے۔ اس نے پوچھا، کہ صحرارہ رخ ہے انھوں نے کہا، اس ابن خطاب کی طرف جو بے دین ہو گیا ہے۔ عاص نے کہا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یہ سنتے ہی لوگ واپس ہو گئے۔

۱۰۴۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ میں نے عمرو بن دینار سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو لوگ آپ کے گھر کے قریب جمع ہو گئے اور کہنے لگے کہ عربیہ دین ہو گیا ہے میں ان دنوں بچہ تھا اور اس وقت اپنے گھر کی چھت پر چڑھا ہوا تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا۔ ریشمی کی قمیص پہنے ہوئے۔ اس شخص نے لوگوں سے کہہ ڈھیک ہے عربیہ دین ہو گیا، لیکن یہ مجمع کیسا ہے؟ میں اسے پناہ دے چکا ہوں، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، میں نے دیکھا کہ مجمع اسی وقت چھٹ گیا میں نے پوچھا یہ کون صاحب تھے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عاص بن وائل۔

۱۰۴۷۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمر نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب بھی عمر رضی اللہ عنہ نے کسی چیز کے متعلق کہا ہو کہ میرا خیال ہے کہ یہ اس طرح ہے کہ وہ اسی طرح ہوئی جیسا وہ اس کے متعلق اپنا خیال ظاہر کرتے تھے ایک مرتبہ آپ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک خوبصورت شخص وہاں سے گذر آپ نے فرمایا، یہ میرا خیال غلط ہے، یا یہ شخص اپنے جاہلیت کے دین پر اب بھی قائم ہے، یا زمانہ جاہلیت میں اپنی قوم کا کاہن رہا ہے۔ اچھا اس شخص کو میرے پاس بلاؤ وہ شخص بلا لیا گیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سامنے بھی یہی بات دہرائی۔ اس پر اس نے کہا، ایک مسلمان جسے جس طرح کا سوال آج کیا جا رہا ہے میں نے

جاء لا النعام بنت و لیل السہمی ابو عمر و علیہ حکمہ حبو و قیسہ مکف و یحریہ و هو من بنی سہم و هم خلفائنا فی الجاہلیۃ فقال لہ ما بالک قال دمر قومک انکم سلقتونی ان اسلمت قال لا سبیل لیک تجد ان قالہا امست فخرج العاص فلیق الناس قد سال بہم النادی فقال آیت سیدہ ذن فقال تریہ ہذا ابن الخطاب الذی صبا قال لا سبیل لیسہ فکثر الناس۔

۱۰۴۶۔ احکد ثنا علی بن عبد اللہ ثنا سفیان قال عمرو بن دینار سمعہ قال قال عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما لما اسلم عمر اجتمع الناس عند دارہ و قالوا صبا عمرو انا غلام کوق ظہر یتیم فجاء رجل علیہ قباء من دینار فقال قد صبا عمر کما ذاک فانا لہ جاد قال فدرأیت الناس تصدعوا عنہ فقلت من ہذا قالوا العاص بن وائل۔

۱۰۴۷۔ احکد ثنا یحییٰ بن سلیمان قال حدثنی ابن وہب قال حدثنی عمر ان سالما حدثہ عن عبد اللہ بن عمر قال ما سمعت عمر یسبح قط یقول انی لا ظنہ کذا الا کان کما یظن بینما عمر جالس اذ مر بہ رجل جمیل فقال لقد اخطأ ظنی اذ ان ہذا علی دینہ فی الجاہلیۃ او لقد کان کما ہنہم علی الرجل فدعی لہ فقال لہ ذلک فقال ما رأیت کالیوم استقبل بہ رجل مسلم قال فاریع اعزیم علیک

ایسا کبھی نہیں دیکھا! عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لیکن میں تمہارے لیے ضروری قرار دیتا ہوں کہ تم مجھے اس سلسلے میں بتاؤ، اس نے اقرار کیا کہ میں جاہلیت کے زمانہ میں اپنی قوم کا کاہن تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا۔ غیب کی جو اطلاعات جنیہ تمہارے پاس لائی تھی اس کی سب سے حیرت انگیز کوئی غیر سناؤ؟ شخص مذکور نے کہا کہ ایک دن میں بازار میں تھا کہ جنید میرے پاس آئی میں نے محسوس کیا کہ وہ گھرائی ہوئی ہے پھر اس نے کہا، جنوں کے متعلق تمہیں نہیں معلوم جب سے انھیں آسانی خروں کے سننے سے روک دیا گیا ہے، وہ کس درجہ مایوس اور خوفزدہ ہیں اور اب ان کی آمد و رفت یسینوں میں نہیں ہوگی، بلکہ انھوں کے ساتھ جنگل ہی رہیں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے سچ کہا، ایک مرتبہ میں ان کے بتوں کے قریب سویا ہوا تھا۔ ایک شخص ایک بچہ لایا اور بت پر اسے ذبح کر دیا اس پر کسی چینی والے نے اتنی زور سے چیخ کر کہا کہ میں نے ایسی شدید تیغ کبھی نہیں سنی تھی اس نے کہا اے چیت وچالاک شخص! کامیابی کی طرف بے جانے والا ایک امر ظاہر ہونے والا ہے۔ ایک فصیح شخص کہے گا کہ "تیرے سوال سے اللہ کوئی معبود نہیں" تمام لوگ ٹھکھڑے ہوئے میں نے کہا اب میں یہ معلوم کیے بغیر نہ رہوں گا کہ اس کے پیچھے کیا چیز ہے۔ اتنے میں پھر وہی آواز آئی۔ اے چیت وچالاک شخص! کامیابی کی طرف بے جانو لا امر ظاہر ہونے والا ہے، ایک فصیح شخص کہے گا کہ تیرے سوال کوئی معبود نہیں۔ اور میں بھی کھڑا ہو گیا، کچھ ہی دن گزرے تھے کہ کہا جانے لگا، نبی مبعوث ہو گئے ہیں۔

۱۰۴۸۔ مجھ سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا ایک وقت تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ جب اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے تو مجھے اور اپنی بہن کو اس لیے باز نہ رکھا تھا کہ ہم اسلام کیوں لائے۔ تم نے جو کچھ عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ معاملہ کیا ہے۔ اگر اس پر اُحد پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ٹل جائے تو اسے ایسا ہی کرنا چاہیے تھا۔

۲۵۰۔ شوقِ فخر۔

۱۰۴۹۔ مجھ سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی عروبہ نے حدیث بیان کی،

إِلَّا مَا أَخْبَرْتَنِي قَالَ كُنْتُ سَاوِيَهُمْ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَمَا أَغْلَبَ مَا جَاءَ ثَلَاثَ
بِمَجْئِيَّتِكَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا يَوْمَ مَا فِي
السُّوقِ جَاءَ شَيْءٌ أَعْرِفُ فِيهَا الْفَزَعُ
فَقَالَتْ أَلَمْ تَرَ الْجَنَّةَ وَ إِيَّاهُ سَهْمًا
مِثَّ بَعْدَ إِنْكَاسِهَا وَ لُحُوقِهَا بِالْقَلْبِ
وَ أَهْلَ سَهْمًا قَالَ عُمَرُ صَدَقَ بَيْنَكُمَا
أَنَا عِنْدَ آلِهِمْ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ
يُعِجِّلُ فَنَذَرَهُ فَنُفِرَ بِهِ صَارِخٌ
أَلَمْ أَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ أَشَدَّ صَوْتًا
مِنْهُ يَقُولُ يَا جَلِيلِيَّةُ أَمْرٌ نَحِيحُ
رَجُلٌ فَصِيحٌ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
فَوَثَبَ الْقَوْمُ قُلْتُ لَا أَبْرَحُ
حَتَّى أَعْلَمَ مَا وَرَاءَ هَذِهِ أَمْرٌ
نَادَى يَا جَلِيلِيَّةُ أَمْرٌ نَحِيحُ
رَجُلٌ فَصِيحٌ يَقُولُ لَا إِلَهَ
إِلَّا أَنْتَ فَقُلْتُ فَمَا
نَشَبْنَا أَنْ قِيَلَ هَذَا
سَبِي

۱۰۴۸۔ أَحَدٌ ثَنِي مَحَمَّدَ بْنَ الثَّمَالِي حَدَّثَنَا
يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسُ
قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ
لِقَوْمٍ لَوْ رَأَيْتَنِي مَوْثِقِي عَمْرٍ
عَلَى آلِ سَلَامٍ أَنَا دُخْتُهِ وَ مَا
أَسْلَمَ وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا انْقَضَ لِمَا صَنَعْتُمْ
بِعَثَمَانَ كَانَ مُحَقَّقًا أَنَّ يَنْقُضَ۔

۲۵۰۔ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ۔

۱۰۴۹۔ أَحَدٌ ثَنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا
بِشْرِ بْنُ الْمُفْضَلِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُدَيِّبَهُمْ آيَةً قَارَاهُمْ الْقَمَرُ
فَنُفِثَتْ حَتَّى رَأَوْا حِرَاءَهُ بَيْنَهُمَا -

۱۰۵۰. أَحَدُنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ
أَبِي عُمَيْسٍ عَنْ إِسْرَافِيلَ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِشْتَقَّ الْقَمَرُ
نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى
فَقَالَ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي دَخَبْتُ فِرْقَتَهُمْ مَخَافَةَ الْجَبَلِ
وَقَالَ أَبُو الْقَعْلَى عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
إِشْتَقَّ بِمَكَّةَ وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ
أَبْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ -

۱۰۵۱. أَحَدُنَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يَكْرُبُ بْنُ مَعْرُ
قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخُ جَعْفَرُ بْنُ رَيْبَعَةَ عَنْ عِدَارِكُ بْنُ
مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْقَمَرَ اشْتَقَّ
عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۰۵۲. أَحَدُنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّ ثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ
عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَقَّ الْقَمَرُ -

باب هَجْرَةِ الْحَبَشَةِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ خُلٍّ
بَيْنِ الْأَبْتَيْنِ فَمَا جَدَّ مَنْ هَاجَرَ قَبْلَ
الْمَدِينَةِ وَرَجَعَ عَامَتَهُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ
يَا دُرُؤَ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَبَدِئُوا
عَنْ أَبِي مُوسَى وَآسَمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ

ان سے قتادہ نے اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ اہل مکہ نے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ کا مطالبہ کیا تو آنحضورؐ نے چاند کے دو ٹکڑے کر
کے (اللہ کے حکم سے) دکھا دیئے وہ دونوں ٹکڑے اتنے فاصلہ پر ہو گئے
تھے کہ حرام پہاڑ ان دونوں کے درمیان حاصل تھا۔

۱۰۵۰۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے
اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ابو معمر نے اور ان سے عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جس وقت چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تھے
تو ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منی کے میدان میں موجود تھے، آنحضورؐ
نے فرمایا تھا کہ گواہ رہنا، چاند کا ایک ٹکڑا اردو سر سے الگ ہو کر پہاڑ
کی طرف چلا گیا تھا۔ اور ابو القعلی نے بیان کیا، ان سے مسروق نے، ان سے
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ شقی قمر کا معجزہ مکہ میں پیش آیا تھا
اس کی متابعت محمد بن مسلم نے کی ہے، ان سے ابو نجیح نے بیان کیا، ان
سے مجاہد نے، ان سے ابو معمر نے، اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۵۱۔ ہم سے عثمان بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے یکرُب بن معر نے حدیث
بیان کی، کہا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمارک بن
مالک نے، ان سے عبد اللہ بن عُثَیْبَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ سے عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں شقی قمر کا
معجزہ ہوا تھا۔

۱۰۵۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث
بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی،
ان سے ابو معمر نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ چاند
کے دو ٹکڑے ہوئے تھے تو آنحضورؐ کے معجزہ کے طور پر

۴۵۱۔ حبشہ کی ہجرت۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، مجھے تمہاری ہجرت کی جگہ (خواب میں) دکھائی گئی
ہے وہاں کھجور کے باغات ہیں دو پتھر چلے میدانوں کے درمیان -
چنانچہ جنہیں ہجرت کرنی تھی وہ مدینہ ہجرت کر کے چلے گئے، بلکہ
جو مسلمان حبشہ ہجرت کر گئے تھے، وہ بھی مدینہ واپس چلے آئے۔
اس باب میں ابو موسیٰ اور اسماء رضی اللہ عنہما کی روایات نبی کریم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۰۵۳۔ احَدًا ثَمًّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَزْرَدٌ وَابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ ابْنَ عَبْدِ قَيْ بْنِ الْخَبَرِ أَخْبَرَنَا أَنَّ الْمُسَوِّدَ ابْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ الْأَسْوَدِ ابْنَ عُبَيْدٍ يَعْنُونَ قَالُوا لَهُ مَا لَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَكَلَّمَ خَالَكَ عُثْمَانُ فِي سَخِيهِ التَّوَلِيْدِ بْنِ عَقْمَةٍ وَكَانَ أَكْثَرُ النَّاسِ فِيْهَا فَعَلَّ يَمْ - قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَإِنَّتَصَبْتُ لِعُثْمَانَ حِينَ خَوَّجَ إِلَى الْقَلْوَةِ فَقُلْتُ لَهُ أَنْ لِي إِلَيْكَ حَاجَةٌ وَهِيَ نَفِيْحَتُهُ فَقَالَ أَيْسَمَا التَّوَلِيْدِ أَعُوْذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَإِنْصَرَفْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْقَلْوَةَ جَلَسْتُ إِلَى الْمُسَوِّدِ وَإِلَى ابْنِ يَعْنُونَ فَحَدَّثْتُهُمَا يَا لَذِي قُلْتُ لِعُثْمَانَ وَ قَالَ لِي فَقَالَ كَذَبٌ قَضَيْتُ الَّذِي كَانَ عَلَيْكَ فَبَيَّنَهَا أَنَا جَالِسٌ مَعَهُمَا إِذْ جَاءَ فِي رَسُولُ عُثْمَانَ فَقَالَ لِي قَدْ ابْتَدَأَكَ اللَّهُ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا نَفِيْحَتُكَ الَّتِي ذَكَرْتَ إِنِّهَا قَالَ فَتَشَهَّدْتُ ثُمَّ قُلْتُ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتُ مِنْ أَسْتَجَابَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمِنْتُ بِهِ وَكَانَ جَرَّتْ إِلَيْهِ جَرَّتَيْنِ إِلَّا وَكَيْفَ وَصَحِبَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ هَذِي وَ قَدْ أَكْثَرُ النَّاسِ فِي شَارِ التَّوَلِيْدِ بْنِ عَقْمَةٍ فَحَقَّ عَلَيْكَ أَنْ تَفِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدَّثَ فَقَالَ لِي يَا ابْنَ أَخِي أَذْكَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَا وَلَكِنْ قَدْ خَلَصَ إِلَيَّ

صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہیں۔

۱۰۵۳۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد جعفری نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر بن زہری، انھیں زہری نے ان سے عروہ بن زہیر نے حدیث بیان کی انھیں عبید اللہ بن عدی بن خیاری نے زہری، انھیں مسور بن محترمہ اور عبد الرحمن بن اسود بن عبد لیث نے کہ ان دونوں حضرات نے عبید اللہ بن عدی بن خیاری سے کہا، آپ اپنے ماموں (راہ المومنین) عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کے بھائی ولید بن عقبہ کے پاس میں گفتگو کیوں نہیں کرتے ولید کی غلطیوں پر عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے گرفت نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں میں اس کا بڑا چرچا ہونے لگا، عبید اللہ نے بیان کیا، چنانچہ جب عثمان رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے نکلے تو میں ان کے پاس گیا اور عرض کی کہ مجھے آپ سے ایک ضرورت تھی، آپ کو ایک خیر خواہانہ مشورہ دینا تھا، اس پر انھوں نے فرمایا، میاں! تم سے تو میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں میں وہاں سے واپس چلا آیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں مسور بن محترمہ اور ابن عبد لیث کی خدمت میں حاضر ہوا اور عثمان رضی اللہ عنہ سے جو کچھ میں نے کہا تھا اور انھوں نے اس کا جو جواب مجھے دیا تھا۔ سب میں نے بیان کر دیا۔ ان حضرات نے فرمایا کہ تم نے اپنا حق ادا کر دیا ہے۔ ابھی میں اسی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کا آدمی میرے پاس بلائے کے لیے آیا۔ ان حضرات نے مجھ سے فرمایا تمہیں اللہ تعالیٰ نے امتحان میں طو لا ہے آخر میں وہاں سے چلا اور عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا، تم ابھی جس خیر خواہی کا ذکر کر رہے تھے وہ کیا تھی؟ انھوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے کلمہ شہادت پڑھ کر عرض کیا، اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور ان پر اپنی کتاب نازل فرمائی، آپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے آنحضرت کی دعوت پر لبیک کہا تھا۔ آپ آنحضرت پر ایمان لائے، دو ہجرتیں کیں (ایک حبشہ کو دوسری مدینہ کو) آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیضیاب ہیں۔ اور آنحضرت کے طریقوں کو دیکھا ہے ولید بن عقبہ کے پاس میں لوگوں میں اب بہت چرچا ہونے لگا ہے اس کی شراب نوشی کے سلسلے میں، اس لیے آپ کے لیے ضروری ہے کہ دپوری طرح شرعی ثبوت حاصل کرے، اس پر حد قائم کرے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا صاحبزادے! کیا تم نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ میں نے

عرض کی کہ نہیں، لیکن آنحضرتؐ کا علم اس طرح حاصل کیا جیسے کنواری لڑکی اپنی پردے میں دامون و مغولہ ہوتی ہے انھوں نے بیان کیا کہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی کلمہ شہادت پڑھ کر فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اور آپ پر اپنی کتاب نازل کی۔ اور یہ بھی واقعہ ہے کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر راہِ ہدای میں، لبیک کہا تھا آنحضرتؐ جس شریعت کو لے کر مبعوث ہوئے تھے، میں اس پر ایمان لایا، اور جیسا کہ تم نے کہا، میں نے وہ ہجرتیں کیں، میں حضورؐ کی صحبت سے بھی فیضیاب ہوا اور آپ سے بیعت بھی کی، اللہ گواہ ہے کہ میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی اور نہ کبھی کوئی خیانت کی۔ آخر اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی اور اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے۔ اللہ گواہ ہے کہ میں نے ان کی بھی کبھی نافرمانی نہیں کی، اور نہ ان کے کسی معاملہ میں کوئی خیانت کی، ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے۔ میں نے ان کی بھی کبھی نافرمانی نہیں کی اور نہ کبھی خیانت کی، اس کے بعدیں خلیفہ منتخب ہوا کیا اب میرا تم لوگوں پر وہی حق نہیں ہے جو ان حضرات کا مجھ پر تھا؟ عبید اللہ نے عرض کی یقیناً آپ کا حق ہے۔ پھر آپ نے فرمایا، پھر ان باتوں کی کیا حقیقت ہے جو تم لوگوں کی طرف سے مجھے پہنچ رہی ہیں؟ جہاں تک تم نے ولید بن عقبہ کے معاملے کا ذکر کیا ہے تو ہم انشاء اللہ اس معاملے میں اس کی گرفت حق کے ساتھ کریں گے۔ بیان کیا کہ آخر دگواہی گزرنے کے بعد ولید بن عقبہ کے چالیس کوڑے لگائے اور علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ کوڑے لگائیں۔ حضرت علیؓ نے ہی کوڑے لگا کر تے تھے اور یونس اور زہری کے بھتیجے نے زہری کے واسطے سے عثمان رضی اللہ عنہ کا قول اس طرح بیان کیا کہ تم لوگوں پر میرا وہی حق نہیں ہے جو ان لوگوں کا تھا۔

۱۰۵۴۔ مجھ سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کرام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایک گرجا کا ذکر کیا جسے انھوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اس کے اندر تصویریں تھیں انھوں نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی کیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا جب ان میں کوئی مرد صالح ہوتا اور اس کی وفات ہو جاتی تو اس کی

مِنْ عَلَيْهِ مَا خَلَعَ إِلَى الْعَذَابِ فِي سِتْرِهَا
قَالَ فَتَشْتَهَى عُثْمَانُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ
بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ
وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتُ مِنَ اسْتِجَابِ
لِلَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَنْتُ
بِمَا بَعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهَاجَرْتُ إِلَيْهِ جَدَّتَيْنِ الْوَلِيدَيْنِ كَمَا قُلْتُ
وَمُحِبَّتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبَايَعْتُهُ وَاللَّهُ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَيْتُهُ حَتَّى
تَوَقَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اسْتَخْلَعْتَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ
فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَيْتُهُ ثُمَّ اسْتَخْلَعْتُ
أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِثْلُ النَّبِيِّ كَانَ لَهُمْ
عَلَى قَالِ بَلَى قَالَ فَمَا هِيَ إِلَّا الْوَثَاقَةُ الَّتِي
تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ؟ فَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ
ابْنِ عُقَيْبَةَ فَسَأْخُذُ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
يَا لِحَقِّي قَالَ نَجَلَا الْوَلِيدَ أَرْبَعِينَ
جَلْدًا وَآمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَجْلِدَهُ
وَكَانَ هُوَ يَجْلِدُهُ وَقَالَ يُؤْتَسَّرُ
وَأَبْنُ أَرْحَى الزُّهْرِيِّ عَنِ
الزُّهْرِيِّ أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ
مِنْ الْحَقِّ مِثْلَ الَّذِي
كَانَ لَهُمْ

۱۰۵۴۔ اَحَدَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَ أُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَا لِعَائِشَةَ
رَأَيْنَاهُمَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا نَصَاوِيرٌ فَذَكَرَتَا
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَوْلَى لَكَ
إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَيْنَا

قبر پر وہ لوگ مسجد بناتے اور گر جوں میں اس طرح کی تصویریں رکھتے یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بدترین مخلوق ہوں گے۔

۱۰۵۵۔ ہم سے حمید بن سعید سعیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن سعید سعیدی نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ام خالد بنت خالد نے بیان کیا کہ میں جب حبشہ سے آئی تو بہت کم عمر تھی۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دھاری دار کپڑا عمامت فرمایا، اور پھر آپ نے اس کی دھاریوں پر اپنا ہاتھ پھر کر فرمایا، سناؤ سناؤ۔ حمیدی نے بیان کیا، یعنی حسن، حسن (یعنی عمدہ)

۱۰۵۶۔ ہم سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رات بھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوئے اور ہم آنحضور کو سلام کرتے تو آپ جواب عنایت فرماتے تھے لیکن جب ہم نجاشی کے ملک حبشہ سے واپس مدینہ آ گئے اور ہم نے نماز پڑھتے ہیں، آپ کو سلام کیا تو آپ نے جواب نہیں دیا، ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم پہلے آپ کو سلام کرتے تھے تو آپ جواب عنایت فرماتے تھے؟۔ آنحضور نے اس پر فرمایا، نماز میں مشغولیت ہوتی ہے (بارگاہ رب العزت میں حاضری کی)۔ سلیمان امش نے بیان کیا کہ ہم نے ابراہیم سے پوچھا ایسے موقع پر آپ کیا کہتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ میں دل میں جواب دے لیتا ہوں۔

۱۰۵۷۔ ہم سے محمد بن عمار نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نخعی نے حدیث بیان کی، ان سے ہریر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطلاع ملی تو ہم مین میں تھے۔ پھر ہم کشتی پر سوار ہوئے اور آنحضور کی خدمت میں پہنچنے کے لیے، لیکن اتفاق سے ہولنے ہماری کشتی کا رخ نجاشی کے ملک حبشہ کی طرف کر دیا۔ ہماری ملاقات وہاں جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ہوئی (جو ہجرت کر کے وہاں موجود تھے) ہم انھیں کے ساتھ وہاں ٹھہرے پھر مدینہ کا رخ کیا اور آنحضور سے اس وقت ملاقات ہوئی جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے۔ آنحضور نے فرمایا، تم نے اسے کشتی والو! دو ہجرتیں کی ہیں۔

۲۵۲۔ نجاشی کی وفات

۱۰۵۸۔ ہم سے ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی

عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرَ فِيهِ تَبَكُّةَ الْقَوَدِ
أَذَلَّتْكَ مَشَارِدُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -
۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ
ابْنُ سَعِيدٍ السَّعِيدِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ
قَالَتْ قَدِمْتُ مِنَ الْأَرْضِ الْحَبَشَةِ وَأَنَا جَوَ شَرِيفَةٌ
فَلَمَّا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِيصَةً لَهَا عَظَمَةٌ
فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَحِّرُ آلَهُ عَلَيْهِ
سَلَامٌ وَيَقُولُ سَلَامًا سَلَامًا قَالَ الْحُمَيْدِيُّ بَعْضُ حَسَنٍ حَسَنٍ -

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْرَاهِيلَ عَنْ عَلْقَمَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَسَلِّمُ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يُقَصِّدُ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ
النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَمَرَدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَسَلِّمُ عَلَيْكَ
فَيَرُدُّ عَلَيْنَا كَأَنَّكَ فِي الصَّلَاةِ
شُغْلًا فَقُلْتَ لَا بَرَاءَ هَيْمَ كَيْفَ تَصْنَعُونَ
قَالَ أَرَدْتُ فِي نَفْسِي -

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو اسَامَةَ
حَدَّثَنَا سُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ
عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَلَّغَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ بِالْيَمَنِ فَرَكِبْنَا
سَفِينَةً فَأَلْقَيْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ
فَوَاقَعْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا
فَوَاقَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَقْبَحَ حَبِيبُ
نَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ أَشْتَمُ يَا
أَهْلَ السَّفِينَةِ هِيَ هَجْرَتَانِ -

۲۵۲۔ مَوْتِ النَّجَاشِيِّ -

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ حَدَّثَنَا بَنُو عَيْنِيَّةَ عَنْ أَبِي

ان سے ان جرح تک نے، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جس دن نجاشی (حبشہ کے بادشاہ) کی وفات ہوئی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج ایک مرد صالح اس دنیا سے اٹھ گیا، الطوار اپنے بھائی احمد بن نجاشی کا نام، اکی نماز جنازہ پڑھو۔

۱۰۵۹۔ ہم سے عبد اللہ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی، اور ان سے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے جنازہ کی نماز پڑھی تھی اور ہم صف باندھ کر آنحضور کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

۱۰۶۰۔ مجھ سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے زید نے حدیث بیان کی، ان سے سلیم بن حیان نے، ان سے سعید بن بناری نے حدیث بیان کی، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احمد بن نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی، اور چار مرتبہ آن حضور نے نماز میں بکیر کہی اس روایت کی متابعت عبد الصمد نے کی۔

۱۰۶۱۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور ابن مسیب نے حدیث بیان کی اور انھیں ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی موت کی اطلاع اسی دن سے دی تھی جس دن ان کا انتقال ہوا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ اپنے بھائی کی مغفرت کے لیے دعا کرو۔ اور صالح سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا اور انھیں ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ کے لیے (مصلیٰ مدینہ سے باہر جہاں عید کی نماز پڑھی جاتی تھی) میں صحابہ کو صف بستہ کھڑا کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپ نے چار مرتبہ بکیر کہی تھی۔

۴۵۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مشرکین

کا عہد و پیمان

۱۰۶۲۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے

جَدْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ النَّجَاشِيُّ مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقَدْ مَدَّ فَصَلُّوا عَلَى أَحَبِّكُمْ أَصْحَمَةَ -

۱۰۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَصَنَعَا وَرَأَى فَاكْتُتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي

أَوِ الثَّالِثِ

۱۰۶۰ أَحَدًا شَرِيًّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ مِسْلَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ وَلَكِنْ عَلَيْهِ أَرْبَعًا تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ -

۱۰۶۱ أَحَدٌ ثَنَا زَاهِرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقَدْ مَدَّ فَصَلُّوا عَلَى أَحَبِّكُمْ أَصْحَمَةَ -

باب ۴۵۳ ثَنَا سَمِيعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۰۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي

ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خنیں کا قصد کیا تو فرمایا، انشاء اللہ کل ہمارا قیام خیفہ بنی کنانہ میں ہوگا جہاں مشرکین نے کفر کی حمایت کے لیے عہد و پیمان کیا تھا۔

۴۵۴۔ جناب ابوطالب کا واقعہ

۱۰۶۳۔ ہم سے مسد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے عبد الملک نے، ان سے عبد اللہ بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ اپنے چچا (ابوطالب) کے کیا کام آئے کہ وہ آپ کی حفاظت و حمایت کرتے تھے اور آپ کے لیے رطے تھے؟ آپ نے فرمایا یہی وجہ ہے کہ وہ صرف ٹخنوں تک جہنم میں ہیں۔ اگر میں نہ ہوتا تو جہنم کے درک اسفل میں ہوتے۔

۱۰۶۴۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے فردی، انھیں زہری نے، انھیں ابن مسیب نے اور انھیں ان کے والد نے کہ جب جناب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے، اس وقت وہاں ابو جہل بھی بیٹھا ہوا تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، چچا! کہہ لا الہ الا اللہ ایک مرتبہ کہہ دیجیے، اللہ کی بارگاہ میں آپ کی بخشش کے لیے، ایک یہی دلیل میرے ہاتھ آ جائے گی۔ اس پر ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ نے کہا، اے ابوطالب! کیا عبد المطلب کے دین سے تم بھر جاؤ گے؟ یہ دونوں اس پر یہی زور دیتے رہے اور آخری کلمہ جو ان کی زبان سے نکلا وہ یہ تھا کہ میں عبد المطلب کے دین پر قائم ہوں۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں ان کے لیے اس وقت تک دعا مغفرت کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے شمع نہ کر دیا جائے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی ”نبی کے لیے اور مسلمانوں کے لیے مناسب نہیں ہے کہ مشرکین کے لیے دعا مغفرت کریں خواہ وہ قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔ جبکہ ان کے سامنے یہ بات واضح ہو گئی ہے وہ دوزخی ہیں۔ اور آیت نازل ہوئی ”مے شک جیسے آپ چاہیں ہر ایت نہیں کر سکتے“ بلکہ تمام تہرہ دولت اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر موقوف ہے) ۶۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث

ابو ہریرہؓ سے حدیث بیان کی، ابن شہاب عن ابراہیم سمعہ ابن عبد الرحمن عن ابی ہریرہؓ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جئین اراد حنیئاً منزلاً عند انشاء اللہ یحییٰ بنی کنانہ حیث تقاسموا علی الکفر۔

باب ۵۴۴ قصۃ ابی طالب

۱۰۶۳۔ احادیثنا مسند و حدیثنا یحییٰ عن سفیان حدیثنا عبد الملک حدیثنا عبد اللہ بن الحارث حدیثنا انبساط بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ما اعلیت عن عمک فانتہ کان یحولک و یغضب لک قال هو فی منحصار من تار و کولانا کان فی السارک الاسفل من النار۔

۱۰۶۴۔ احادیثنا محمود حدیثنا عبد الرزاق احادیثنا معمر عن الزہری عن ابی المسیب عن ابیہ انا ابوطالب لنا حفرۃ اوفیٰ لا دخل علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و عندہ ابو جہل فقال ائی عمر قل لا الہ الا اللہ کلمۃ احاج لک یہاعد اللہ فقال ابو جہل و عبد اللہ بن امیہ یا ابوطالب تروعب عن ملکہ عبد المطلب فلم یزل الیک کلمۃ حتی قال اخبر شئی کلمہم بہ علی ملکہ عبد المطلب فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ستغفرون لہ ما لہ انتہ عنہ فنزلت ما کان للنبی و الذین امنوا ان یمتغفروا للمشْرِکین و ذلک کان اذک فی من کبر ما تبین لہم اصحاب

البحریم و نزلت ائتک لا

تہدی من احببت۔

۱۰۶۵۔ احادیثنا عبد اللہ بن یوسف حدیثنا

بیان کی ان سے ابن الہاد نے، ان سے عبداللہ بن خباب نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ کی مجلس میں آپ کے بچا کا تذکرہ ہو رہا تھا۔ تو آپ نے فرمایا، ممکن ہے قیامت کے دن انھیں میری شفاعت کام آجائے اور انھیں صرف ٹخنوں تک جہنم میں رکھا جائے جس سے ان کا دماغ کھوئے گا۔

۱۰۶۶م سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی حازم اور دارودری نے حدیث بیان کی، یزید کے واسطے سے سابقہ حدیث کی طرح۔ البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ جناب ابوطالب کے دماغ کا بھیجہ اس سے کھولیا گیا۔

۲۵۵ - حدیث المعراج

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”پاک ذات ہے وہ اپنے بندہ کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا“

۱۰۶۷م سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے ابوسعید بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ جب قریش نے مجھے جھٹلایا (معراج کے واقعہ کے سلسلہ میں) تو میں جھڑپ کھڑا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میرے سامنے کر دی اور میں اس کی تمام جزئیات قریش سے بیان کرنے لگا، دیکھو دیکھو کہ۔

۲۵۶ - معراج

۱۰۶۸م سے ہریر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شب معراج کا واقعہ بیان کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا، بعض اوقات قتادہ نے حطیم کے بجائے حجر بیان کیا کہ میرے پاس ایک صاحب (جبریل علیہ السلام) آئے اور چاک کیا، قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ یہاں سے یہاں تک، میں نے جارود سے، جو میرے قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے، پوچھا کہ

الَّتِي تَحْتَ ثَنَاءِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ عُنْدَهُ عَنْهُ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنَفَّحَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَجْعَلُ فِي مَحْضَارٍ مِمَّنِ الْمَنَادُ يَبْلُغُكُمْ كَعَبِيدٍ يَخْلِي مِنْهُ دَمَاعُهُ۔

۱۰۶۶م سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی ان سے ابی حازم اور دارودری نے حدیث بیان کی، یزید کے واسطے سے سابقہ حدیث کی طرح۔ البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ جناب ابوطالب کے دماغ کا بھیجہ اس سے کھولیا گیا۔

۲۵۵ - حدیث المعراج

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”پاک ذات ہے وہ اپنے بندہ کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا“

۱۰۶۷م سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے ابوسعید بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ جب قریش نے مجھے جھٹلایا (معراج کے واقعہ کے سلسلہ میں) تو میں جھڑپ کھڑا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میرے سامنے کر دی اور میں اس کی تمام جزئیات قریش سے بیان کرنے لگا، دیکھو دیکھو کہ۔

۲۵۶ - معراج

۱۰۶۸م سے ہریر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شب معراج کا واقعہ بیان کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا، بعض اوقات قتادہ نے حطیم کے بجائے حجر بیان کیا کہ میرے پاس ایک صاحب (جبریل علیہ السلام) آئے اور چاک کیا، قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ یہاں سے یہاں تک، میں نے جارود سے، جو میرے قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے، پوچھا کہ

انس رضی اللہ عنہ کی اس لفظ سے کیا مراد تھی؟ تو انھوں نے کہا کہ خلق سے ناف تک (بقادہ) نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان فرما رہے تھے کہ آنحضرت کے سینے کے اوپر سے ناف تک (چاک کیا) پھر میرا دل نکالا اور ایک سونے کا طشت لایا گیا جو ایمان سے لبریز تھا اس سے میرا دل دھویا گیا اور پہلے کی طرح رکھ دیا گیا اس کے بعد ایک جانور لایا گیا جو گھوڑے سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا اور سعید! جارود نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا ابو حمزہ! کیا وہ براق تھا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس کا ہر قدم اس کے منہ سے نظر پر پڑتا تھا۔ (آنحضرت کے فرمایا کہ) مجھے اس پر سوار کیا گیا اور جبریل علیہ السلام مجھے لے کر چلے۔ آسمان دنیا پر پہنچے تو دروازہ کھلایا، پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ جبریل، پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ آپ نے بتایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا گیا، کیا انھیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا ہاں۔ اس پر آواز آئی، خوش آمدید! کیا ہی مبارک آنے والے ہیں وہ۔ اور دروازہ کھول دیا۔ جب میں اندر گیا تو میں نے وہاں آدم علیہ السلام کو دیکھا۔ جبریل علیہ السلام نے فرمایا، یہ آپ کے جدِ محمد ہیں۔ انھیں سلام کیجئے۔ میں نے آپ کو سلام کیا اور آپ نے سلام کا جواب دیا، اور فرمایا، خوش آمدید صالح بیٹے اور صالح نبی، جبریل علیہ السلام اوپر چڑھے اور دوسرے آسمان پر گئے۔ وہاں بھی دروازہ کھلایا۔ آواز آئی کون صاحب ہیں۔ بتایا کہ جبریل پوچھا گیا۔ آپ کے ساتھ اور کوئی صاحب بھی ہیں؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا گیا کیا آپ کو انھیں بلانے کے لیے بھیجا گیا تھا؟ پھر آواز آئی، انھیں خوش آمدید، کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ۔ پھر دروازہ کھلا اور میں اندر گیا تو وہاں عیسیٰ اور عیسیٰ علیہا السلام موجود تھے۔ دونوں حضرات خالہ زبھائی ہیں جبریل علیہ السلام نے فرمایا عیسیٰ اور عیسیٰ علیہا السلام ہیں انھیں سلام کیجئے۔ میں نے سلام کیا اور ان حضرات نے میرے سلام کا جواب دیا، اور فرمایا، خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی! یہاں سے جبریل علیہ السلام مجھے دوسرے آسمان کی طرف لے کر چلے اور دروازہ کھلایا، پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ جواب دیا گیا جبریل، پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا گیا کیا انھیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں۔ اس پر آواز آئی۔

شِعْرَتِهِمْ وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مِنْ رَقِصٍ إِلَى شِعْرَتِهِمْ
فَاَسْتَحْرَجَ قُلُوبِي ثُمَّ اُقْبِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ
ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ اِيْمَانًا فَفُصِّلَ قُلُوبِي ثُمَّ حُشِيَ
ثُمَّ اُسْمِيتُ بِدَايَةِ دُونَ الْبُعْلِ وَ كُفِّتُ الْحِمْلُ
اَبْيَضَ فَقَالَ لَهُ الْجَادُ وَ دُ هُوَ الْبَرَاءُ يَا حَمْرَةَ
قَالَ اَنْتِ لَعَمْرِي فَخَطَوَةٌ عِنْدَ اَقْصَى طَرَفِهِمْ
فَحَمِلْتُ عَلَيْهِ فَتَطَلَّعَ لِي جِبْرِيلُ حَتَّى اَتَى السَّمَاءَ
الْثَّانِيَا فَاسْتَفْتَحَ قَيْلٌ مِنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ
قَيْلٌ وَمِنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَيْلٌ وَ هَذَا
اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ لَعَمْرِي قَيْلٌ مَرْحَبًا بِمَنْ نَعِمَ
الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ كَاذِبِيهَا اَدَمُ
فَقَالَ هَذَا اَبُوكَ اَدَمُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَكَرَدَ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا لَوْ بِنِ
الصَّالِحِ وَالشَّيْبِ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى اَتَى
السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قَيْلٌ مِنْ هَذَا قَالَ
جِبْرِيلُ قَيْلٌ وَمِنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَيْلٌ
وَ هَذَا اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ لَعَمْرِي قَيْلٌ مَرْحَبًا بِمَنْ نَعِمَ
الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا بِي عِيسَى
وَعِيسَى وَ هُمَا بَنُ الْخَالَةِ قَالَ هَذَا اَبُوكَ عِيسَى
فَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَكَرَدَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا
يَا لَوْ بِنِ الصَّالِحِ وَالشَّيْبِ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ لِي
اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قَيْلٌ مَا هَذَا
قَالَ جِبْرِيلُ قَيْلٌ وَمِنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ
قَيْلٌ وَ هَذَا اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ لَعَمْرِي قَيْلٌ مَرْحَبًا
بِمَنْ نَعِمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا
يُوسُفُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَكَرَدَ ثُمَّ
قَالَ مَرْحَبًا يَا لَوْ بِنِ الصَّالِحِ وَالشَّيْبِ الصَّالِحِ
ثُمَّ صَعِدَ لِي حَتَّى اَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ --
فَاَسْتَفْتَحَ قَيْلٌ مِنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَيْلٌ

انھیں خوش آمدید کہا، کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ، دروازہ کھلا اور جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں یوسف علیہ السلام موجود تھے جبریل علیہ السلام نے فرمایا، یہ یوسف علیہ السلام ہیں، انھیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا تو انھوں نے جواب دیا اور فرمایا، خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی! پھر جبریل علیہ السلام مجھے لے کر اوپر چڑھے اور چوتھے آسمان پر پہنچے دروازہ کھلایا تو پوچھا کیا کون صاحب ہیں؟ بتایا کہ جبریل! پوچھا کیا اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا کیا انھیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں، کہا کہ انھیں خوش آمدید، کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ! اب دروازہ کھلا، جب میں وہاں اور یوسف علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ، یہ اور یوسف علیہ السلام ہیں۔ انھیں سلام کیجئے میں نے انھیں سلام کیا اور انھوں نے جواب دیا اور فرمایا خوش آمدید، صالح نبی اور صالح بھائی! پھر مجھے لے کر پانچویں آسمان پر آئے اور دروازہ کھلایا، پوچھا کیا کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ جبریل، پوچھا کیا، آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا کیا انھیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں، آپ آواز آئی خوش آمدید، کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ۔ یہاں جب میں ہارون علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ آپ ہارون ہیں۔ انھیں سلام کیجئے میں نے انھیں سلام کیا۔ انھوں نے جواب کے بعد فرمایا، خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی، یہاں سے لے کر مجھے آگے بڑھے اور چھٹے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلایا۔ پوچھا کیا کون صاحب؟ بتایا کہ جبریل آپ کے ساتھ کوئی دوسرا صاحب بھی ہیں؟ جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا کیا انھیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں، پھر کہا انھیں خوش آمدید، کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ! میں جب وہاں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں انھیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا اور انھوں نے جواب کے بعد فرمایا خوش آمدید، صالح نبی اور صالح بھائی۔ جب میں آگے بڑھا تو وہ روئے لگے کسی نے پوچھا آپ رو کیوں رہے ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا میں اس پر روبرو ہوں کہ یہ لوط کا دادا نضر صلی اللہ علیہ وسلم میرے بعد نبی بنا کر بھیجا گیا۔ لیکن جنت میں اس کی امت کے افراد میری امت سے زیادہ داخل ہوں گے۔ پھر جبریل علیہ السلام مجھے لے کر ساتویں آسمان کی

وَمِنْ مَّكَاتٍ قَالَ مُحَمَّدٌ قَبِيلُ اَوْ قَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَبِيلُ مَرْحَبًا بِمَنْ نَفَعَهُ الْمُبِيعِيُّ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِلَى اِدْرِيْسٍ قَالَ هَذَا اِدْرِيْسٌ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَكَرَدَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا ذَا خِرِ النَّصْلِ وَالنَّبِيِّ النَّصْلُ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى اَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قَبِيلُ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَبِيلُ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِيلُ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَبِيلُ مَرْحَبًا بِمَنْ نَفَعَهُ الْمُبِيعِيُّ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَادَا هَارُوْنُ قَالَ هَذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَكَرَدَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا ذَا خِرِ النَّصْلِ وَالنَّبِيِّ النَّصْلُ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى اَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قَبِيلُ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَبِيلُ قَبِيلُ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَبِيلُ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِمَنْ نَفَعَهُ الْمُبِيعِيُّ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَادَا مُوسٰى قَالَ هَذَا مُوسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَكَرَدَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا ذَا خِرِ النَّصْلِ وَالنَّبِيِّ النَّصْلِ فَلَمَّا نَجَا وَرَدَّ عَلَيَّ قَبِيلُ لَكَ مَا يَبْكِيكَ قَالَ اَبْكِي لِذَلِكَ غَدَا مَا بَعِثَ بَعْدِي نَجِيًّا خَلُمُ الْجَنَّةِ مِنْ اُمَّتِهِ اَكْثَرُ مِنْ يَدِ خُلُمَا وَمِنْ اُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ قَبِيلُ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَبِيلُ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ بَعِثَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِمَنْ نَفَعَهُ الْمُبِيعِيُّ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَادَا اِسْرَاهِيْمُ قَالَ هَذَا الْبُؤْدُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ قَالَ كَسَلَمْتُ عَلَيْهِ فَكَرَدَ السَّكْرَمُ قَالَ مَرْحَبًا يَا ذَا نَبِيِّ النَّصْلِ وَالنَّبِيِّ النَّصْلِ

طرف گئے اور دروازہ کھلوا یا۔ پوچھا گیا کون صاحب اجواب دیا کہ جبریل پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا کیا انھیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں، کہا کہ انھیں خوش آمدید کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ۔ میں جب اندر گیا تو ابراہیم علیہ السلام تشریف رکھتے تھے جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آپ کے جدا مجد ہیں، انھیں سلام کیجئے۔ فرمایا کہ میں نے آپ کو سلام کیا تو انھوں نے جواب دیا اور فرمایا خوش آمدید، صالح نبی اور صالح بیٹے پھر سدرۃ المنتہی کو میرے سامنے کزدیا گیا میں نے دیکھا کہ اس کے پھل مقام حجر کے ٹکوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے اور اس کے پتے ہانگیوں کان کی طرح تھے جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ سدرۃ المنتہی ہے وہاں میں نے چار نہریں دیکھیں دو باطنی اور دو ظاہری۔ میں نے پوچھا، اے جبریل! یہ کیا ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ جو دو باطنی نہریں ہیں وہ جنت سے تعلق رکھتی ہیں اور دو ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر میرے سامنے بیت المعمور کو لایا گیا۔ وہاں میرے سامنے ایک گلاس میں شراب، ایک میں دودھ اور ایک میں شہد لایا گیا، میں نے دودھ کا گلاس لے لیا تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہی فطرت ہے اور آپ اس پر قائم ہیں اور آپ کی امت بھی! پھر مجھ پر روزانہ پچاس وقت کی نمازیں فرض کی گئیں میں واپس ہوا اور موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرنا انھوں نے پوچھا کہ کس چیز کا آپ کو حکم ہوا، میں نے کہا کہ روزانہ پچاس وقت کی نمازوں کا، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا لیکن آپ کی امت میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ اس سے پہلے میرے سابقہ لوگوں سے پڑچکا ہے اور بنی اسرائیل کا مجھے تلخ تجربہ ہے۔ اس لیے آپ اپنے رب کے حضور میں دوبارہ جاییے اور اپنی امت پر تخفیف کے لیے عرض کیجئے۔ چنانچہ میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوا اور تخفیف کے لیے عرض کی تو دس وقت کی نمازیں کم کر دی گئیں پھر جب میں واپس میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرنا انھوں نے پھر وہی سوال کیا۔ میں دوبارہ بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا۔ اور اس وقت بھی دس وقت کی نمازیں کم ہوئیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرنا تو انھوں نے وہی مطالبہ کیا میں نے اس مرتبہ بھی بارگاہ رب العزت میں حاضر ہو کر دس وقت کی نمازیں کم کرائیں۔ موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرنا اور اس مرتبہ بھی انھوں نے اپنی پہلی رائے کا اظہار کیا۔ پھر بارگاہ رب العزت میں حاضر

ثُمَّ رَفَعْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبِيُّهَا
مِثْلُ قِلَافٍ مَجْدٍ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ
مِثْلِ آذَانِ الْفَيْبَلَةِ قَالَ هَذَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى
وَإِذَا أَزْبَقَتْ أَشْهَارُ نَهْرَانِ بَاطِنٍ وَنَهْرَانِ
ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ مَا هَذَانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ
أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ
فَالنَّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رَفَعْتُ إِلَى الْبَيْتِ
الْمَعْمُورِ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ حَمْدِ
إِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ
الْأَبْنُ فَقَالَ هِيَ الْفَيْطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَ
أَمْسَكَ ثُمَّ خَرَجْتُ عَلَى الصَّلَاةِ مَخْمُورٍ
صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ فَخَرَجْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى
مُوسَى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتُ قَالَ أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ
صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنْ أَمْسَكَتَ لَا تَسْتَطِيعُ
خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ
جَرَيْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ
أَشَدَّ الْمَعَالِجَةِ فَأَدِجْ إِلَى رَبِّكَ نَأْسَلُهُ
التَّخْفِيفَ لَا تَمْنِكَ فَخَرَجْتُ فَوَضَعْتُ عَيْنِي
عَشْرًا فَخَرَجْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلُهُ
فَخَرَجْتُ فَوَضَعْتُ عَيْنِي عَشْرًا فَخَرَجْتُ إِلَى
مُوسَى فَقَالَ مُوسَى مِثْلُهُ فَخَرَجْتُ فَوَضَعْتُ
عَيْنِي عَشْرًا فَخَرَجْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ
مِثْلُهُ فَخَرَجْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ
كُلَّ يَوْمٍ فَخَرَجْتُ فَقَالَ مِثْلُهُ فَخَرَجْتُ
فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ
فَخَرَجْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتُ
قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ
قَالَ إِنْ أَمْسَكَتَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ
كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ جَرَيْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ

وَعَالَجَتْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ
الْمُعَالَجَةِ فَأَذْجَعَهُ إِلَى رَبِّكَ
فَأَسْأَلُكَ التَّخْفِيفَ لِامْتِنِكَ قَالَ
سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَجِيبْتُ وَ
لَكِنْ أَرْضُ وَأَسْلَمُ قَالَ فَلَمَّا
حَاوَزْتُ نَادَى مِنَّا
أَمْضَيْتُ
فَرَيْضَتِي
وَنَخَفْتُ
عَنْ عِبَادَتِي -

ہوا تو مجھے دس وقت کی نمازوں کا حکم ہوا میں واپس ہونے لگا تو آپ نے پھر
دہی کہا۔ اب بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا تو روزانہ صرف پانچ وقت کی نمازوں
کا حکم باقی رہا رسولی علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو آپ نے دریافت فرمایا اب
کیا حکم ہوا؟ میں نے بتایا کہ روزانہ پانچ وقت کی نمازوں کا حکم ہوا ہے فرمایا کہ آپ
کی امت اس کی استطاعت بھی نہیں رکھتی۔ میرا سابقہ آپ سے پہلے لوگوں سے پرچکا
ہے اور بنی اسرائیل کا مجھے بڑا تلخ تجربہ ہے۔ آپ رب کے دربار میں پھر حاضر
ہو کر تخفیف کے لیے عرض کیجئے۔ اس حضور نے فرمایا کہ اللہ رب العزت سے بہت سوال
کر چکا اور اب مجھے شرم آتی ہے۔ اب میں اسی پر راضی اور خوش ہوں، آنحضور نے فرمایا
کہ پھر جب میں وہاں سے گزرنے لگا تو نرا آئی ہیں نے اپنا فریضہ نافذ کر دیا۔ اور
اپنے بندوں پر تخفیف کر چکا۔

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو
عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي
قَوْلِهِ تَعَالَى وَ مَا جَعَلْنَا السُّورَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ دُورٌ يَا عَيْنُ أَرِيحَا
دَسُورُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْلَةً أُسْرِي
بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمُقَتَّاسِ قَالَ وَ الشَّجَرَةَ
الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقوم -
باب ۲۵ وَ قَدْ أَلْهَضَادُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَ بَيْعَةِ الْعُقَبَةِ -

۱۰۶۹۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن
عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا مَا جَعَلْنَا السُّورَ
إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ اور جو مشاہدہ ہم نے آپ کو کرایا اس سے مقدمہ
صرف لوگوں کا امتحان تھا، فرمایا کہ یہ یعنی مشاہدہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو اس رات کھایا گیا تھا۔ جس میں آپ کو بیت المقدس تک لے جایا گیا تھا۔ اور
قرآن مجید میں جس "الشجرۃ الملعونۃ" کا ذکر آیا ہے وہ سید کا درخت ہے۔
۲۵۔ کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انصار کے
و فود کی آمد اور بیعت عقبہ۔

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ
حَدَّثَنَا عَبْسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ اللَّهَ بْنَ كَعْبٍ بْنَ مَالِكٍ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ وَ كَانَ قَائِمًا لِعَبْدِ جُنَيْنٍ عَمِّي قَالَ
سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بِطَوْلَدٍ قَالَ
ابْنُ بُكَيْرٍ فِي حَدِيثِهِمْ وَ لَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعُقَبَةِ حِينَ تَوَافَقْنَا
عَلَى الْإِسْلَامِ وَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهِمَا مَشْهَدٌ

۱۰۷۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی،
ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے۔ رح۔ اور ہم سے احمد بن صالح نے حدیث
بیان کی، ان سے عبسہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی،
ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک
نے خبر دی اور انھیں عبداللہ بن کعب نے، جب کعب رضی اللہ عنہ نابینا ہو
گئے۔ تو آپ ہی چلنے پھرنے میں ان کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ آپ نے بیان
کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ تفصیل کے ساتھ غزوہ
تبوک میں شریک نہ ہو سکے کا واقعہ بیان کرتے تھے۔ ابن بکیر نے اپنی حدیث
میں بیان کیا کہ "اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عقبہ کی رات میں حاضر
تھا جب ہم نے اسلام کی حاکمیت کا عہد کیا تھا میرے نزدیک دلیل عقبہ کی بیعت)

بدر کی لڑائی میں حاضری سے بھی زیادہ اہم ہے اگرچہ لوگوں کی زبانوں پر بدر کا چرچا اس سے زیادہ ہے۔

۱۰۶۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ عمرو کہا کرتے تھے کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میرے دو ماموں مجھے بھی بیعت عقبہ میں ساتھ لے گئے تھے۔ ابو عبداللہ نے کہا کہ ابن عیینہ نے بیان کیا، ان میں سے ایک جابر بن معرور رضی اللہ عنہ تھے۔

۱۰۶۳۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، ان سے عطاء نے بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں، میرے والد اور میرے دو ماموں بیعت عقبہ کرنے والوں میں سے تھے۔

۱۰۶۴۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی، ان سے ان کے بھتیجے ابن شہاب نے، ان سے ان کے چچا نے بیان کیا اور انھیں ابوالریس عائد اللہ نے خبر دی کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ان صحابہ میں تھے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی اور عقبہ کی رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا تھا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس وقت آپ کے پاس صحابہؓ کی ایک جماعت تھی، کہہ دو مجھ سے اس بات کا عہد کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے، چوری کا ارتکاب نہ کرو گے، زنا نہ کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے، اپنی طرف سے گھر کسی پر تہمت نہ لگاؤ گے اور اچھی باتوں میں میری نافرمانی نہ کرو گے، پس جو شخص اس عہد پر قائم رہے گا اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جو کوئی اس میں کوتاہی کرے گا بدتر طبعی شریک کا ارتکاب نہ کیا ہو اور دنیا میں اس کی سزا بھی مل گئی ہو تو اس کے لیے کفارہ بن جائے گی، اور جس شخص نے اس میں سے کچھ کمی کی اور اللہ تعالیٰ نے اسے پوشیدہ رکھے دیا تو اس کا معاملہ اللہ کی راہ ہے۔ چاہے تو اس پر سزا دے اور چاہے معاف کر دے، عبادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا چنانچہ میں نے آنحضرتؐ سے ان امور پر بیعت کی۔

۱۰۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابوالنخیر نے، ان سے حنا بھی نے، اور

بدر کی لڑائی کا تھا کہ آؤ کس فی الناس منہما۔

۱۰۶۲۔ احَدٌ شَا عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ قَالَ كَانَ عَمْرُو يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ شَهِدَ فِي خَالِدَى الْعُقَبَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَ عَيْنَيْنَا أَحَدَهُمَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مَعْرُورٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

۱۰۶۳۔ احَدٌ شَا ابْنُ جَابِرٍ ابْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْرٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ أَنَا وَآلِيٌّ وَخَالِيٌّ مِنْ أَصْحَابِ الْعُقَبَةِ۔

۱۰۶۴۔ احَدٌ شَا اسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَحْمَرَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِدُ اللَّهِ أَنَّ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مِنَ الَّذِينَ شَهِدُوا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ أَصْحَابِهِ لَيْلَةَ الْعُقَبَةِ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَخَوْلَهُ وَعِصَابَةُ مِنْ أَصْحَابِهِ تَعَالَوْا مَا يَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِفُوا وَلَا تُزِلُّوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلَا ذَكُّكُمْ وَلَا تَمَاتُونَ بِمَهْتَابٍ تَشْرُونَ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَحْضُرُونِي فِي مَعْرُوفٍ قَمْتُ دُونِي مِنْكُمْ فَأَجْرُكَ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَرَّكَ اللَّهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ قَالَ فَبَايَعْتُهُ عَلَى ذَلِكَ۔

۱۰۶۵۔ احَدٌ شَا قَتِيبَةُ حَدَّثَنَا الْكِثْبِيُّ عَنْ بَزْزِيَّةَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ

سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ان نقیبوں میں سے تھا جنہوں نے (غزہ کی رات میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی آپ نے بیان کیا کہ ہم نے انھوں نے اس کا عہد کیا تھا کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، چوری نہیں کریں گے، زنا نہیں کریں گے کسی ایسے شخص کو قتل نہیں کریں گے جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو۔ لوٹ مار نہیں کریں گے اور نہ اللہ کی مافوقی کریں گے حلیت کے بدلے میں، اگر ہم اس عہد میں پورے آئے۔ لیکن اگر ہم نے اس میں کچھ کوتاہی کی تو اس کا فیصلہ اللہ ہی ہوگا۔

۲۵۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح آپ کی مدنیہ تشریف آوری اور رخصتی۔

۱۰۶۶۔ مجھ سے فروہ بن ابی المعراء نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا نکاح جب ہوا تو میری عمر چھ سال کی تھی۔ پھر ہم مدینہ (ہجرت کر کے) آئے اور بنی حارث بن خزرج کے یہاں قیام کیا۔ یہاں آگے مجھے بخاری چڑھا اور اس کی وجہ سے میرے بال گرنے لگے اور بہت تھوڑے سے رہ گئے۔ پھر میری والدہ ام رومان رضی اللہ عنہا آئیں۔ اس وقت میں چند سہیلیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی۔ انھوں نے مجھے پکارا تو میں حاضر ہو گئی۔ مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ میرے ساتھ ان کا کیا ارادہ ہے۔ آخر انھوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر گھر کے دروازے کے پاس کھڑ کر دیا اور میرا سانس پھولا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر میں جب مجھے کچھ سکون ہوا تو انھوں نے تھوڑا سا پانی لے کر میرے مونہ پر اور سر پر پھیرا اور گھر کے اندر مجھے لے گئیں۔ وہاں انھار کی چند خواتین موجود تھیں جنہوں نے مجھے دیکھ کر کہا، خیر و برکت اور اچھا نصیب لے کر آئی ہو میری والدہ نے مجھے انھیں کے سپرد کر دیا اور انھوں نے میرا سنگا راور آرائش کی، اس کے بعد دن چڑھے اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور انھوں نے مجھے سلام کیا میری عمر اس وقت نو سال تھی۔

۱۰۶۷۔ ہم سے معی نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی،

ان سے ہشام بن عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے حجرات میں بہت کم عمر میں بالغ ہو جاتی ہیں، اس لیے عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے وقت صرف نو سال کی عمر پر نچیت نہ ہونا چاہیے۔ جو مالک سرحدیں ان میں بلوغ کی عمر ہندوستان سے زیادہ ہے۔

النَّبَا بِحُجَّتِ عَن عِيَادَةَ بْنِ الْقَامِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي مِنَ النَّبَاِ الْأَيَّامِ بِالْعَدُوِّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعْنَا عَلَى أَنَّهُ لَا شَرِيكَ لِلَّهِ تَبَيُّنًا وَلَا تَسْرِيًّا وَلَا تَدْنِي وَلَا تَقْتُلُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَلَا تَشْتَهَبُ وَلَا تَحْصِي بِالْحِجَةِ إِنَّكَ فَعَلْتَ ذَلِكَ فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ رِأْيَ اللَّهِ۔

باب ۵۵۸ تَزْوِجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَقَدْ دُفِنَ فِيهَا الْمَدِينَةُ وَبَنَاتُهَا۔

۱۰۶۶۔ أَحَدٌ ثَنَى فَرَدَاةَ بْنَ أَبِي الْمُتَوَّارِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَالَتْ تَزْوِجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ فَقَدْ مَنَّ اللَّهُ بِمِائَةٍ فَكَرَرْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ فَوُعِدْتُ فَمَتَرَنِي سَعْدِيُّ كَوْنِي حَبِيبَتَهُ فَأَتَيْتُ أَبِي أُمُّ رُوْمَانَ وَارْتِي لِيهِ أَرْجُو حَتَّى وَمَعِيَ صَاحِبٌ لِي كَصَرَخْتُ رِأْيَ فَأَتَيْتُهَا لَدَا رِجْلِي مَا تَوَيْدَ لِي فَأَخَذَتْ بِسَبَدِي حَتَّى أَوْقَعْتَنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ وَارْتِي لَدَا نَحْمِ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفْسِي ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ ثَابِرٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَكَرْسِي ثُمَّ ادْخَلَتْنِي السَّادَ فَإِذَا لِسُوْلَةٌ مِنَ الدُّنْيَا رِجْلِي فِي الْبَيْتِ فَقُلْتُ عَلَى الْخَيْرِ وَالْكَرَمِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِفَةٍ فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ فَأَسْلَمَتْنِي مِنْ شَأْنِي فَلَمْ يَزِغْنِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَحِّي فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِ وَأَكَايَدُ مَدِينَةِ يَسْتُ تَسْعُ سِنِينَ۔

۱۰۶۷۔ أَحَدٌ ثَنَى مَعْلَى حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ

ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھے دو مرتبہ خواب میں دکھائی گئی، میں نے دیکھا کہ تم ایک ریشی کپڑے میں لپیٹی ہوئی ہو اور کہا جا رہا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہیں، ان کا چہرہ کھول کر دیکھئے میں نے چہرہ کھول کر دیکھا تو تم تھیں، میں نے سوچا کہ اگر یہ خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تو وہ خود اس کی صورت پیدا فرمائے گا۔

۱۰۷۸۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ کو ہجرت سے تین سال پہلے ہو گئی تھی۔ آنحضرتؐ نے آپ کی وفات کے تقریباً دو سال بعد عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اس وقت ان کی عمر چھ سال کی تھی پھر جب رخصتی ہوئی تو وہ نو سال کی تھی۔

۲۵۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی مدینہ کی طرف ہجرت۔

عبداللہ بن زید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا کہ اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد بن کر رہنا پسند کرتا اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں مکہ سے ایک ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر کے جا رہا ہوں کہ جہاں بکھور کے باغات ہیں، میل ذہن اس سے پیامہ یا ہجر کی طرف گیا، لیکن یہ سرزمین تو شہر "یغرب" کی تھی۔

۱۰۷۹۔ ہم سے حمید بن اسدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو اسد سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ ہم جناب بن ارت رضی اللہ عنہ کی عبادت کے لیے گئے تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نے صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہجرت کی، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا اجر دے گا۔ پھر سارے بہت سے ساتھی اس دنیا سے اٹھ گئے اور انھوں نے (دنیا میں) اپنے افعال کا پھیل نہیں دیکھا، انھیں میں مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے، احد کی لڑائی میں آپ شہید کیے گئے تھے اور صرف ایک دھاری دار چادر چھوڑی تھی دکن دیتے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا ارِيَاكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ اَرَى اَتْلُكِ فِي سَرَكِهِ مِنْ حَرِيرٍ وَيُقَالُ هَذِهِ امْرَاُتُكَ فَالْتَفَتَتْ عَنْهَا فَاَذْهَبِي اَنْتِ فَاقُولِ اِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يَنْصِبْهُ۔

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ تَوَفَّيْتُ خَدِيجَةَ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ ثَلَاثَ سِنِينَ فَلَبِثْتُ سَنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا مِنْ ذَلِكَ وَكُنْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ ثُمَّ بَنِي بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ۔

باب ۵۹ هِجْرَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ۔

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ وَابُو هُرَيْرَةَ وَهِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا لَا لِهِجْرَةٍ كُنْتُ اَشْرَأُ مِنَ الْاَنْصَارِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَأَيْتُ فِي الْاَمْنَامِ اِلَى اُحَاكِمٍ مِنْ مَكَّةَ اِلَى اَرْضِي بِهَا نَحْلُ فَذَهَبَ وَهِيَ اَنْهَا اِيْمَامَةٌ اَوْ هِجْرٌ فَاِذَا اَهِيَ الْمَدِينَةُ يَتَوَبُّ۔

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ مَعَنَا نَاجِيًا قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَرِيدُ وَجْهَ اللَّهِ فَوَقَعْنَا أَجْرًا عَلَى اللَّهِ فَبِمَا مَنَ مَفْلُ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مَصْعَبُ بْنُ عَمِيرٍ قَبْلَ يَوْمِ أُحُدٍ وَكَذَلِكَ كُنَّا إِذَا عَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا عَطَيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَاَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنْ تَصِلَیْ ذَا سَهٍّ وَتَجْعَلَ عَلٰی
رَجْلَیْهِ شَیْئًا مِّثْلَ إِذْ جِئَ وَمِنَّا
مَنْ آتَيْنَاهُ لَمْ تَسْرُثْهُ فَمَوَّ
یُهِیْهَا -

وقت جب ہم ان کی اس چادر سے ان کا سر ڈھکتے تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں ڈھکتے تو
سر کھل جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ان کا سر ڈھک دیں اور پاؤں پر
اڈھر گھاس ڈال دیں ورنہ ان کا چھپ چائے اور ہم میں بہت سے ایسے بھی ہیں کہ داس دنیا میں
بھی ان کے اعمال کا پھل انھیں ملا اور وہ اس سے نفع اندوز ہو رہے ہیں۔

۱۰۸۰۔ **أَحَدُ ثَنِيْنَا مَسَّةٌ دُخَانًا حَمَازٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ
عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ هَيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ
ابْنِ وَقَاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
أَلَا عَمَّالٌ بِالْمَنِيَّةِ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى
دُنْيَا يَصِيبُهَا أَوْ أَمْرًا لَا يَتَرَدَّدُ جِهًا فَمِجْرَتُهُ
إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى
اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِجْرَتُهُ إِلَى
اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -**

۱۰۸۰۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی
آپ زید کے صاحبزادے ہیں، ان سے یحییٰ نے، ان سے محمد بن ابراہیم نے ان
سے علقمہ بن وقاص نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں
نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے
کہ اعمال نیت پر موقوف ہوتے ہیں جس کا مقصد ہجرت سے دنیا ہوگا۔
وہ اپنے اسی مقصد کو حاصل کر سکے گا یا مقصد ہجرت سے کسی عورت سے شادی کرنا
ہوگا تو وہ بھی اپنے اسی مقصد تک پہنچ سکے گا۔ لیکن جن کا ہجرت سے مقصد اللہ
اور اس کے رسول ہوں گے تو اسی کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے
سمجھی جائے گی۔

۱۰۸۱۔ **أَحَدُ ثَنِيْنَا إِسْحَاقُ بْنُ زَيْدٍ الدَّامَشِيُّ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ حَزْمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُمَرَ وَالْأَوْزَاعِيُّ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ مَجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ أَلَمْ يَكُنْ
أَنْ عَبَدَ اللَّهُ بَيْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَاتٍ
يَقُولُ لَمْ يَهْجِرْهُ بَعْدَ الْفَتْحِ -**

۱۰۸۱۔ مجھ سے اسحاق بن زید دمشقی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن
حزمہ نے حدیث بیان کی کہہا کہ مجھ سے ابو عمر واوزاعی نے حدیث بیان کی،
ان سے عبدہ بن ابی لبابہ نے، ان سے مجاہد بن جبر مکی نے کہ عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ فتح مکہ کے بعد مکہ سے منیہ کی ہجرت باقی
نہیں رہی۔

۱۰۸۲۔ **أَحَدُ ثَنِيْنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ
قَالَ زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ اللَّيْثِيِّ
فَسَأَلْنَا هَا عَنِ الْهِجْرَةِ الْيَوْمَ قَالَتْ كَانَ الْمُؤْمِنُونَ
يَقُولُونَ أَحَدٌ مِمَّنْ يَنْتَبِهُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَإِلَى رَسُولِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَافَةً أَنْ يُفْتَنَ
عَلَيْهِمْ كَمَا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ
وَالْيَوْمَ يَقْبَلُ رَبُّهُ حَيْثُ شَاءَ وَالْكَوْنُ
جِهَادٌ وَنَيْكَةٌ -**

۱۰۸۲۔ مجھ سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن ابی رباح
نے بیان کیا کہ عبید بن عمر لیثی کے ساتھ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت
میں حاضر ہوا اور ہم نے آپ سے فتح مکہ کے بعد ہجرت کے متعلق پوچھا؟
انھوں نے فرمایا کہ ایک وقت تھا جب مسلمان اپنے دین کی حفاظت کے لیے
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف راہ فرار اختیار کرتے تھے کہ کفر کی آبادیوں
سے، اس خطہ کی وجہ سے کہیں وہ قتل نہ ہو جائے۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ
نے اسلام کو غالب کر دیا ہے اور آج (مصر میں عرب ہیں) انسان جہاں بھی چاہے
اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے اس لیے ہجرت کی کوئی وجہ نہیں، البتہ غلوں
نیت کے ساتھ جہاد کا ثواب باقی ہے۔

۱۰۸۳۔ **أَحَدُ ثَنِيْنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ
نُجَيْمٍ قَالَ هِشَامٌ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ**

۱۰۸۳۔ مجھ سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن نمیر نے حدیث
بیان کی کہ ہشام نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ

رضی اللہ عنہا نے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ! تو جانتے ہے کہ اس سے زیادہ مجھے اور کوئی چیز پسندیدہ نہیں کہ تیرے لئے میں، میں اس سے جہاد کروں جس نے تیرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی اور انھیں (ان کے وطن مکہ سے) نکالا، اے اللہ! لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو نے ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی کا سلسلہ ختم کر دیا ہے اور ابان بن یزید نے بیان کیا، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رباہ الغافطہ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھے، مِنْ قَوْمٍ كَذَبُوا نَبِيَّكَ فَخَرَجُوهُ مِنْ قَرْيَتِهِ۔

۱۰۸۲۔ ہم سے مطرب بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں رسول بنایا گیا تھا، پھر آپ پر مکہ معظمہ میں قیام کے دوران تیرہ سال تک وحی آتی رہی۔ اس کے بعد آپ کو ہجرت کا حکم ہوا اور آپ نے ہجرت کی حالت میں دس سال گزاریے جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر تیرہ سیکھ سال کی تھی۔

۱۰۸۵۔ ہم سے مطرب بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے روح بن عبادہ نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمبہ میں تیرہ سال قیام کیا رزول وحی کے سلسلے بعد اور جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر تیرہ سیکھ سال کی تھی۔

۱۰۸۶۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن عبید اللہ کے مولا ابو النضر نے، ان سے عبید یعنی ابن ضنین نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے پھر فرمایا، اپنے ایک ہندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا کہ دنیا کی نعمتوں میں سے جو وہ چاہے اسے اپنے لیے پسند کر لے۔ یا جو اللہ تعالیٰ کے یہاں ہے (آخرت میں) اسے پسند کر لے۔ اس ہندے نے اللہ تعالیٰ کے یہاں لٹنے والی چیز کو پسند کر لیا، اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کی، ہمارے ماں باپ آنحضرت پر فدا ہوں، ہمیں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے

اللَّهُ عَمَّا أَنْتَ سَعْدٌ قَالَ - اللَّهُمَّ أَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّكَ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُجَامِدَ هَمَّ رِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ وَقَالَ أَبَاتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ أَخْبَرْتَنِي مَا نُسْنُهُ مِنْ قَوْمٍ كَذَبُوا نَبِيَّكَ وَأَخْرَجُوهُ مِنْ قَرْيَتِهِ۔

۱۰۸۴۔ احَدًا ثَنَا مَطْرِبُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا دُوْخُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَبِيعِ بْنِ سَنَةَ فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ شَعْرًا مِرَّ بِالْهَجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِينَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ۔

۱۰۸۵۔ احَدًا ثَنَا مَطْرِبُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا دُوْخُ بْنُ عَبَّادَةَ حَدَّثَنَا ذَكْرِيَاءُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً وَتَوَخَّى وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ۔

۱۰۸۶۔ احَدًا ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَا لَيْتَ عَنْ أَبِي النَّظْرِ مَوْلَى عُمَرَ ابْنِ عَبِيدٍ اللَّهُ عَنْ عَبِيدٍ يَعْنِي ابْنَ حَنْظَلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمُنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ عَبْدًا أَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ ابْنًا يُؤْتِيهِ مِنْ زَهْرَةِ الْقَمِيَا مَا شَاءَ وَيَعْنِي مَا عِنْدَكَ فَاحْتَكَ مَا عِنْدَكَ لَا تَبْكِي أَبْوَكَوْ قَالَ فَكَدَيْتُكَ بِأَبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَعَجِبْنَا

كَذَلِكَ قَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُحَدِّثُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ خَيْزَرَةَ اللَّهُ يَكُونُ
أَنْ يَكُونُ رَيْبُهُ مِنْ ذَلِكَ أَوْ لَا يَكُونُ يَكُونُ مَا عَشَدَّ
وَهُوَ يَقُولُ كَذِبًا يَا بَائِنًا دَأَمَهَا تَنَا فَكَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَ
كَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَغْلَمُ سَائِمٍ - وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ مِنْ أَمَنِ النَّاسِ عَلَى
فِي مَعْتَبَرِهِ وَمَالِهِ أَمَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا
مِنْ أُمَّتِي لَأَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ إِذْ خَلَّتْهُ الْإِسْلَامُ
لَا يَعْصِيَنِي فِي الْمَسْجِدِ خَوْفُهُ إِلَّا خَوْفَهُ
إِنِّي بَكْرٍ -

۸۴۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلٍ قَالَ أَمِنُ شَهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَنْ وَهَّابِ بْنِ
السُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوَّجَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَغْفِلْ أَبَوْحَى
قَطْرًا إِلَّا وَهَمًا يَبِينُ الْبَاقِينَ وَلَمْ يَمُرَّ
عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفِي التَّمَادُّ بِكَوْزَةٍ وَعَشِيَّةً
فَلَمَّا أُتِيتُ بِالْمُسْلِمُونَ خَوَّجَ أَبُو بَكْرٍ مَسَاجِدَ
نَحْوِ أَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتَّى بَلَغَ بَرَكَةَ الْإِمَامَةِ لَهِيَّةً
أَبْنِ السَّاءِ غَنَمَةٍ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارِئَةِ فَقَالَ ابْنُ تَوَيْلَةَ
يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنِي قَوْمِي فَأَرَدْتُهُ
أَنْ أَسِيرَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبَدَ دِينِي قَالَ ابْنُ
السَّاءِ غَنَمَةٍ قَاتٍ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْذَرُ
لَهُ يَخْذَرُ إِنْ تَكَلَّسَبَ الْيَوْمَ وَتَهْلِلَ الرَّجَمَ
وَتَهْلِلُ الْمَكَلَّ وَتَعْرِى الْقَيْفَ وَتَعِينَ عَلَى
كَوَائِبِ الْحَيِّ قَاتٍ لَكَ بَجَادُ الرَّجَمِ وَعَبْدُكَ
يَسْكُوكَ وَارْتَحَلَ مَعَهُ بَنُ السَّاءِ غَنَمَةٍ تَطَافُ
ابْنُ السَّاءِ غَنَمَةٍ عَشِيَّةً فِي أَسْوَافِ قَرْنِي

اس طرز عمل پر حیرت ہوئی، بعض لوگوں نے کہا، ان بزرگوں کو دیکھئے،
آنحضرت تو ایک بندے کے متعلق اطلاع دے رہے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے
دنیا کی نعمتوں اور جو اللہ کے پاس ہے اس میں سے کسی کے پسند کرنے کا
اختیار دیا تھا اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آنحضرت پر فدا ہو
لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو ان دوحیزوں میں سے ایک کا اختیار
دیا گیا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم میں سب زیادہ اس سلسلے میں باخبر تھے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ لوگوں میں سب زیادہ اپنی محبت
اور مال کے ذریعہ مجھ پر احسان کرنے والے ابوبکر ہیں، اگر میں اپنی امت میں
سے کسی کو اپنا خلیل بنا سکتا تو ابوبکر کو بناتا۔ البتہ اسلامی تعلق ان کے ساتھ کافی
ہے مسجد میں کوئی دروازہ اب کھلا ہوا باقی نہ دکھا جائے سوا ابوبکر کے گھر کی
طرف کھلنے والے دروازہ کے۔

۸۴۱. ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان
کی ان سے عقیل نے کہ ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی،
اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا
کہ جب میں نے ہوش سنبھا لائوں میں نے اپنے والدین کو دین اسلام کا منع پایا۔
اور کوئی دن ایسا نہیں گذرتا تھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں
صبح و شام دونوں وقت تشریف نہ لاتے ہو۔ پھر جب مکہ میں مسلمانوں کو ستایا جا
لگا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ حبشہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کر کے نکلے جب مقام برک
الغمامہ پر پہنچے تو آپ کی ملاقات ابن الدغنے سے ہوئی۔ وہ قبیلہ تمارہ کا سردار تھا
اس نے پوچھا، ابوبکر! کہاں کا ارادہ ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ میری قوم نے مجھے
نکال دیا ہے۔ اب میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ ملک ملک کی سیاحت کروں گا۔ اور
آزادی کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کروں گا ابن الدغنے نے کہا، لیکن ابوبکر!
تم جیسے انسان کو اپنے وطن سے نہ خود نکالنا چاہیے اور نہ اسے نکالا جانا چاہیے
تم محتاجوں کی مدد کرتے ہو، صلہ رحمی کرتے ہو، بے سوں کا بوجھ اٹھاتے ہو، مہمان نوازی
کرتے ہو اور حق پر قائم رہنے کی وجہ سے کسی پرانے والی مصیبتوں میں اسکی مدد کرتے
ہو میں تمھیں پناہ دیتا ہوں، واپس چلو اور اپنے شہر ہی میں اپنے رب کی عبادت کرو۔

چنانچہ آپ واپس آ گئے اور ابن الدغنے بھی آپ کے ساتھ واپس آیا، اس کے بعد ابن الدغنے
قریش کے تمام سرداروں کے یہاں شام کے وقت گیا اور سب سے اس نے کہا کہ ابوبکر جیسے
شخص کو نہ خود نکالنا چاہیے اور نہ اسے نکالا جانا چاہیے، کیا تم ایک ایسے شخص کو نکالو گے

جو محتاجوں کی امداد کرتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے، بے کسوں کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ یہاں نوری کرتا ہے اور حق کی وجہ کسی پرانے والی مصیبتوں میں اسکی مدد کرتا ہے قریش نے ابن الرغنه کی پناہ سے انکار نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ ابو بکر سے کہہ دو کہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر کے اندر ہی کیا کریں، وہیں نماز پڑھیں اور جو جی چاہے ہیں پڑھیں، اپنی ان عبادت سے ہمیں تکلیف نہ پہنچائیں اس کا اظہار و اعلان نہ کریں کیونکہ ہمیں اس کا خطرہ ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اوسکے اس فتنہ میں نہ مبتلا ہو جائیں، یہ باتیں ابن الرغنه نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بھی آکر کہیں، کچھ دنوں تک تو آپ اس پر قائم رہے اور اپنے گھر کے اندر ہی اپنے رب کی عبادت کر کے رہے نہ نماز برسر عام پڑھتے تھے اور نہ اپنے گھر کے سوا کسی اور جگہ تلاوت قرآن کرتے تھے لیکن پھر انھوں نے کچھ سوچا اور اپنے گھر کے سامنے نماز پڑھنے کے لیے ایک جگہ بنائی جہاں آپ نے نماز پڑھنی شروع کی اور تلاوت قرآن بھی وہیں کرنے لگے نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں مشرکین کی عورتوں اور بچوں کا جمع ہونے لگا۔ وہ سب حیرت اور ہزینگی کے ساتھ انھیں دیکھتے، ہا کرتے تھے، ابو بکر رضی اللہ عنہ بڑے نرم دل تھے۔ جب قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو آنسوؤں کو روک نہ سکتے تھے۔ اس صورت حال میں مشرکین قریش کے سردار گھبرا گئے اور انھوں نے ابن الرغنه کو بلا بھیجا جب ابن الرغنه گیا تو انھوں نے اس سے کہا کہ ہم نے ابو بکر کے لیے تمھاری پناہ اس شرط کے ساتھ تسلیم کی تھی کہ اپنے رب کی عبادت وہ اپنے گھر کے اندر کیا کریں گے لیکن انھوں نے شرط کی خلاف ورزی کی ہے اور اپنے گھر کے سامنے نماز پڑھنے کے لیے ایک جگہ بنا کر برسر عام نماز پڑھنے اور تلاوت قرآن کرنے لگے ہیں۔ ہمیں اس کا ڈر ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اوسکے اس فتنے میں نہ مبتلا ہو جائیں اس لیے تم انھیں روک دو اگر انھیں یہ شرط منظور ہو کہ اپنے رب کی عبادت صرف اپنے گھر کے اندر ہی کیا کریں تو وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ اعلان و اظہار پر مصر ہیں تو ان سے کہو کہ تمھاری پناہ واپس دے دیں کیونکہ ہمیں یہ پسند نہیں کہ تمھاری دی ہوئی پناہ میں ہم دخل اندازی کریں لیکن ہم ابو بکر کے اس اعلان و اظہار کو بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر ابن الرغنه ابو بکر رضی اللہ عنہ کے یہاں آیا اور کہا کہ جس شرط کے ساتھ میں نے آپ سے عہد کیا تھا وہ آپ کو معلوم ہے اب آپ اس شرط پر قائم رہیں یا پھر میرے عہد کو واپس کیجئے کیونکہ مجھے یہ گوارا نہیں کہ عرب کے کانوں تک یہ بات پہنچے کہ میں نے ایک شخص کو پناہ دی تھی لیکن اس میں (قریش کی طرف سے) دخل اندازی کی گئی اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمھاری پناہ واپس کرتا ہوں اور اپنے رب عزوجل کی پناہ

قَالَ لَمْ يَأْتِ ابْنِ بَكْرٍ لَّا يَخْرُجَ مِثْلَهُ وَلَا يُخْرِجُ أَخْرَجُونَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكُلَّ وَيَقْرِ الْمَقِيَّتَ وَيُعِينُ عَلَى كَوَائِبِ الْحَقِّ فَلَمْ تَكَلِّبْ قَوْلَيْنِ رَجُولًا ابْنُ السَّيِّئَةِ وَ قَالُوا لَا بَنُو السَّيِّئَةِ مَوْأَبِيكُ فَلْيُعْمِدْ رُبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيَصِلْ فِيهِمَا وَالْيَعْمَدُ مَا سَاءَ وَلَا يُؤْذِنَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِهِ فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يُفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا قَالُوا ذَلِكَ ابْنُ السَّيِّئَةِ لَا يَخْرُجُ مِثْلَهُ فَلْيُعْمِدْ رُبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلَاتِهِ وَلَا يَقْرَأُ فِي غَيْرِ دَارِهِ ثُمَّ بَدَأَ ابْنُ بَكْرٍ فَاتَّبَعَهُ مَسِيحًا يَقْنَاءُ دَارَهُ وَكَانَ يَصِلُ فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَقْدِفُ عَلَيْهِ نِسَاءَ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاءَهُمْ وَهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَامًا لَا يَمْلِكُ عَيْنِيهِ إِذَا قُرَأَ الْقُرْآنُ وَافْرَعُ ذَلِكَ أَشْرَكَ قَوْلَيْنِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأُذِ سَكُوا إِلَى ابْنِ السَّيِّئَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا إِنَّا كُنَّا أَجْرًا أَبَا بَكْرٍ يَخْرُجُ عَلَى أَنْ يَغْمِدَ رُبَّهُ فِي دَارِهِ فَقَدْ جَاءَ ذَلِكَ فَاتَّبَعَهُ مَسِيحًا يَقْنَاءُ دَارَهُ فَاتَّعَنَ بِالْقَلَّةِ وَالْقَوَامَةِ فِيهِ وَإِنَّا كُنَّا نَخْشَى أَنْ يُفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا فَانْتَهَرُوا أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَغْمِدَ رُبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَّ وَابْنُ أَبِي إِلَا أَنْ يَغْلِبَ يَدُكَ فَاسْتَلِمَهُ أَنْ يَسُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا كُنَّا كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِيكَ وَلَسْنَا مَقْوِينَ لَكَ ابْنُ السَّيِّئَةِ شَيْعَلَانِ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا قَالَى ابْنُ السَّيِّئَةِ إِلَى ابْنِ بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَلَيْسَ مَا قَالَتْ لَكَ بِكَ لِي فَأَمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ وَ إِنَّمَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَوْبَ أَلَيَّ

پر راضی اور خوش ہوں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں مکہ میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے مسلمانوں سے فرمایا کہ تمہاری ہجرت کی جگہ مجھے (دخواب میں) دکھائی گئی ہے وہاں کھجور کے باغات ہیں اور دو پتھر پلے میدانوں کے درمیان میں واقع ہے چنانچہ جنہیں ہجرت کرنا تھی انھوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور جو حضرات مرز میں جگہ ہجرت کر کے چلے گئے تھے وہ بھی مدینہ واپس چلے آئے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی مدینہ ہجرت کی نیاری شروع کر دی، لیکن آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ کچھ دنوں کے لیے توقف کرو، مجھے توقع ہے کہ ہجرت کی اجازت مجھے بھی مل جائے گی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا واقعی آپ کو بھی اس کی توقع ہے، میرے باپ آپ پر فدا ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرتؐ کی رفاقت سفر کے شرف کے خیال سے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا اور دو اڑھائیوں کو جو ان کے پاس تھیں لیکر کے پتے کھلا کر تیار کرنے لگے، چار مہینے تک۔ ابن شہاب نے بیان کیا ان سے عروہ نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ایک دن ہم ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر بیٹھے ہوئے تھے، بھری دوپہر تھی کہ کسی نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرسبز وصال ڈالے تشریف لارہے ہیں۔ آنحضرتؐ کا معمول ہمارا یہاں اس وقت آنے کا نہیں تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بڑے، آنحضرتؐ پر میرے ماں باپ فدا ہوں ایسے وقت میں تو آپ کسی خاص وجہ سے ہی تشریف لائے ہوں گے۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر آنحضرتؐ تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو اجازت دی تو آپ اندر داخل ہوئے، پھر آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا اس وقت یہاں سے تھوڑی دیر کے لیے سب کو اٹھا دو۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یہاں اس وقت تو سب گھر کے ہی افراد ہیں، میرے باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! آنحضرتؐ نے اس کے بعد فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت دیدی گئی ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میرے باپ آنحضرتؐ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! کیا مجھے رفاقت سفر کا شرف حاصل ہو سکے گا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پر فدا ہوں، ان دونوں میں سے ایک اڑھائی آپ سے لیجئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، لیکن قیمت سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم چل دی جلدی ان کے لیے تیار کیا شروع کر دیں اور کچھ زرا سفر ایک قبیلے میں رکھ دیا اسامہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے پیٹے کے ٹکڑے کر کے قبیلے کا منہ اس سے باندھ دیا اور اسی وجہ سے ان کا نام ذات النطاق رکھنے والی پڑ گیا، عائشہ رضی

اُخْبِرْتُمْ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنِّي أُرِيدُ إِلَيْكَ جَوَادَكَ وَأَرْضِي بِجَوَارِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَيْمَنَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِينَ إِنِّي أُرِيدُ دَارَ هَيْجَرَتِكُمْ ذَاتَ نَحْلٍ سَبْعِينَ لَأَبْتَيْنِ وَهُمَا الْخَوَّ تَانِ فَهَاجَرُوا قَبْلَ الْمَدِينَةِ وَرَحِمَ عَامَّةٌ مِمَّنْ كَانَ هَاجَرًا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ وَبِحَقِّهِ أَبُو بَكْرٍ قَبْلَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسَالِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُوَدَّنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَهَلْ تَزُجُّوْا ذَلِكَ بِإِيَّامِي أَنْتَ قَالَ لَعَنَهُ نَعَسٌ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْفَ مَحَبَّةٍ وَكَفَّتْ دَاخِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَ لَا وَدَقَ الشَّعْرُ وَهُوَ الْخُبَطُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ: قَبِينَمَا نَحْنُ يَوْمَ مَا جَلُوسٌ فِي بَيْتٍ إِلَى بَكْرٍ فِي حُجْرٍ الظُّلُمُوتِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَرِّبًا فِي مَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِيْنَا فِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِدَاءُ لَكَ إِيَّيْ دَائِمٍ وَاللَّهِ مَا جَاءَ بِهِمْ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ قَالَتْ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَوَازَنَ لَهُ فَمَا حَلَّ فَقَالَ السَّيِّحِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مِنْ عِنْدِكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ يَا بِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنِّي أَذِنَ لِي فِي الْخَوَّ وَجِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ انْصَبَا بِي يَا بِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَخَدَّ بِإِيَّامِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْدَى دَاخِلَتَيْنِ هَاتَيْنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَيْتَنِي قَالَتْ عَائِشَةُ نَجَّهْتُمَا هُمَا أَحَبُّ الْجَهَارِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سَفَرَةً فِي حِوَابٍ فَقَطَعَتْ أَشْجَارَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ

اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جبل ثور کے غار میں پڑاؤ کیا اور تین راتیں وہیں گزاریں، عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ رات وہیں جا کر گزارا کرتے تھے، یہ توجران لیکن بہت سمجھدار تھے اور ذہین پایا تھا۔ سحر کے وقت وہاں سے نکل آتے تھے اور صبح انہی سویرے مکہ پہنچ جاتے جیسے وہیں رات گزارا ہو۔ پھر جو کچھ بھی یہاں سننے اور جس کے ذہیران حضرات کے خلاف کارروائی کے لیے کوئی تدبیر کی جاتی تو اسے محفوظ رکھتے اور جب اندھیرا چھا جاتا تو تمام اطلاعات یہاں آکر پہنچا تے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مولا عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ آپ حضرات کے لیے قریب ہی دودھ پینے والی بکری چرایا کرتے تھے اور جب کچھ رات گزر جاتی تو اسے غار میں لٹے تھے آپ حضرات اسی پر رات گزارتے۔ اس دودھ کو گرم لوہے کے ذریعہ گرم کر لیا جاتا تھا۔ صبح منہ اندھیرے ہی عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ غار سے نکل آتے تھے ان تین راتوں میں روزانہ کان کا یہی دستور تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی الدلیل جو نبی عبد بن عدی کی شاخ تھی، کے ایک شخص کو راستہ بتانے کے لیے اجرت پر اپنے ساتھ رکھا تھا۔ شیخوں راستوں کا بڑا ماہر تھا۔ آل عاص بن دامل سہمی کا یہ حلف بھی تھا اور کفار قریش کے دین پر قائم تھا، ان حضرات نے اس پر اعتقاد کیا۔ اور اپنے دونوں اونٹ اس کے حوالہ کر دیئے۔ قرار یہ پایا تھا کہ تین راتیں گزار کر یہ شخص غار ثور میں ان حضرات سے ملاقات کرے۔ چنانچہ تیسری رات کی صبح کو وہ دونوں اونٹ لے کر آگیا، اب عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اور یہ راستہ بتانے والا، ان حضرات کو ساتھ لیکر روانہ ہوئے، ساحل کے راستے سے ہوتے ہوئے۔ ابن شہاب نے بیان کیا اور مجھے عبدالرحمن بن مالک مدنی نے خبر دی، آپ سراقہ بن مالک بن جعشم کے بھتیجے ہیں، کہ ان کے والد نے انھیں خبر دی اور انھوں نے سراقہ بن مالک بن جعشم کو یہ کہتے سنا کہ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے اور یہ پیش کش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اگر کوئی شخص قتل کر دے یا قید کر لے تو ہر ایک کے بدلے میں اسے سوا اونٹ دیئے جائیں گے۔ یہاں نبی قوم بنی مدلیج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان کا ایک آدمی سامنے آیا اور ہمارے قریب کھڑا ہو گیا۔ ہم ابھی بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے کہا، مراق! ساحل پر میں ابھی چند سائے دیکھ کر آ رہا ہوں، میرا خیال ہے کہ وہ محمد اور ان کے ساتھی ہی ہیں۔ صلی اللہ علیہ وآلہ، اصحابہ و بارک وسلم، سراقہ نے کہا، میں سمجھ گیا کہ اس کا خیال صحیح ہے۔ لیکن میں نے اس سے کہا کہ یہ وہ لوگ نہیں ہیں، میں نے فلاں فلاں کو دیکھا ہے۔

تَلْعَةُ مِنْ نَهْطٍمَا قَوَّ بَطْنُ يَمَ عَلَى فَمِ الْحَبْرِ بَيْدَالِكَ
تَجَمَّعَتْ ذَاتِ التَّلَاقِ قَالَتْ تَمَّ لِحْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بَكَارٍ فِي جَبَلٍ تَوَدَّ كَلَمُنَا
فِيهِ فَلَا تَكَلِيَالٍ بَيْتٍ عِنْدَا هَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
وَهُوَ غَلَامٌ شَابٌ ثَقِفُ لَقْنُ فَيَدْرِي مِثْ عِنْدَا هَمَّا
لِيَحْدِثُ قِيَصِيحَ مَعْقُورِيْنِ بِمَكْنَةٍ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ
أَمْرًا يَكُنْ دَانٍ بِهِ إِلَّا دَعَا حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِحَبْرٍ حِينِ
بِجَعْلِيْلَ انْطَلَا مٌ وَيُرْطَى عَلَيْهِمَا عَامُورٌ بَيْنَ فُهِيرَةٍ
مَوْطَى أَبِي بَكْرٍ مِثْلَةَ مِنْ غَمَمٍ فَيَرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينِ
تَدَّ هَبٌ سَاعَةً مِنَ الشَّامِ فَيَبِيْتَانِ فِي رَسِيلٍ وَ
هُوَ كَبْنٌ مِثْلَتُهُمَا وَدُضِيْفُهُمَا حَتَّى يَنْعَقَ يَمَّا
عَامُورٌ بَيْنَ فُهِيرَةٍ يَغْلِسُ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ
مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الشَّدَاثِ وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ دُجْلًا مِنْ
سَبِي الدَّيْلِ وَهُوَ مِنْ عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خَوِيْتَنَا
وَالْخَوِيْتِ الْمَاهِرِ بِالْمَهَادِ بِيْتَرٍ قَدْ غَمَسَ حِلْفًا
فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ دَاوُدَ السَّمْعِيِّ وَهُوَ عَلَى دِيْنِ
غَلَا فَيُكْرِيْنِ قَائِمًا هَذَا فَكَأَلِيْرٍ رَاحِلَتِيْمَا وَ
وَأَعْلَا هَذَا تَوَدَّ رَجُلًا تَلَا ثَ لِيَا لِي بَوَاحِلَتِيْمَا مِثْمِ
فَلَا ثَ وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامُورٌ بَيْنَ فُهِيرَةٍ وَالْدَّيْلِ
فَآخَذَ بِهِمَا طَرِيقَ السَّوَا حِلٍ قَالِ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ الْهَمْدِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَخِي
سَرَا قَةَ ابْنِ مَالِكٍ بْنِ جَعْشَمٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ
أَنَّهُ سَمِعَ سَرَا قَةَ بْنَ جَعْشَمٍ يَقُولُ جَاءَنَا رَسُولُ
كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَائِي بَكْرٍ دِيَّةً لِي وَاحِدًا مِنْهُمَا مَنْ قَتَلَهُ
أَوْ أَسْرَاهُ فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ
تَوَدَّ بَنِي مُدَلِّجٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى قَامَ
عَلَيْنَا وَتَحَنَّنَ جَلَدُ مِ قَالِ يَا سَرَا قَةَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ

اِنَّا اَسْوَدَۃٌ يَّا سَاحِلُ اَزَاہَا مُحَمَّدٌ اَوْ اَمْعَابُہٗ قَالَ
سُرَاۡتَہٗ فَعَرَفْتُ اَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ لِمَ اِنَّہُمْ لَیْسُوْا بِہُمْ
وَاللَّیْلِ کَذِبَتْ فَلَا نَاوْ دَلَاۡنَا اَنْطَلَقُوْا بِاَعْيُنِنَا نَمْلِكُنَّ
فِی الْمَجْلِیْسِ سَاعَۃً ثُمَّ قُمْتُ فَاَمْلُکْتُ فَاَمُوْتُ جَارِیَّتِیْ
اَنْ تَخْرُجَ بِکَرِیْمِیْ وَہِیْ مِنْ وَاِیْ اَکْمَرٍ فَتَحْبِسَہَا
عَلٰی وَاَخَذْتُ دُمُحِیَّ فَخَرَجْتُ بِہِ مِنْ ظَہْرِ الْمِیْمَتِ
فَحَطَّطْتُ بِوُجْہِہِ الْاَدَمَ وَخَفَضْتُ عَلَیْہِ حَتّٰی اَتَيْتُ
کُرْسِیَّ فَزَكَّیْتُہَا فَزَعَمْتُہَا تَقَرَّبَ بَیَّ حَتّٰی دَنُوْتُ
مِنْہُمْ فَعَاثَرْتُ بَیَّ کُرْسِیَّ فَخَرَرْتُ عَنْہَا فَفَقَمْتُ فَاهْوَتْ
سِیَّحِیْ اِلَیَّ کِلَاۡتَہِیْ فَاَسْتَحْجَرْتُ مِنْہَا الْاَدَمَ
فَاَسْتَقْسَمْتُ بِہَا اَفَرُہُمْ اَمَ لَا فَخَرَجَ الَّذِیْ اُکْرِہُ
فَزَكَّیْتُ کُرْسِیَّ وَعَقَبْتُ الْاَدَمَ تَقَرَّبَ بَیَّ حَتّٰی اِذَا
سَمِعْتُ قِرَاعَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَ
لَعَوْلَا یَلْتَفِتُ وَاَبُو بَکْرٍ یُکْتَلِیْ اِلَیَّ لَتَفَاتٍ سَاخَتْ بِہَا
کُرْسِیَّ فِی الْاَدَمِ حَتّٰی بَلَغَکَا الْمُرْکَبَیْنِ فَخَرَرْتُ عَنْہَا
ثُمَّ زَجَرْتُہَا فَتَمَفَّتْ کَلَمًا یُکَدُّ تَخْرُجُ بَیَّ مِنْہَا کَلَمًا
اَسْتَوَتْ قَائِمَۃً اِذَا لِکَرِیْمَہِمَا عَنَانٌ سَاطِعٌ فِی السَّمَاءِ
مِثْلُ السَّحَابِ نَاَسْتَقْسَمْتُ یَا اَدَمَ فَخَرَجَ الَّذِیْ
اُکْرِہُ فَاَدْبَتُہُمْ بِالْاَمَانِ فَوَقَعَا فَزَكَّیْتُ کُرْسِیَّ
حَتّٰی جِئْتُہُمْ وَدَعَمْتُ فِی نَفْسِیْ حَتّٰی لَقِیْتُ مَا لَقِیْتُ
مِنْ الْحَیْسِ عِثْمُہُمْ اَنْ سَیْظَہُرَ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فَقُلْتُ لِمَ اِنَّ قَوْلَکَ قَدْ جَعَلُوْا فِیْکَ
الْبَیْۃَ وَاَخْبَرْتُہُمْ اَحْبَادًا مَا یُرِیْدُ النَّاسُ بِہُمْ وَ
عَرَضْتُ عَلَیْہُمْ الزَّادَ وَالتَّمَنَاعَ فَلَمْ یَسُوْزَانِیْ وَ لَمْ
یَسْأَلُوْنِیْ اِلَّا اَنْتَ قَالَ اَخَفِ عَنَّا فَسَأَلْتُهُ اَنْ یُکْتُبَ
لِیْ کِتَابًا مِّنْ قَاۡمَرٍ عَامِرٍ مِّنْ فُہْمَیْرَۃٍ فَکَتَبَ بَیَّ دُمُحِیَّ

ہمارے سامنے سے اسی طرف گئے ہیں اس کے بعد میں مجلس میں تھوڑی دیر
اور بیٹھا رہا اور پھر اٹھتے ہی گھر گیا اور اپنی باندی سے کہا کہ میرے گھوڑے کو
لے کر ٹیلے کے پیچھے چلی جائے اور وہیں میرا انتظار کرے، اس کے بعد میں نے
اپنا نیزہ اٹھایا اور گھر کی پشت کی طرف سے باہر نکل آیا میں نیبرے کی نوک سے
زمین پر بیکر کھینچتا چلا گیا اور وپر کے حصے کو چھپاتے ہوئے تھا، میں گھوڑے
کے پاس آکر اس پر سوار ہوا اور صبار قتاری کے ساتھ لے لے چلا، بخنی مرعت
کے ساتھ بھی میرے لیے ممکن تھا آخر الامر میں نے ان حضرات کو پا ہی لیا، اسی
وقت گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور مجھے زمین پر گر دیا، لیکن میں کھڑا ہو گیا اور
اپنا دایاں ہاتھ ترکش کی طرف بڑھایا اس میں سے تیر نکال کر میں نے فال نکالی
کہ آیا میں انھیں نقصان پہنچا سکتا ہوں یا نہیں، فال اب بھی وہ نکل جیسے میں
پسند نہیں کرتا تھا، یعنی میں انھیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکوں گا، لیکن میں دوبارہ
اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور تیروں کے فال کی پرواہ نہیں کی، پھر میرا گھوڑا
مجھے انتہائی تیزی کے ساتھ دوڑاتے لیے جا رہا تھا۔ آخر جب میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت سنی، آنحضرت میری طرف کوئی توجہ نہیں کر رہے تھے
لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ بار بار رمل کر دیکھتے تھے تو میرے گھوڑے کے آگے
کے دونوں پاؤں زمین میں دھنس گئے، جب وہ ٹخنوں تک دھنس گیا تو میں اس
کے اوپر گر پڑا اور اسے اٹھنے کے لیے ڈانٹا، میں نے اسے اٹھنے کی کوشش
کی، لیکن وہ اپنے پاؤں زمین سے نہیں نکال سکا، بڑی مشکل سے جب اس نے
پوری طرح کھڑے ہونے کی کوشش کی تو اس کے آگے کے پاؤں سے منتشر سا
غبار اٹھ کر دھوئیں کی طرح آسمان کی طرف چڑھنے لگا، پھر میں نے تیروں سے
فال نکالی، لیکن اس مرتبہ بھی وہی فال آئی جسے میں پسند نہیں کرتا تھا اس وقت
میں نے ان حضرات کو امان دینے کے لیے پکارا۔ میری آواز پر وہ لوگ کھڑے
ہو گئے اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس آیا۔ ان تک بڑے
ارادے کے ساتھ پہنچنے سے جس طرح مجھے روک دیا گیا تھا اسی سے مجھے یقین ہو
ہو گیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت غالب آکر رہے گی، اس لیے میں
نے آنحضرت سے کہا کہ آپ کی قوم نے آپ کے لیے سوا وٹوں کے انعام کا اعلان کیا

یہ سب کارروائی اس لیے کی جا رہی تھی تاکہ کسی کو شبہ نہ ہو جائے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و اُمّی کا بیچھا کیا جا رہا ہے اور یہ کہ آنحضرت کو واقعی
ساحل کے راستے سے مدینہ کی طرف تشریف لے جا رہے ہیں، کیونکہ اگر کوئی اور جان جاتا اور ساتھ ہو لیتا تو انعام کی تقسیم ہو جاتی اور پورا حصہ ان صاحب کو نہیں
مل سکتا تھا دوسری روایتوں میں ہے کہ اس نے روانگی سے پہلے بھی جاہلیت کے دستور کے مطابق فال نکالی تھی، اور ہر مرتبہ کی فال کا نتیجہ یہی نکلتا تھا کہ اس ارادہ کو ترک کر
دینا چاہیے۔

پھر میں نے آپ کو قریش کے ارادوں کی اطلاع دی۔ میں نے ان حضرات کی خدمت میں کچھ ترشہ اور سامان پیش کیا لیکن آنحضرتؐ نے اسے قبول نہیں کیا۔ مجھ سے کسی اور چیز کا مطالبہ بھی نہیں کیا صرف اتنا کہہ کر ہمارے متعلق زار واری سے کام لینا لیکن میں نے عرض کی کہ آپ میرے لیے ایک امن کی تحریر لکھ دیجئے۔ آنحضرتؐ نے عامر بن قہیرہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انھوں نے چڑھے کے ایک رقعہ پر تحریر میں لکھ دی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے، ابن شہاب نے بیان کیا اور انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات زبیر رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو مسلمانوں کے ایک تجارتی قافلہ کے ساتھ شام سے واپس آ رہے تھے۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے آنحضرتؐ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سفید پوشاک پہن کی۔ ادھر مدینہ میں بھی مسلمانوں کو آنحضرتؐ کی مکہ سے ہجرت کی اطلاع ہو گئی تھی اور یہ حضرات روزانہ صبح کو مقام حروہ تک آتے تھے اور آنحضرتؐ کا انتظار کرتے رہتے، لیکن دوپہر کی گھم کی وجہ سے دوپہر کو انھیں واپس ہو جانا پڑتا تھا۔ ایک دن جب بہت طویل انتظار کے بعد سب حضرات واپس آ گئے اور اپنے گھر پہنچ گئے تو ایک یہودی نے اپنے ایک قلعہ سے غور سے جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کے ساتھ نظر آئے، اس وقت آپ سفید کپڑا زیب تن کیے ہوئے تھے اور بہت دور تھے۔ یہودی بے اختیار چلا اٹھا کہ اے مشرعب! اٹھا کر بزرگ آگئے جن کا تمہیں انتظار تھا۔ مسلمان ہتھیار لے کر دوڑ پڑے اور حضور اکرمؐ کا مقام حروہ پہنچنے سے پہلے استقبال کیا۔ آپ نے ان کے ساتھ دامنہ طرف کا راستہ اختیار کیا اور بنی عمرو بن عوف میں قیام کیا۔ یہ ربیع الاول کا مہینہ تھا اور یہی کا دن۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہے۔ انصار کے جن افراد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نہیں دیکھا تھا وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی کو سلام کر رہے تھے لیکن جب حضور اکرمؐ پر دھوپ پڑنے لگی تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر سے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا، اس وقت لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا۔ حضور اکرمؐ نے بنی عمرو بن عوف میں تقریباً دس دن تک قیام کیا اور وہ مسجد جس کی نبیاء و تقویٰ پر قائم ہے قرآن کے بیان کے مطابق، وہ اسی زمانہ میں تعمیر ہوئی اور حضور اکرمؐ نے اس میں نماز پڑھی۔ پھر آنحضرتؐ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور صحابہ بھی آپ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ آخر آنحضرتؐ کی سواری مدینہ منورہ میں اس مقام پر کہ

مِنْ اَدِيمٍ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاحْتَبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِي ذِكِّهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَأَنَّهُ تَجَادَا قَاتِلَيْنِ مِنَ الشَّامِ لَمَّا لَمَسَا الزُّبَيْرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ نِيَابَ بِيَاهِنِ وَسَمِعَ الْمُسْلِمُونَ يَا لِمَا يَسْتَحْجِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فَكَانُوا يَغْدُونَ كُلَّ عَدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ فَيَسْتَطِرُّونَهَا حَتَّى يَرَوْا هُمْ حَرَّ النَّظْمِ يَرَوْنَ فَاقْتَلَبُوا أَبْصَارَهُمْ مَا أَكَلُوا انْتِظَادَهُمْ فَلَمَّا أَوْدَا إِلَى بَيْوتِهِمْ أَوْ فِي رَجُلٍ مِنْ يَهُودٍ عَلَى أَطْرِمٍ مِنْ أَكَلِهِمْ لَا يَسْتَطِرُّ إِلَيْهِ فَبَصُرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَبْصُفِينَ يَرَوْنَ بِهِمُ السَّوَابَ فَلَمَّا نِيلَكَ الْيَهُودِيُّ أَنْ قَالَ يَا عَالِي صَوْتِهِ يَا مَعَا شِرَّ الْعَرَبِ هَذَا أَحَدُ كُرْدٍ أَلَيْسَ تَسْتَظِرُّونَ قَاتِلَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى السَّلَا حَرَّ النَّظْمِ أَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ الْحَرَّةَ نَعْدَالٍ بِهِمْ ذَاتُ الْبَيْتِ حَتَّى تَدَلَّ بِهِمْ فِي بَيْتِ عُمَرُو بْنُ عَبْدِ وَذَلِكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْاَوَّلِ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّاسِ وَجَعَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَتَا وَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْقَتْلِ وَمَنْ لَمْ يَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ أَبَا بَكْرٍ حَتَّى أَصَابَتْ الشَّمْسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى طَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهِمْ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنَ ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عُمَرُو بْنُ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً وَأَسَسَ الْمَسْجِدَ الَّذِي أَسَسَ عَلَى التَّغْوَى وَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَكِبَ رَاجِلَةً فَاسَادَ يَمِينُهُ مَعَهُ النَّاسُ حَتَّى بَوَّكْتَ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لِمَا يَسْتَحْجِرُ وَهُوَ يَصِلُ فَيَعْرِى مَسِينِ

بیٹھ گئی، جہاں اب مسجد نبوی ہے اس مقام پر چند مسلمان ان دنوں نماز ادا کیا کرتے تھے یہ جگہ سہل اور سہل رضی اللہ عنہا، دو تہیم بچوں کی ملکیت تھی اور کھجور کا یہاں کھانا لگتا تھا۔ یہ دونوں بچے سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کی پرورش میں تھے جب انٹنی وہاں بیٹھ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انشاء اللہ یہی قیام کی جگہ ہے۔ اس کے بعد آپ نے دونوں تہیم بچوں کو بلایا اور ان سے اس جگہ کا معاملہ کرنا چاہا، تاکہ وہاں مسجد تعمیر کی جاسکے، دونوں بچوں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ! ہم یہ جگہ آپ کو ہبہ کریں گے لیکن آنحضورؐ نے ہبہ کے طور پر قبول کرنے سے انکار کیا۔ بلکہ زمین قیمت ادا کر کے لی اور وہیں مسجد تعمیر کی۔ اس کی تعمیر کے وقت خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کے ساتھ انیسویں کے ڈھونے میں شریک تھے، اینٹ ڈھونے وقت آنحضورؐ یہ فرماتے جاتے تھے کہ ”یہ بوجھ خیبر کے بوجھ نہیں ہیں“، بلکہ اس کا اجر و ثواب اللہ کے یہاں باقی رہنے والا ہے اور اس میں بہت زیادہ طہارت اور پاکیزگی ہے اور آنحضورؐ فرماتے تھے، اے اللہ! اجر تو بس آخرت ہی کا اجر ہے۔ پس آپ انصار اور مہاجرین پر اپنی رحمت نازل فرمائیے، اس طرح آپؐ نے ایک مسلمان شاعر کے شعر کو استعمال کیا جن کا نام مجھے معلوم نہیں۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ احادیث سے ہمیں یہ اب تک معلوم نہیں کہ آنحضورؐ نے اس شعر کے سوا کسی بھی شاعر کے پورے شعر کو کسی موقع پر استعمال کیا ہو۔

۱۰۸۸۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد اور فاطمہ نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مدینہ ہجرت کا ارادہ کیا تو میں نے آپ حضرات کے لیے ناشتہ تیار کیا میں نے اپنے والد ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میرے پیچھے کے سوال اور کوئی چیز اس وقت میرے پاس ایسی نہیں جس سے میں اس ناشتہ کو بافرد دوں۔ اس پر آپؐ فرمایا کہ پھر اس کے دو ٹکڑے کر لو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اسی وقت میرا نام ذات النبطین دو دو ٹکڑوں والی ہو گیا۔

۱۰۸۹۔ ہم سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی،

رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ مِنْهُمْ ابْنُ الْمُبَرِّكِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَأَلَ عَلَاءَ مِثْنِ بْنِ يَمِينٍ فِي حِجْرٍ أَسْعَدَ بَيْنَ زَنَادَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَدَأَتْ بِهِ رَجُلَةٌ هَذَا إِنْشَاءُ اللَّهِ الْمُبَرِّكُ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَلَاءَ مِثْنِ فَسَادَ مَعَهُمَا لِيُؤَدِّيَا لِيَتَخَذَا مَسْجِدًا فَقَالَ بَلْ تَهْبِئُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُمَا هَبْ حَتَّى ابْنَعَا مِنْهُمَا شَاةً بَنَاءً مَسْجِدًا أَوْ طَوِيفًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَهُمُ الَّذِينَ فِي بُسْيَانِهِمْ وَيَقُولُ دَهْوٌ يَقُولُ ابْنُ هَذَا الْجَمَالِ لَا حِمَالُ خُصِرَ - هَذَا ابْنُ رِثَاءٍ وَأَطْمَهُوْا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا أَجْرُ أَجْرٍ الْخِدْوَةَ فَادْحِمُوا لَنَا قُصَادًا وَانْمَاجِيحًا فَتَمَثَّلَ لِبَشِيرٍ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَسْمَعْ لِي - قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِي الْأَحَادِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَثَّلَ بِنَيْتٍ شَعِيرٍ تَأْتِي عَيْنُ هَذَا النَّبِيِّ -

۱۰۸۸۔ احَدًا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَاهَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ وَفَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَنَعَتْ سُقُوفَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ سُبَكْرِ حِينَ أَرَادَ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ لِي فِي مَا أَرَادَ شَيْئًا أَرَبَطُهُ إِلَّا نِطَاقِي قَالَ فَشَقَّيْهِ فَقَعَلْتُ فَسَيِّئْتُ ذَاتِ الْبَطْنَيْنِ -

۱۰۸۹۔ احَدًا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ رَحَدَنَا عَنْ غَدَرٍ وَحَدَّثَنَا

بلکہ خیبر مدینہ میں اپنی کھجور وغیرہ کی پیداوار کے لیے مشہور تھا۔ اسی طرف اشارہ ہے کہ وہاں کے باغات کے مالک جو پھل اور اناج وہاں سے اٹھا اٹھا کر لاتے ہیں اور اپنے تئیں خوش ہوتے ہیں یہ بوجھ اس سے کہیں زیادہ بہتر اور پاک ہے کہ اس کی قیمت اور اس کا بدلہ اللہ دے گا جو ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے بلال بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے لیے روانہ ہوئے تو سرقرین مالک بن جشم نے آپ کا پیچھا کیا۔ حضور اکرمؐ نے اس کے لیے بدر دعا کی تو اس کے گھوڑے دکا پاؤں، زمین میں دھنس گیا۔ اس نے عرض کی کہ میرے لیے اللہ سے دعا کیجئے کہ اس مصیبت نجات دے، میں آپ کو کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کروں گا آنحضرتؐ نے اس کے لیے دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ پیاس محسوس ہوئی۔ اتنے میں ایک چرواہا گذرا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بھڑ میں نے ایک پیالہ لیا اور اس میں دریلوڑ کی ایک بکری کا تھوڑا سا دودھ دودھا اور وہ دودھ میں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں لاکر پیش کیا جسے آپؐ نے نوش فرمایا اور مجھے دلی مسرت حاصل ہوئی۔

۱۰۹۰۔ مجھ سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ان کے بیٹ میں تھے، انھیں دنوں جب حمل کی مدت بھی پوری ہو چکی تھی، میں مدینہ کے لیے روانہ ہوئی، یہاں پہنچ کر میں نے قیام کیا اور میں عبداللہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے پھر میں انھیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپؐ کی گود میں رکھ دیا۔ آنحضرتؐ نے ایک کھجور طلب فرمائی اور اسے چبا کر آپؐ نے عبداللہ کے منہ میں لے رکھ دیا چنانچہ سب سے پہلی چیز جو عبداللہ کے بیٹ میں داخل ہوئی وہ حضور اکرمؐ کا مبارک تھوک تھا اس کے بعد آنحضرتؐ نے ان کے لیے دعا کی اور اللہ سے ان کے لیے برکت طلب کی۔ عبداللہ سب سے پہلے مولود میں جن کی ولادت ہجرت کے بعد ہوئی۔ اس روایت کی متابعت خالد بن مخملد نے کی، ان سے علی بن مسہر نے بیان کیا، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہما نے کہ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہجرت کے لیے نکلیں تو حاملہ تھیں۔

۱۰۹۱۔ ہم سے تنبیہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے، ان سے ہشام بن عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سب سے پہلے مولود جن کی ولادت اسلام و ہجرت کے بعد ہوئی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہیں انھیں لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے تو آنحضرتؐ نے ایک کھجور لے کر اسے چبایا پھر ان کے منہ میں اسے ڈال دیا چنانچہ سب سے پہلی چیز جو ان کے پیٹ میں گئی وہ حضور اکرمؐ کا مبارک تھوک تھا۔

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ تَبِعَهُ سُرَاكَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنِ جُحَشٍ قَدْ عَا عَلِيَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَذَتْ يَمَ فَوَسَّسَهُ قَالَ ادْعُ اللَّهَ لِي وَ لَدَا أَهْتَوْكَ قَدْ عَاكَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَتْ قَدْ خَافَتْ فَجَلَبَتْ فِيهِ كَشْمَةً مِنْ لَبَنِ فَأَتَيْتُهُ فَشَرِبَ حَتَّى دَضِيتُ -

۱۰۹۰۔ احکام ثانی زکریا بن یحییٰ عن ابی اسامہ عن ہشام بن عروہ عن ابیہ عن اسماء رضی اللہ عنہما انہما حملت بعد اللہ بن الزبیر قالت فخرجت وانا مہتر فاتیئت المہتر فاولت بقباء فولدته بقباء ثم اتیت یم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضعتہ فی حجرہ ثم دعا بتمرة فوضعہا ثم لعل فی ذیہ فکان اول شئی دخل جوفہ رین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم حنکہ بتمرة ثم دعا لہ وبارک علیہ وکان اول مؤذی ولید فی الاسلام تابعہ خالد بن مخملد عن علی بن مسہر عن ہشام عن ابیہ عن اسماء رضی اللہ عنہما انہما ہاجرت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہی حبلی۔

۱۰۹۱۔ احکام ثانی تنبیہ عن ابی اسامہ عن ہشام بن عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت اول مؤذی ولید فی الاسلام عبد اللہ ابن الزبیر انما یم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فآخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم تمرة فلدکھا ثم اکلکھا فی ذیہ فاول ما دخل بطنہ رین النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَزِيزِ بْنِ صَهْبِيبٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ قَبْلَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُرَدِفٌ أَبَا بَكْرٍ وَأَبُو بَكْرٍ شَيْخٌ يَعْرِفُ وَنَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَابٌ لَا يَعْرِفُ قَالَ قِيَلَتْ لِي الرَّجُلُ أَبَا بَكْرٍ فَيَقُولُ يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ هَذَا الرَّجُلُ السَّائِي سَبِينُ يَدُكَ فَيَقُولُ هَذَا الرَّجُلُ يَهْدِي السَّبِيلَ قَالَ فَيَحْسِبُ الْحَاسِبُ أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي الطَّرِيقَ وَإِنَّمَا يَعْنِي سَبِيلَ الْخَيْرِ فَالْتَفَتَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هُوَ بِفَارِسٍ قَدْ لَحِقَهُمْ فَقَالَ يَا رَسُولُ اللَّهِ هَذَا فَارِسٌ قَدْ لَحِقَ بِنَا فَالْتَفَتَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اضْرَعْهُ فَضْرَعَهُ الْفَرَسُ ثُمَّ قَامَتْ تُحَمِّحُهُمْ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَرَفِي بِمِ شَتَّى قَالَ فَقَفْتُ مَكَانَكَ لَا تَسْتَرْكَنَ أَحَدًا يَلْحَقُ بِنَا قَالَ كَمَا كَانَتْ أَوَّلَ النَّهَارِ جَاهِدًا عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَخْرَأَ النَّهَارِ مَسْلُوحَةً لَهُ فَانْزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِبَ الْحَرَّةِ ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَاءُوا إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلِمُوا عَلَيْهِمَا وَقَالُوا أَرْكَبَا أَمْسَيْنَ مَطَا عَيْنٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَحَفْوَادُ تِهْمَا بِالسَّلَاحِ فَقِيلَ فِي الْمَدِينَةِ جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشْرَفُوا

۱۰۹۲۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے (ہجرت کر کے) تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی سواری پر بیٹھے بیٹھے ہوئے تھے، ابو بکر عمر رسیدہ معلوم ہوتے تھے۔ اور آپ کو لوگ عام طور سے پہچانتے تھے لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی نوجوان سلوم ہوتے تھے اور آپ کو لوگ عام طور پر پہچانتے بھی نہ تھے۔ بیان کیا کہ اگر راستے میں کوئی شخص متا اور پوچھتا کہ اے ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ تو آپ جواب دیتے کہ آپ مجھے راستہ بتاتے ہیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی مراد خیر اور بھلائی کے راستے سے ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے قریب سوار نظر آیا جو ان کے قریب بس پہنچے ہی والا تھا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہ سوار آگیا اور اب ہمارے قریب پہنچے ہی واللہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے مراد کر دیکھا اور دعا کی کہ اے اللہ! اسے گرا دے، چنانچہ گھوڑا اسے گرزین پر گر گیا، پھر جب وہ ہنسنا ہوا اٹھا تو سوار (مراق) نے کہا اے اللہ کے نبی! آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو اور دیکھو کسی کو ہماری طرف نہ آنے دینا بیان کیا کہ وہی شخص جو صبح آپ کے خلاف کوششیں کر رہا تھا۔ شام جب ہوئی تو آپ کا حاجتی تھا اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب اترے اور انصار کے پاس آدمی بھیجا۔ حضرات انصار رضوان اللہ علیہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دونوں حضرات کو سلام کیا اور عرض کی، آپ حضرات سوار ہو جائیں، آپ کی حفاظت اور اطاعت و فرمانبرداری کی جاسے گی چنانچہ انھوں نے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سوار ہو گئے اور ہتھیار بند حضرات انصار نے آپ دونوں کو اپنے حلقہ میں لے لیا، اتنے میں مدینہ میں بھی سب کو سلوم ہو گیا کہ ان حضور تشریف لائے ہیں، سب لوگ آپ کو دیکھنے کے لیے مہندی پر چڑھ گئے اور کہنے لگے کہ اللہ کے نبی آگئے، اللہ کے نبی آگئے۔ آنحضرت مدینہ کی طرف چلتے رہے اور مدینہ

لے حضور اکرم، ابو بکر رضی اللہ عنہ دو سال کی پہلی عمر میں برسے تھے، لیکن اس وقت تک آپ کے بال سیاہ تھے، اس لیے سلوم ہوتا تھا کہ آپ نوجوان ہیں، لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ کی داڑھی کے بال کافی سفید ہو چکے تھے۔ راوی نے اسی کی تعبیر کی ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ چونکہ تاجر تھے اور اکثر اطراف عرب کا سفر کرتے رہتے تھے، اس لیے لوگ آپ کو جانتے پہچانتے تھے۔

اگر تم نے فرمایا، اگر وہ اسلام لائیں پھر تمہارا کیا خیال ہوگا کہنے لگے۔ اللہ ان کی حفاظت کرے وہ اسلام لائیں گے جتنوں کو تم نے فرمایا۔ ابن اسلام، ابن ان کی سامنے آجاؤ۔
عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ باہر آگئے مگر قریب کے اس کمرے سے جس میں آپ اس لئے بیٹھے تھے یہاں پہنچا آپ کو دیکھ نہ سکیں، اور کہا اے حضور یہ وہاں سے نکلے اور اس اللہ کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں تمہیں خوب معلوم ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور یہ کہ آپ حق کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں یہودیوں نے کہا تم جو گئے ہو پھر آؤ پھر تمہارا ان سے پہلے جانے کیلئے فرمایا۔

۱۰۹۳۔ ہم سے ابراہیم بن مونس نے حدیث بیان کی انہیں مشام نے خبر دی ان سے ابن جریج نے بیان کیا، کہا کہ جبے عبداللہ بن عمر نے خبر دی، انہیں نافع نے یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آپ نے تمام مہاجرین اہلین کا ذلیقہ (اپنے عہد خلافت میں) چار چار ہزار مقرر کر دیا تھا۔ لیکن ابن سلام رضی اللہ عنہ کا ذلیقہ ساڑھے تین ہزار تھا اس پر آپ سے پوچھا گیا کہ ابن عمر بھی مہاجرین میں سے ہیں پھر آپ انہیں چار ہزار سے کم کیوں دیتے ہیں۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہیں ان کے والدین ہجرت کر کے لائے تھے۔ اس لئے وہ ان حضرات مہاجرین کے برابر نہیں ہو سکتے جنہوں نے خود ہجرت کی تھی۔

۱۰۹۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انہیں سفیان نے خبر دی انہیں اعش نے انہیں ابو داؤد نے اور ان سے جناب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔

۱۰۹۵۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اعش نے بیان کیا۔ انہوں نے شعیب بن سلمہ سے سنا، کہا کہ ہم سے جناب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔ تو ہمارا مقصد صرف اللہ کی رضا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا اجر بھی ضرور دے گا۔ پس ہم میں سے بعض تو پہلے ہی اس دنیا سے اٹھ گئے۔ اور یہاں اپنا کوئی اجر انہوں نے نہیں پایا۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی انہیں میں سے ہیں۔ اُحد کی لڑائی میں آپ نے شہادت پائی تھی۔ اور ان کے کفن کیلئے ہم سے پاس ایک کھل کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ اور وہ بھی ایسا کہ اگر اس سے ہم ان کا سر چھپاتے تو ان کے پاؤں کھل جاتے۔ اور اگر پاؤں چھپاتے تو سر کھلا رہ جاتا۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے حکم دیا کہ آپ کا سر چھپا دیا جائے اور کوا کو ڈھونڈ کر اس سے چھپا دیا جائے اور ہم میں بعض وہ ہیں جنہوں

ماکان لیسلم قتال یا ابن سلام
اُخْرِجْ عَلَيْهِمْ فَخَرَجَ فَقَالَ
يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ اتَّقُوا اللَّهَ فَوَاللَّهِ
الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنِّي كُنْتُ
لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّهُ جَاءَ
بِحَقِّ فَقَالُوا كَذِبَتِ فَاجْرَجَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۹۳۔ حَسْبُ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ
عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ يَعْنِي عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ فَوْضٌ لِلْمُهَاجِرِينَ الْإِلَافَ
وَلَيْنَ أَرْبَعَةَ الْآلَافِ فِي أَرْبَعَةِ دَفَعٍ
لَا بَنَ عُمَرَ ثَلَاثَةَ آلَافٍ وَخَمْسِينَ فَقِيلَ
لَهُ هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَلَمْ تَقْصُصْهُ
مِنْ أَرْبَعَةِ الْآلَافِ فَقَالَ إِنَّمَا هَا جَرِيه
أَبَوَاهُ يَقُولُ لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ.

۱۰۹۴۔ حَسْبُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خُثَّابٍ
قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْأَعْمَشِ
قَالَ سَمِعْتُ شُعَيْبَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
خُثَّابٌ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتُغِي وَرَجِهَ اللَّهُ وَجِبَ اجْزَا
عَلَى اللَّهِ فَمِمَّا مِنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِ شَيْئٍ
مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ
أَحْسٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا تَكْفِنُهُ فِيهِ
إِلَّا نَمَّةً لَا كُنَّا إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ جِلْدَةٌ
فَإِذَا غَطَيْنَا رَأْسَهُ خَرَجَ رَأْسُهُ فَا مَرَّ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَغْطِي رَأْسَهُ

نے اپنے اس محل کا پھل اس دنیا میں رکھی، پایا اور اب وہ اس سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

۱۰۹۶۔ ہم سے یحییٰ بن بشیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے روح نے حدیث بیان کی۔ ان سے عوف نے حدیث بیان کی۔ ان سے معاویہ بن قرقہ نے حدیث بیان کیا۔ کہ چچہ سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعری نے حدیث بیان کی۔ آپ نے بیان کیا کہ چچہ سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کیا آپ کو معلوم ہے میرے والد نے آپ کے والد کو کیا جواب دیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ نہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے والد نے آپ کے والد سے کہا تھا۔ اے ابو موسیٰ! کیا تم اس پر راضی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمارا اسلام، آپ کے ساتھ ہماری ہجرت، آپ کے ساتھ ہمارا جہاد، اور ہمارا تمام عمل جو ہم نے آپ کی زندگی میں کیا تھا۔ ان کے بدلے میں ہم اپنے ان اعمال سے نجات پا جائیں۔ جو ہم نے آپ کے بعد کئے ہیں۔ بس برابری پر معاملہ ختم ہو جائے اس پر آپ کے والد نے میرے والد سے کہا خدا کی قسم، میں اس پر راضی نہیں ہوں۔ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی جہاد کیا۔ نمازیں پڑھیں روزے رکھے اور بہت سے اعمال خیر کئے اور ہمارے ہاتھ پر ایک مخلوق نے اسلام قبول کیا۔ ہم تو اس کے اجر کی بھی توقع رکھتے ہیں۔ اس پر میرے والد نے کہا، لیکن جہاں تک میرا سوال ہے تو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت و قدرت میں عمر کی جان ہے۔ میری توبہ خواہش ہے کہ حضور اکرم کی زندگی میں کیا ہمارا عمل محفوظ رہا ہے۔ اور جتنے اعمال ہم نے آپ کے بعد کئے ہیں۔ ان سب سے اس کے بدلے میں ہم نجات پا جائیں اور برابر پر ہمارا معاملہ ختم ہو جائے۔ اس پر میں نے کہا، خدا گواہ ہے۔ آپ کے والد میرے والد سے ہنسنے لگے۔

۱۰۹۷۔ محمد بن صبار نے حدیث بیان کی۔ یا ان کے واسطے سے روایت محمد بن یحییٰ کران سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے حاتم نے ان سے ابو عثمان نے بیان کیا۔ اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب آپ سے کہا جاتا کہ آپ نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی۔ تو آپ غصے ہو جاتا کرتے تھے آپ نے بیان کیا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ قیلو کہ کہہ رہے تھے۔ اس لئے ہم گھر دلیں آئے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے آنحضرت کی خدمت میں بھیجا۔ اور فرمایا کہ جا کر دیکھو آؤ۔ آنحضرت ابھی سید رہے ہوئے یا نہیں۔ چنانچہ میں آیا اور آنحضرت سید رہے ہو چکے تھے۔ اس لئے اندر چلا گیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پھر میں عمر رضی اللہ عنہ

بہا و نجعل علی راجلہ من اذخر و متا من یبعث
لہ ثمرتہ فہو یھجہا ۛ

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَشِيرٍ عَنْ رُوحٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرْقَةَ عَنْ رُوْحٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ لَا بَيْتَكَ يَا أَبَا مُوسَى هَلْ يَسْرُكَ إِسْلَامُكُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَجَرْنَا مَعَهُ وَجِهَادَنَا مَعَهُ وَعَمَلْنَا كُلَّهُ مَعَهُ بَرَدْنَا وَإِنْ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَحْجُوْنَا مِنْهُ كَفَاءًا سَابِرًا فَقَالَ أَبُو لَيْلَى لَا وَاللَّهِ قَدْ جَاءَ هَذَا بَأَعَدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمَلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا وَأَسْلَمْنَا عَلَى أَبِي بَكْرٍ نَبَا بَشِيرًا كَثِيرًا وَإِنَّا لَنَرْجُوَا ذَلِكَ فَقَالَ أَبِي لَيْلَى إِنَّا نَادَى السَّيِّئُ نَفْسَ عُمَرَ بِسَيِّئِهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ بَرَدْنَا وَإِنْ كُلَّ شَيْءٍ عَمَلْنَاهُ بَعْدَ نَحْجُوْنَا مِنْهُ كَفَاءًا سَابِرًا فَقُلْتُ إِنَّ أَبَاكَ وَاللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَبِي ۛ

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ أَوْ بَلَّغَنِي عَنْهُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا قِيلَ لَهُ هَاجَرَ قَبْلَ أَبِيهِ يَغْصَبُ قَالَ وَقَدْ مِثَّ أَنَا وَعُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَبَتْ نَاهُ ثَاثًا فَلَا فَرْجَ بَيْنَنَا إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَمَّا سَلَّى عُمَرُ وَقَالَ إِذَا هَبَّ فَانْظُرْ هَلْ اسْتَبِيغْتَ فَانْتَبِهْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى عُمَرَ

کے پاس آیا اور آپ کو حضور اکرمؐ کے بیدار ہونے کی اطلاع دی اس کے بعد ہم بڑی تیزی کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں تشریفاً ددھتے ہوئے حاضر ہوئے عمر رضی اللہ عنہ اندر گئے۔ اور آنحضرتؐ سے بیعت لی اور میں نے بھی دودھ باہر بیعت کی۔

۱۰۹۸۔ ہم سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے شریح بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ایلم بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوسحاق نے بیان کیا کہ میں نے بلال بن عازب رضی اللہ عنہ سے حدیث سنی۔ آپ بیان کرتے تھے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عازب رضی اللہ عنہ دہرا رضی اللہ عنہ کے والد سے ایک کجاوہ خریدا۔ اور میں آپ کے ساتھ اسے اٹھا کر پہنچانے لایا تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عازب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کے متعلق پوچھا تو آپ نے بیان فرمایا کہ چونکہ ہماری ٹنگری تھی اس لیے ہم (غار سے) رات کے وقت باہر آئے۔ اور پوری رات اور دن بہت تیزی کے ساتھ چلنے رہے۔ جب دوپہر کا وقت ہوا تو ہمیں ایک چٹان دکھائی دی۔ ہم اس کے قریب پہنچے۔ تو اس کا قہقہہ سا سا بیجی موجود تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک پوستین بچھا دی۔ جو میرے ساتھ تھی۔ آنحضرتؐ اس پر لیٹ گئے اور میں قرب دجوار کی دیکھ بھال کرنے لگا اتفاق سے ایک چرواہا نظر پڑا جو اپنی بکریوں کے مختصر سے ریوڑ کے ساتھ اسی چٹان کی طرف آ رہا تھا۔ اس کا بھی مقصد اس چٹان سے وہی تھا۔ جس کیلئے ہم یہاں آئے تھے۔ (یعنی سایہ حل کرنا) میں نے اس سے پوچھا کہ: تمہارا تعلق کس سے ہے؟ اس نے بتایا کہ فلاں سے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تمہاری بکریوں سے کچھ دودھ حاصل ہو سکتا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ میں نے پوچھا کیا تمہیں مالک کی طرف سے اس کے دودھ کو مسافروں کو دینے کی اجازت ہے؟ اس نے اس کا بھی جواب اثبات میں دیا۔ پھر وہ اپنے ریوڑ سے ایک بکری لایا تو میں نے اس سے

فَاَخْبَرْتُهُ اَنْتَ قَدْ اسْتَقْبَلْتَنَا فَانْطَلَقْنَا اِلَيْهِ حَتَّى دَلَّ هُنَّ وَلَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ ۖ

۱۰۹۸۔ حَقَّقْنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ اَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَزَاءَ يَحْوِيْتُ قَالَ ابْنَتَا عَ أَبُو بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ مَا حَلَّا فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ قَالَ كَسَا لَمَعَانِي عَنْ مَسِيرَةٍ سُولَ (لَهُ) صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْبَدْ عَلَيْنَا يَا الرُّصْدَ فَجَرَجْنَا لَيْلًا فَاحْتَشْنَا لَيْلَتَنَا دِيمًا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ ثُمَّ رَمَعْتُ لَنَا صَعْرَةً فَاتَيْنَاهَا وَلَهَا شَيْءٌ مِنْ حَلٍّ قَالَ فَفَرَسْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْدَةً مَعِي ثُمَّ اضْطَجَعْتُ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ انْفَضُّ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِبَرَاخٍ تَدَا أَقْبَلَ فِي غَنِيمَةٍ يَبْرِيْدُ مِنَ الصَّخْرِ مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَسَأَلْتُهُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غَلَامُ فَقَالَ إِنَّا لَفُلَانٌ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ فِي غَنَمِكُمْ مِنْ لَبَنٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لَهُ هَلْ أَنْتَ جَالِبٌ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ فَقُلْتُ لَهُ انْفَضِّ الصَّخْرَ قَالَ فَحَلَبْتُ كَثِيفَةً مِنْ لَبَنٍ دَمَعِي إِذَا دَوَّهٌ مِنْ مَاءٍ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ فَدُ

حاشیہ: کیونکہ اس سے جزوی طور پر آپ کی اور آپ کے والد عمر رضی اللہ عنہ پر فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ اس لیے اگر کوئی اس طرح کی کوئی بات کہتا تو آپ غصے ہو جایا کرتے۔

حاشیہ: یعنی حقیقت صرف اتنی ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے بیعت ہجرت کے بعد عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے کر لی تھی۔ اور اس کی صورت یہ پیش آتی تھی۔ ورنہ ظاہر ہے کہ ہجرت تو اپنے والدین کے ساتھ ہی کی تھی۔

رَدُّ أَتْهَالِیْ سُوْلِی اَللّٰهُ صَلَّی اَللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم فَصَبِیْتُ
عَلَى النَّبِیِّ حَتّٰی یَرْدَا اَسْقَلْنِیْ ثُمَّ اَتِیْتُ بِه
الشَّیْخِ صَلَّی اَللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم فَقَضِیْتُ اَشْرَبَ
یَا سُوْلَ اَللّٰهِ فَشَرِبَ سُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّی اَللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّم حَتّٰی رَضِیْتُ ثُمَّ اُرْ
تَحَلْنَا وَالْمَلِکُ فِی اِشْرَا قَالِ الْبَرَاءُ
مَنْ عَلِمْتُ مَعَ اَبِیْ بَكْرٍ عَلٰی اَهْلِهِ
فَاِذَا عَاشِئَةً اَبْنَتْهُ مُضْطَجِعَةً قَدْ
اَمَّا بَشَهَا حَتّٰی فَرَأِیْتُ اَبَاہَا قَقْبَلَتْ حَتّٰی
وَقَالَ کَیْفَ اَنْتِ یَا مَرْیَمُ ۝

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ حَمِیْدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِیْ عُبَیْدَةَ اَنْ
عُقْبَةُ بْنُ دَسَاجٍ حَدَّثَنَا عَنْ اَنَسٍ خَادِمِ
النَّبِیِّ صَلَّی اَللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی
اَللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم دَلِیْسَ فِیْ اَصْحَابِهِ اَشْمَطُ فِیْهِ
اَبِیْ بَكْرٍ فَعَلَفَهَا بِالْحِثَاءِ وَالْكُتْمَ وَقَالَ لِمِیْمٍ
حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنَا
اَبُو عُبَیْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ دَسَاجٍ
حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اَللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اَللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم
الْمَدِیْنَةَ فَكَانَ اَسْنُ اَصْحَابِهِ اَبُو بَكْرٍ فَعَلَفَهَا
بِالْحِثَاءِ وَالْكُتْمَ حَتّٰی قَتَلُوْنَهَا ۝

۱۱۰۰۔ اَحَدٌ ثَمَّ اَصْبَحُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ
یُوْنُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَزْرَةَ بِنِ
الرَّسَیْرِ عَنْ عَاشِئَةَ اَنْ اَبَا بَكْرٍ رَضِیَ اَللّٰهُ عَنْهُ
تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنْ کَلْبٍ یُقَالُ لَهَا اُمُّ بَكْرٍ فَلَمَّا
هَاجَرَ اَبُو بَكْرٍ لَمَلَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا
هَذَا الشَّاعِرُ الَّذِیْ قَالَ هَذِهِ الْقَصِیْدَةُ
عَاشِیْ کَفَّارٌ قَرِیْشِ ۝

کہا کہ پچھلے اس کا حقن جھاڑ لو۔ آپ نے بیان کیا کہ پچھلے کو دودھ دوا میرے
ساتھ پانی کا ایک برتن تھا۔ اس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔ پانی میں نے حضور
اکرم کے لئے ساتھ لے رکھا تھا۔ وہ پانی میں نے دودھ دے کر بنزن، پرہیا
اور حب دودھ کے نیچے تک ٹھکانا ہو گیا۔ تو میں اسے آنحضرت کی خدمت میں لے
کر حاضر ہوا اور عرض کی، فرش فرمائیے۔ یا رسول اللہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اسے نوش فرمایا۔ جس سے مجھے انتہائی مسرت و خوشی حاصل ہوئی۔ اس کے بعد
ہم نے پھر کوچ شروع کیا۔ اور گناشتے ہماری تلاش میں تھے۔ براہِ رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ حب میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر میں داخل ہوا
تو آپ کی صاحبزادی عائشہ رضی اللہ عنہا ایلیٰ ہوئی تھیں۔ انہیں بتا رہا تھا کہ میں نے
ان کے والد کو دیکھا کہ آپ نے ان کے خساب پر سوار ہوا۔ اور دریافت فرمایا علیٰ طبیعت کیسی ہے؟
۱۰۹۹۔ ہم سے سلیمان بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن حمیر نے
حدیث بیان کی۔ ان سے ابو نعیم بن ابی عبد نے حدیث بیان کی۔ ان سے عقبہ بن دساج
نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم انس بن مالک
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب حضور اکرم مدینہ منورہ تشریف لائے تو ابوبکر رضی
اللہ عنہ کے سوا اور کوئی آپ کے اصحاب میں ایسا نہیں تھا جس کے مال سفید ہو
رہے ہوں۔ اس لئے آپ نے جہندی اور کتم کا خضاب استعمال کیا اور جیم نے
بیان کیا۔ ان سے ولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی۔
ان سے ابو عبید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عقبہ بن دساج نے اور ان سے انس بن
مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ آپ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ تو آپ کے اصحاب میں سب سے زیادہ عمر ابوبکر رضی
اللہ عنہ کی تھی۔ اس لئے انہوں نے جہندی اور کتم کا خضاب استعمال کیا جس سے
آپ کے بالوں کا رنگ سرخ ہو گیا۔

۱۱۰۰۔ ہم سے اصبح نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی
ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عزہ بن زبیر نے، ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنو کلب کی ایک عورت
ام بکر ناجی سے شادی کر لی تھی۔ پھر جب آپ نے ہجرت کی۔ تو اسے طلاق دے
آئے۔ اس عورت سے پچھلے کے چچا زاد بھائی نے شادی کر لی تھی۔ یہ شخص اس
تھا۔ اور اسی نے یہ مشہور مرثیہ کفار قریش کے بارے میں کہا ہے۔ دیدارِ جنگ
میں ان کی شکست اور قتل کئے جانے پر، ”مقام بدر کے کنوؤں کو میں کیا کہوں

کہ انہوں نے ہمیں درخت شیز کے بڑے بڑے پیالوں سے
محروم کر دیا جو کبھی اونٹ کے گوان کے گوشت سے مزین ہوا
کرتے تھے۔ میں بدر کے کنوؤں کو کیا کہوں! کہ انہوں نے ہمیں
گانے والی باندیوں اور معزز بادہ نوشوں سے محروم کر دیا۔

ام بکر نجی سلامتی کی دعا میں دیتی رہی۔ لیکن میری قوم کی
بربادی کے بعد میری سلامتی کا کیا سوال باقی رہ جاتا ہے یہ رسول
ہیں دوبارہ زندگی کا یقین دلانا ہے۔ مصلحتاً تو سہی، اللہ
بن جانے کے بعد پھر زندگی کس طرح ممکن ہے؟

۱۱۰۱۔ ہم سے مولیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہمارے
حدیث بیان کی۔ ان سے ثابت ہے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بازار
میں تھا: میں نے جو سراٹھایا تو قوم کے چند افراد کے قدم دربارہ نظر آئے
میں نے کہا اے اللہ کے نبی! اگر ان میں سے کسی نے بھی نیچے جھک کر دیکھ لیا۔
تو وہ ہمیں مردہ دیکھ لے گا حضور اکرم نے فرمایا ابوبکر! غاشیہ میں ایسے دین کا شکار ہوا ہے

۱۱۰۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ولید بن مسلم نے حدیث
بیان کی۔ ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی۔ اور محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ
ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہری نے حدیث بیان کی، کہا
کہ مجھ سے عمار بن یزید لینی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوسعید رضی اللہ عنہ
نے حدیث بیان کی، کہا کہ ایک اطرابلسی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئے۔ اور آپ سے ہجرت کے منقلب پر چھا آنحضرتؐ نے فرمایا، افسوس، ہجرت تو
بہت بڑی چیز ہے۔ تنہا یہ پاس کچھ اونٹ بھی ہیں! انہوں نے کہا کہ جی ہاں
ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم اس کا رکنا بھی ادا کرتے ہو۔ انہوں نے عرض کی
ادا کرتا ہوں۔ آپ نے دریافت فرمایا، او شیئوں کا دودھ دوسرے مختاجوں
کو بھی دوہنے کیلئے دے دیا کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ ایسا بھی کرتا ہوں
آپ نے دریافت فرمایا۔ انہیں گھاٹ پر لے جا کر دھتا جوں کے لئے، دوہتے ہو
انہوں نے عرض کی کہ ایسا بھی کرتا ہوں۔ اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر تم سات
سمندر پار عمل کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارا کوئی عمل بھی ضائع جانے نہیں دے گا۔

۶۳۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی
مدینہ میں آمد۔

وَمَا ذَا بِالْقَلْبِ قَلْبِي بِكَ
مِنَ الشَّيْزِيِّ شَرِيكَ بِالسَّنَا
وَمَا ذَا بِالْقَلْبِ قَلْبِي بِكَ
مِنَ الْقَيْنَاتِ وَالشَّعْرِبِ الْكِرَامِ
تُحْيِي بِالسَّلَامَةِ أَمْرَ بَكْرٍ
وَهَلْ لِي بَعْدَ قَوْمِي مِنْ سَلَامٍ
يَحْيِي ثَنَا الرَّسُولِ يَا نَسْخِيَا
وَكَيْفَ حَيَاةُ أَصْدَاءِ وَهَامِ

۱۱۰۱۔ حَتَّى ثَنَا مَوْلَى إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
هَمَامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْعَارِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَأَذَانَا فَأَقْدَامُ الْقَوْمِ فَفَلَّطَ
يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ لَمْ يَأْكُلْ بَصَرَهُ مَا نَأَا
أُسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ

۱۱۰۲۔ حَتَّى ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ
بْنُ مَسْلَمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ
حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي
عَلَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو
سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ عُرَابِي إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْمَجْرَةِ
فَقَالَ وَيَحْلِكُ أَنَّ الْمَجْرَةَ شَانَهَا شَكْبِي
فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطَى
صَدَقَتُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ تَمْتَمُ مِنْهَا قَالَ
نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وَبُودِهَا قَالَ
فَاُعْمَلْ مِنْ وَسَائِرِ الْبَحَا
فَارَبَّ اللَّهُ لَنْ يَسْئُرَكَ مِنْ عَمَلِكَ
شَيْئًا

باب ۳۶۔ مُقَدِّمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ الْمَدِينَةَ

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
أَبْنَانَا أَبُو اسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
مِنْ قَدِيمٍ عَلَيْنَا مَصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ
ثُمَّ قَدِيمٌ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِـ
۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُعَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ
ابْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَوَّلَ مَنْ قَدِمَ
عَلَيْنَا مَصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَا
يُقَرَّرَانِ النَّاسَ قَدِيمٌ بِلَالٌ وَسَعْدُ دُعَمَاءُ بْنُ
يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِيمٌ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عَشْرِينَ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدِيمٌ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَارَا بِنْتُ أَهْلِ الْبَيْتِ
فَرَحُّوْا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَعَلَ الْأَمَاءُ يَقُولْنَ قَدِيمًا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا قَدِمَ حَتَّى
قَرَأَتْ سَبِّحَ لِسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي سُورَةِ الْمُفْصِلِ
۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ
قَالَتْ فَمَا عَلِمْتُ عَلَيْهِمْ لَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ
وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَ
شَاءَ الْحَقِّي يَقُولُ ۝

كُلُّ أَمْرٍ مَصْرِيٍّ مَصْرِيٍّ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَذْنِي مِنْ شَرِّ الْأَعْمَالِ
وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ الْحَقِّي يَرْفَعُ عَقَبَتَهُ
وَيَقُولُ ۝
أَلَا كَيْفَ شَعْرِي هَلْ أَبَسْتَنَ لَيْلَةً
بِعَادٍ وَحَوْلِي إِذَا خَرَّ وَجَدِيْلٌ

۱۱۰۳۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان
کی کہہا کہ میں ابو اسحاق نے خبر دی۔ انہوں نے براہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ
نے بیان کیا کہ سب سے پہلے ہجرت کر کے، ہمارے یہاں مصعب بن عمیر اور
ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما آئے، پھر عمار بن یاسر اور بلال رضی اللہ عنہما آئے۔
۱۱۰۴۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا۔ اور انہوں نے
براہ بن عازب رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ سب سے پہلے ہمارے
یہاں مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما آئے۔ یہ دونوں حضرات مدینہ کے
مسلمانوں کو قرآن پڑھنا سکھاتے تھے۔ اس کے بعد بلال، سعد اور عمار بن یاسر
رضی اللہ عنہم آئے پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضور اکرم کے قبل صحابہ کو
ساتھ لے کر آئے۔ اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ مدینہ کے لوگوں کو
جنتی خوشی اور مسرت حضور اکرم کی تشریف آوری سے ہوئی۔ میں نے کبھی انہیں
کسی بات پر مسرور و راد خوش نہیں دیکھا۔ لہذا کیا بھی (خوشی میں کہتے) گئیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اس سے پہلے
میں مفصل کی دوسری چند سورتوں کے ساتھ اسم ربک الاعلیٰ بھی سیکھ چکا تھا۔ ان
مجاہدین سے جو پہلے ہی قرآن سکھانے کیلئے مدینہ آگئے تھے۔

۱۱۰۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے خبر دی۔
انہیں ہشام بن عروہ نے۔ انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے
بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ابو بکر اور بلال
رضی اللہ عنہما کو بجا پر ملے آیا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کی۔ والہ صاحب
آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ انہوں نے بیان کیا آپ کی طبیعت کیسی ہے! حضرت بلال
آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جب بجا پر ملے
تو یہ شعر پڑھنے لگے۔ (ترجمہ) ہر شخص اپنے گھر والوں کے ساتھ صبح کرتا ہے۔ اور موت
توجیل کے تسے سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اور بلال رضی اللہ عنہ کے بجا میں جب کچھ کمزور
ہوئی تو زور زور سے روتے اور یہ شعر پڑھتے: دکاش مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ میں ایک
رات بھی دلدی کم میں گزار سکوں گا۔ جب کہ میرے ارد گرد (خوشنوداگہا) اس (آخر
اور جلیل ہوں گی۔ اور کیا ایک دن بھی مجھے ایسا لگے گا۔ جب میں مقام حجاز کے
پانی پی جاؤں گا۔ اور کیا شام اور لیل میں یہاں ایک نظر دیکھ سکوں گا؟ عائشہ رضی
اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں حضور اکرم کی خدمت حاضر ہوئی اور آپ کو اس کی

الطالع دی تو آپ نے دعا دی۔ اے اللہ مدینہ کی محبت ہمارے دل میں اتنی پیدا کر دیجئے جتنی کمرہ کی تھی، بلکہ اس سے بھی زیادہ، یہاں کی آب و ہوا کو صحت بخش بنا دیجئے۔ ہمارے لئے یہاں کے صلح اور مدد (اناج مانپنے کے پیمانے) میں برکت عنایت فرمائیے اور یہاں کے سکار کو مقام جعفر میں کر دیجئے۔

۱۱۰۶۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ انہیں معمر نے خبر دی۔ انہیں زہری نے، ان سے عروہ نے حدیث بیان کی انہیں عبید اللہ بن عدی نے خبر دی۔ مکر میں عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور بشر بن شعیب نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی۔ اور انہیں عبید اللہ بن عدی بن خیبار نے خبر دی۔ مکر میں عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد فرمایا، ابابعد کوئی شک و شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر رات دن اور ہی میں، لیکھ کہا تھا۔ اور ان تمام چیزوں پر ایمان لائے تھے جنہیں لے کر آنحضرتؐ سے میں نے بیعت کی۔ خدا کو ادا ہے کہ میں نے آپ کی نہ کبھی نافرمانی کی اور کبھی لاگ لپیٹ سے کام لیا۔ یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ اس روایت کی متابعت اسحاق کلبی نے کی۔ ان سے زہری نے حدیث بیان کی۔ اسی طرح۔

۱۱۰۷۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے حدیث بیان کی۔ م۔ اور مجھے یونس نے خبر دی۔ ان سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ کہ عبد اللہ بن عوف رضی اللہ عنہ مٹی میں اپنے اپنے خیمے کی طرف واپس آکر رہے تھے۔ یہ عمر رضی اللہ عنہ کے آخری کچ کا واقعہ ہے۔ تو ان کی حجر سے ملاقات ہو گئی۔ آپ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ جاہل کو خطا کرنے والے تھے۔ اس لئے، میں نے عرض کی اے امیر المؤمنین، ہوم جمع میں ہر طرح کے معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ آپ اپنا ارادہ ملتوی کر دیں۔ اور مدینہ پہنچ کر خطاب فرمائیں، کیونکہ وہ دار الحجۃ اور دار السنۃ ہے۔ اور وہاں ابن فقر، معزز اور صاحب رائے اصحاب رہتے ہیں۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم ٹھیک کہتے ہو، مدینہ پہنچتے ہی سب سے پہلی فرصت میں لوگوں کو خطاب کر دوں گا۔

وَهَذَا أَرَادَ أَنْ يُؤْمَا سِيَاةَ مَحَبَّةٍ
وَهَلْ يَسْتَدْرِكُ لِي شَأْمَةٌ وَطَفِيلٌ
رَأَيْتُ عَائِشَةَ فَحَدَّثَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأُغْبِرَتْهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحَبِّبْنَا مَكَّةَ
۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا شَيْخُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا شَيْخُنَا عُرْوَةُ
أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ
وَقَالَ يَشْرِي بَنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا شَيْخُنَا أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ
حَدَّثَنَا عُرْوَةُ الزُّبَيْرِيُّ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ
بَنَ خَيْبَارٍ أَخْبَرَنَا قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَتَشَرَّفْتُ
قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَكُنْتُ مِمَّنْ اسْتَجَابَ
لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَآمَنْتَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَاجَرْتُ هَجْرَتَيْنِ وَنَلْتُ
سَهْمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ
فَوَالِلَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَيْتُهُ حَتَّى تَوَقَّاهُ اللَّهُ تَابَعَهُ
إِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا شَيْخُنَا الزُّهْرِيُّ مِثْلَهُ
۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا شَيْخُنَا بَنُ
وَهْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ
أَخْبَرَاهُ أَنَّ عُبَيْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ
وَهُوَ يَمْنِي فِي أَخْرِ حِجَّةٍ حَاجَّهَا عُمَرُ فَوَجَدَنِي فَقَالَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ الْمَوْسِمَ
يَجْتَمِعُ بِأَعْيَانِ النَّاسِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ كُفَّهَلْ حَتَّى
تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهَجْرَةِ
وَالسَّنَةِ وَتَخْلُصُ لِأَهْلِ الْإِقْفَةِ وَاشْفَاؤِ
النَّاسِ وَذَوِي السَّهْمِ قَالَ عُمَرُ لَاؤُمِّنُ
فِي أَوَّلِ مَقَامٍ وَأَقْتُو مَهْ
بِالْمَدِينَةِ

۱۱۰۸۔ حَتَّى ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْجَانَ
بْنِ عَبْدِ بْنِ نَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ
بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ
عُثْمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ لَمَّا رَأَاهُ فِي الشَّكْرِ جِئْتُ
اِفْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلَى سُلَيْمٍ الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ
أُمُّ الْعَلَاءِ فَاشْتَكَيْتُ عُثْمَانَ مِنْهُ نَافَسْتُ حُشَّةً حَتَّى
تَوَفَّى وَجَعَلْنَا فِي أَثْوَابِهِ فَنَدَخَلْ عَلَيْهِ نَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةً
اللَّهُ عَلَيْكَ يَا الشَّامِبِ شَهِادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ
أَكْرَمَكَ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ قَالَتْ قُلْتُ
لَا أَدْرِي يَا نَبِيَّ أَمْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ؟
قَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَ اللَّهُ الْبَقِيَّةُ دَلِيلُ
إِنِّي لَا رَجُوءَ لَهُ الْخَيْرُ وَمَا أَدْرِي دَلِيلُ دَلِيلُ
اللَّهُ مَا يَفْعَلُ بِي قَالَتْ كُنَّا اللَّهُ لَا أُنْكِ أَحَدًا
بَعْدُ قَالَتْ فَاحْرَسْنِي ذَلِكَ فَمَنْ؟
فَأَبِيكَ عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ عَيْنًا تَجَرِي
فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ذَلِكَ
عَمَلُهُ ۖ

۱۱۰۹۔ حَتَّى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَقَدْ
افْتَرَقَ مَلَكُوهُمْ وَقِيلَتْ سِرَاتُهُمْ فِي دُخُولِهِ فِي السَّلَامِ
۱۱۱۰۔ حَتَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ
حَتَّى ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْبَلَاءَ

۱۱۰۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوسعید بن سعد
نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابن شہاب نے خبر دی۔ انہیں عمار بن زید بن ثابت
رضی اللہ عنہ نے کہ ان کی والدہ ام اعلیٰ رضی اللہ عنہا۔ ایک انصاری خاتون جنہوں
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ نے انہیں خبر دی کہ جب انصار نے
مہاجرین کی میزبانی کیلئے قرعہ اندازی کی۔ تو عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ان کے
گھرانے کے حصے میں آئے تھے۔ ام اعلیٰ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر عثمان رضی اللہ
عنه ہم سے یہاں بیمار پڑ گئے۔ میں نے ان کی پوری طرح تیمارداری کی۔ لیکن وہ
جائز نہ ہو سکے۔ ہم نے انہیں ان کے کپڑوں میں لپیٹ دیا تھا۔ اتنے میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے۔ تو میں نے کہا ابو سائب عثمان رضی اللہ عنہ کی کمینت
تم پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ میری تمہارے متعلق گواہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں انعام
واکرام سے نوازا ہے۔ حضور اکرم نے فرمایا تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے
انہیں انعام واکرام سے نوازا ہے کہ میں نے عرض کی مجھے علم تو اس سلسلہ میں کچھ نہیں ہے؟
میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ یا رسول اللہ! لیکن اور کسے اللہ تعالیٰ نوازے گا۔
آنحضرت نے فرمایا اس میں واقعی کوئی شک و شبہ نہیں کہ ایک یقینی امر موت سے
وہ دوچار ہو چکے ہیں۔ خدا گواہ ہے۔ کہ میں بھی ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے خبر
ہی کی توقع رکھتا ہوں۔ لیکن میں محالاً تکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ خود اپنے متعلق
نہیں کہہ سکتا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہو گا۔ ام اعلیٰ رضی اللہ عنہا نے عرض کی پھر
خدا کی قسم! اس کے بعد میں اب کسی کا بھی تذکرہ نہیں کروں گا۔ انہوں نے بیان
کیا کہ اس واقعہ پر مجھے بڑا رنج ہوا۔ پھر میں سو گئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ
عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے لئے ایک ہتھ ہوا چشمہ ہے۔ میں آنحضرت کی خدمت
حاضر ہوئی۔ اور آپ سے اپنا خواب بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ان کا عمل تھا۔

۱۱۰۹۔ ہم سے عبید اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابواسامہ نے حدیث
بیان کی۔ ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا
نے بیان کیا۔ کہ بعثت کی لڑائی کو انصار کے قبائل (اوس و خزرج کے درمیان)
اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی تمہید کے طور پر پرپا
کر دیا تھا۔ چنانچہ جب آنحضرت مدینہ تشریف لائے تو انصار کا شہرہ بچھ بڑھا تھا۔
اور ان کے سردار قتل ہو چکے تھے۔ یہ گویا ان کے اسلام میں داخل ہونے کی تمہید تھی۔
۱۱۱۰۔ مجھ سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی۔ ان سے غندر نے حدیث بیان کی
ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے

وَدَخَلَ عَلَيْهَا وَالتَّيُّمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا
يَوْمَ فَطَرَ آدَامَ ضُحًى وَعِنْدَهَا قَيْتَانِ تَعْتَمَانِ
بِمَا تَقَادَّ قَتَّ الْأَنْصَارُ يَوْمَ رُمِعَاتٍ فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ مِمَّا رَأَى الشَّيْطَانُ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ التَّيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ
بِكُلِّ قَوْمٍ عِمْدًا وَإِنْ عِمْدًا نَاهَذَا الْيَوْمَ ۝

۱۱۱۱۔ حَسْبُكَ ثَمَانُ مَسَدَاتٍ دَحَّةً ثَمَانُ عِبَادِ الْوَارِثِ
وَحَدَّثَنَا سَهَابُ بْنُ مَتَّوْرٍ أَخْبَرَ نَاعِبُ الْقَمَدِ
قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَحْدِثُ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ يَزِيدُ
بْنُ حَبِيبٍ الصَّنَبَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ فِي عَلَوِ الْمَدِينَةِ فِي
حَتَّى يُقَالَ لَهُمْ مَنُوعُهُمْ وَبَنَ عَوْفٍ قَالَ فَأَقَامَ فِيهِمْ
أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَى مَدِينَةِ النَّجَّارِ
قَالَ فَجَاءَ دَامَتْ قُلُوبِي سَبُوهُمْ قَالَ وَكَأَنِّي
أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
مَا أَحْلَسْتَهُ وَأَبُو بَكْرٍ رَدُّهُ وَمَلَأَ بَنِي النَّجَّارِ
حَوْلَهُ حَتَّى أَكْفَى جَفَاءً أَبِي أَيُّوبَ قَالَ فَكَانَ
يُعَلِّمُ حَيْثُ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ وَيُصَلِّي فِي مَرَايِضِ
الْعُثْمِ قَالَ ثُمَّ رَأَتْهُ أَكْرَمَ مَنَاءِ الْمُسْجِدِ فَأُ
رْسِلَ إِلَى مَلَأَ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءَ وَقَالَ يَا بَنِي
النَّجَّارِ تَامِسُونِي حَايُظْلَمُ هَذَا فَقَالُوا لَا
وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ قَالَ فَكَانَ فِيهِ
مَا أَقُولُ لَكُمْ كَانَتْ فِيهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَ
كَانَتْ فِيهِ خُزْبٌ وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ
فُنُبِشَتْ وَبِالْخُزْبِ فَصَوِّبَتْ وَبِالنَّخْلِ
فَقُطِعَ قَالَ فَصَقُّوا النَّخْلَ قُبْلَةَ الْمَسْجِدِ قَالَ
وَجَعَلُوا عَصَا دَمِيَّهَ حِجَابَةً قَالَ جَعَلُوا يَنْقُلُونَ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے یہاں آئے تو نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تشریف رکھتے تھے۔ عید الفطر یا عید الضحیٰ کا موقع
تھا۔ دو لوگ کیاں یوم بعثت سے متعلق۔۔۔ وہ اشعار پڑھ رہے تھے جنہیں
انصار کے شعرا نے اپنے مفاخر میں کہے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ غیظانی
گائے بجانے دو مرتبہ رآپ نے یہ جملہ دہرایا، لیکن آنحضرتؐ نے فرمایا، ابوبکر انہیں
پڑھنے دو، ہر قوم کی عید ہوتی ہے۔ اور یہ ہماری عید ہے۔

۱۱۱۱۔ ہم سے مدونے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی
اور ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبد الصمد نے خبر دی کہ
کریں نے اپنے والد کو حدیث بیان کرتے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابولتیاح
یزید بن حمید صبیعی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے
حدیث بیان کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف
لائے۔ تو مدینہ کے بالائی علاقہ کے ایک قبیلہ میں آپؐ نے (سب سے پہلے) قیام کیا
جنہیں بنی عمرو بن خوف کہا جاتا تھا بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے وہاں چودہ دن قیام
کیا۔ پھر آپؐ نے قبیلہ بنی النجار کے پاس اپنا آدمی بھیجا۔ بیان کیا کہ انصار بنی النجار
آپؐ کی خدمت میں تلواریں لٹکائے ہوئے حاضر ہوئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ گویا
اس وقت بھی وہ منظر میری نظروں کے سامنے ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
سوار پر سوار ہیں۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس سوار پر آپؐ کے پیچھے سوار ہیں
اور بنی النجار کے انصار آپؐ کے چاروں طرف حلقہ بنائے ہوئے ہیں۔ آخر آپؐ ابوبکر
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا اے بنو النجار! اپنے اس بارے کی وجہ سے
قیمت ملے کہ لو کہ جہاں مسجد بنانے کی تجویز تھی، انہوں نے عرض کی، نہیں، خدا
گواہ ہے۔ ہم اس کی قیمت اللہ کے رسول اور کسی سے نہیں لے سکتے انہوں نے
بیان کیا کہ اس بارے وہ چیزیں تھیں جو میں تم سے بیان کر دوں گا۔ اس میں مشرکین
کی قبریں تھیں اس میں دیوانہ تھا، اور چند کھجور کے درخت کا ٹہنیہ لگے۔ بیان کیا
کہ کھجور کے نئے مسجد کے قبیلہ کی طرف ایک قطار میں کھڑے کر دیے گئے۔ دیوار کا
کام دینے کے لئے، اور اس میں دروازہ بنانے کے لئے پتھر رکھ دئے اس رضی اللہ عنہ

۱۔ نے بیان کیا کہ صحابہؓ جب پتھر منتقل کر رہے تھے تو رجز پڑھتے جاتے تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ تھے۔ اور آپ فرماتے جاتے تھے کہ اے اللہ! آخرت ہی کی خیر خیر ہے پس آپ انصار اور مہاجرین کی مدد فرمائیے۔

۳۶۱۔ حج کے افعال کی ادائیگی کے بعد مہاجر کا مکہ میں قیام؟

۱۱۱۲۔ محمد بن ابیہم بن حمزہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے حاتم نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمن بن حمید زہری نے بیان کیا۔ انہوں نے خلیفہ عمر بن عبدالعزیز سے سنا۔ آپ نہر کندی کے بھانجے سائب بن یزید سے دریافت کر رہے تھے۔ کہ آپ نے مکہ میں (مہاجر کی) اقامت کے سلسلے میں کیا سنا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے علان بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہاجر کو درج میں، طوان صدر کے بعد تین دن کی اجازت ہے۔

۳۶۲۔ مسند کی ابتداء کب سے ہوئی؟

۱۱۱۳۔ ہم سے عبداللہ بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کلاسہ ہجری ۱۱۱۳ شمار بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے سال سے ہوا اور آپ کی وفات کے سال سے۔ بلکہ اس کا شمار مدینہ کی ہجرت سال ہوا۔

۱۱۱۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی۔ ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے عمرہ نے اور ان سے طاہر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پہلے نماز صرف دو رکعت فرض ہوئی تھی۔ پھر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی۔ تو وہ فرض کر عین چار ہو گئیں۔ البتہ سفر کی حالت میں نماز اپنی پہلی ہی حالت پر رہتی رکھی تھی۔ اس روایت کی متابعت عبدالرزاق نے معمر کے واسطے سے کی ہے۔

۳۶۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کہ اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت کی تکمیل فرما دیجئے اور جو مہاجر کہ میں انتقال کر گئے ان کے لئے آپ کا اظہار رنج والہم۔

۱۱۱۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزوعہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابیہم نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہری نے ان سے طاہر بن سعد بن مالک نے اور ان سے ان کے والد سعد بن ابی دقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع

ذَٰلِكَ الصَّخْرَ وَمَعَهُمُ يَرْتَجِزُونَ وَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْأَخِيرَةِ فَإِنَّا نَصْرُ الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ ۖ

باب ۳۶۱ اقامۃ المہاجر بمکہ بعد تملؤ مکہ

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ إِبرَاهِيمَ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الرَّهْزِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُسْأَلُ السَّائِبَ ابْنَ أَخْتِ التَّحْمِزِيِّ سَمِعْتُ فِي سَكْنَى مَكَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْلَاءَ بْنَ الْحَضَرَمِيِّ فِي قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدْرِ ۖ

باب ۳۶۲ مَنَىٰ أَرَادُوا التَّارِيخَ

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا عَدُّوا مِنْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ وَفَاتِهِ مَا عَدُّوا الْأَمِنْ مَقْدِمِهِ الْمَدِينَةَ ۖ

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزَّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِضَتْ أَرْبَعًا وَتُرِكَتِ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَى الْأَوَّلَى تَابِعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ ۖ

باب ۳۶۳ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَفْضِلْ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَمَرْتَبَتَهُمْ لِمَنْ مَا تَبْتَ بِمَكَّةَ ۖ

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزُوعَةَ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ عَنْ الزَّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوُدَّاعِ مِنْ مَرَضٍ أَشْفَيْتَ
مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغْ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَشَاءُ وَأَنَا ذُو
مَالٍ وَلَا يَرِيضُنِي إِلَّا ابْنَةُ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ
بِثَلَاثِي مَالِي قَالَ لَا قَالَ فَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ قَالَ
الثَّلَاثُ يَا سَعْدُ وَالثَّلَاثُ كَثِيرٌ أَتَاكَ أَنْ تَشَاءَ
وَمَرِيضَتَاكَ غَنِيَاءُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَشَاءَ هُمَا عَالِيَةٌ
يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّ شَدَّ ذُرِّيَّتَكَ وَلَسْتُ
بِنَافِي تَقْتَضِي تَبَتُّغِي بِهَا وَحَبَّهِ اللَّهُ إِلَّا أَجْرَكَ
لِللَّهِ حَتَّى الْفَقْمَةُ تَجْعَلَهَا فِي إِمْرَأَتِكَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْلَفَ بَعْدَ
أَصْحَابِي قَالَ إِيَّاكَ لَنْ تُخْلَفَ فَتَعْمَلْ
عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَزْدَدْتُ
بِهِ دَرَجَةً وَبِرَفْعَةٍ وَلَعَلَّكَ تُخْلَفُ
حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُخَصِّرَ بِكَ
أَخْرُوجَ اللَّهُمَّ أَمِنْ أَصْحَابِي فَخَرِّجْهُمْ
وَلَا تُشْرِدْهُمْ عَلَى أَغْفَابِهِمُ اللَّيْلِ
سَعْدُ بْنُ حَوْلَةَ يَزِيحُ لَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَوَفِّيَ
بِمَكَّةَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَمَوْلَى
عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ شَدَّ ذُرِّيَّتَكَ

يَا ۛۛۛ كَيْفَ أَخِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ وَقَالَ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْنٍ أَخِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ لَمَّا
قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَقَالَ أَبُو جَحِيفَةَ أَخِي
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلِيمَانَ
وَأَخِي السَّوْدَاءِ ۛ

کے موقع پر میری عبادت کیلئے تشریف لائے۔ اس مرض میں میرے بچنے کی
کوئی امید باقی نہیں رہی تھی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مرض کی شدت
آپ خود ملاحظہ فرمائیے ہیں۔ میرے پاس مال و دولت کافی ہے۔ اور صرف
میری ایک لڑکی پس ماندگان میں ہے۔ تو کیا میں اپنے دونوں مال کا صدقہ
کردوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کر نہیں۔ میں نے عرض کی، پھر آدھے
کا کردوں؟ فرمایا کہ سعد ابس ایک تنہا کی کا کردو۔ یہ بھی بہت ہے۔ اگر تم اپنی
اولاد کو مالدار چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے۔ اگر انہیں محتاج چھوڑ دو، اور وہ
لوگوں کے سامنے ماتحتی سمیلائے پھریں۔ احمد بن یونس نے بیان کیا، ان سے
ابراہیم نے کہ وہ تم اپنی اولاد کو چھوڑ کر۔ اور جو کچھ بھی جائز طریقہ پر خرچہ کر گئے اور
اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا اجر دے گا۔ اللہ
تمہیں اس قعر پر بھی اجر دے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو گے۔ میں نے پوچھا
یا رسول اللہ! کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ ادیبیں کہیں بیماری
کی وجہ سے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پیچھے نہیں رہو گے۔ بہر حال تم
جو بھی عمل کرو گے۔ اور اس سے مقصود اللہ تعالیٰ کی تو تمہارا مزید اس کی وجہ سے
بلند ہوتا رہے گا۔ اور شاید تم بھی اور زندہ رہو گے۔ تم سے بہت سے لوگوں کو
و مسلمانوں کو نفع پہنچے گا۔ اور بہتوں کو دُشمنوں کو نقصان۔ اے اللہ! میرے
صحابہ کی ہجرت کی تکمیل کر دیجئے، اور انہیں اللہ پاؤں واپس نہ کیجئے۔ ذکر
وہ ہجرت کو چھوڑ کر اپنے گھروں کو واپس آجائیں۔ لیکن قابلِ رحم تو سعد بن حوٰلہ
ہیں! آنحضرتؐ ان کے لئے لہارِ رنج و الم کر رہے تھے۔ بیکرکان کی وفات
مکہ میں ہو گئی تھی۔ رحالانکہ وہ مجاہد تھے، رضی اللہ عنہ، اور احمد بن یونس
اور مولیٰ نے بیان کیا اور ان سے ابراہیم نے کہ وہ تم اپنے ورثہ کو چھوڑ دو، اپنی
اولاد و ذریت، کو چھوڑ دو کے بجائے)

ۛۛۛ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کے درمیان بھائی
چارہ کس طرح کر لیا تھا؟ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ جب ہم مدینہ ہجرت کر کے آئے تو آنحضرتؐ نے میرے اور سعد
بن ربیع الفزاری رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ کر لیا تھا
ابو حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ نے حضرت سلمان فارسی اور
ابو الدرداء رضی اللہ عنہم کے درمیان بھائی چارہ کر لیا تھا۔

۱۱۱۶۔ حَتَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفِيَّا عَنْ حَمِيْدٍ عَنْ اَبِي النَّسْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ قَدَامَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَاجَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتِيئُهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَالْأَنْصَارِيِّ فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُبَايِعَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَارَكَ اللهُ لَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَبَّى عَلَى الشُّوقِ فَوَرِّمْ شَيْئًا مِنْ أَقْطَعِ وَتَمَّ فَرَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَصُورٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْمٌ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ فَمَا سَقَتْ فِيهَا فَقَالَ وَزَنَ نَوَاقِظَ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمْ تَكُنْ لَوْ بَايَعْتَ ۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا حَمِيْدٌ عَنْ سَفِيَّا حَدَّثَنَا اَبُو النَّسْرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَأَتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّلَاحَةِ وَمَا أَوَّلُ لِحَافِ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ يُنْزَعُ إِلَى أَبِيهِ أَوَّلُ إِلَى أُمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي بِهِ جَبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ سَلَامَ ذَاكَ عَدُوٌّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالَ أَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّلَاحَةِ فَتَارَتْ خَشْرُهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَا أَوَّلُ لِحَافٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَخِرٌ يَأْتِي كَيْسَ الْحَوْتِ وَأَمَا الْوَلَدُ وَادَّاسَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءُ الْمَرْوَةِ نَزَعَ الْوَلَدُ وَادَّاسَبَقَ مَاءُ الْمَرْوَةِ مَاءُ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بَهْتٌ فَاسْأَلَهُمْ عَنِّي نَبَلُ أَنْ

۱۱۱۶۔ م سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی: ان سے سفیان نے حدیث بیان کی: ان سے حمید اور ان سے ابی النضر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا جب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے آئے تو آنحضرت نے ان کا بھائی چارہ سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر لیا تھا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ پیشکش کی کہ ان کے اہل و مال میں سے آدھا وہ قبول کر لیں۔ لیکن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے آپ تو مجھے بازار کا راستہ بتا دیں چنانچہ انہوں نے تجارت شروع کر دی۔ اور دھپیلے دن، انہیں کچھ پیاز اور گھی نفع میں ملا چند دنوں کے بعد انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا۔ کہ ان کے کپڑے پر خوشبو کی زردی کا اثر ہے۔ تو آپ نے دریافت فرمایا عبدالرحمن! یہ کیا ہے؟ آپ نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کر لی ہے۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا کہ انہیں مہر میں تم نے کیا دیا؟ انہوں نے بتایا کہ ایک گھلی بلبر سونا۔ ان حضور نے فرمایا اب دلیہ کر دو خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

۱۱۱۷۔ محمد سے حامد بن عمر نے حدیث بیان کی: ان سے بشر بن مفضل نے، ان سے حمید نے حدیث بیان کی: احمد ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ جب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ آنے کی اطلاع ہوئی تو آپ آنحضرت سے چند امور کے متعلق سوال کرنے کیلئے آئے۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق پوچھوں گا۔ جنہیں نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کی پہلی نشانی کیا ہوگی؟ اہل جنت کی ضیافت سب سے پہلے کس کھانے سے کی جائے گی؟ اور یہ کیا بات ہے کہ کچھ بھی باپ پر جاتا ہے اور کبھی ماں پر؟ آنحضرت نے فرمایا کہ جواب ابھی مجھے جبریل علیہ السلام نے آکر بتایا ہے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ ملائکہ میں یہودیوں کے دشمن ہیں آنحضرت نے فرمایا قیامت کی پہلی علامت ایک آگ ہے۔ جو انسانوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ جس کھانے سے سب سے پہلے اہل جنت کی ضیافت ہوگی وہ چھلی کی کھجی کا وہ ٹکڑا ہوگا جو کھجی کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ اور سچہ باپ کی صورت پر اس وقت جاتا ہے جب عورت کے پانی پر برکد کاپانی غالب آجائے اور جب مرد کے پانی پر عورت کاپانی غالب آجاتا ہے۔ تو بچہ ماں پر جاتا ہے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں

يَعْلَمُوا بِاِسْلَامِي فَجَاءَتْ إِلَيْهِمْ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ
فِيكُمْ قَالُوا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا
وَأَفْضَلُنَا وَابْنُ أَفْضَلِنَا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَا أَيْدِيكُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ سَلَامٍ قَالُوا أَعَادَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ
فَاعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا مِثْلَ
ذَلِكَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ عَبْدُ اللَّهِ
فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالُوا اشْرِكْنَا وَابْنُ
شَيْءٍ نَاوَتْقُصُّهُ قَالَ هَذِهِ أَكُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
۱۱۱۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ سَمِعَهُ أَبَا الْمُنْهَالِ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ بَاعَ شَيْءٌ لِي دِرْهَمًا
فِي الشُّوقِ نَسِيئَةً فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ
أَيُّضًا هَذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ
لَقَدْ بَعَثَهَا فِي الشُّوقِ نَمَاعًا بِهَ أَحَدٌ
فَسَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقَالَ قَدِمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مُتَبَايِعٌ
هَذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدَايِي
فَلَيْسَ بِهِ يَأْمِسُ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَلَا
يَصْلَحُ وَاللَّيْثُ بْنُ أَبِي رُفَيْمٍ قَالُوا
فَأَنَّهُ كَانَ أَكْثَمًا نَجَارَةً فَسَأَلْتُ نَائِي
ابْنَ أَنُفَمٍ فَقَالَ مِثْلُهُ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً
فَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَقَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ مُتَبَايِعٌ فَقَالَ
نَسِيئَةً إِلَى الْمَوْسِمِ وَالْحَمْدُ

کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، پھر آپ نے عرض کی، یا رسول اللہ! یہودی
بڑے افترا پرداز لوگ ہیں۔ اس لئے آپ اس سے پہلے کہ میرے اسلام کے
بائے میں انہیں کچھ معلوم ہو۔ ان سے میرے متعلق دریافت فرمائیں چنانچہ
چند یہودی آئے تو آنحضرت نے ان سے دریافت فرمایا کہ تمہاری قوم میں
عبداللہ بن سلام کون صاحب ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ ہم میں سب سے بہتر
اور سب سے بہتر کے بیٹے، ہم میں سب سے افضل اور سب سے افضل کے
بیٹے، آنحضرت نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ اسلام لائیں؟ وہ کہنے لگے
اس سے اللہ نعلیٰ انہیں اپنی پناہ میں رکھے۔ آنحضرت نے دوبارہ ان سے یہی
سوال کیا۔ اور انہوں نے یہی جواب دیا۔ اس کے بعد عبداللہ بن سلام رضی
اللہ عنہ باہر آئے۔ اور کہا میں کو ایسی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود
نہیں۔ اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اب وہ کہنے لگے یہ تو ہم میں سب
بدترین فرد ہے۔ اور سب سے بدترین کا بیٹا، فوراً تحقیق شروع کر
دی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! اسی کا بچہ ڈر تھا۔

۱۱۱۸ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی۔ ان سے عرو نے۔ انہوں نے ابو منہال سے سنا اور ان سے عبد الرحمن
بن مطعم نے بیان کیا کہ میرے ایک ساتھی نے بازار میں ادھا رچند درہم فروخت
کئے۔ میں نے اس سے کہا۔ سبحان اللہ! کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے کہا سبحان
اللہ! خدا گولہ ہے۔ کہ میں نے بازار میں اسے بیچا تو کسی نے بھی قابل گرفت
نہیں سمجھا۔ میں نے بلال بن عازب رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا تو
آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حبس و ہجرت کر کے، تشریف لائے
تو ہم اس طرح خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ خرید و فروخت
کی۔ اس صورت میں اگر معاملہ دست بدست (نقد) ہو تو کوئی مضائقہ نہیں
لیکن اگر ادھا رچند درہم کا کیا۔ تو پھر یہ صورت جائز نہ ہوگی۔ اور زید بن ارقم
رضی اللہ عنہ سے بھی تم مل کر اس کے متعلق پوچھ لو۔ کیونکہ وہ ہم سب سے
بڑے تاجر تھے۔ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے بھی
یہی فرمایا۔ سفیان نے ایک مرتبہ یوں حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم حبس ہمارے یہاں مدینہ تشریف لائے تو ہم اس طرح کی خرید و فروخت
کیا کرتے تھے۔ اور بیان کیا کہ ادھا رچند درہم تک کے لئے یا دیوں بیان کیا،
کہ حج تک کیلئے۔

باب ۳۶۶ اِتِّيانَ الْيَهُودَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ
هَذَا إِسْمَاءُ ذَا يَهُودَ. وَكَمَا قَوْلُهُ هَذَا
ثَبَّتَا. هَاجِدٌ تَابِتٌ.

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
قُرَّةٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ مِنْ رَجُلٍ
عَشْرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَا مَنَ بِي الْيَهُودِ.

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
الْعَدَنِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا
أَبُو عَيْنٍ عَنْ تَبَسُّ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ حَارِثِ
بْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ
وَإِذَا أَنَا مِنَ الْيَهُودِ يَعْلَمُونَ عَاشُورَاءَ
وَيَصُومُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْنُ أَحَقُّ بِصَوْمِهِ فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ.

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي حَبْشَةَ حَدَّثَنَا
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ بَنِي عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ
عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمُ
الَّذِي أَخْفَرَنَا اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَبَنِي إِسْرَءِيلَ
عَلَى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ
أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ ثُمَّ أَمَرَ بِصَوْمِهِ.

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبَّانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ يُونُسَ بْنِ الرُّهَرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

۳۶۶۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے
تو آپ کے پاس یہودیوں کے آنے کی تفصیلات (قرآن مجید میں)
ہا جودا کے معنی ہیں کہ یہود ہوئے لیکن ہڈی نا، تبسنا کے
معنی میں ہے دہم نے توبہ کی، ہا جودا بمعنی تائب ہے۔

۱۱۱۹۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے قمرہ نے حدیث
بیان کی ان سے محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، اگر دس یہود کے احبار علماء، چھ پر ایمان لائیں۔ تو تمام
یہود مسلمان ہو جائیں۔

۱۱۲۰۔ محمد بن احمد بن محمد بن عبد اللہ بغدادی نے حدیث بیان کی ان سے
محمد بن احمد نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابو عیسیٰ نے خبر دی۔ انہیں قیس بن
مسلم نے۔ انہیں طارق بن شہاب نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ نے
ملاحظہ فرمایا کہ یہودی عاشورہ کے دن کی تعظیم کرتے ہیں۔ اور اس دن روزہ
رکھتے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ ہم اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا
کہ ہم اس دن روزہ رکھنے کے زیادہ مستعد ہیں چنانچہ آپ نے اس دن کے
روزے کا حکم دیا۔

۱۱۲۱۔ ہم سے زیاد بن ابیوب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشیم نے حدیث بیان
کی۔ ان سے ابولشتر نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا۔ کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ
تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ یہودی عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں۔
اس کے متعلق ان سے پوچھا گیا۔ تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ
تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنو اسرائیل کو فرعون پر فتح عنایت فرمائی
تھی۔ چنانچہ ہم اس دن کی تعظیم میں روزہ رکھتے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ
ہم موسیٰ علیہ السلام سے تمہاری بد نسبت زیادہ قریب ہیں۔ اور آپ نے اس دن
روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

۱۱۲۲۔ ہم سے عبد اللہ بن حبان نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی
ان سے یونس نے، ان سے زہری نے بیان کیا۔ انہیں عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبید
نے خبر دی۔ اور انہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سر کے بال کو پیشانی پر لٹکا دیتے تھے۔ اور منکر کن مانگ نکالتے تھے اہل

کتاب بھی اپنے مردوں کے بال بچے رہنے دیتے تھے جن امور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دھجی کے ذریعہ کوئی حکم نہیں ہوتا تھا۔ آپ ان میں اہل کتاب کی موافقت پسند کرتے تھے۔ پھر بعد میں آنحضرت بھی مانگ نکالنے لگے تھے۔

۱۱۲۳۔ حجر سے زیاد بن ایوب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابوہریرہ نے خبر دی۔ انہیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ وہ اہل کتاب ہی تو ہیں جنہوں نے آسمانی صحیفہ کے حصے بخرے کر دیئے۔ اور بعض پر ایمان لائے اور بعض کا کفر کیا۔

۴۶۷۔ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا ایمان۔

۱۱۲۴۔ حجر سے حسن بن عمر بن شقیق نے حدیث بیان کی۔ ان سے معمر نے حدیث بیان کی۔ کہ میرے والد نے بیان کیا ج۔ اور ہم سے ابوسفیان نے حدیث بیان کی۔ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہ آپ تقریباً دس مانگوں کے قبضہ میں تبدیل ہوئے تھے۔

۱۱۲۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عوف نے ان سے ابو عثمان نے بیان کیا۔ کہ میں نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ بیان کرتے تھے۔ کہ میں رام بہرز دافرس میں ایک مقام کا رہنے والا ہوں۔

۱۱۲۶۔ حجر سے حسن بن بدرک نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابوہریرہ نے خبر دی۔ انہیں عاصم احمر نے، انہیں ابو عثمان نے اور ان سے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چھ سو سال کی مدت ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبْعِلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الشُّرَكَاؤُا يُفَرِّقُونَ بَيْنَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْبِي لَوْ أَنَّ رُؤُوسَهُمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ مَوَاقِفَهُ أَهْلُ الْكِتَابِ فَيَبَالِغُ يَوْمَ مَوْفِقِهِ شَيْئًا ثُمَّ فَرَّقُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ ۖ ۱۱۲۳ حَدَّثَنَا ثَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ هَلْ هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ جَزَاؤُهُ أَجْزَاءٌ فَأَمْسُو بَعْضُهُمْ وَكَفَرُوا بَعْضُهُمْ ۖ

بَابُ ۳۶۷ اسْلَامَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۱۱۲۴ حَدَّثَنَا ثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ أَبِي ج. وَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَذْكُرُ أَنَّهُ يَضَعُهُ عَشْرَ مِائَاتٍ إِلَى رَأْسِهِ ۖ

۱۱۲۵ حَدَّثَنَا مُعَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ثَنَا سُبْيَانُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّا مِنْ رَامَ هَرَمُزَ ۖ

۱۱۲۶ حَدَّثَنَا ثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ فَتُرَجَّعُ بَيْنَ عِيسَى وَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْمِائَةُ سَنَةٍ ۖ

الحمد لله تفہیم البخاری کا پندرھواں پارہ مکمل ہوا

۱۔ خود سلمان فارسی رضی اللہ کی عمر ساڑھے تین سو سال ہے۔ اور آپ کی ملاقات عیسیٰ علیہ السلام کے وہی سے ثابت ہے۔ فطرت کا راز یہاں آپ نے چھ سو سال بتایا۔ لیکن محققین نے لکھا ہے۔ کہ ساڑھے پانچ سو ہے۔ بیان میں اتنی مدت کا فرق غمی اور قمری سال کے حساب کے فرق کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

| | |
|---|-----------------------------|
| تفسیر عثمانی ہزار تفسیریں مزاراتِ نبویہ جلد ۱ | مولانا ابوالفضل محمد عثمانی |
| تفسیر مہر مہری اردو | ۱۲ جلدیں |
| قصص القرآن | ۴ حصے دار ۲ جلدیں |
| تاریخ و فن القرآن | مدرسہ سید سلمان مدنی |
| قرآن اور تاجوت | امام شریف میر کاشف |
| قرآن نامہ اور تفسیر و تمدن | ڈاکٹر مفتاحی ناصر قادری |
| نفاذ القرآن | مولانا عبدالرشید نعمانی |
| قاموس القرآن | قاسمی قرین امتدادی |
| قاموس الفاظ القرآن الکرم (عربی انگریزی) | ڈاکٹر عبدالرشید عباس مدنی |
| ملک الیسان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی) | حبیب الہی |
| اعمال قرآنی | مولانا اشرف علی محمد نقوی |
| قرآن کی باتیں | مولانا احمد سعید صاحب |

حدیث

| | |
|---|------------------------------|
| تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو | ۳ جلد |
| تفسیر بیہد اسم | ۳ جلد |
| ہاشم ترمذی | ۲ جلد |
| سنن ابوداؤد شریف | ۳ جلد |
| سنن نسائی | ۳ جلد |
| معارف الحدیث ترجمہ و شرح | ۳ جلد ۷ حصے کول |
| مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات | ۳ جلد |
| ریاض الصالحین مترجم | ۲ جلد |
| الادب المفرد کلام ترمذی و شرح | ۱ جلد امام حسن علی |
| مناہج فرق بیہد شریف مشکوٰۃ شریف و دیگر کلام | مولانا عبدالرشید نعمانی مدنی |
| تقریر بخاری شریف | ۳ حصے کامل |
| تجربہ بخاری شریف | ۱ جلد |
| تفہیم اللمعات | شرح مشکوٰۃ اردو |
| شرح البیہد نقوی | ترجمہ و شرح |

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور
کراچی، پاکستان، خٹاؤں فیکس (011) 7777777
دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں لیکن مکمل طور پر ان کے مقابلے میں یہ کتب بہت کم قیمت پر دستیاب ہیں۔